۷۸۶

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

ازتالیف فقیر عبدالحمید اٹاوی عفا عنہ القوی

کتاب مسمی بہ

المصطفیٰ

ترجمہ

المنتقیٰ

مولفہ

امام حافظ ابو محمد عبداللہ علی بن جارود نیشاپوری علیہ الرحمہ

متوفی ۳۰۷ سنہ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فضل سیدنا و مولانا محمدا علی سائر الانام وخصہ بالفصاحۃ والبلاغۃ وجامع الکلام واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ المانع بالمعز الجسام واشھد ان سیدنا ومولانا محمد عبدہ ورسولہ امام کل امام صلی اللہ وسلم علیہ وعلی الہ وصحبہ السادۃ الکرام الذین فازوا برؤیتہ وسماع احادیثہ علیہ الف الف تحیۃ وسلام۔ امابعد فقیر حقیر سراپا تقصیر عبدالحمید عفا اللہ عنہ وعن والدیہ عرض کرتا ہے کہ فقیر کے استاد مولانا مولوی حافظ حاجی ابوالبرکات محمد عبید اللہ خان مؤلف سلسلہ علوم القرآن وغیرہ وتلمیذ حضرت شیخ الکل علامہ سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی عرف میاں صاحب طاب اللہ ثراہما وجعل الجنۃ مثواہما نے بکمال عنایت اس کتاب کا ترجمہ اردو زبان میں کرنے کیلئے فقیر سے ارشاد فرمایا۔ لہذا اس قلیل البضاعۃ نے اللہ جل جلالہ کی مدد اعانت پر کامل بھروسہ کرکے اس کا ترجمہ بھلا برا جیسا ہو سکا کر دیا جس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سے خوش ہو جاوے۔ اور اردو خواں مسلمان بھائی بہن اس ترجمہ سے اچھی طرح متمتع ہوں احادیث شریف پر بلا کھٹکے اور بیخوف وخطر خود عمل کریں دوسروں سے عمل کرائیں۔ عزیز وقریب۔ نزدیک وبعید۔ دوست احباب۔ موافق ومخالف۔ مرد وزن۔ بڈھا جوان۔ گورا کالا۔ امیر وغریب کو پڑھائیں سنائیں پہنچائیں اور اس طریق عمل سے خاکسار اور اپنے آپ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت اور دعا کا حقیقی معنوں میں مستحق اور اہل ثابت کردیں جس میں آپ نے فرمایا ہے نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَحْفَظُ مِنْ سَامِعٍ۔ اللہ اس شخص کو تر وتازہ رکھے جو ہماری کی حدیث سنے اور اس کو دلوگوں کو پہنچا دیے اس لئے کہ بہت لوگ جن کے پاس حدیث پہنچی ہے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بکمال تضرع دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل وکرم سے اس ترجمہ کو میری نجات کا ذریعہ بنا دے اور جو مسلمان بھائی بہن اس کو پڑھیں پڑھائیں سنیں سنائیں لکھیں لکھائیں عمل کریں

اور کرامیں ان کو اور مجھکو اور میرے گھر والوں اور میرے مشائخ اور جملہ متبعین کتاب وسنت کے گناہوں کو معاف فرماوے۔ ان کو اور مجھ کو قبر کے عذاب اور دوزخ کی آگ سے بچالے اور اپنی رحمت واسعہ سے مجھ کو اور ان کو بہشت میں داخل فرماوے اور اس کتاب کے ترجمہ میں مجھ سے جو لغزشیں ہوئی ہوں ان سے درگذر فرمائے سہ روز قیامت ہر کسے گیرد وینا نامہ و من نیز حاضر می شوم اخبار جانان در بغل

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین

مختصر ذکر مؤلف منتقی علیہ الرحمۃ

مؤلف کی کنیت ابو محمد اور نام عبد اللہ بن علی بن جارود ہے آپ نیشا پور کے رہنے والے تھے۔ مگر مکہ معظمہ میں مجاور رہا کرتے تھے آپ نے ابو سعید بن الاشج محمد بن آدم علی بن خشرم یعقوب بن ابراہیم دورقی عبد اللہ بن ہاشم طوسی حسن ابن محمد زعفرانی احمد بن ازہر محمد بن ابی عبد الرحمن مقری احمد بن یوسف سلمی محمد بن یحیی اسحق کوسج زیاد بن ایوب ابن عبد الحکم بحر بن نصر محمد بن عثمان بن کرامۃ عبد الرحمن بن بشر اور بہت سے محدثین سے حدیث سنی اور آپ سے ابو حامد ابن شرقی محمد بن نافع مکی یحیی بن منصور دعلج وغیرہم نے حدیث کا استفادہ فرمایا آپ اپنے زمانہ کے بڑے محدث اور حدیث کے خوب پرکھنے والے تھے افسوس کہ آپ نے سنہ ۳۰۷ ہجری میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی غفر اللہ لنا ولہ بفضلہ وبکرمہ آمین

ثم احوال کتاب منتقی ابن جارود علیہ الرحمۃ

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے رسالہ فیما یجب حفظہ للناظر اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے جمع الجوامع میں فرمایا ہے "جو کتابیں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تصنیف ہیں ان کے پانچ مراتب ہیں ایک تو اس رتبہ کی ہیں جن میں فقط صحیح صحیح حدیثیں ہیں اور ان میں ایسی حدیثیں نہیں ہیں جن کو ضعیف کہہ سکیں اور موضوع کا تو کیا ذکر جیسے موطا صحیح بخاری صحیح مسلم صحیح ابن حبان۔ صحیح حاکم۔ مختار ضیاء مقدسی کی صحیح ابن خزیمہ۔

صحیح ابی عوانہ۔ صحیح ابن سکن اور منتقی ابن جارود کی"۔ تو گویا اس کتاب میں سب صحیح حدیثیں ہیں۔ پس یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس پر ہر مسلمان بے کھٹکے عمل کر سکتا ہے اس کتاب میں جا بجا حاشیہ پر یہ علامات حم۔ خ۔ م۔ د۔ ت۔ س۔ ق۔ طا لکھی گئی ہیں۔ تو حم سے مسند امام احمد بن حنبل مرخ سے صحیح بخاری۔ م سے صحیح مسلم۔ د سے ابوداؤد۔ ت سے ترمذی۔ س سے نسائی۔ ق سے ابن ماجہ۔ طا سے موطا امام مالک مراد ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حدیث علاوہ منتقی کے ان کتابوں میں بھی روایت کی گئی ہے۔ جن کے نام کے اشارے اس کے مقابل حاشیہ پر لکھ دیئے گئے ہیں جس سے ناظرین کرام پر بخوبی واضح ہوگا کہ اس کتاب کی قریب قریب سب حدیثیں ایسی ہیں جو صحاح ستہ میں بھی موجود ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس کتاب کو ترجمہ کے لئے منتخب کیا اور خاصکر ایک بات اس کتاب میں ایسی ہے جو دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی اور وہ یہ کہ اس کتاب میں صرف احکام ہی احکام ہیں جن کا جاننا اور جن پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فرض الوضوء

وضو کے فرض ہونے کا بیان

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ الآیۃ

الدلیل علی ان ھذا علی بعض القائمین دون بعض ما حدثنا ہ عبد اللہ بن ہاشم قال ثنا یحیی یعنی ابن سعید ح وثنا اسحٰق بن منصور حدثنا عبد الرحمن بن مہدی جمیعًا عن سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ عند کل صلوۃ فلما کان یوم الفتح توضأ ومسح علی خفیہ فصلی الصلوۃ بوضوء واحد فقال عمر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ انک فعلت شیئًا لم تکن تفعلہ قال انی عمدًا فعلتہ یا عمر،

اللہ (عزوجل) نے فرمایا ہے "اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اپنے منہ دہوؤ اور ہاتھوں کو دہوؤ کہنیوں تک اور اپنے سر پر مسح کرو اور دونوں پاؤں دونوں ٹخنوں تک دہوؤ" (اگرچہ کہ اس آیتہ سے مطلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر نمازی جو نماز کے لئے کھڑا ہو وضو کرے لیکن یہ ہر نمازی کے لئے نہیں بلکہ ان نمازیوں کے لیئے ہے جو بے وضو ہوں) اس پر یہ حدیث دلیل ہے جو بریدہ سے مروی ہے کہ (پہلے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے وقت (تازہ) وضو فرمایا کرتے تھے لیکن جب فتح مکہ کا (دن) ہوا تو آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور (پانچوں) نمازیں ایک وضو سے پڑہیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے تو (آج) ایک (ایسی) چیز کی ہے جس کو آپ نے (آج تک کبھی) نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا اے عمرؓ میں نے یہ کام (آج) قصداً کیا ہے (تاکہ تم لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ایک وضو سے پانچوں نمازیں پڑھ سکتے ہیں اور ہر ایک نماز کیلئے تازہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے)

(۴)

باب الوضوء من الریح

بو سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان

(پ)

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا وضوء الا من صوت او ریح۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹتا جب تک کہ آواز یا بو نہ نکلے عن عباد بن تمیم عن عمه رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وجد احدکم فی الصلوة شیئاً فلا ینصرف حتی یجد ریحا او یسمع صوتاً۔ عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو تم میں سے کچھ شبہ ہو (گویا اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے) تو نماز نہ توڑے جب تک کہ بو نہ سونگھے یا آواز نہ سنے۔

(ت۔ ق)

(خ م د س ق)

باب الوضوء من الغائط والبول والنوم

پائخانہ پیشاب اور نیند سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان

(ث)

عن زر قال اتیت صفوان بن عسال المرادی رضی الله عنه فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا اذا کنا سفراً او مسافرین ان لا ننزع خفافنا ثلاثة ایام ولیالیهن الا من جنابة ولا ننزع من غائط ولا بول ولا نوم۔ زر سے مروی ہے کہ (جب میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) حکم فرماتے تھے کہ ہم اپنے موزوں کو ۳ دن اور ۳ راتوں تک نہ اتاریں جب تک کہ ہم جنبی نہ ہوں اور پائخانہ پیشاب اور نیند (کے بعد اگر ہم وضو کریں تب بھی) موزے نہ اتاریں (اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسافر طہارت پر موزے پہنے اور حدث یا کسی اور طرح وضو ٹوٹنے کے وقت سے ۳ دن اور ۳ راتوں تک وضو کرتے وقت خواہ اس کو وضو پیشاب پائخانہ

(ت س ق)

یا نیند سے کرنے پڑے موزے نہ اتارے بلکہ ان پر مسح کرتا رہے لیکن اگر اس کو غسل کی حاجت ہوجائے تو البتہ اس کو موزے اتارنے پڑیں گے۔

باب الوضوء من المذی

مذی (کے نکلنے سے) وضو کرنے کا بیان

دس ق

عن المقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یدنو من اھلہ فیمذی فقال اذا وجد احدکم شیئاً من ذلک فلینضح فرجہ قال یعنی یغسلہ ویتوضأ۔ مقداد بن اسود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک (ایسے) شخص کے متعلق مسئلہ پوچھا جو اپنی بیوی سے مقاربت کرتا ہے اور اس کو مذی نکلتی ہے (تو وہ کیا کرے غسل یا وضو؟) آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ایسا واقعہ پیش آئے تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے یعنی اس کو دھو ڈالے اور وضو کرلے (نہانے کی ضرورت نہیں)

خ س

عن علی رضی اللہ عنہ قال کنت رجلا مذاء فاستحییت ان اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان ابنتہ کان تحتی فامرت رجلا فسالہ فقال منہ الوضوء۔ علی سے روایت ہے میں ایسا آدمی تھا جس کو مذی بہت نکلا کرتی تھی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے عقد میں تھیں اس لئے میں آپ سے اس مسئلہ کے پوچھنے میں شرماتا تھا۔ لہذا میں نے ایک شخص کو حکم کیا (کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھ لو) انہوں نے آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا کہ مذی (کے نکلنے) سے وضو کرنا چاہیے۔ عن عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واما الماء بعد الماء فھو المذی وکل فحل یمذی فتغسل من ذلک فرجک وانثییک وتوضأ وضوءک للصلوٰۃ عبد اللہ بن سعد سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مذی کے بارہ میں) مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو پانی پانی (منی) کے بعد نکلتا ہے وہ مذی ہے اور ہر جوان مذی نکلا کرتی ہے (اور جب کہ تجھکو ایسا واقعہ پیش آئے تو) تو اپنے شرمگاہ اور خصیوں کو دھو ڈال

اور وضو کر جیسا کہ نماز کے واسطے کرتا ہے۔

ما جاء فی الوضوء من القیء

قَی سے وضو کرنے کا بیان

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فذکرت ذلک له فقال صدق انا صببت له الوضوء۔ ابو درداؔ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو آپ کا روزہ ٹوٹ گیا ابو درداء نے کہا میں ثوبان (مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) سے دمشق کی مسجد میں ملا تو میں نے ان سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا (کہ جو تم کہتے ہو وہ) سچ ہے میں نے ہی تو آپ کو وضو کرایا تھا۔

دسس ت

باب فی الوضوء من النوم

نیند سے وضو کرنے کا بیان

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من نومه فلا یغمس یده فی وضوءه حتی یغسلها ثلاثاً فانه لا یدری این باتت یده۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک کہ اس کو ۳ مرتبہ نہ دھوے کیونکہ اس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال بت عند خالتی میمونة فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام من اللیل الی السقاء فاخذ منه ماء فتوضأ وضوءاً خفیفاً یقلله ویخففه قال فصنعت مثل الذی صنع فقمت عن یساره فحولنی عن یمینه ثم صلی ما شاء اللہ ان یصلی ثم نام

دم، س، ا

دم، ا

حتی نفخ ثم اتاہ المنادی فقام الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب میں ایک رات کو اپنی خالہ میمونہ (جو ازواج مطہرات سے تھیں) کے ہاں رہا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شب کو بیدار ہوئے اور ایک مشک کے پاس آئے اور اس سے پانی لیکر مختصر سا وضو کیا اور میں نے بھی ایسا ہی عمل کیا جیسا کہ آپ نے کیا تھا (اور جب میں وضو کر چکا تو) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوا آپ نے مجھ کو سیدھی جانب کر لیا پھر آپ نے اس قدر نماز پڑھی جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ خوب خراٹے لینے لگے پھر آپ کے پاس موذن آیا تو آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال بت عند خالتی میمونۃ بنت الحارث فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل یصلی ثم اضطجع فنام حتی نفخ قال ثم جاءہ بلال فآذنہ بالصلوٰۃ فقام وصلی ولم یتوضأ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں (ایک) رات کو اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے ہاں رہا (تو کیا دیکھتا ہوں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب میں بیدار ہو کر نماز (تہجد) پڑھ رہے ہیں (اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے لیٹ گئے اور سو گئے (اور سوئے بھی اتنی گہری نیند کہ) خوب خراٹے بھرنے لگے (اور آپ ایسے ہی گہری نیند میں تھے کہ) بلالؓ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی (یعنی تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے) آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنام عینی ولا ینام قلبی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں (لیکن) میرا دل (کبھی) نہیں سوتا (ہر وقت اللہ سبحانہ تعالیٰ کی یاد میں رہتا ہے اور اس کی یاد سے کبھی غافل نہیں ہوتا)

الطھارۃ للمغمی علیہ

جس شخص کو غشی طاری ہو اسکو غسل کرنیکا بیان

عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فقلت لہا الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بلی ثقل رسول اللہ

(خ. م. بیں)

صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس فقلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ فقال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس فقلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ فقال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلنا قالت فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس فقلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول فقال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلنا قالت فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس فقلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ قالت والناس عکوف فی المسجد ینتظرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوٰۃ العشاء الآخرۃ قالت فارسل الی ابی بکر رضی اللہ عنہ ان یصلی بالناس۔ عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ کیا آپ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کا حال سنائیں گی؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں (ہاں ضرور سناؤنگی) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض زیادہ ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے نماز نہیں پڑھی ہے اور وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا برتن میں پانی رکھو ہم نے آپ کے لئے پانی رکھدیا اور آپ نے غسل کیا۔ پھر آپ اٹھنے کو ہی تھے کہ پھر آپ پر غشی طاری ہوئی۔ اور جب آپ کو افاقہ ہوا تو پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا نہیں وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میرے لئے برتن میں پانی رکھدو ہم نے پانی رکھدیا تو آپ نے غسل کیا پھر اٹھنے لگے کہ (یکایک) پھر آپ پر غشی طاری ہوئی پھر کچھ دیر کے بعد آپ کو افاقہ ہوا (پھر) آپ نے پوچھا کیا لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں؟ ہم نے کہا کہ نہیں وہ آپ کے منتظر بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میرے لئے پانی رکھو ہم نے پانی رکھا اور آپ نے غسل کیا پھر آپ اٹھنے لگے کہ پھر غشی طاری ہوئی پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے کہا کہ نہیں وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں (حضرت عائشہ نے کہا) کہ لوگ مسجد میں عشا کی نماز پڑھنے کے لئے جمع تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار دیکھ رہے تھے آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔

طہارۃ المشرک اذا سلم

مشرک (کافر) جب مسلمان ہو تو غسل کرے

(د۔ ت۔ بس)

عن قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر۔ قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پانی اور بیری سے غسل کرنے کا حکم دیا۔ عن ابی ھریرۃ ان ثمامۃ الحنفی اسر فاسلم فامرہ ان یغتسل فاغتسل وصلی رکعتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد حسن اسلام اخیکم ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ ثمامہ حنفی قید ہوئے تو ایمان لے آئے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا حکم کیا پس وہ نہائے اور دو رکعت (نماز) پڑھی دیکھ کر یعنی ان کو نماز پڑھتے دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی کا اسلام تو بہت اچھا ہے۔

الوضوء من مس الذکر

ذکر کو کپڑے کے اندر سے چھو لینے سے وضو کرنے کا بیان

(طا م و ت س ق)

عن عبد اللہ بن ابی بکر قال تذاکر ابی وعروۃ ما یتوضأ منہ فذکر عروۃ وذکر حتی ذکر الوضوء من مس الذکر قال ابی لم اسمع بہ فقال اخبرنی مروان عن بسرۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مس ذکرہ فلیتوضأ قلنا ارسل الیہا فارسل حرسیا ورجلا فجاء الرسول بذالک۔ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ میرے باپ اور عروہ نے ان چیزوں کا ذکر کیا کہ جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے پھر عروہ نے ان چیزوں کا ذکر کیا حتی کہ یہ کہا کہ ذکر کے چھونے سے (بھی) وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ میرے باپ نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں سنا عروہ نے کہا مجھ کو مروان نے خبر دی اور ان کو بسرہ سے روایت ہے وہ کہتی

(ٔ لعلہ او رجلا)

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے ذکر (بغیر کسی چیز کے حائل ہونیکے)
چھوئے تو وضو کرے۔ ہم نے کہا کہ ان کے پاس کسی آدمی کو بھیجو انہوں نے ایک چپراسی کو اور ایک
آدمی کو بھیجا تو قاصد بھی یہی خبر لایا۔ عن بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا انہا سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ۔ بسرہ بنت صفوان سے
مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب کوئی تم میں سے اپنا
ذکر (اس طرح) چھوئے (کہ ہاتھ اور ذکر کے درمیان کوئی اور چیز حائل نہ ہو) تو وضو کرے۔ عن
بسرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مس ذکرہ فلیتوضأ قال عروۃ سالت بسرۃ
فصدقتہ۔ بسرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو
چھوئے تو وضو کرے۔ عروہ نے کہا میں نے بسرہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی عن
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایما رجل مس فرجہ فلیتوضأ وایما امراۃ مست فرجہا فلیتوضأ۔ عمرو بن شعیب نے
اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ (بھی)
وضو کرے۔

سہ شاید یا ایک ہی ہوگا مگر اصل کتاب میں یوں ہی لکھا ہوا ہے مترجم

رحم وابن راہویہ قط حق

ما روی فی اسقاط الوضوء منہ

اس بیان میں کہ ذکر کو (کپڑے کے اوپر سے چھونے سے) وضو نہ کرنا چاہیئے

عن طلق رضی اللہ عنہ انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن مس الذکر فلم
یر فیہ وضوءًا طلق نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کو (کپڑے کے اوپر سے) چھونے
کے بارہ میں مسئلہ پوچھا (کہ آیا اس سے وضو کرنا چاہیئے یا نہیں) تو آپ نے وضو کرنے کو نہ
فرمایا۔ عن طلق رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل
کانہ بدوی فقال یا نبی اللہ ماتری فی مس الرجل ذکرہ فی الصلوٰۃ فقال لہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھل ھو الا مضغۃ او بضعۃ منک۔ طلق سے مروی ہے کہ ہم

حم وت و

حم وس ت

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا جو بدوی (دیہاتی) معلوم ہوتا تھا اور اس نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ اس شخص کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں جو نماز (پڑھنے) میں اپنے ذکر کو چھوے آپ نے فرمایا کہ ذکر بھی تو تیرے (بدن کا) ایک ٹکڑا ہے (پس اس سے وضو نہ کرنا چاہیے)

ما جاء فی ترک الوضوء مما مست النار

جو (چیز) آگ میں پکی ہو اس کو (کھا کر) وضو نہ کرنے کے بیان میں

حم خ م ت س ق

عن عمرو بن امیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل لحما او عرقا فصلی ولم یمس ماء۔ عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت یا ہڈی کے اوپر کا گوشت کھایا اور نماز پڑھی اور پانی چھوا تک نہیں (یعنی وضو نہ کیا) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما مست النار۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فعلوں میں سے آخری فعل یہ تھا کہ آپ آگ پر پکی ہوئی چیز کو (کھا کر) وضو نہ کرتے تھے (پہلے یہ حکم تھا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا چاہیے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا کہ اس حدیث اور دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے جو صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ترمذی سنن نسائی سنن ابن ماجہ مسند امام احمد میں منقول ہیں کیونکہ پہلا حکم امت کے اوپر شاق تھا اور چونکہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں اس لئے آپ نے اس کو منسوخ فرمایا۔ قربان جائیے آپ کے رحمت اور شفقت کے جو والدین سے بھی کہیں زیادہ ہے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم

د س

الوضوء من لحوم الابل

اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے کا بیان

حم م ق

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال اتوضأ من لحوم الغنم قال لا قال فاصلي في مراح الغنم قال نعم قال فاتوضاء من لحوم الابل قال نعم قال فاصلي في اعطان الابل قال لا۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں اس نے پوچھا کہ کیا میں بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا کہ کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا کہ کیا میں اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہما قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ء اصلی فی مبارک الابل قال لا قال فاتوضأ من لحومها قال نعم قال ء اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال فاتوضأ من لحومها قال لا۔ براء بن عازب سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے پوچھنے لگا کہ کیا میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا نہیں اس نے پوچھا کہ کیا میں ان کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے پوچھا کہ کیا میں بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا کہ کیا میں ان کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

حم دت ق

ما جاء فی التباعد للخلاء

پائخانہ پھرنے کے لئے دور جانے کا بیان

حم دت س ق

عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وکان اذا ذھب لحاجتہ ابعد فی المذھب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی ایک سفر میں تھا جب آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لیجاتے تو بہت دور جاتے۔

القول عند دخول الخلاء

پائخانہ میں جانے کے وقت کی دعاء

خ دت

حدثنا عبد العزیز یعنی ابن صہیب قال سمعت انسا رضی اللہ عنہ

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث۔ حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز یعنی ابن صہیب نے انہوں نے کہا سنا میں نے انسؓ سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ جاتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ یعنی اے اللہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے ناپاک جنوں سے اور ناپاک عورتوں سے جنوں کی۔

کراھیۃ استقبال القبلۃ للغائط والبول والاستنجاء

قبلہ کیطرف مونھ کرکے پاخانہ پیشاب اور استنجا کرنیکے کراہت کے بیان میں

عن عبدالرحمن بن یزید قال قیل لسلمان رضی اللہ عنہ قد علمکم نبیکم کل شیئ حتی الخراءۃ قال اجل لقد نھانا ان نستقبل القبلۃ لغائط او بول او نستنجی بایماننا او یستنجی احدنا باقل من ثلاثۃ احجار وان لا یستنجی احدنا برجیع او عظم۔ عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ (بعض مشرکین نے مذاق اڑانے کے لئے) سلمانؓ (مشہور صحابی) سے کہا کہ تمھارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تم کو ہر چیز سکھائی ہے یہانتک پاخانہ پھرنا (کا طریقہ بھی بتلا دیا ہے) سلمانؓ نے جواب دیا کہ ہاں آپ نے ہم کو (جنگل میں) قبلہ کی طرف مونہ کرکے پاخانہ پھرنے اور پیشاب کرنے اور سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنے یا سہ پتھروں سے کم استنجا کرنے اور گوبر یا ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رقیت فوق بیت حفصۃ رضی اللہ عنہما فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی الحاجۃ مستقبل بیت المقدس مستدبر الکعبۃ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حفصہؓ کے مکان پر چڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف مونھ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کئے قضاء حاجت کرتے دیکھا (اس سے معلوم ہوا کہ گھروں میں پاخانہ پیشاب کے وقت جس طرف چاہیں مونھ یا پیٹھ کریں)۔ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نھانا ان نستدبر القبلۃ او نستقبلہا

حم م ع

حم وت ق

بفرجنا اذا اهرقنا الماء ثم قال قد رائتہ قبل موتہ بعام یبول مستقبل القبلۃ۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف پیٹھ یا مونھ کرکے اپنی شرمگاہیں کھولکر پیشاب کرنے کو منع فرمایا پھر میں (یعنی جابر بن عبداللہ صحابی) نے آپ کو وفات سے ایک سال قبل پیشاب کرتے ہوئے دیکھا اور آپ کا مونھ قبلہ کی طرف تھا (یعنی مکانوں وغیرہ میں پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت جدھر چاہے مونھ یا پیٹھ کرے البتہ جنگل میں پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف نہ مونھ کرے نہ پیٹھ) عن مروان الاصفر قال رائت ابن عمر رضی اللہ عنہما اناخ راحلتہ مستقبل القبلۃ ثم جلس الیھا فقلت یا اباعبدالرحمن الیس قد نھی عن ھذا قال بلی انما نھی عن ذلک فی الفضاء فاذا کان بینک وبین القبلۃ من یسترک فلا باس۔ مروان اصفر سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے (عبداللہ) ابن عمر کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کے اونٹ کو قبلہ کی طرف بٹھایا پھر بیٹھکر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے میں نے کہا اے ابوعبدالرحمن کیا (جنگل میں قبلہ کی طرف پیشاب کرنے) سے ممانعت نہیں کی گئی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں کھلے میدان میں ایسا کرنے کی ممانعت کی گئی ہے لیکن جب تیرے اور قبلہ کے بیچ میں کوئی (ایسی) چیز حائل ہو جو تجھکو چھپالے تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ما یتقی من المواضع للغائط والبول

جن مقاموں میں پاخانہ اور پیشاب کرنے سے بچنا چاہئے انکا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتنبوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتبرز علی طریق الناس او فی مجلس قوم۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو لعنت کے کاموں سے بچو (صحابہؓ) نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دو لعنت کے کام کیا ہیں آپ نے فرمایا (وہ یہ ہیں کہ) کوئی شخص لوگوں کے راستہ یا نشستگاہ میں پاخانہ پھرے (ایسا کرنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے وہ اس کو برا بھلا کہتے اور لعنت کرتے ہیں) عن عبداللہ بن

سرجس رضی اللہ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایبولن احدکم فی الجحر هذ احدیث اسحق وزاد قالوا لقتادۃ ما تکرہ من البول فی الجحر قال یقال انھا مساکن الجن۔ عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرے (اس حدیث کو صاحب کتاب نے اسحق سے روایت کیا ہے جنہوں نے اتنا) زیادہ کیا کہ لوگوں نے قتادہ سے دریافت کیا کہ آپ سوراخ میں پیشاب کرنے کو برا کیوں سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ سوراخوں میں جن (یعنی سانپ) رہا کرتے ہیں۔ عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی مستحمہ فان عامۃ الوسواس منہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے اس وجہ سے کہ اکثر وسوسہ اسی سے (پیدا) ہوتا ہے (یعنی غسل کرنیوالے کو وہم رہتا ہے کہ نہ معلوم وہاں پیشاب رہ گیا ہے یا نہیں)

وتـ س ق

الرخصۃ فی البول قائما وقرب الناس

کھڑا ہو کر پیشاب کرنے اور پیشاب کرنیوالے کے قریب کھڑا ہونیکا جواز

حم ع

(۵)

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتھی الی سباطۃ قوم فبال قائما فتنحیت فدعانی وقال لو تنحیت فقمت عند عقبہ فلما فرغ دعا بماء فتوضأ ومسح علی خفیہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا کرتا تھا (تو ایک دفعہ کا یہ واقعہ ہے کہ) آپ ایک گھوڑ (جہاں کوڑا کچرا ڈالا جاتا ہے) کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگے میں دور ہٹا تو آپ نے مجھ کو (پاس) بلایا اور فرمایا تم دور کیوں ہٹتے ہو پس میں آپ کی ایڑیوں کے پاس (یعنی آپ کے بالکل قریب پیچھے) کھڑا ہو گیا جب آپ پیشاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا (صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جو شخص تم سے

کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اس کی تصدیق مت کرو حالانکہ آپ تو بیٹھ کر ہی پیشاب کیا کرتے تھے ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹھکر ہی پیشاب کرنا چاہیئے اور آپ کی عادت مبارک ایسی ہی تھی لیکن اس باب میں جو حدیث کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی روایت کی گئی ہے محدثین نے اس کے تین سبب بتائے ہیں اول یہ کہ آپ بیمار تھے اور بیٹھ نہ سکتے تھے دوسرے یہ کہ آپ نے کھڑے ہو کر اس لئے پیشاب کیا کہ اس سے آپ کے مرض کو شفا ہو جائے اور عرب کے لوگوں کا دستور ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے مرض کی شفا چاہتے ہیں تیسرے یہ کہ آپ کثرت نجاست کی وجہ سے وہاں بیٹھ نہ سکتے تھے۔ گویا آپ نے پیشاب اوپر سے نیچے کی طرف کیا تاکہ پیشاب کے چھینٹے نہ پڑیں۔

كراهية التسليم على من يبول

جو شخص پیشاب کرتا ہو اس کو سلام کرنیکی کراہت

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان رجلا مر برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه الرجل فرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيتني هكذا فلا تسلم علي فانك ان تفعل لا ارد عليك السلام عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایسے وقت گذرا جب آپ پیشاب کر رہے تھے اور آپ کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا مگر یہ فرمایا کہ جب تم مجھکو پیشاب کرتے دیکھو تو مجھے سلام مت کرو کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو میں تم کو سلام کا جواب نہ دونگا۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال مر رجل على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔

م ت س ق

استحباب الوتر فی الاستنجاء

طاق (ڈھیلوں) سے استنجا مستحب ہونے کا بیان

خ دس

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا توضأ احدکم فلیجعل فی انفه ماءً ثم لینتثر ومن استجمر فلیوتر. ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک صاف کرے اور جو استنجاء کرے تو طاق (طاق وہ عدد ہے جو دو پر تقسیم نہ ہو مثلاً ایک تین پانچ سات وغیرہ) ڈھیلے لے اگر تین سے کم نہ لے)

الاستنجاء بالماء

پانی سے استنجا کرنے کا بیان

ق

عن ابی ایوب وجابر بن عبد الله وانس بن مالک الانصاریین رضی الله عنهم ان هذه الآیة لما نزلت فیه رجال یحبون ان یتطهروا والله یحب المطهرین قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشر الانصار ان الله قد اثنی علیکم خیراً فی الطهور فما طهورکم هذا قالوا یا رسول الله نتوضأ للصلوٰة ونغتسل من الجنابة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فهل مع ذلک غیره قالوا لا غیر ان احدنا اذا خرج من الغائط احب ان یستنجی بالماء قال فهو ذلک فعلیکموه. ابوایوب اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فیه رجال یحبون ان یتطهروا والله یحب المطهرین. (یعنی اس میں یعنی مسجد قبا میں وہ لوگ ہیں جو خوب پاکی کرنا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاکی کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے) تو آپ نے فرمایا اے انصار (انصار مدینہ والے لوگ تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور مہاجرین مکہ کی مدد کی تھی اسی لئے ان کا نام انصار ہوا) کی جماعت تمہاری طہارت کی تعریف تو اللہ تعالےٰ نے فرمائی ہے پس (یہ تبلاؤ کہ) تمہاری یہ کونسی طہارت ہے (جس کے سبب سے تمہاری تعریف اللہ تعالےٰ نے فرمائی) انہوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (ہماری طہارت بس یہی ہے کہ) ہم نماز کے لئے وضو اور جنابت کے لئے غسل کیا کرتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا ان طہارتوں کے علاوہ تمہاری کوئی اور طہارت بھی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں البتہ جب کوئی ہم میں سے پائخانہ سے فارغ ہوتا ہے تو پانی سے استنجا کرتا ہے آپ نے فرمایا ہاں یہی تو وہ (طہارت) ہے جس کی وجہ سے تمہاری تعریف اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے کی ہے) لہذا تم کو چاہئے کہ اس کو اپنے اوپر لازم کئے رہو۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذہب لحاجتہ فاتبعہ انا وغلام منا بالاداوۃ فاذا قضی حاجتہ ناولتہ الاداوۃ فیستنجی انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لیجاتے تو میں اور ہم میں کا ایک لڑکا چھاگل لیکر آپ کے پیچھے پیچھے چلتے جب آپ پائخانہ سے فارغ ہوتے تو میں آپ کو چھاگل دیدیتا آپ اس سے (یعنی اس پانی سے جو اس میں ہوتا) استنجا فرماتے۔

القول عند الخروج من الخلاء

پائخانہ سے نکلنے کے بعد کی دعاء

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من الغائط قال غفرانک ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ سے نکلتے تو غُفْرَانَکَ فرماتے تھے (یعنی اے اللہ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں)

حم د ت

فی طہارۃ الماء والقدر الذی ینجس ولا ینجس

پانی کی طہارت اور اس مقدار کا بیان جس سے وہ نجس ہو جاتا ہے اور نجس نہیں ہوتا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حم د ت س ق

فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر فنحمل القلیل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو الطهور ماؤہ الحلال میتته۔ (حم دت س ق)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دریا کا سفر کرتے ہیں تو ہم تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے لیتے ہیں اور اگر ہم اس سے وضو کرلیں تو ہم پیاسے ہو جاتے ہیں تو کیا (ایسی صورت میں) ہم دریا کے پانی سے وضو کرسکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا (ہاں)، اس کا پانی (تو) پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبه من السباع والدواب فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی (کی طہارت) کے بارہ میں مسئلہ پوچھا گیا جس پر درندے اور چارپائے (جانور) آکر (پانی) پیا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جب (ایسے) پانی کی مقدار دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا (قلہ بڑے مشکہ کو کہتے ہیں جس میں ڈھائی مشک پانی آتا ہے اور اس لئے دو قلوں میں پانچ مشک پانی ہو پس جب اس قدر پانی ہو تو کسی نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا البتہ اگر اس کا رنگ بو اور مزہ بدل جائیں تو ناپاک ہو جاتا ہے) عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مانند اس کے عن عاصم بن المنذر قال کنا فی بستان لنا او لعبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر فحضرت الصلوٰۃ فقام عبید اللہ الی مقری البستان وفیه جلد بعیر فاخذ یتوضأ منه فقلنا اتتوضأ من هذا وفیه هذا الجلد فقال حدثنی ابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان الماء قلتین فانه لا ینجس عاصم بن منذر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے یا عبید اللہ بن عمر کے باغ میں تھے کہ نماز کا وقت آگیا عبید اللہ باغ کی حوض کے پاس گئے جس میں اونٹ کی کھال پڑی تھی وہ اس سے (یعنی پانی سے جو حوض میں تھا) وضو کرنے لگے تو ہم نے ان سے (تعجب کی راہ سے) کہا کہ کیا تم اس حوض کے پانی سے وضو کرتے ہو اور اس میں تو یہ کھال ڈلی ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پانی دو قلے ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من بئر بضاعۃ قال وھی بئر یطرح فیہ النتن والحیض ولحوم الکلاب فقال الماء طھور لا ینجسہ شیئ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ (کسی نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم بئر بضاعۃ (ایک کوئیں کا نام ہے) سے وضو کرلیں اور وہ ایسا کنواں ہے جس میں گندگی حیض کے لتے اور کتوں کا گوشت ڈالے جاتے ہیں آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال انتھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بعض ازواجہ وقد فضل منھا فضل غسلھا او من وضوءھا فاراد ان یتوضأ بہ فقالت یا رسول اللہ انی اغتسلت منہ من جنابۃ فقال ان الماء لا ینجس ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی بی بی کے پاس تشریف لائے اور ان حرم محترمہ کے غسل یا وضو کا بچا ہوا پانی (اس وقت) موجود تھا آپ نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ فرمایا تو وہ بی بی کہنے لگیں (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یہ پانی میرے غسل جنابت کا (بچا ہوا) ہے آپ نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی کے برتن میں پی لے (یعنی منہ ڈالدے) تو اس کو (یعنی ایسے برتن کو) سات مرتبہ دھو ڈالے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیرقہ ولیغسلہ سبع مرار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کتا تمہارے کسی کے برتن میں منہ ڈالدے تو (جو چیز اس برتن میں ہو) اس کو پھینکدے اور برتن کو سات مرتبہ دھو ڈالے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات وقال ایوب عن ابن سیرین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولھن او احداھن بالتراب

حم، مت، دس

حم، خ، م، دس

م، س، ق

حسم

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تمہارے
کسی کے برتن میں منہ ڈالدے تو اس کو سات بار دھو ڈالے اور ایوب نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے ابن سیرین نے ان کو روایت ہے ابوہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ ایسے برتن کو پہلی یا کسی بار مٹی
حم م د س ق
سے دھو ڈالے۔ عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرار والثامنۃ
عفروہ فی التراب۔ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالدے تو اس کو سات بار دھو ڈالو۔ اور آٹھویں مرتبہ مٹی
حم م ت
سے مانجھ لو۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یتوضأ منہ۔ ابوہریرہ سے مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھیرے ہوئے پانی میں (جو بہتا نہ ہو)
پیشاب نہ کرے پھر اس سے وضو کرے (ہر چند وہ ناپاک نہیں ہوگا جب تک کہ اس کے
اوصاف نہ بدل جائیں مگر یہ نہی کراہتاً ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول
حم خ ق
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ کلہ
ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ سما وفی الاخر شفاء۔ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کو اس میں پورا ڈبا دو
پھر اس میں پھینکدے کیونکہ مکھی کے ایک بازو میں زہر ہوتا ہے اور دوسرے میں اسکی شفا
رکھی گئی ہے) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
م س ق
لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب فقال کیف یفعل یا ابا ھریرۃ فقال
یتناولہ تناولا۔ ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
تم میں سے ناپاکی کی حالت میں ٹھیرے ہوئے پانی میں نہ نہائے (پوچھنے والے نے پوچھا کہ
اے ابوہریرہ پھر (وہ) کیا کرے (یعنی کس طرح نہائے) انہوں نے کہا اس میں (یعنی پانی) سے
(چلو یا لوٹہ یا کسی برتن سے) لے لے کر (پانی کے) باہر نہائے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

حم م ت

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل بالقدح وكنت اغتسل انا وهو من اناء واحد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیالہ سے نہاتے تھے اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے نہایا کرتے تھے۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان الرجال والنساء يتوضؤن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد جميعًا۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے ساتھ ساتھ وضو کیا کرتے تھے (ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت ساتھ ساتھ وضو اور غسل کر سکتے ہیں) عن انس رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رای نخامة فی قبلة المسجد فحكها بيده فرئي في وجهه شدة ذلك عليه فقال ان العبد اذا قام يصلي فانما يناجي ربه او ربه فيما بينه وبين القبلة فاذا بزق احدكم فليبزق عن يساره او تحت قدمه او يقول هكذا وبزق في ثوبه ودلك بعضه ببعض انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی دیوار میں بلغم لگا دیکھا تو آپ نے اس کو اپنے دست مبارک سے کھرچ ڈالا اور آپ کے چہرہ مبارک پر (اس حرکت کی وجہ سے) شدید غصہ (کے آثار) معلوم ہوتے تھے آپ نے فرمایا کہ جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے سرگوشی (آہستہ آہستہ باتیں) کرتا ہے یا اس کا رب اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے (تو اس کو ایسا نہ کرنا چاہیے) اور جب تم میں سے کوئی تھوکنے کا ارادہ کرے تو الٹی جانب یا قدموں کے نیچے تھوک دے یا ایسا کرے (جیسا کہ آپ نے خود کر کے دکھلایا یعنی) آپ نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور کپڑے کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے مل ڈالا۔ عن كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن ابي قتادة ان ابا قتادة رضي الله عنه دخل عليها فسكبت له وضوءا فجاءت هرة تشرب منه فاصغى لها الاناء حتى شربت قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي قالت فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انها من الطوافين عليكم والطوافات۔ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے (جو ابو قتادہ کی بہو تھیں) کہ ابو قتادہ آئے میں نے ان کے واسطے وضو کا پانی رکھا اتنے میں ایک بلی آگئی اور اس میں سے پینے لگی ابو قتادہ نے برتن جھکا دیا کبشہ کہتی ہیں

حم خ د س ق

حم خ م د ق

ط حم د ت س ق

ابو قتادہ نے مجھ کو دیکھا میں ان کو دیکھ رہی تھی تو ابو قتادہ نے کہا اے میری بھتیجی کیا تو تعجب
کرتی ہے؟ میں نے کہا ہاں ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی نجس
نہیں ہے وہ تمھارے ارد گرد پھرنے والی ہے (یعنی رات دن گھروں میں آتی جاتی ہے اس سے
کہاں تک احتیاط ہو سکتی ہے) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ
حم م ع وسلم قال ایما اھاب دبغ فقد طھر۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چمڑا دباغت کیا جاتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ عن سفینۃ صاحب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حم م ت ق یغتسل بالصاع ویتوضأ بالمد۔ سفینہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع
(یعنی ۳ سیر) سے نہاتے اور ایک مد (تین پاؤ) سے وضو کرتے تھے۔

ماجاء فی السواک

مسواک کے بیان میں

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا
طا حم س ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل وضوء۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر (یہ بات) شاق نہ ہوتی تو میں ان کو ضرور حکم
دیتا کہ ہر وضو کے وقت (یعنی پانچوں نمازوں کیلئے وضو کرتے وقت) مسواک کیا کریں۔

فی النیۃ فی الاعمال

عملوں کیلئے نیت کے (شرط ہونیکا) بیان

حم ع عن علقمہ بن وقاص قال سمعت عمر رضی اللہ عنہ علی المنبر وھو یخبر
ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الاعمال بالنیۃ وان لکل امرء

ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی ما هاجر الیه ومن کانت هجرته الی دنیا یصیبها او امراة ینکحها فهجرته الی ما هاجر الیہ

علقمہ بن وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملوں کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر مرد کو وہی ملیگا جس کی اس نے نیت کی پس جس کسی کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو تاکہ وہ اسے نصیب ہو جائے یا (اسکی ہجرت) کسی عورت کی طرف اس غرض سے ہو کہ وہ اس سے نکاح کرلے تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی (مطلب یہ ہے کہ جیسی نیت ہوگی ویسا ہی بدلہ ملیگا نیت اچھی ہوگی تو ثواب نیت بد ہوگی تو عذاب ملیگا)

ف۔ مقصود مصنف کا اس باب کے منعقد کرنے سے حنفیہ کا رد ہے کیونکہ ان کے پاس وضو میں نیت نہ شرط ہے اور نہ رکن۔

لاتقبل صلوٰۃ بغیر طہور

بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی

حم م ت ق

عن مصعب بن سعد قال دخل الناس یثنون علی ابن عامر عندموته فقال ابن عمر رضی الله عنهما انی لست باغشهم لک ولکنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یقبل الله صلوة بغیر طهور ولا صدقة من غلول مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ لوگ ابن عامر کے نزع کے وقت تعریف کرنے لگے تو ابن عمرؓ نے کہا کہ میں تم کو (ان لوگوں کی طرح) دھوکہ نہ دونگا (اور سچ کہدونگا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اللہ تعالے نماز کو بغیر طہارت کے قبول نہیں فرماتا ہے اور نہ (اس) صدقہ کو (قبول فرماتا ہے جو) خیانت (کے مال سے ادا) کیا جائے (عن ابی هریرة رضی الله عنه عن محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضأ۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری کسی کی نماز بلا وضو قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کرلے۔

صفة وضوء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصفة ما امر بہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور وضو کے متعلق جو حکم کیا گیا ہے اس کا بیان

عن حمران بن ابان قال رأیت عثمان رضی اللہ عنہ توضأ فافرغ علی یدیہ ثلاثاً فغسلہ ثم مضمض واستنثر ثلاثاً ثم غسل وجہہ ثلاثاً ثم غسل یدہ الیمنی الی المرفق ثلاثاً ثم الیسری مثل ذلک ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قال من توضأ وضوئی ھذا ثم صلی رکعتین لا یحدث نفسہ فیہما غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔ حمران بن ابان سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا (کہ آپ نے اس طرح وضو کیا کہ) اپنے دونوں ہاتھوں پر ۳ بار پانی ڈالا اور ان کو دھویا۔ پھر کلی کی اور تین بار ناک جھاڑی پھر تین بار منہ دھویا پھر سیدھا ہاتھ کہنی تک ۳ بار دھویا پھر بایاں ہاتھ بھی اسی کے مانند دھویا پھر (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور فرمایا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں (نماز کی) ادا کیں اور ان میں اپنے دل سے باتیں نہ کرے (یعنی وسوسہ وخیالات سے بچا رہے) تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ عن عبد خیر قال دخل علی رضی اللہ عنہ الرحبۃ بعد ما صلی الفجر فجلس فی الرحبۃ ثم قال لغلام لہ ائتنی بطھور فجاءہ الغلام باناء فیہ ماء وطست قال عبد خیر ونحن جلوس ننظر الیہ فاخذ بیمینہ الاناء فاکفاء علی یدہ الیسری ثم غسل کفیہ ثم اخذ الاناء بیدہ الیمنی فافرغ علی یدہ الیسری ثم غسل کفیہ ثم اخذ بیدہ الیمنی الاناء فافرغ علی یدہ الیسری ثم غسل کفیہ

الی موخر الراس ثم ردھما الی مقدمہ۔ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کا پانی اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو ۳ بار دھویا اور ۳ کلیاں کیں اور تین مرتبہ ناک سنکی اور اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا پھر سر کے آگلے حصہ سے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو سر کے پچھلے حصہ تک لے گئے پھر ان کو سر کے اگلے حصہ تک لوٹا لائے۔ عن عبد الرحمن بن میسرۃ الحضرمی قال سمعت المقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فتوضأ ثلاثا ثلاثا ثم مسح براسہ واذنیہ ظاہرھما وباطنہما۔ عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے مقدام بن معدیکرب کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی لایا گیا تو آپ نے ہر عضو کو تین تین دفعہ دھویا پھر سر کا مسح کیا اور کانوں کا بھی مسح باہر اور اندر سے کیا۔

حم و س ق

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ ان اعرابیاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن الوضوء فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا ثلاثا وقال من زاد فقد اساء و ظلم واعتدی وظلم۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ وضو کس طرح کرتے ہیں آپ نے وضو کیا اور اعضاے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا جس نے اس سے زیادہ کیا (یعنے اعضاے وضو کو تین بار سے زیادہ دھویا) اس نے برا کیا اور ظلم کیا اور حد سے تجاوز کیا اور (اپنے نفس پر) ظلم کیا۔

حم م س

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ احدکم فلیجعل الماء فی انفہ ثم لینتثر۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک سنکے۔

حم د ق

عن ابی غطفان قال دخلت علی ابن عباس رضی اللہ عنہما فوجدتہ یتوضأ فمضمض واستنشق ثم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استنثروا ثنتین بالغتین او ثلاثا۔ ابو غطفان نے کہا کہ جب میں ابن عباس کے پاس آیا تو آپ کو (اس طرح) وضو کرتے ہوئے پایا کہ آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا ہے کہ ناک کو ۲ یا ۳ بار سنکنے میں مبالغہ کرو (یعنی ناک کو ۲ یا ۳ مرتبہ اچھی طرح جھاڑو) راوی کو شک ہے کہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا یا ۳ مرتبہ مگر جو احادیث اوپر نقل کی گئی ہیں ان سے نیز ان احادیث سے (جو مسند امام احمد بن حنبل سنن ابی داؤد و اکثر سنن نسائی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نقل کی گئی ہیں) معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۳ مرتبہ ناک سنکی۔ عن محمد بن زیاد قال کان ابو هریرة رضي الله عنه یمر بنا والناس یتوضؤن من المطهرة فسمعته یقول اسبغوا الوضوء فانی سمعت ابا القاسم صلی الله علیه وسلم یقول ویل للعراقیب من النار۔ محمد بن زیاد نے کہا کہ ابو ہریرہؓ ہمارے پاس سے (ایسے وقت) گذرتے تھے جب لوگ طہارت کے برتن (مثلاً لوٹے وغیرہ) سے وضو کرتے ہوتے تو میں نے آپ کو یہ کہتے سنا (اے لوگو) اچھی طرح وضو کیا کرو (یعنی اس طرح وضو کرو کہ کوئی عضو سوکھا نہ رہ جائے) کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے "کونچوں کی خرابی ہے دوزخ سے" (حدیث کے جملہ کا یہ ایک ترجمہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کونچیں وضو کرنے میں سوکھی رہ جائنگی تو وہ دوزخ میں جلیں گی۔ ویل للعراقیب من النار جس کا ایک ترجمہ اوپر درج کیا جا چکا ہے اس کا دوسرا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "کونچوں کے لئے ویل یعنی دوزخ کی وہ وادی ہے جس میں اگر پہاڑ بھی ڈالدیئے جائنگے تو گرمی کی وجہ سے پگل جائنگے۔ ویل کے دو معنی ہیں (۱) ہائے۔ خرابی۔ افسوس (یہ کلمہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی برائی اور شر پیش آے (۲) ویل دوزخ میں ایک وادی کا نام ہے۔ اس حدیث میں عراقیب کا لفظ آیا ہے جو جمع ہے عرقوب کی اور عرقوب کہتے ہیں اس سخت اور موٹے پٹھے کو جو ایڑی کے اوپر پاؤں کے پیچھے ہوتا ہے مگر صحاح ستہ میں لفظ اعقاب (یعنی ایڑیوں) کا آیا ہے جو زیادہ صحیح ہے) عن لقیط بن صبرة رضي الله عنه قلت یا رسول الله اخبرنی عن الوضوء قال اسبغوا الوضوء وخلل الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائماً۔ لقیط بن صبرہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھکو وضو کرنا بتا دیں آپ نے فرمایا وضو پورا پورا کیا کرو (یعنی ہر عضو کو اچھی طرح دھوؤ) اور انگلیوں کا خلال کرو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو ہاں اگر روزہ دار ہو تو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کی ضرورت نہیں ہے۔

حم خ م ت

حم ۴

باب المسح علی الخفین

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

حم خ م ت س ق

عن ھمام بن الحارث قال رایت جریرا رضی اللہ عنہ توضأ من مطھرۃ ومسح علی خفیہ فقالوا تمسح علی خفیک قال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ قال فکان ھذا الحدیث یعجب اصحاب عبد اللہ یقولون انما کان اسلامہ بعد نزول المائدۃ۔ ہمام بن حارث سے روایت ہے میں نے جابر کو دیکھا کہ انہوں نے طہارت کے برتن سے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا (لوگوں نے) ان سے (تعجب سے) کہا کہ کیا تم موزوں پر مسح کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا (ہمام بن حارث) نے کہا کہ یہ حدیث عبد اللہ کے دوستوں کو پسند آتی تھی جو یہ کہتے تھے کہ جریرؓ سورہ مائدہ کے نازل ہونیکے بعد اسلام لائے تھے۔ عن ابی ذرعۃ قال بال جریر رضی اللہ عنہ ومسح علی الخفین فعاب علیہ قوم فقالوا ارأیت اکان قبل المائدۃ قال ما اسلمت الا بعد ما نزلت المائدۃ وما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح الا بعد ما نزلت

ابو ذرعہ سے مروی ہے کہ جریرؓ نے پیشاب کر کے (وضو کیا) اور اس کے بعد موزوں پر مسح کیا تو لوگوں نے ان کے اس فعل کو برا جانا اور یہ کہا کہ ایسا (حکم تو) سورہ مائدہ کے اترنے کے پہلے تھا۔ حضرت جریر نے جواب دیا کہ میں تو سورہ مائدہ کے نازل ہونیکے بعد ہی اسلام لایا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (موزوں پر) مسح کرتے ہوئے سورہ مذکور کے نازل ہونیکے بعد دیکھا۔ عن المغیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح علی ناصیتہ وعلی العمامۃ وعلی الخفین مغیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پیشانی مبارک کے بالوں اور عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔

حم م د ت س

عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح اعلی الخف واسفلہ مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے کے حصہ پر

حم د ت ق

مسح کیا (یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اس میں کئی علتیں ہیں اول یہ کہ امام ابو داؤد (صاحب سنن) نے کہا کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ ثور بن یزید (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے رجاء بن حیوۃ (یہ بھی اس حدیث کے ایک راوی کا نام ہے) سے یہ حدیث نہیں سنی دوسرے یہ کہ امام ترمذی نے کہا میں نے اس حدیث کے صحت کے متعلق سلطان المحدثین امام بخاری اور امام ابو زرعہ سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ "یہ حدیث صحیح نہیں ہے" اور یہ حدیث اس صحیح حدیث کے مخالف ہے جو اسکے نیچے آتی ہے اور جو مسند امام احمد اور سنن ابی داؤد اور ترمذی میں ہے اور جس کا مطلب یہ ہے کہ موزوں کے اوپر کے حصہ پر مسح کرنا چاہئے) عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ قال رأیت

حم د ت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی ظھر الخفین۔ مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ عن خزیمۃ بن ثابت رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال للمسافر ثلاثۃ ایام ولیالیھن

حم د ت ق

وللمقیم یوم ولیلۃ فی المسح علی الخفین۔ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر کے لئے ۳ دن اور ۳ راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن رات (مقرر ہیں جن میں وہ) موزوں پر مسح کرسکتے ہیں۔ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل للمقیم یوما ولیلۃ وللمسافر ثلاثۃ ایام ولیالیھن فی المسح علی الخفین

ق

ابوبکرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کرنیکے لئے مقرر فرمائے ہیں۔

فی الجنابۃ والتطہر لہا

جنابت اور اسکے پاکی کے بیان میں

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت جاءت ام سلیم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألتہ عن المرءۃ تری فی المنام مایری الرجل فقال اذا رأت الماء فلتغتسل فقلت فضحت النساء وھل تحتلم المرءۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حم خ م ت س ق

تو بت یمینک بما یشبہھا ولدھا اذا۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ سے اس عورت کے بارہ میں مسئلہ دریافت کیا جو خواب میں وہ
چیز دیکھتی ہے جو آدمی دیکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم پانی (منی) کو دیکھو تو غسل کر لو میں نے
(ام سلیم سے کہا کہ) تم نے تو عورتوں کی بڑی فضیحت کر ڈالی (بھلا) عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے ام سلمہ) تیرے سیدھے ہاتھ پر مٹی پڑے اگر ایسا
نہیں ہوتا ہے تو پھر کس وجہ سے اس کا بچہ اس سے مشابہ ہوتا ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ
عنہا قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر الاحتلام
قال یغتسل وعن الرجل یری انہ قد احتلم ولا یجد بللا قال لا غسل علیہ عائشہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی نے) اس شخص کے بارہ میں مسئلہ پوچھا
جو (منی کی) تری (تہہ بند یا پائجامہ میں) پاتا ہے لیکن اس کو احتلام کا ہونا یاد نہیں ہے آپ نے
فرمایا (ایسے) شخص کو غسل کرنا چاہئے پھر (اسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے)
شخص کے متعلق (مسئلہ دریافت کیا) جس کو احتلام کے ہونے کا خیال ہے مگر جو منی کی تری
(اپنے کپڑے میں) نہیں پاتا آپ نے فرمایا اس کو غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حدثنا
ابو یحیی محمد بن سعید العطار واسحق بن ابراھیم بن عبد الرحمن عن حماد بن خالد
بھذا الاسناد نحوہ وزاد فقالت ام سلیم یا رسول اللہ وھل علی المرأۃ تری
من ذلک شیئا قال نعم ان النساء شقائق الرجال۔ حدیث بیان کی ہم سے ابو یحیی محمد بن
سعید عطار اور اسحق بن ابراہیم بن عبد الرحمن نے ان کو روایت ہے حماد بن خالد سے اسی اسناد
کے ساتھ اور اسی کے مانند مگر انہوں نے اس میں (صرف اتنی) زیادتی کی ہے کہ ام سلیم نے کہا
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا عورت پر بھی اس طرح کی کوئی چیز (یعنی تری) دیکھنے سے غسل
واجب ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا ہاں کیونکہ عورتیں بھی تو مردوں کے جنس سے ہیں۔ عن الزھری
قال کان رجال من الانصار منھم ابو سعید الخدری وابو ایوب یقولون الماء
من الماء ویزعمون انہ لیس علی من مس امرأتہ غسل ما لم یمن فلما ذکر ذلک لعمر و
عائشۃ وابن عمر رضی اللہ عنھم ابوا ذلک فقالوا اذا مس الختان الختان فقد

دت ق

وجب الغسل فقال سهل الانصاری وقد ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن خمس عشرۃ سنۃ فی زمانہ حدثنی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان الفتیا الذی کانوا یقولون الماء من الماء کانت رخصۃ رخص بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اول الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد وقد کان عبد الملک بن مروان اخذ بذلک عن رجل من الانصار فلما بلغہ العلو اغتسل وامر بالاغتسال

زہری سے روایت ہے کہ انصار میں سے ابوایوب اور ابوسعید خدری کہتے تھے کہ "پانی پانی سے ہے" (یعنی اگر بوقت مجامعت منی نکلے تو غسل کرنا چاہیے) اور ان کا یہ خیال تھا کہ جو شخص اپنی بیوی سے مباشرت کرے اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے جب تک کہ اس کو انزال نہ ہو لیکن جب اس کا ذکر حضرت عمر و عائشہ و ابن عمر سے کیا گیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ (صحیح مسئلہ یہ ہے) جب (مرد کا) ختنہ (عورت کے) ختنہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے (خواہ انزال ہو یا نہ ہو) سہل انصاری (جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اور جو آپ کے زمانہ مسعود میں ۱۵ سال کے تھے) نے کہا کہ مجھ سے ابی بن کعب نے حدیث بیان کی ہے کہ فتوی اس پر تھا جو لوگ کہا کرتے تھے "پانی پانی سے ہے" اور یہ رخصت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اسلام میں دی تھی بعد میں آپ نے غسل کرنے کا حکم دیا اور عبد الملک بن مروان کو (رسول صلعم کا پہلا حکم کسی انصاری سے پہنچا تھا لیکن جب ان کو (اس حکم کے منسوخ ہونے کا) علم ہوا تو وہ نہائے اور (لوگوں کو) نہانے کا حکم کیا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبھا الاربع ثم جھدھا فقد وجب الغسل ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (مرد عورت) کے چاروں شاخوں (ہاتھوں اور پاؤں) کے درمیان بیٹھے پھر اس سے جماع کرے تو غسل واجب ہو گیا (خواہ انزال ہو یا نہ ہو) عن عائشۃ رضی اللہ عنھا انھا سئلت عن الرجل یجامع ولا ینزل فقالت فعلت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا منہ جمیعًا۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے ایسے شخص کے بارہ میں مسئلہ پوچھا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور اس کو انزال نہیں ہوتا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تو ہم دونوں ملکر نہائے۔ عن عبد اللہ بن

خ م و س ق

حم ت س ق

حم د ت س ق

سلمة قال اتیت علیا رضی اللہ عنہ انا و رجلان من قومی و رجل من بنی اسد
احسب فبعثهما وجها فقال انکما علجان فعالجا عن دینکما ثم دخل المخرج ثم
خرج فاخذ حفنة من ماء فتمسح بها ثم جعل یقرأ فکانما انکرنا علیه فقال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجته ثم یخرج فیقرأ القرآن و یاکل معنا اللحم ولا
یحجزه و ربما قال ولا یحجبه عن ذلک شیئ لیس الجنابة عبد اللہ بن سلمہ سے مروی ہے کہ
میں اور میری قوم کے دو آدمی اور شائد ایک شخص بنی اسد کے قبیلہ کا (سب ملکر) حضرت علیؓ کے
پاس آئے حضرت علیؓ نے ان دونوں کو کسی ایک طرف روانہ کرکے فرمایا تم دونوں قوی اور
زور آور آدمی ہو اس لئے تم اپنے دین کی نصرت کرو پھر (حضرت علیؓ) پاخانہ کو گئے اور وہاں سے
فارغ ہو کر آئے اور پانی کا چلو لیکر منہ کو پونچھ لیا اور قرآن پڑھنے لگے ہم نے اس کو برا جانا حضرت
علیؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کرکے پاخانہ سے باہر آتے اور قرآن
پڑھتے اور ہم آپ کے ساتھ گوشت کھاتے اور آپ کو ایسا کرنے سے کوئی چیز نہ روکتی۔ مگر جنابت
(یعنی بے وضو زبانی قرآن پڑھ سکتے ہیں البتہ جنبی کی حالت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرسکتا نہ
زبانی نہ دیکھکر) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سأل عمر رضی اللہ عنہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اینام احدنا وهو جنب قال لیتوضأ ولینم ولیطعم ان شاء۔ ابن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کوئی
شخص حالت جنب میں سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا (پہلے) وضو کرلے پھر سو جائے اور اگر چاہے
تو کھانا بھی کھالے (یعنی جماع کے بعد اگر سونا یا کھانا کھانا چاہے تو پہلے وضو کرلے پھر سوئے
یا کھانا کھائے) عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیه
وهو جنب قال فانخنست فاغتسلت ثم جئت فقال این کنت او این ذهبت
قلت انی کنت جنباً قال ان المسلم لا ینجس ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مجھ کو ملے اور میں اس وقت حالت جنب میں تھا تو میں نظر بچا کر سٹک گیا اور غسل کرنیکے
بعد آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا (اے ابوہریرہ) تم کہاں تھے یا تم کہاں

حم ع
لیکن انکی روایت میں الفاظ "اگر چاہے تو کھانا کھائے" نہیں ہیں

حم خ م د ت ن

چلے گئے تھے (راوی کو شک ہے کہ آپ نے "تم کہاں تھے" فرمایا یا "تم کہاں چلے گئے تھے" کہا) میں نے عرض کیا کہ میں جنبی تھا آپ نے فرمایا "سبحان اللہ مسلمان نجس نہیں ہوتا"۔ عن میمونۃ رضی اللہ عنہا قالت سترت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسل من الجنابۃ میمونہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے نہانے کے لئے) پردہ کی آڑ کردی۔ پھر آپ نے غسل فرمایا۔ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت یا رسول اللہ انی امرأۃ اشد ضفر راسی افانقضہ لغسل الجنابۃ فقال انما یکفیک ان تحثی علیہ ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علیک الماء فتطھری او قال فاذا انت قد طھرت ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی عورت ہوں کہ اپنی چوٹی مضبوط باندھتی ہوں تو کیا میں غسل جنابت کرتے وقت اس کو کھولدوں؟ آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تجھکو (اتنا کرنا) کافی ہے کہ اپنے سر پہ پانی کے ۳ لپ ڈال لے پھر اپنے (سارے بدن) پر پانی بہاے اس وقت تو پاک ہو جائیگی۔ عن عروۃ بن الزبیر قال اخبرتنی عائشۃ رضی اللہ عنہا عن غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ قالت کان یبدأ بیدیہ فیغسلھما ثم یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ ثم یخلل اصول شعر راسہ حتی اذا ظن ان قد استبرأ البشرۃ اغترف ثلاث غرفات فصبھن علی راسہ ثم افاض علی سائر جسدہ۔ عروہ بن زبیر نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے مجھکو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح غسل جنابت کرتے تھے آپ پہلے ہاتھوں سے شروع کرتے تھے یعنی ان کو دھوتے پھر ایسا وضو کرتے جیسا کہ نماز کے واسطے کیا جاتا ہے پھر اپنے سر کے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے یہانتک کہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ پانی کھال تک پہنچ گیا ہے اس وقت آپ پانی کے ۳ لپ لیتے اور ان کو سر پہ ڈالتے۔ پھر اپنے سارے بدن پہ پانی بہاتے۔ عن میمونۃ رضی اللہ عنہا قالت اغتسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرجہ و دلک یدہ بالارض او قال بالحائط ثم توضأ وضوءہ للصلوٰۃ ثم افاض علی راسہ و سائر جسدہ ثم تنحی فغسل رجلیہ فناولتہ خرقۃ لیستنشف بھا او لیمسح بھا فابی ان یاخذھا و قال بیدہ ھکذا ینفضھا۔ میمونہؓ سے مروی

ح

حم م وت س ق

حم س

ع

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل (جنابت) کیا تو پہلے اپنی شرمگاہ کو دھویا اور اپنے ہاتھ کو زمین یا دیوار پر رگڑا (تاکہ منی وغیرہ کا اثر زائل ہوجائے) پھر اس طرح وضو کیا جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ پھر اپنے سر اور سارے بدن پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے پاؤں کو دھویا پھر میں نے آپ کو کپڑے کا ایک ٹکڑا (رومال۔ دستی) دیا تاکہ آپ اس سے اپنا بدن مبارک پونچھ لیں آپ نے اس کے لینے سے انکار کیا اور آپ اپنے ہاتھ سے پانی کو جھٹک رہے تھے۔

باب الحیض

حیض کا بیان

عن معاذة العدویة قالت سألت امرأة عائشة رضی اللہ عنہا اتقضی الحائض الصلوٰة فقالت احروریة انت قد کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا نقضی ولا نؤمر بالقضاء۔ معاذہ بن عدویہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا حائضہ عورت نماز کی قضا کرے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ کیا تو حروریہ (حروریہ منسوب ہے طرف حروراکے جو کوفہ سے دو میل پر ایک شہر ہے اور جو شخص خارجی مذہب کا معتقد ہوتا ہے اس کو حروری کہتے ہیں کیونکہ اسی شہر سے پہلے پہل وہ فرقہ نکلا جس نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مقابلہ کیا اور اسی لئے وہ اسی شہر کی نسبت کی طرف مشہور ہوگئے) (یعنے خارجی) ہے؟ (جو ایسا کہتی ہے کیونکہ خوارج کے نزدیک حائضہ کو نماز کی قضا کرنی چاہیئے حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (یعنی آپ کی موجودگی میں) حائضہ ہوتی تو ہم نماز کی نہ قضا کرتے اور نہ ہم کو قضا کرنے کا حکم ہوتا۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرة وھی حایض قالت انی حایض قال انھا لیست فی یدک۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

حم ع

حم دت س ق

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھ کو (مسجد سے، نماز پڑھنے کا) بوریا
(چٹائی) اٹھا دو" حالانکہ وہ حائضہ تھیں حضرت عائشہؓ نے عرض کیا "میں (مسجد میں) کسطرح
جاسکتی ہوں میں تو) حائضہ ہوں" آپ نے فرمایا تمھارے ہاتھ میں حیض نہیں ہے۔ عن

حم خ م د س ق

عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع رأسه
فی حجر احدانا وھی حائض فیتلو القران حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایک کے گود میں اپنا سر مبارک رکھدیتے تھے اور وہ حائضہ

حم ع

ہوتی اور قران کی تلاوت فرماتے۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یدنی الی رأسه وھو مجاور فاغسله وارجله وانا فی حجرتی
وانا حائض وھو فی المسجد۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے سر مبارک کو میرے نزدیک کردیتے حالانکہ آپ (مسجد میں) معتکف ہوتے اور میں اپنے

حم خ م د ت س ق

حجرہ میں حالت حیض میں ہوتی اور میں آپ کا سر دھوتی اور کنگھی بھی کردیتی۔ عن ام عطیة رضی اللہ
عنہا قال ذکرلھا فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اخرجوا العواتق
وذوات الخدور لیشھدن العید ودعوة المسلمین ولتجتنب الحیض مصلی المسلمین
ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ جب ان سے (عید میں عورتوں کے شریک ہونے کا) ذکر کیا گیا تو کہنے
لگیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کنواریوں اور پردہ نشین عورتوں کو نکالو تاکہ
وہ عید (گاہ) میں آکر مسلمانوں کی دعامیں شریک ہوں اور حائضہ عورتیں مسلمانوں کی نماز پڑھنے کی

حم ع

جگہ سے الگ رہیں۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کنت اذا حضت امرنی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاتزر فکان یباشرنی۔ عائشہ سے مروی ہے کہ جب مجھ کو حیض آتا تو رسول اللہ
صلعم مجھ کو ازار (تہہ بند) باندھنے کا حکم دیتے تو میں تہہ بند باندھ لیتی اور آپ مجھ سے مباشرت کرتے

حم ت ق

(یعنی بوسہ مساس اور معانقہ وغیرہ) عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من اتی کاھنا فصدقه بما یقول او اتی امراة فی دبرھا او اتی امراة
وھی حائض فقد برئ مما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ سے روایت ہے
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کاہن یا نجومی کے

پاس (فال کھلانے اور غیب کی باتیں پوچھنے کے لئے) جائے اور (جو کچھ وہ غیب کی باتیں بتلائے
اس کو سچ مانے یا کسی عورت سے دبر (پائخانہ کے مقام) میں صحبت کرے
یا کسی حائضہ عورت سے جماع کرے تو اس نے اس کلام یا دین کا انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر اترا (اس حدیث سے ۳ باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ نجومی۔ جوتشی۔ رمال وغیرہ کے پاس
اس زمانہ کے جاہل اور ضعیف الاعتقاد مسلمان جاکر فال کھلواتے ہیں اور اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں کیونکہ
قران مجید میں ہے کہ قُلْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہدیجئے
کہ اللہ کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں ہے پس جب غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے تو رمالوں۔
نجومیوں کے پاس جانا اور یہ یقین کرنا کہ وہ جو کچھ غیب کی باتیں بتاتے ہیں ٹھیک ہیں۔ قران کا انکار
کرنا ہے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عورت کی دبر میں جماع کرنا نہ چاہئے کہ یہ بھی حرام ہے کیونکہ یہ حرث
(کھیتی) کی جگہ نہیں ہے بلکہ فرث (نجاست) کا مقام ہے تیسرے یہ کہ عورت سے حالت حیض میں جماع
نہ کرے کہ اس سے بھی قران مجید کا خلاف لازم آتا ہے کیونکہ قران مجید میں ہے "عورتوں سے حالت
حیض میں دور رہو" یعنی ان سے صحبت نہ کرو) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الذی یاتی امراتہ حائضاً قال یتصدق بدینار او بنصف
دینار (ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارہ میں (جو حائضہ
عورت سے مجامعت کرلے) یہ فرمایا کہ وہ ایک یا نصف دینار (کفارہ کے طور پر) خیرات کرے عن
ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتصدق بدینار
او نصف دینار۔ ترجمہ اوپر گذرا (اگر حائضہ سے ایسے وقت صحبت کیجائے جب خون حیض کا
جاری ہو تو ایک دینار کفارہ دینا چاہئے اور اگر ایسے وقت ہم بستری کیجائے جب وہ پاک تو
ہوجائے مگر ابھی نہائی نہ ہو تو نصف دینار کفارہ دینا پڑیگا۔ واللہ اعلم کما رواہ ابن جریج عن ابی
امیۃ عبد الکریم)

ف۔ ترمذی کی روایت میں وارد ہے کہ خون حیض سرخ ہو اور اس حالت میں کوئی مجامعت کرے
تو اس پر ایک دینار صدقہ دینا آئیگا اور خون زرد ہونے کی حالت میں مجامعت کرنے سے آدھا دینار
دینا ہوگا پس اس روایت اور ابن جریج کی روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ خون کی زردی کے زمانہ

حم د س ق

حم، ۔

اور خون بند ہونیکے بعد غسل کے قبل کی حالت کا ایک حکم ہے یعنی آدھا دینار دینا ہوگا۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت جائت فاطمة بنت ابی حبیش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فقالت یا رسول اللہ انی امراة استحاض فلا اطهر افادع الصلوٰة قال لا انما ذلک عرق ولیست بالحیضة فاذا اقبلت الحیضة فدعی الصلوٰة واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فاطمہ بنت ابی حبیش آئیں اور عرض کرنے لگیں کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مستحاضہ (استحاضہ ایک بیماری ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اور جس عورت کو یہ بیماری ہو وہ مستحاضہ کہلاتی ہے) عورت ہوں اور پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں (کیونکہ) یہ (خون تو) ایک رگ کا ہے اور حیض کا نہیں ہے جب تم کو حیض شروع ہوا کرے تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب ختم ہو جائے تو اپنے بدن سے خون دھو ڈالو اور نماز پڑھ لیا کرو۔ عن ام سلمة ان امراة کانت تهراق دما لا تقلع عنها فسالت ام سلمة النبی صلی اللہ علیہ و سلم فقال لتنظر عدة الایام واللیالی التی کانت تحیض قبل ذلک وعددهن فلتترک الصلوٰة قدر ذلک ثم اذا احضرت الصلوٰة فلتغتسل ولتستثفر بثوب وتصلی ام سلمہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کو بہت خون آتا تھا اور کبھی بند نہ ہوتا تھا (یعنی وہ مستحاضہ تھی) اس لئے حضرت ام سلمہ نے اس کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا کہ اس (مرض) کے پہلے جتنے گنتی کے دن اور رات اس کو حیض آتا تھا اتنے دن اور رات کا شمار کر کے اتنے دن نماز چھوڑ دے پھر جب نماز کا وقت آجائے تو غسل کر لے اور لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھے (استحاضہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ مستحاضہ جس کی حیض کی مدت استحاضہ کی بیماری شروع ہونے سے پہلے معین اور معلوم ہو دوسرے وہ جس کو شروع سے یہ عارضہ ہو جائے اور حیض کی مدت معین نہ ہوئی ہو۔ اس حدیث میں پہلی قسم مذکور ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فرض کرو کہ ایک عورت کو ہر مہینہ میں پانچ روز حیض آیا کرتا تھا کچھ مدت کے بعد اس کو استحاضہ کی بیماری شروع ہوگئی تو ایسی عورت مستحاضہ کو چاہئے کہ جب اسکو حیض شروع ہو تو پانچ روز تک نماز نہ پڑھے اس کے بعد نہالے اور لنگوٹ کسکر نماز پڑھ لے)

حم خ م د ت س ق

حم س ق

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت ان ام حبیبة بنت جحش التی کانت تحت عبد الرحمن بن عوف شکت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدم فقال لھا امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی قالت وکانت تغتسل عند کل صلوٰة۔ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ (جو جحش کی بیٹی اور عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھیں) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون (کے ہمیشہ جاری رہنے کی) شکایت کی آپ نے فرمایا کہ تم اتنے روز (نماز سے) ٹھیری رہو (یعنی نماز نہ پڑھو) جتنے دن تم کو (اس مرض کے پہلے) حیض آیا کرتا تھا پھر نہا ڈالا کرو مگر حضرت عائشہ) نے کہا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کر لیا کرتی تھیں (سبحان اللہ اس زمانہ کی عورتوں کو نماز کا کیسا خیال اور شوق تھا اور اس کے لئے کس قدر اپنی جان پر تکلیف کرتی تھیں اور بے جا شرم نہ کرتی تھیں بلکہ دین کا مسئلہ پوچھنے میں شرم نہ کرتیں آج کل کی عورتیں زیور کھانے جینے کپڑے پہننے آل اولاد کا ہی خیال رکھتی ہیں نہ نماز کا شوق نہ روزہ کا خیال نہ زکوٰۃ دینے کی پرواہ خدا تعالےٰ ہم پر اور ان پر رحم فرما کر دینی امور سے پوری پوری دلچسپی اور شوق دے آمین) عن ابی سلمة قال اخبرتنی زینب بنت ام سلمة ان امرأة کانت تھراق الدم کانت تحت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھا ان تغتسل عند کل صلوٰة وتصلی ابو سلمہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ مجھکو خبر دی زینب بنت ام سلمہ نے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی (جن کو حیض کا خون کثرت سے آتا تھا) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المرأة تری ما یریبھا بعد الطھر قال انما ھی عرق او عروق حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارہ میں یہ فرمایا جو (حیض سے) پاک ہونے کے بعد (خون) کو دیکھتی ہے کہ "یہ (خون حیض کا نہیں ہے بلکہ وہ تو) ایک رگ (کا خون ہے)" عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت سالت امرأة من الانصار النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحائض اذا ارادت ان تغتسل من المحیض قال خذی ماءک وسدرک ثم اغتسلی فانقی ثم صبی علی راسک حتی تبلغی شؤن الراس ثم خذی فرصة ممسکة قال کیف

حم م ومس

حم م وق

حم م وت دغ

اصنع فسکت ثم قالت کیف اصنع فسکت فقالت عائشة خذی فرصة ممسکة فتتبعی بھا اثر الدم فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما انکر علیھا
حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حائضہ کے متعلق مسئلہ پوچھا جو حیض سے فارغ ہو کر غسل کرنا چاہے (یعنی حائضہ عورت پاک ہونیکے بعد کس طرح غسل کرے) آپ نے فرمایا کہ "تم اپنے (نہانے کا) پانی لو جس میں بیری ملی ہو پھر نہاؤ اور (اچھی طرح) طہارت کرو پھر اپنے سر پر پانی ڈالو یہاں تک کہ تمھاری مانگوں میں پانی پہنچ جائے اس کے بعد فرصہ (روئی یا اونی کپڑے کا ٹکڑا) لو جس میں مشک ملا ہو" سائلہ نے پوچھا کہ (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں کیونکر (طہارت) کروں آپ چپ رہ گئے (بوجہ حیا و شرم کے جواب میں بدرجہ اتم تھی) پھر انہوں نے پوچھا کہ میں کس طرح (طہارت) کروں پھر آپ خاموش رہ گئے (حضرت عائشہ اتنا سنکر فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ گئیں اور سائلہ سے کہنے لگیں کہ تم روئی کا ٹکڑا مشک ملا ہوا لے لو اور جہاں جہاں خون لگا ہوا اس کو اس سے صاف کر لو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو حضرت عائشہ کی یہ تقریر) سن رہے تھے اس سے آپ نے انکار نہ کیا (یعنی حضرت عائشہ نے سائلہ کو جو مطلب سمجھایا چونکہ وہ ٹھیک تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سنکر خاموش رہ گئے اور کوئی اعتراض نہ فرمایا) عن عثمان بن ابی العاص انہ کان لا یقرب النساء اربعین یوما یعنی فی النفاس۔ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ وہ عورتوں سے حالت نفاس میں ۴۰ دن تک مقاربت نہ کرتے تھے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال تمسک النفساء عن الصلوٰۃ اربعین یوما ابن عباس سے مروی ہے کہ نفاس والی عورتیں ۴۰ دن تک نماز نہ پڑھیں عن اسماء رضی اللہ عنہا ان امراۃ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب یصیبہ دم الحیضۃ قال حتیہ واقرصیہ ورشیہ بالماء وصلی۔ اسماء سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کپڑے کے بارہ میں مسئلہ دریافت کیا جس میں حیض کا خون لگ جاتا ہے آپ نے فرمایا "اس کو کھرچ ڈالو اور کپڑے کو انگلیوں کے پوروں اور ناخونوں سے خوب رگڑو اور ملو اور اس پر پانی بہاؤ اور نماز پڑھ لو۔

حم ع

باب التیمم
تیمم کا بیان

عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باولات الجیش ومعہ عائشۃ رضی اللہ عنہا زوجہ فانقطع عقد لھا من جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدھا ذلک حتی اضاء الفجر ولیس مع الناس ماء فتغیظ علیھا ابو بکر رضی اللہ عنہ وقال حبست الناس ولیس معھم ماء فانزل اللہ عز وجل علی رسولہ رخصۃ التطھر بالصعید الطیب فقام المسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربوا بایدیھم الارض ثم رفعوا ایدیھم ولم یقبضوا من التراب شیئاً فمسحوا بھا وجوھھم وایدیھم الی المناکب ومن بطون ایدیھم الی الآباط۔ عمار بن یاسر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق میں) پچھلی شب کو آرام کرنے کے لئے اولات الجیش (جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک گاؤں ہے) میں اترے اور آپ کے ہمراہ آپ کی بیوی حضرت عائشہ تھیں (وہاں اتفاقیہ یہ واقعہ گذرا کہ) حضرت عائشہ کا ہار جو ظفار (یمن کے ساحل پر ایک مقام ہے) کے عقیق کا تھا گر پڑا اس کی تلاش میں لوگ ٹھیر گئے یہاں تک کہ (صبح کی) روشنی نمودار ہوگئی اور لوگوں کے پاس (وضو کرنے کے لئے) پانی نہ تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ (جو آپ کی صاحبزادی اور ہم مسلمانوں کی اماں جان ہیں) پر غصہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم نے لوگوں کو روک دیا ہے اور ان کے پاس پانی نہیں ہے (کہ اس سے وضو کر کے فجر کی نماز ادا کریں) اس وقت اللہ عز وجل نے (اپنی عنایات فراواں اور احسانات عمیمہ سے) اپنے رسول (مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) پر پاک مٹی سے طہارت کرنے کی اجازت نازل فرمائی۔ مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ہاتھ اٹھائے مٹی نہ اٹھائی اور ان کو منہ اور ہاتھوں پر کندھوں تک اور ہتھیلیوں سے بغل تک مسح کیا (صحاح ستہ اور مسند امام احمد بن حنبل اور خود اس کتاب میں ایک

حم وس

صحیح حدیث آگے آتی ہے جس میں یہ ہے کہ تیمم کرنے والا اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارے پھر ان کو پھونکے پھر ان سے منھ پر مسح کرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کا بھی مسح پہونچوں تک کرے اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی مذہب ہے اہل حدیث امام احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما کا۔

حم خ م س — عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال کنا فی سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلوته اذا هو رجل معتزل لم یصل مع القوم فقال ما منعك یا فلان ان تصلی مع القوم فقال یا رسول اللہ اصابتنی جنابة ولا ماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیك بالصعید الطیب فانه یکفیك عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو (آپ نے دیکھا) کہ ایک آدمی علیحدہ (بیٹھا ہوا) ہے اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے اس لئے آپ نے اس سے کہا کہ اے فلاں (شخص) تم نے لوگوں کے ساتھ کس وجہ سے نماز نہیں پڑھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جنبی ہوگیا اور پانی نہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو چاہئے تھا کہ پاک مٹی پر تیمم کرلیتا کیونکہ وہ تیرے لئے کافی تھی (اور پانی کی ضرورت ہی کیا تھی بلکہ تیمم جو غسل کا قائم مقام ہے تیرے لئے کافی تھا)

حم م ق — عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جعلت لی الارض مسجدا وطهورا۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ) نے میرے لئے (ساری) زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنادی ہے (یعنی جہاں اور جس جگہ نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر پانی نہ ملے تو بھی پاک مٹی پر تیمم کرسکتا ہے غسل کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ بات کسی پیغمبر کو نہیں ملی الحمد للہ علی ذالک)

حم — عن انس رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال جعلت لی کل ارض طیبة مسجدا وطهورا۔ انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے سب زمین پاک اور سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے۔

حم خ م د ت س ق — عن عبد الرحمن بن ابزی ان رجلا اتی عمر رضی اللہ عنه

فقال انی اجنبت فلم اجد ماء فقال لا تصل فقال عمار اما تذکر یا امیر المومنین اذا انا وانت فی سریۃ فاجنبنا فلم نجد ماء فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فی التراب وصلیت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما کان یکفیک ان تضرب بیدیک الارض ثم تنفخ ثم تمسح بہما وجہک وکفیک فقال عمر رضی اللہ عنہ اتق اللہ یا عمار فقال ان شئت لم احدث بہ قال عمر رضی اللہ عنہ بل نولیک ما تولیت۔ عبد الرحمٰن بن ابزی سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں جنبی ہوگیا اور مجھ کو (نہانے کے لئے) پانی نہیں ملا (تو میں کیا کروں) آپ نے فرمایا کہ "تم نماز نہ پڑھو" (یہ سنکر) حضرت عمارؓ نے کہا اے امیر المومنین (حضرت عمرؓ) کیا آپ کو وہ واقعہ یاد نہیں رہا جب میں اور آپ (کسی ایک) لشکر میں تھے تو ہم دونوں جنبی ہوئے اور (ہم کو) بھی پانی نہ ملا تھا اس لئے آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا اور نماز پڑھ لی اسپر مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو اتنا کرنا کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارو پھر ان کو پھونک دو پھر ان سے اپنے منھ اور ہاتھوں کا مسح کرو (پہونچوں تک) حضرت عمرؓ نے (یہ سنکر) فرمایا اے عمار اللہ سے ڈرو (یعنی غلط حدیث مت بیان کرو) عمارؓ نے کہا اگر آپ کو منظور ہے تو میں اس حدیث کو کبھی بیان نہ کروں گا (یعنی جو واقعہ میں بیان کرتا ہوں وہ واقعہ تو صحیح ہے لیکن اگر آپ چاہیں تو میں اس کو بیان نہ کروں) حضرت عمرؓ نے کہا بلکہ جو تم بیان کروگے ہم اس کو تم ہی پر ڈال دیں گے (اس حدیث کو امام احمد حنبل امام بخاری امام مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہاتھ اور منھ کے لئے صرف ایک ضرب ہے اور یہی مذہب ہے اہل حدیث اور امام احمد حنبل اور اسحٰق اور دیگر محدثین رحمہم اللہ کا) عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی التیمم ضربۃ للوجہ والکفین۔ عمارؓ بن یاسر سے روایت ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تیمم میں منھ اور ہاتھ کے لئے (صرف) ایک ضرب ہے

عن ابی الجہیم رضی اللہ عنہ اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل

حم

حم خ م د س

علی الجدار فمسح بوجهه و یدیہ ۔ ابو جہیم رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے کہ آپ کو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے
اس کے سلام کا جواب جب دیا کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے اور اپنے منہ اور ہاتھوں کا
مسح کیا (یعنی بے وضو آپ نے اللہ کا ذکر کرنا مکروہ جانا اس لئے تیمم جو وضو کا قائم مقام ہوتا ہے
کرکے اس کے سلام کا جواب دیا) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رجلا اجنب فی
شتاء فسأل فامر بالغسل فاغتسل فمات فذکر ذالک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ما لھم قتلوہ قتلھم اللہ ثلاثا قد جعل اللہ الصعید او التیمم طھورا۔
ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جاڑہ میں جنبی ہوا تو اس نے مسئلہ پوچھا (کہ آیا اس کو
نہانا چاہئیے یا تیمم کرنا چاہئیے) کسی نے اس کو غسل کرنے کے لئے کہدیا اس لئے وہ نہایا اور مرگیا
لوگوں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ
انھوں نے اس کو مارڈالا اللہ ان کو ہلاک کرے (اس کلمہ کو آپ نے تین مرتبہ فرمایا) حالانکہ
اللہ تعالےٰ نے مٹی یا تیمم کو پاک کرنے والا بنا دیا ہے (یعنی اس کو پاک مٹی پر تیمم کرنے کے لئے حکم
کرتے تو کافی تھا تاکہ اس کی جان بچتی اس سے معلوم ہوا کہ جہاں جان کا خوف ہو وہاں نہانا نہ چاہئیے
بلکہ تیمم کرلینا کافی ہے) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعہ فی قولہ و ان کنتم مرضی او علی
سفر قال اذا کانت بالرجل الجراحۃ فی سبیل اللہ او القروح او الجدری
فیجنب فیخاف ان اغتسل ان یموت فلیتیمم۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے مرفوعاً روایت کیا
ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ کی تفسیر یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ
کے راستہ (جہاد) میں کسی شخص کو زخم یا پھوڑے یا چیچک لاحق ہو اور وہ اس حالت میں جنبی ہو
اور وہ ڈرے کہ اگر میں غسل کرونگا تو مرجاؤنگا تو اس کو چاہئیے کہ تیمم کرے۔

التنزہ فی الابدان والثیاب عن النجاسات

جسم اور کپڑوں کو نجاست سے پاک رکھنے کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قبرین فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما ھذا فکان یمشی بالنمیمۃ واما ھذا الآخر فکان لا یستبری من بولہ ثم دعا بعسیب رطب فشقہ باثنین فغرس علی ھذا واحدا وعلی ھذا واحدا ثم قال لعلہ ان یخفف عنہما ما لم ییبسا۔ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب سے عذاب نہیں ہو رہا ہے یہ (قبر والا) چغل خوری کرتا تھا اور یہ (دوسری قبر والا) اپنے پیشاب سے طہارت حاصل نہیں کرتا تھا پھر آپ نے کھجور کی ایک تازی ٹہنی منگوائی اور بیچ میں سے چیر کر ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑھ دیا اور فرمایا شاید ان کا عذاب کم رہے جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں) عن عبدالرحمن بن حسنۃ قال کنت انا وعمرو بن العاص جالسین فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ درقۃ فبال وھو جالس فتکلمنا بیننا فقلنا یبول کما تبول المرءۃ فاتانا فقال اوما تدرون ما لقی صاحب بنی اسرائیل کان اذا اصابھم بول قرضوہ فنہاھم فعذب فی قبرہ۔ عبدالرحمن بن حسنہ سے مروی ہے کہ میں اور عمرو بن عاص بیٹھے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میں ڈھال لئے ہوئے تشریف لائے اور (ڈھال کی آڑ کرکے اور) بیٹھکر پیشاب کرنے لگے (آپ کو اس طرح چھپ چھپا کر اور بیٹھکر پیشاب کرتے دیکھکر) ہم آپس میں بات چیت کرنے لگے کہ (دیکھو تو سہی) آپ اس طرح پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے (اس واقعہ کے گزرنے پر) آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کیا تم نہیں جانتے ہو کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کا کیا حال ہوا بنی اسرائیل کے (کپڑوں) کو جب پیشاب لگ جاتا تو وہ (کپڑے کے) اس مقام کو کاٹ ڈالتے اس شخص نے ان کو اس سے منع کیا تو اس کو عذاب قبر ہوا (پیشاب سے جہاں تک ہوسکے احتیاط کرنی چاہئے)

عن معاویۃ بن خدیج قال سمعت معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما یقول سالت ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی عنہا ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی یجامعہا فیہ

حم ع

حم د س ق

حم د س ق

فقالت نعم اذا لم یر فیہ اذی۔ معاویہ بن خدیج سے روایت ہے کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے ام حفصہ محل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے پر نماز پڑھتے تھے جس میں آپ صحبت کرتے تھے تو انھوں نے کہا ہاں جب آپ اس میں نجاست یا گندگی (منی) نہ دیکھتے تھے۔ عن میمونۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی مرط من صوف وعلیہا بعضہ وھی حایض۔ میمونہ محل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بالوں کی چادر اوڑھکر نماز پڑھی اور ان کی (یعنی ام المومنین میمونہ کے) اوپر اوڑھنی کا کچھ حصہ تھا اور وہ حائضہ تھیں۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی لحف نسائہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ عن ھمام ابن الحارث قال کان ضیف عند عائشۃ رضی اللہ عنہا فاجنب فجعل یغسل ما اصابہ فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بحتہ۔ ہمام ابن حارث سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ کے ہاں ایک مہمان جنبی ہوا تو وہ اپنے کپڑے سے (منی) دھونے لگا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اس کے کھرچنے کا حکم فرماتے تھے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لقد کنت افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فیہ قلت للانصاری تعنی الجنابۃ قال فای شیئ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اسکو کھرچ دیتی تھی اور (اسکے بعد) آپ اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے میں نے انصاری (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) سے پوچھا کیا تم اس سے جنابت (منی) مراد لیتے ہو انھوں نے کہا کہ (ہاں اس کے سوا) اور کیا ہو سکتا ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت افرک المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یصلی فیہ۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی ملکر رگڑ ڈالتی تھی پھر آپ اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔ عن سلیمان بن یسار قال اخبرتنی عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حم د ق

د۔ ت۔ س

حم د س ا ق قط

حم د م س ق

حم ع

کان اذا اصاب ثوبه المنی غسل ما اصابه منه ثم یخرج الی الصلوٰۃ وانا انظر
الی البقع فی ثوبه من اثر الغسل. سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ مجھ کو حضرت عائشہ نے
خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو منی لگ جاتی آپ اس کو دھو ڈالتے پھر نماز
(پڑھنے) کے لئے تشریف لے جاتے اور میں آپ کے کپڑے کے اس حصہ کو دیکھتی جس میں دھونے کا اثر
باقی رہتا تھا (یعنی وہ مقام ابھی خشک نہیں ہوتا تھا) عن ام قیس رضی اللہ عنہا قالت
دخلت علی النبی صلی اللہ علیه وسلم بابن لی لم یاکل الطعام فبال علیه
فدعا بماء فرشه. ام قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اپنے ساتھ اپنے بیٹے کو بھی لائی جو ابھی کھانا نہ کھاتا تھا اس نے
آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا (امام شافعی اور امام احمد کا یہی مذہب
ہے کہ جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کفایت کرتا ہے مگر لڑکی کا پیشاب دھویا
جائے گا مگر امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا یہ قول ہے کہ دونوں کے پیشاب دھوئے جائیں جو صحیح نہیں
جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب)

طا مجم ع

ف. بعض محدثین نے چھڑکنے سے پانی بہانا مراد لیا ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ کی وہ
روایت جو آگے آتی ہے اس کی تائید کرتی ہے. عن عائشة رضی اللہ عنها قالت کان
النبی صلی اللہ علیه وسلم یوتی بالصبیان یدعو لهم فبال علیه صبی
فاتبع الماء بوله. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لڑکے لائے جاتے تھے تاکہ آپ ان کے واسطے دعا کریں ایک لڑکے نے آپ کے اوپر پیشاب
کر دیا تو آپ نے اس کے پیشاب پر پانی بہا دیا. عن ابی هریرة رضی اللہ عنه ان
اعرابیا دخل المسجد فصلی فلما فرغ قال اللهم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا
احدا فالتفت الیه النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال لقد تحجرت واسعا
فلم یلبث ان بال فی المسجد فعجل الناس الیه فنهاهم وقال اهریقوا علیه
ذنوبا او سجلا من ماء یعنی بوله وقال انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار مسجد میں آیا اور نماز پڑھنے لگا اور جب نماز سے فارغ ہوا

مم خ م د س ق

م د ت س

تو اس نے یہ دعا مانگی" اے اللہ مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم کر اور کسی پر رحم مت کر" (یہ سنکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف ملتفت ہوئے اور فرمانے لگے کہ تو نے (اللہ تعالےٰ کی) وسیع (رحمت) کو محدود کر دیا پھر کچھ دیر نہ ہونے پائی تھی کہ وہ مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگوں نے اس کو جلدی سے روکنا چاہا آپ نے ان کو ممانعت کی اور (جب وہ پیشاب کر چکا) تو آپ نے فرمایا کہ اس کے پیشاب پر پانی کا ایک (معمولی) ڈول یا ایک بڑا ڈول (راوی کو شک ہے کہ آپ نے معمولی ڈول فرمایا یا بڑا ڈول) بہا دو اور (منع کرنے والوں کی طرف متوجہ ہوکر) ارشاد فرمایا کہ تم اس لئے بھیجے گئے ہو کہ لوگوں کے واسطے آسانیاں کرو نہ اسواسطے کہ ان کو تکلیف میں ڈالدو۔ عن ام ولد لابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف قالت كنت اطيل ذيلي فامر بالمكان القذر والمكان النظيف فدخلت على ام سلمة رضى الله عنها زوج النبى صلى الله عليه وسلم فسألتها عن ذالك فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يطهره ما بعده۔ ام ولد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ میرا دامن لمبا ہوتا اور میں گندگی اور پاک مقامات سے گزرتی تھی اس لئے میں ام سلمہ محل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ان سے اس بارہ میں مسئلہ پوچھا انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو پاک زمین (نجس زمین) کے بعد آتی ہے وہ اس کو پاک کر دیتی ہے (مگر شرط یہ ہے کہ نجاست خشک ہو) عن امراة من بنى عبد الاشهل انها سالت النبى صلى الله عليه وسلم فقالت ان لنا طريقا منتنة فتمطر فقال اليس بعدها طريق اطيب منها قالت بلى قال فهذا بهذا۔ بنی عبد الاشہل کے قبیلہ کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارے راستے بدبودار ہیں اور پانی برس جاتا ہے (تو اور تعفن زیادہ ہوجاتا ہے) آپ نے پوچھا کیا اس کے بعد کا راستہ ان سے زیادہ پاک نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں ہے تو ہی (آپ نے) فرمایا کہ یہ اس کا بدلہ ہوجاتا ہے۔

طا حم وت ق

د ق

فرض الصلوات الخمس و ابحاثها

پانچوں نمازوں کی فرضیت اور ان کی ابحاث

طا تم غ م دس

عن طلحة بن عبيد الله رضی الله عنه يقول جاء رجل من اهل نجد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثائر الراس يسمع دوی صوته ولا يفقه ما يقول حتى دنا فاذا هو يسال عن الاسلام فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات فی اليوم والليلة فقال هل علی غيرها قال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام شهر رمضان قال هل علی غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوٰة قال هل علی غيرها قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو يقول لا ازيد علی هذا ولا انقص من هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق۔ طلحہؓ بن عبیداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجد کا ایک شخص (جس کے بال پریشان تھے اور اس کے آواز کی گن گناہٹ سنائی دیتی تھی لیکن جو کچھ وہ کہتا تھا مطلق سمجھ میں نہ آتا تھا) آنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھ گیا اور آپ سے پوچھنے لگا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا (اسلام) رات دن میں پانچ نماز (کا پڑھنا ہے) پھر پوچھا کہ ان کے علاوہ مجھ پر (اور کوئی نماز) فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن تم نفلی نماز پڑھ سکتے ہو اور تم پر رمضان کے مہینے کے روزے (بھی فرض ہیں) اس نے پوچھا کہ کیا ان روزوں کے سوا مجھ پر اور روزے بھی فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر تم نفلی روزے رکھ سکتے ہو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکواۃ (کی فرضیت کا) ذکر کیا اس نے دریافت کیا کہ کیا اسکے علاوہ اور کوئی زکواۃ مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر ہاں تم نفلی صدقات دے سکتے ہو پھر سائل یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ میں نہ ان میں زیادتی کروں گا نہ کمی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو یہ کہتے سنکر) فرمایا کہ اگر یہ شخص سچ کہتا ہے تو مراد کو پہنچ گیا۔ عن ابراهيم بن ميسرة ومحمد بن المنكدر سمعا انسا رضی الله عنه يقول صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة اربعا وصليت معه العصر بذى الحليفة ركعتين

حم غ م دت س

ابراہیم بن میسرہ اور محمد بن منکدر نے انسؓ سے یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعت اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں (یہ واقعہ

حجۃ الوداع کا ہے جب آپ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے تھے اس وقت راستہ میں ذوالحلیفہ پڑا جو مدینہ سے چھ میل پر واقع ہے یعنی مدینہ سے نکلکر آپ نے چھ میل پہنچکر جب عصر کی نماز پڑھی تو بوجہ سفر کے قصر کیا) عن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

حم م د ت س ق

لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم وقد امن الناس فقال عمر رضی اللہ عنہ عجبت مما عجبت منہ فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقۃ تصدق اللہ بھا علیکم فاقبلوا صدقتہ یعلی بن امیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آیت لیس علیکم الخ (یعنی تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اگر خوف کے وقت نماز میں قصر کرلو) اور اب تو لوگوں کو امن نصیب ہو چکا ہے (پھر نماز میں قصر کیوں کرنا چاہیے) حضرت عمرؓ نے فرمایا جس چیز سے تجھ کو تعجب ہوا مجھ کو بھی یہی تعجب دامن گیر ہوا تھا اس لئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں سوال کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک صدقہ ہے جو اس نے تم کو عنایت فرمایا ہے پس اس کے صدقہ کو (بجان ودل) قبول کرلو۔ عن عبد الملک بن الربیع عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مروا الصبی بالصلوۃ ابن سبع

حم د ت

سنین واضربوا علیھا ابن عشر۔ عبدالملک بن ربیع کو روایت ہے اپنے باپ سے ان کو اپنے دادا سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب لڑکے سات برس کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس برس کے ہوں (اور اگر نماز نہ پڑھیں تو) ان کو مارو۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا عن النبی صلی اللہ

د س ق

علیہ وسلم رفع القلم عن ثلاثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یکبر وعن المجنون حتی یعقل او یفیق حدثنا محمد عن عفان بھذا وقال حتی یحتلم۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کے گناہ لکھے نہیں جاتے اوّل سونے والا جب تک کہ جگ نہ جائے دوسرا لڑکا جب تک بڑا نہ ہو جائے اور تیسرا پاگل جب تک اس کا جنون جاتا نہ رہے یا اس کو افاقہ نہ ہو جائے (ایک دوسری روایت میں ہے کہ لڑکا جب تک

بالغ نہ ہو جائے ۔

مَوَاقِيتُ الصَّلٰوۃ

نماز کے وقتوں کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبرئیل علیہ السلام عند البیت فصلی بی الظہر حین زالت الشمس وکانت بقدر الشراك ثم صلی بی العصر حین کان ظل کل شئی مثلہ ثم صلی بی المغرب حین افطر الصائم ثم صلی بی العشآء حین غاب الشفق ثم صلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم ثم صلی بی الغد الظہر حین کان ظل کل شئی مثلہ ثم صلی بی العصر حین کان ظل کل شئی مثلیہ ثم صلی بی المغرب حین افطر الصائم لوقت واحد ثم صلی بی العشآء الی ثلث اللیل الاول ثم صلی بی الفجر فاسفر بہا ثم التفت الی فقال یا محمد ھذا وقت الانبیآء من قبلك الوقت فیما بین ھذین الوقتین ۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ (کعبہ) کے پاس جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت کی اور مجھ کو ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب آفتاب ڈھل گیا اور سایہ جوتے کے تسمہ کے برابر ہو گیا پھر مجھ کو عصر کی نماز پڑھائی جس وقت کہ ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو گیا اور مجھ کو مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جس وقت کہ روزہ دار (اپنا) روزہ کھولتا ہے پھر مجھ کو عشا کی نماز پڑھائی جس وقت کہ شفق غائب ہو گئی پھر مجھ کو فجر کی نماز پڑھائی جس وقت کہ روزہ دار کے لئے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے (یعنے صبح صادق کے وقت) پھر دوسرے روز مجھ کو ظہر کی نماز پڑھائی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا پھر عصر کی نماز پڑھائی جب کہ ہر چیز کا سایہ دوگنا ہو گیا اور مجھ کو مغرب کی نماز پڑھائی جب کہ روزہ دار روزہ کھولتا ہے (یعنی اسی وقت پر جس وقت کہ کل پڑھائی تھی) پھر مجھ کو

حمودت قال
ت حسن

عشا کی نماز اس وقت پڑھائی جب تہائی رات گذر گئی پھر مجھ کو فجر کی نماز پڑھائی روشنی میں پھر (جبرئیل علیہ السلام) میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں (ان کی نماز کا) وقت یہی ہے اور (تمہارے نماز پڑھنے کا) وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبرئیل علیہ السلام عند البیت مرتین قال ابن یحیی وساقا جمیعا الحدیث فذکر الصلوۃ لوقتین فی التعجیل والاسفار۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت دو مرتبہ خانہ کعبہ کے پاس کی ابن یحیی (جن سے صاحب کتاب کو روایت ہے) نے کہا کہ دونوں ابونعیم اور محمد بن یوسف (جنہوں نے ابن یحیی کو یہ حدیث روایت کی ہے) نے مکمل حدیث کے وہی الفاظ کہے (جو اوپر کی) حدیث میں (نقل کئے گئے ہیں) اور ابن یحیی نے ان دو وقتوں یعنی جلدی اور روشنی میں (فجر کی) نماز پڑھنے کا ذکر کیا۔

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فسألہ عن وقت الصلوۃ فقال صل معنا ھذین فامر بلالا حین زالت الشمس فاذن ثم امرہ فاقام الظھر ثم امرہ فاقام العصر والشمس مرتفعۃ بیضاء نقیۃ ثم امرہ فاقام المغرب حین غابت الشمس ثم امرہ فاقام العشاء حین غاب الشفق ثم امرہ فاقام الفجر حین طلع الفجر فلما کان یوم الثانی امرہ ان یبرد بالظھر فانعم ان یبرد بھا ثم امرہ فاقام یعنی العصر والشمس مرتفعۃ فوق ذالک الذی کان ثم امرہ فاقام المغرب قبل ان یغیب الشفق ثم امرہ فاقام العشاء حین ذھب ثلث اللیل ثم امرہ فاقام الفجر فاسفر بھا ثم قال این السائل عن وقت الصلوۃ فقام الیہ الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت صلاتکم ما بین ما رأیتم۔ بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ سے نماز کا وقت پوچھا آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ ان دو وقتوں میں نماز پڑھ (جو نماز کے ابتدائی اور انتہائی اوقات ہیں) اور جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے بلالؓ کو (اذان

حم م ت ں ق وعلقہ وقد ذکر طرق منہ

دینے کا حکم کیا انھوں نے اذان دی پھر حکم کیا تو انھوں نے ظہر کی تکبیر کہی پھر بلال رضؓ کو حکم کیا تو انھوں نے عصر کی نماز کی اقامت ایسے وقت کہی جب آفتاب بلند سفید اور صاف تھا (ابھی زرد نہوا تھا) پھر آپ نے ان کو حکم کیا تو انھوں نے مغرب کی نماز کی تکبیر اس وقت کہی جب آفتاب ڈوب گیا پھر آپ نے حکم کیا تو بلال رضؓ نے عشا کی نماز کی اقامت اس وقت کہی جب شفق غائب ہوگئی پھر حکم کیا تو انھوں نے فجر کی تکبیر اس وقت کہی جب صبح صادق نکل آئی پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلال رضؓ کو حکم کیا کہ ظہر کی نماز کو (آج) ٹھنڈا کرو (یعنی ٹھنڈے وقت پڑہنا یا دیر کرکے پڑہنا) لہذا انھوں نے نماز ظہر میں خوب تاخیر کی پھر آپ نے ان کو حکم کیا تو انھوں نے عصر کی نماز کی تکبیر ایسے وقت کہی جب آفتاب پہلے روز سے زیادہ بلند ہوگیا تھا پھر آپ نے ان کو حکم کیا تو انھوں نے مغرب کی نماز کے واسطے اقامت شفق کے غائب ہونے سے پہلے کہی پھر آپ نے ان کو حکم کیا تو انھوں نے عشا کی نماز کی تکبیر کہی جب تہائی رات گذر چکی تھی پھر آپ نے ان کو فجر کی نماز کے لئے اقامت کہنے کا حکم کیا تو انھوں نے ایسے وقت تکبیر کہی جب صبح روشن ہوچکی تھی پھر آپ نے فرمایا کہ نماز کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ شخص حاضر ہوا آپ نے اس کو بتا دیا کہ (دیکھو) تمھاری نماز کا وقت ان (دو وقتوں) کے درمیان میں ہے جن کو تم نے (کل اور آج) دیکھا۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من العصر قبل ان یغرب الشمس فقد ادرکھا ومن ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرکھا۔ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے آفتاب کے ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز ادا ہوگئی اور جسنے آفتاب کے نکلنے سے پیشتر فجر کی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز ادا ہوگئی (باطل نہیں ہوئی)۔ عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لیس فی النوم تفریط ولکن التفریط علی من لم یصل حتی یجئی وقت الصلوۃ الاخری۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے میں کچھ قصور نہیں ہے لیکن قصور وار تو وہ شخص ہے جو (باوجود جاگنے کے) اس وقت تک نماز نہیں پڑہتا یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاتا ہے۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حم وت س م

عم رخ م دس ق

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یغرنکم اذان بلال او قال نداء
بلال شك التيمي فان الفجر ليس بالذي هكذا و رفع يده و لكن الفجر الذي
هكذا و مد اصبعيه عرضا ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو بلال رضؓ کی اذان یا آواز (راوی کو شک ہے کہ آیا آپ نے
اذان فرمایا یا آواز کہا) دھوکہ میں نہ ڈالدے (اور تم سحری کھانے سے رک جاؤ) کیونکہ
صبح (صادق) ایسی نہیں ہوتی اور آپ نے اپنا ہاتھ (مبارک) اٹھاکر (بتایا یعنی صبح صادق
کی روشنی طولاً یا عموداً ||||| اس طرح نہیں پھیلتی) بلکہ صبح صادق کی روشنی اس طرح ہوتی ہے اور
آپ نے اپنی دونوں (کلمے کی) انگلیوں کو عرض (یعنی داہنے بائیں) میں پھیلایا (یعنی صبح صادق
کی روشنی عریض یعنی چوڑی ہوتی ہے اس طرح ☰) عن عائشة رضی الله تعالی عنها

م س ق

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك سجدة من صلوة العصر قبل
ان تغرب الشمس و من الفجر قبل ان تطلع الشمس فقد ادركها ۔ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے آفتاب
کے ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کی
ایک رکعت پالی اس کی وہ نمازیں (پوری طور پر) ادا ہوگئیں (باطل نہوئیں) عن ابی

عم ع

هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اشتد
الحر فابردوا بالصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرکے پڑھو (یعنی
زوال آفتاب کے بعد تھوڑی دیر کرد) کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے

عم رخ م دت س

عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شغلونا
عن الصلوة الوسطى صلوة العصر ملاء الله قبورهم او قال بيوتهم
و بطونهم نارا ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ (کافروں نے جنگ خندق میں) ہم کو بیچ والی نماز یعنی عصر کی نماز پڑھنے کی مہلت نہ دی۔
اللہ تعالی ان کے قبروں یا (آپ نے یہ) فرمایا انکے گھروں اور پیٹوں کو آگ سے بھردے۔

ما جاء فی الاذان

اذان کا بیان

عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس لیضرب بہ الناس فی الجمع للصلوۃ اطاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت لہ یا عبد اللہ اتبیع الناقوس فقال وما تصنع بہ قال قلت ندعو بہ للصلوۃ قال افلا ادلک علی ما ھو خیر من ذلک قلت بلی قال تقول اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قال ثم استاخر غیر بعید قال ثم تقول اذا اقمت الصلوۃ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قال فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بما رایت فقال ان ھذا رویا حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق علیہ ما رأیت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیہ علیہ ویؤذن بہ قال فسمع بذلک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وھو فی بیتہ فخرج یجر رداءہ یقول والذی بعثک بالحق یا رسول اللہ لقد اریت مثل الذی اری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس (کے بنانے) کا حکم فرمایا تاکہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو نماز کی خبر کردی جائے مجھے نیند میں ایک شخص

م، ت، ق

دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ میں ناقوس لئے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا کہ اے اللہ کے
بندے کیا تو ناقوس بیچتا ہے؟ اس نے مجھ سے پوچھا کہ تو ناقوس (لیکر) کیا کرے گا؟
میں نے کہا کہ ہم اس سے لوگوں کو نماز کے واسطے بلایا کریں گے وہ بولا کیا میں تم کو ایسی چیز نہ
بتا دوں جو اس سے بہتر ہے میں نے کہا ہاں (ضرور بتلا دو) اس نے کہا (تم یہ) کہو اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد الرسول اللہ
اشہد ان محمد الرسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر وہ شخص تھوڑا پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا کہ جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو کہہ
اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد الرسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح
قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے (خواب میں) دیکھا تھا آپ
سے بیان کر دیا آپ نے فرمایا کہ اگر خدا چاہے تو یہ خواب سچا ہے (بس اب دیر کیا ہے) کھڑے
ہو جاؤ اور بلال کو ساتھ لے لو اور جو تم نے خواب میں دیکھا ہے وہ ان کو بتا دو وہ اذان دینگے
کیونکہ ان کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے (اس ارشاد کا سننا تھا کہ) میں بلال کے ساتھ اٹھ کھڑا
ہوا میں ان کو سکھاتا جاتا تھا اور وہ پکارتے جاتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو
گھر میں سے چادر کھینچتے ہوئے (جلدی سے) نکل آئے اور کہنے لگے اس ذات (پاک) کی قسم ہے
جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے میں نے بھی خواب میں اسی طرح دیکھا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا اللہ تعالی کا شکر ہے۔ عن انس رضی اللہ عنہ قال م ت ق
امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ
کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمے دو دو بار اور اقامت کے کلمے ایک ایک بار کہیں۔ عن انس رضی
اللہ عنہ قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ قال ایوب الا الاقامۃ م خ م د ت
الحدیث لابن ادریس۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ اذان
کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے کلمے ایک ایک بار ایوب (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں)
نے کہا سوا اقامت کے (یعنی تکبیر کہتے وقت سب کلمے ایک ایک مرتبہ کہو مگر قد قامت الصلوۃ کو

دو مرتبہ کہنا چاہئے) اس حدیث کے الفاظ ابن ادریس کے ہیں (جن سے صاحب کتاب کو روایت ہے)۔ عن انس رضی اللہ عنہ قال امر بلال ان یشفع الاذان و یوتر الاقامۃ قال ایوب الا الاقامۃ۔ ترجمہ اوپر گذرا۔ عن ابی محذورۃ رضی اللہ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ الاذان اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد الرسول اللہ اشھد ان محمد الرسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والاقامۃ اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد الرسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمے سکھائے اذان (کے کلمے اس طرح سے) اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد الرسول اللہ اشھد ان محمد الرسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ (اور اقامت اس طرح) اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد الرسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما و عن القاسم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم۔ نافع روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

حم خ م د

حم م دت س ق

حم م خ عنہمات س عن ابن عمر عن عائشہ

اور قاسم کو روایت ہے حضرت عائشہ سے (اور حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ دونوں) روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بلال رض تو رات سے ہی اذان دیتے ہیں پس تم کھاتے پیتے رہو (یعنی سحری) یہانتک کہ ابن مکتوم اذان دیں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت سے پہلے اذان دے سکتے ہیں) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کان الاذان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثنی مثنی والاقامۃ واحدۃ غیر انہ اذا قال قد قامت الصلوٰۃ ثنی بھا فاذا سمعناھا توضأنا وخرجنا الی الصلوٰۃ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دو دو بار اور تکبیر کے کلمے ایک ایک بار ہوتی تھی مگر جب (اقامت کہنے والا) قد قامت الصلوٰۃ کہتا تھا تو اس کو دو بار کہتا اور جب ہم اقامت سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے لئے آتے۔

ماجاء فی القبلۃ

قبلہ کا بیان

عن البراء رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اول ما قدم المدینۃ صلی قبل بیت المقدس ستۃ عشر او سبعۃ عشر شہرا وکان یعجبہ ان یکون قبلۃ قبل البیت وانہ اول صلوٰۃ صلی صلوٰۃ العصر وصلی معہ قوم فخرج رجل ممن صلی معہ فمر علی اھل مسجد وھم راکعون فقال اشھد باللہ لقد صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مکۃ فداروا کما ھم قبل البیت وکان یعجبہ ان یحول قبل البیت وذکر باقی الحدیث۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے پہل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے ۱۶ یا ۱۷ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑہی اور آپ چاہتے یہ تھے کہ آپ کا قبلہ کعبہ کی طرف ہوتا نیز یہ کہ آپ نے پہلی نماز (جو کعبہ کی طرف

پڑھی (عصر کی نماز تھی) اور آپ کے ساتھ چند لوگوں نے بھی نماز پڑھی اور جنہوں نے آپ کے
ساتھ نماز پڑھی تھی ان میں سے ایک شخص (عباد ابن بشر) چلا اور اس کا گذر اہل مسجد
(مسجد نبوی اشہل) کے پاس ایسے وقت ہوا جبکہ وہ رکوع میں تھے اس نے کہا اللہ کی
قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مکہ کی طرف (مونھ کرکے) پڑھی ہے
(اتنا سننا تھا کہ) وہ لوگ بھی کعبہ کی طرف گھوم گئے اور آپ کو یہ بات پسند آئی تھی کہ آپ
قبلہ کی طرف مونھ کریں اور باقی حدیث کا ذکر کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خبر احاد قابل
قبول ہوتی ہے)۔ عن طلحة رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ليجعل احدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل و يصلي۔ طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنا چاہے تو پہلے اپنے آگے کوئی چیز (سترہ کے طور پر)
لگا دے کی پچھلی کی لکڑی کے مانند رکھ لے۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا كان احدكم يصلي فلا
يدع احدا يمر بين يديه وليدرأ ما استطاع فان ابى فليقاتله فانما هو
شيطان۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گذرنے دے اور اسکو
روکے جہانتک اس سے ممکن ہوسکے۔ اور اگر وہ نہ مانے تو اس کو قتل کردے اس واسطے
کہ وہ شیطان ہے۔ عن عبید اللہ بن عبد اللہ انہ سمع ابن عباس رضی اللہ
عنہما يقول جئت انا والفضل يوم عرفة والنبي صلى الله عليه وسلم يصلي
ونحن على اتان فمررنا على بعض الصف فنزلنا عنها وتركناها ترتع فلم يقل
لنا النبي صلى الله عليه وسلم شيئا زاد محمود فدخلنا في الصلوة۔ عبید اللہ
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ میں اور
فضل (ان کے بھائی) عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روز آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑھ رہے تھے اور ہم دونوں ایک گدھی پر سوار تھے۔ ہم ان چند آدمیوں کے سامنے
سے گذر گئے جو صف میں (نماز پڑھ رہے) تھے اس کے بعد ہم گدھی پر سے اتر پڑے اور

حم

حم ع

اس کو چھونے کے لئے چھوڑ دیا اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ فرمایا۔ محمود (جن سے صاحب کتاب کو روایت ہے) نے اتنا اور زیادہ کیا کہ ہم نماز میں شریک ہوگئے

دس عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان یصلی من اللیل وانا معترضة بینه وبین القبلة علی الفراش فاذا اراد ان یوتر ایقظنی فاوترت. عائشہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز (تہجد) پڑھا کرتے تھے میں آپ کے اور قبلہ کے مابین بچھونے پر عرض میں لیٹی رہتی (اور جب آپ تہجد کی نماز سے فارغ ہو جاتے اور) وتر کے پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھ کو جگا دیتے میں بھی نماز وتر پڑھ لیتی۔

ما جاء فی الثیاب للصلوٰة

نماز کے کپڑوں کا بیان

حم غ م د س ق عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رجلا قال یا رسول الله ایصلی احدنا فی ثوب واحد قال وكلكم یجد ثوبین ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کوئی آدمی ایک ہی کپڑے سے نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم سب لوگوں کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟ (یعنی نماز ایک کپڑے سے ہو جاتی ہے۔ اللہ اللہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیسے غریب اور تنگ حال تھے کہ اکثر ان میں سے ایسے تھے جن کے پاس صرف ایک ہی کپڑا تھا)۔ عن

حم غ م د س ابی هریرة رضی الله عنه قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان یصلی الرجل فی الثوب الواحد لیس علی عاتقه منه شیئ. ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی ایک کپڑے سے (اس طرح پر) نماز پڑھے کہ اس کپڑے کا کچھ حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو (یعنی کپڑے کا کچھ حصہ ضرور کندھے پر ڈال لے کیونکہ اگر ایسا نہ کرے گا تو کپڑا گر جائے گا اور ستر کھل جائے گا)۔ عن عبادة بن الولید بن

عبادۃ قال خرجت انا وابی حتی اتینا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فی

م د مسجدہ و ذکر بعض الحدیث قال و قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یصلی فکانت علی بردۃ ذھبت ان اخالف بین طرفیہا فلم تبلغ لی وکانت لہا

ذباذب فنکستہا ثم خالفت بین طرفیہا ثم تواقصت علیہا فجئت فقمت عن

یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی

عن یمینہ وجاء جبار بن صخر فتوضأ ثم جاء فقام عن یسار رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فاخذنا بیدیہ جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ

فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمقنی وانا لا اشعر ثم فطنت

فقال ھکذا بیدہ یعنی شد وسطک فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال یا جابر قلت لبیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قال

اذا کان واسعا فخالف بین طرفیہ واذا کان ضیقا فاشددہ علی حقوک۔ عبادہ

بن ولید بن عبادہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے باپ چلے اور جابر بن عبد اللہ رضؓ کے

پاس ان کی مسجد میں آئے تو جابر بن عبد اللہ نے ایک حدیث کا کچھ حصہ ذکر کرکے کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے میرے پاس ایک چادر تھی میں اس کے

کناروں کو پلٹنے لگا (یعنی استمال کرنے لگا) اس میں گنجایش نہیں ہوئی (کیونکہ وہ چھوٹی تھی)

اس میں کنارے تھے میں نے الٹ کر اس کو استمال کیا اور جھک گیا اور گردن سے اس کو

روکے رہا (تاکہ گر نہ پڑے) پھر میں آنکر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑکے

مجھ کو (اس طرح) گھمادیا کہ مجھ کو اپنی سیدھی طرف کھڑا کردیا (اتنے میں) جبار بن صخر آگئے

اور وضو کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑے ہوئے مگر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑکے اپنے پیچھے کردیا یہاں تک

ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنکھیوں سے برابر مجھ کو دیکھتے

رہے اور میں سمجھا ہی نہ تھا (لیکن) بعد کو سمجھ گیا (اسواسطے کہ) آپ نے اپنے دست مبارک سے

(اسطرح) اشارہ کیا کہ (چادر کا) تہ بند کرلے (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی استمال میں تکلیف کے

علاوہ گرنے کا بھی خوف تھا) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا اے جابر میں نے
کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا جب چادر بڑی ہو تو اشتمال
کر لیا کرو (یعنی داہنے کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو داہنے کندھے پر ڈال لیا
کرو) اور جب تنگ (یعنی چھوٹی ہو) تو اس کا تہ بند کر لیا کرو۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا حم ت دق
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقبل اللہ صلوٰۃ حائض الا بخمار۔
عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جوان
عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں فرماتا۔ عن سعید بن یزید قال سالت انسا حم خ م ت س
رضی اللہ عنہ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم
سعید بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں سے نماز پڑھتے تھے؟ آپ نے کہا ہاں (اگر شرط یہ ہے کہ جوتوں میں نجاست
نہ لگی ہو اور اگر لگی ہو تو اس کو دور کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔

ماجاء فی المسجد

سجدہ گاہ کا بیان

عن عبید اللہ بن عبد اللہ ان عائشة و ابن عباس رضی اللہ عنہما
اخبراہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث نزل بہ جعل یلقی علی وجہہ
خمیصة فاذا اغتم کشفہا من وجہہ ویقول لعنة اللہ علی الیہود والنصاریٰ حم خ م س
اتخذوا قبور انبیائہم مساجد۔ عبید اللہ بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ ام المؤمنین حضرت
عائشہ اور ابن عباس نے ان کو خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نزع شروع ہوا تو
آپ اپنے چہرہ مبارک پر چادر ڈالنے لگے اور جب آپ کا دم گھٹنے لگا (یعنی موت کی بے ہوشی
شروع ہوئی) تو آپ نے اس کو چہرہ پر سے اتار لیا اور فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت
ہو جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا (افسوس اس زمانہ کے جاہل صوفی

اولیاء اللہ کی قبور پر سجدہ کرکے اللہ جل جلالہ کے لعنت کے مستوجب ہوتے ہیں خدائے تعالیٰ ان کو
اور ہم کو ہدایت دے آمین)۔ عن میمونة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم
خ د س ق — كان يصلي على الخمرة۔ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے
بورئے (یعنی کھجور کی جانماز یا چٹائی) پر نماز پڑھتے تھے۔

صفة صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان

عن سالم عن ابيه رضي الله عنه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم
حم خ م د ت س ق — اذا افتتح الصلوة رفع يديه حتى يحاذي منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع
راسه من الركوع ولا يرفع بين السجدتين۔ سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے
اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے لیکن سجدوں کے
بیچ میں رفع یدین نہ کرتے۔ عن سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر رضي الله
حم — عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة رفع
يديه حتى اذا كانتا حذو منكبيه كبر ثم اذا اراد ان يركع رفعهما حتى
يكونا حذو منكبيه كبر وهما كذلك فركع ثم اذا اراد ان يرفع صلبه رفعهما
حتى يكونا حذو منكبيه ثم قال سمع الله لمن حمده ثم يسجد فلا يرفع يديه
في السجود ورفعهما في كل ركعة وتكبيرة كبرها قبل الركوع حتى تنقضي صلاته
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے
تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور تکبیر (اولیٰ) کہتے اور جب رکوع میں جانا چاہتے
اسوقت بھی ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند کرکے تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اٹھائے رکھتے پھر
رکوع میں جاتے اور جب اپنی پیٹھ کو سیدھا کرنا چاہتے (یعنی رکوع کے بعد) تو اپنے ہاتھوں کو

کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر سجدہ کرتے اور سجدوں (کے درمیان)
ہاتھ نہ اٹھاتے اور ہر رکعت میں اس تکبیر کے وقت جو رکوع سے قبل کہتے ہاتھوں کو اٹھاتے
تھے (اور ایسا ہی کیا کرتے) یہانتک کہ نماز کو تمام فرماتے۔ عن علی ابن ابی طالب
رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا افتتح
الصلوٰۃ کبر ثم قال وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّ
مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا
شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ
وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ
اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي
وَعِظَامِي وَعَصَبِي فاذا رفع راسہ قال سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فاذا سجد قال اَللّٰهُمَّ
لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَ
صَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ واذا
فرغ من صلاتہ فسلم قال اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے
تکبیر کہتے پھر (یہ ثنا) فرماتے (یعنی وَجَّهْتُ سے وَاَتُوبُ اِلَيْكَ تک جس کے معنی یہ ہیں کہ میں نے
اپنا منہ اس (ذات پاک) کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ایک طرف کا ہوکر
اور میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں میری نماز
اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے اس کا

حم م وت س ق

کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم ہوا اور میں (اس امت میں) سب سے پہلے تابعدار ہوں
اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ
ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تو میرے سب گناہوں کو بخشدے
تیرے سوا کوئی (ایسا نہیں) جو گناہوں کو بخشتا ہو اور مجھے تو نیک خصلتیں بتا تیرے سوا کوئی
نیک خصلتیں نہیں بتاتا اور مجھ سے بری عادتوں کو دور کردے تیرے سوا کوئی بری عادتوں کو دور
نہیں کرتا میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیرا حکم بجا لاتا ہوں جتنی بھلائی ہے سب تیرے
اختیار میں ہے اور برائی تیرے طرف سے نہیں (بلکہ میرے نفس کی طرف سے ہے) میں تیرا ہوں
اور میرا (ٹھکانا) تیرے ہی پاس ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بہت اونچے درجہ والا تجھ سے میں
(اپنے گناہوں کی) بخشش چاہتا ہوں اور تیرے آگے توبہ کرتا ہوں" اور جب رکوع کرتے تو (یہ)
کہتے (اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ سے عَصَبِیْ تک) یعنی "اے اللہ میں تیرے لئے جھکا اور تجھ پر یقین لایا
اور تیرا تابعدار ہوا تیرے واسطے میرا کان اور میری آنکھ اور میرا دماغ اور میری ہڈی اور
میرے پٹھے عاجز ہوگئے"۔ اور جب (رکوع سے) سر اٹھاتے تو فرماتے (سمع اللہ سے من
شیء بعد تک) یعنی "اللہ اس کی سنتا ہے جو اس کی تعریف کرے اے ہمارے پروردگار
تیرے لئے ہے حمد آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بعد اس کے جس بھر تو چاہے" اور جب سجدہ کرتے
تو (اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ سے اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ تک) فرماتے یعنی "اے اللہ میں نے
تیرے واسطے اپنا ماتھا زمین پر رکھدیا تجھ پر یقین لایا اور تیرا تابعدار ہوا میرا منھ اس ذات پاک
کے لئے زمین سے لگ گیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور کیسی اچھی صورت
بنائی اور کان اور آنکھ کھولی بڑی برکت والا ہے اللہ بہت اچھا بنانے والا" اور جب نماز
سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو (اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تک)
فرماتے یعنی "اے اللہ میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ بخشدے اور جو زیادتی
میں نے کی (اس کو بھی) بخشش دے اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے
والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے"۔ عن جبیر بن مطعم
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الصلوٰۃ قال اللہ اکبر

كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا ثَلَاثًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ۔ جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو (یہ ثنا) کہتے" اللہ اکبر کبیرا تین بار الحمد للہ کثیرا تین بار سبحان اللہ بکرۃ واصیلا تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وہمزہ (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں شیطان کے غرور، اشعار اور وسوسہ سے) عن انس رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فلم یجھروا ببسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمانؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار کر نہ پڑھا۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر رضی اللہ عنہما کانوا یفتتحون القرآءۃ بالحمد للہ رب العالمین۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما الحمد للہ رب العالمین سے قراءۃ شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہ پڑھتے تھے) عن انس رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فلم اسمعھم یجھرون ببسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے ان کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے پڑھتے نہیں سنا (ان تینوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے بسم اللہ نہ کہتے تھے اور اسی پر اکثر علمائے صحابہ کا عمل تھا ان میں خلفائے راشدین وغیرہ ہیں اور یہی مذہب تابعین اور امام ابوحنیفہ امام احمد اسحق سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اکثر اہل الحدیث کا ہے اور باعتبار قوت دلائل اور اکثر روایات کے یہی صحیح ہے اور جہر کی روایات بھی وارد ہیں مگر اکثر ان میں سے ضعیف ہیں لیکن متبع سنت کو لازم ہے کہ اکثر اوقات بسم اللہ کو آہستہ سے پڑھا کرے اور کبھی کبھی زور سے بھی پڑھ لیا کرے تاکہ سنت پر پورا پورا عمل ہو جائے جو ہم کو اور سب مسلمان بھائیوں کو

حم د ق

حم م ت

حم خ م د ت س ق

اللہ تعالیٰ قبول کرے آمین) عن نعیم المجمر قال صلیت وراء ابی ھریرۃ رضی
اللہ عنہ فقراء بسم اللہ الرحمن الرحیم ثم قرء بام القرآن حتی بلغ و لا
الضالین فقال امین و قال الناس امین یقول کلما سجد اللہ اکبر فاذا قام من الجلوس
قال اللہ اکبر و یقول اذا سلم والذی نفسی بیدہ انی لا شبھکم صلوۃ برسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نعیم مجمر سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ کے پیچھے نماز
پڑھی تو انھوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھی پھر سورہ فاتحہ اور جب ولا الضالین
پر پہنچے تو انھوں نے اور لوگوں نے (زور سے) آمین کہی اور جب آپ سجدہ کرتے اور تشہد
پڑھکر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے اس ذات پاک کی قسم ہے
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری نماز بمقابلہ تمھاری نماز کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ عن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا صلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب۔ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی (خواہ امام ہو خواہ مقتدی
خواہ منفرد) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ قال اخرج
فناد فی اھل المدینۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ الا بفاتحۃ القرآن فما زاد
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جاؤ مدینے والوں میں منادی کر آؤ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الحمد اور کچھ زیادہ پڑھنے کے بغیر نماز (درست)
نہیں ہوتی (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ کا ملانا ضروری ہے)۔ عن ابی
قتادۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرا فی
صلوۃ الظھر فی الرکعتین الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورۃ فی کل رکعۃ وکان
یسمعنا الاحیان الآیۃ وکان یطیل فی الاولی مالا یطیل فی الثانیۃ وکان
یقرا فی الرکعتین الاخریین بفاتحۃ الکتاب فی کل رکعۃ قال وکذلک فی
صلوۃ العصر قال وکذلک فی صلوۃ الفجر۔ ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد اور (کوئی) ایک سورۃ پڑھتے تھے

حم س

حم ع

حم د

حم خ م د س ق

اور کبھی ہم کو ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے (جو بے اختیاری میں زور سے نکل جاتی) اور پہلی رکعت جس قدر طول کرتے اتنی دوسری رکعت نہ کرتے (پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی ہوتی) اور آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ پڑھتے اور عصر اور فجر کی نمازوں میں بھی آپ ایسا ہی کرتے۔ عن عطاء قال سمعت ابا هريرة رضي الله عنه يقول في كل صلوة قرأة فما اسمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعناكم وما اخفى عنا اخفينا عنكم فسمعته يقول لا صلوة الا بقراءة۔ عطا سے مروی ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ کو یہ کہتے سنا کہ ہر نماز میں قراءۃ ہے اور جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پکار کے پڑھ کر) ہم کو سنایا ہے ہم نے بھی تم کو سنایا (یعنی جس نماز میں آپ نے جہر کیا ہم نے بھی اس میں جہر کیا) اور جس میں آپ نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا اور میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "نماز بغیر قراءۃ کے نہیں ہوتی" (اس سے بھی معلوم ہوا کہ نماز بغیر فاتحہ پڑھنے کے ہوتی ہی نہیں ہے خواہ مصلی امام ہو خواہ مقتدی خواہ منفرد)۔ عن ابن ابی اوفی رضی الله عنه ان رجلا قال يا رسول الله علمني شيئا يجزيني عن القرآن فقال قل سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر قال سفيان زاد ابوخالد الواسطي قال الرجل هذا لربي فما لي قال قل اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وعافني قال الرجل اربع لربي و اربع لي۔ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھ کو ایسی چیز سکھا دیجئے جو میرے لئے قرآن (کے بدلے میں) کافی ہو سکے (کیونکہ میں قرآن یاد نہیں کر سکتا ہوں تاکہ میں اس کو قرآن کی جگہ پڑھ لیا کروں) آپ نے فرمایا کہہ سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر سفیان (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کہا کہ یزید ابوخالد الواسطی نے (اپنی روایت میں اتنا اور) زیادہ کیا ہے کہ وہ آدمی بولا یہ تو میرے پروردگار کی تعریف ہوئی میرے فائدہ کے لئے کیا ہے؟ (یعنی میری بھلائی کے لئے بھی تو کچھ بتلا دیجئے) آپ نے فرمایا کہہ اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وعافني یعنی اے اللہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھ کو ہدایت دے اور تندرست رکھ" اس شخص نے کہا (ہاں اب) چار کلمے میرے رب کی تعریف اور چار کلمے میرے بھلائی کے لئے ہو گئے۔ عن

م غ م دس

م دس

ابی هریرة رضی الله عنه یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا امن القارئ فامنوا فان الملائکة یؤمن فمن وافق تامینه تامین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام (زور سے) آمین کہے تو تم بھی (پکار کر) آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے گی اس کے اگلے گناہ بخشدئے جائیں گے۔ عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی الله عنه انه کان یکبر کلما خفض ورفع ویقول انی لاشبهکم صلوٰة برسول الله صلی الله علیه وسلم۔ ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ جب (رکوع اور سجدہ کے لئے) جھکتے اور (قیام قومہ اور جلسہ کے وقت) اٹھتے تو تکبیر کہتے اور فرماتے کہ میری نماز تمہاری نماز کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ عن محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم احدهم ابوقتادة رضی الله عنهم قال انی لا علمکم بصلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا لم فوالله ما کنت اکثرنا له تبعا ولا اقدمنا او قال اطول له منا صحبة قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلوٰة رفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه ثم کبر حتی یقر کل عظم فی موضعه معتدلا ثم یقراء ثم یکبر ویرفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه حتی یرجع کل عظم الی مفصله ثم یرکع ویضع راحتیه علی رکبتیه ثم یعتدل ولا یصوب ولا یقنع ثم یرفع راسه فیقول سمع الله لمن حمده یرفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه معتدلا قال ابوعاصم اظنه قال حتی یرجع کل عظم الی موضعه ثم یقول الله اکبر ثم یهوی الی الارض مجافیا یدیه عن جنبیه ثم یسجد ثم یرفع راسه فیثنی رجله الیسری فیقعد علیها وکان یفتح اصابع رجلیه اذا سجد ثم یعود فیسجد ثم یرفع راسه فیقول الله اکبر ویثنی رجله الیسری فیقعد علیها معتدلا حتی یرجع کل عظم الی موضعه ثم یصنع فی الرکعة الاخری

حم ع

حم خ م س

حم خ دت س ق

مثل ذلك حتى اذا قام من الركعتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه كما فعل عند افتتاح الصلوٰة ثم صنع فى بقية صلاته مثل ذلك حتى اذا كانت القعدة التى فيها التسليم اخر رجله اليسرى وجلس متوركا على شقه الايسر قالوا صدقت هكذا كان يفعل۔ محمد بن عمرو بن عطاء نے کہا میں نے ابو حمید ساعدی کو دس صحابیوں (جن میں ایک ابو قتادہ بھی تھے) کی موجودگی میں یہ کہتے سنا کہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا کیونکر؟ (حالانکہ) اللہ کی قسم تم ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرتے تھے اور نہ ہم سے پہلے (تم حضور کے پاس آئے) یا (یہ کہا) کہ تم ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت میں بھی نہیں رہے (پھر تم کو ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کیونکر معلوم ہے) ابو حمید نے کہا کہ ہاں (بیشک مجھ کو تم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال معلوم ہے) ان لوگوں نے کہا (اچھا) بیان کرو ابو حمید نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے جب ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال سے آجاتی اسوقت قراءۃ شروع فرماتے پھر (جب رکوع میں جانے لگتے) تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب ہر ایک ہڈی اپنے جوڑ پر لوٹ کر آجاتی اسوقت رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے پھر پیٹھ کو سیدھا کرتے (اور سر کو پیٹھ کے برابر کرتے) نہ جھکاتے اور نہ اونچا رکھتے پھر (رکوع سے) سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے پھر سیدھے کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے (ابو عاصم نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ راوی نے کہا) جب ہر ایک ہڈی اپنی جگہ آجاتی تو اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر سجدہ کرتے اس کے بعد سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور سجدہ کے وقت دونوں پاؤں کی انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے پھر سر اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے اور اپنا الٹا پاؤں بچھا کر اس پر اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے

تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جس طرح نماز شروع کرتے وقت اٹھاتے تھے پھر باقی نماز میں ایسا ہی کرتے یہانتک کہ (وہ آخری) قاعدہ آتا جس میں سلام ہوتا ہے تو آپ اپنا بایاں پاؤں نکالتے اور بائیں کولھے پر بیٹھتے (جب ان دس صحابیوں رضی اللہ عنہم نے ابوحمید الساعدی سے یہ سنا تو) انھوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا (بیشک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔ عن محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حميد الساعدي في عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة قال اني لاعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن يحيى وساق الحديث۔ محمد بن عمرو بن عطا نے کہا میں نے ابوحمید ساعدی کو دس صحابیوں (جن میں ایک ابو قتادہ بھی تھے) کی موجوگی میں یہ کہتے سنا کہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال زیادہ جانتا ہوں ابن یحیٰی (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کہا کہ انھوں نے (پھر اوپر والی) حدیث بیان کی۔ عن رفاعة بن رافع رضي الله عنه انه كان جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل فدخل المسجد فصلى فلما قضى صلاته جاء فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى القوم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك ارجع فصله فانك لم تصل قال فرجع فصلى قال فجعلنا نرمق صلاته لا ندري ما يعيب منها فلما قضى صلاته جاء فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى القوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك ارجع فصله فانك لم تصل وذكر ذلك اما مرتين واما ثلاثا فقال الرجل ما ادري ما عبت على من صلاتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها لا تتم صلاة احدكم حتى يسبغ الوضوء كما امره الله تعالى فيغسل وجهه ويديه الى المرفقين ويمسح برأسه ورجليه الى الكعبين ثم يكبر ويحمده ويمجده ويقرأ من القرآن ما اذن الله له فيه وتيسر ثم يكبر فيركع فيضع كفيه على ركبتيه حتى تطمئن مفاصله وتسترخي ثم يقول سمع الله لمن حمده ليستوي قائما حتى

مرمہ وقالت حسن ورکوا مع مروت ق عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مشہور ہے۔

یاخذ کل عظم ماخذہ ویقیم صلبہ ثم یکبر فیسجد فیمکن جبھتہ قال ھمام وربما قال فیمکن وجھہ من الارض حتی تطمئن مفاصلہ وتسترخی ثم یکبر فیرفع راسہ ویستوی قاعدا علی مقعدتہ ویقیم صلبہ فوصف الصلٰوۃ ھٰکذا حتی فرغ ثم قال لاتتم صلاۃ احدکم حتی یفعل ذالک۔ رفاعہؓ بن رافع سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ناگہاں ایک آدمی مسجد میں آیا اور نماز پڑھنے لگا اور جب نماز پڑھ چکا تو (آپ کے پاس آیا اور آپ کو اور لوگوں کو سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "جا (پھر) نماز پڑھ (کیونکہ) تو نے نماز نہیں پڑھی" (رفاعہؓ) نے کہا کہ وہ آدمی گیا اور (پھر) نماز پڑھی (رفاعہؓ) کہتے ہیں کہ ہم اس کی نماز کو کن انکھیوں سے دیکھنے لگے اور ہم نے یہ نہ جانا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز میں کیا نقص پایا ہے پس جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو (پھر) آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کو اور (دوسرے) لوگوں کو (جو وہاں موجود تھے) سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "جا (پھر) نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی" اور (نماز کے) اس (دوہرانے کا) ذکر دو دفعہ کیا یا تین مرتبہ آخرش اس شخص نے (لاچار ہوکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری نماز میں کیا عیب ملاحظہ فرمایا (جو بار بار دوہرانے کو فرمایا اب فرمائیے تو سہی کہ اس میں کیا نقص تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کی نماز (اسوقت تک) پوری نہیں ہوتی جبتک کہ وہ پورا وضو نہ کرے جیسا اللہ تعالےٰ نے اس کو حکم کیا پھر اپنے مونھ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دہووے اور سر کا مسح کرے اور پاؤں کو ٹخنوں تک دہوئے پھر (اللہ کی) تکبیر کہے اور اس کی تحمید اور تمجید کرے پھر جہانتک ہوسکے قرآن پڑہے پھر تکبیر کہے پھر (اس طرح) رکوع کرے کہ اپنی دونوں (ہاتھ کی) ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے یہانتک کہ جوڑ آرام پائیں اور ڈہیلے ہوجائیں پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے (اور یہ کہتے کہتے) سیدہا کھڑا ہوجائے یہانتک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے اور اپنی پیٹھ سیدہی کرے پھر تکبیر کہکر سجدہ میں جائے اور اپنی پیشانی (زمین پر) لگائے ہمام (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کہا (کہ مجھے

اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے) کبھی کہا کہ "اپنے مونھ کو زمین پر لگائے" یہانتک کہ اس کے جوڑ آرام پائیں اور ڈھیلے ہوجائیں پھر تکبیر کہے پھر اپنے سر کو (سجدہ سے) اٹھانے اور اپنی بیٹھک پر سیدھا بیٹھے اور اپنی پیٹھ سیدھی کرے اسی طرح نماز کو فارغ ہونے تک بیان کیا پھر فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جبتک کہ ایسا نہ کرے۔ عن (ابی) مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی صلاتہ لا یقیم الرجل فیھا صلبہ فی الرکوع والسجود۔ ابومسعود انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رکوع اور سجدہ (سے اٹھتے وقت) اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا (یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا اور سجدہ کے بعد پوری طرح بیٹھتا نہیں) اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔ عن علقمۃ قال قال عبد اللہ رضی اللہ عنہ علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فکبر ورفع یدیہ فلما اراد ان یرکع طبق یدیہ بین رکبتیہ قال فبلغ ذلک سعدًا رضی اللہ عنہ فقال صدق اخی قد کنا نفعل ھذا ثم امرنا بھذا یعنی الامساک بالرکب ووضع یدیہ علی رکبتیہ۔ علقمہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ عبداللہ (ابن مسعود) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز سکھائی پھر تکبیر کہی اور ہاتھوں کو بلند کیا اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان کو دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھا (راوی) نے کہا اس (مسئلہ) کی خبر جب سعد رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انھوں نے کہا کہ میرے بھائی (عبداللہ ابن مسعود) نے سچ کہا ہم (پہلے) ایسا کیا کرتے تھے پھر ہم کو اس کا حکم ہوا یعنی گھٹنوں کو مٹھی میں پکڑ لینے کا اور انھوں نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال لما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ من الرکعۃ الاخرۃ من صلوۃ الصبح قال اللھم انج ولید بن الولید وسلمۃ بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ والمستضعفین بمکۃ اللھم اشدد وطأتک علی مضر واجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کی نماز سے سر اٹھایا (یعنی رکوع کرکے دوسری رکعت میں سر اٹھایا) تو فرمایا اللھم انج الولید

حم دت س ق

قال ت حسن صحیح

حم د س دم من طریق ابراہیم عن علقمۃ والاسود وغ م حدیث سعد۔

حم خ م س ق

بن الولید آخر تک یعنی یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو (یہ خالد بن ولید کے بھائی تھے) اور سلمہ بن ہشام کو (یہ ابو جہل کے بھائی مگر پرانے مسلمان تھے) اور عیاش بن ابی ربیعہ کو (یہ بھی ابوجہل کے بھائی تھے) اور ان مسلمانوں کو جو کمزور رہیں کہ ہیں یا اللہ سخت کر پکڑ اپنی مضر پر (ایک قبیلہ ہے عرب میں) اور ان کی سالوں کو حضرت یوسفؑ کی سالوں کی طرح کر دے (یعنی کا فروں پر خوب قحط بھیج)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شهرا متتابعا فی الظهر والعصر والمغرب والعشاء والصبح فی دبر کل صلوٰۃ اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ من الرکعۃ الآخرۃ یدعو علی حی من بنی سلیم علی رعل و ذکوان و یؤمن من خلفہ۔ عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر ایک مہینہ تک ظہر عصر مغرب عشا فجر کی نمازوں کے بعد قنوت پڑھی جب اخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو قبیلہ بنی سلیم میں سے بنی رعل اور ذکوان پر بد دعا کرتے اور مقتدی آمین کہتے جاتے (وجہ بد دعا کی یہ تھی کہ آپ نے چند لوگوں کو ان قبائل کے پاس دعوت اسلام کے لئے بھیجا تھا اور ان قبیلہ والوں نے ان کو قتل کر دیا تھا)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبع و نهی ان یکف شعرا او ثوبا یدایہ ورکبتیہ وجبهتہ واطراف اصابعہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضا دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنوں پیشانی اور دونوں پاؤں کی پنجوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا اور بالوں کو اکٹھا کرنے اور کپڑوں کے جوڑنے سے منع فرمایا۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال والذی اکرمہ وانزل علیہ الکتاب لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا لیلۃ صلوٰۃ المغرب و ان جبینہ و ارنبتہ لفی الماء والطین۔ ابو سعیدؓ خدری سے مروی ہے کہ اس ذات پاک کی قسم ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بزرگی دی اور آپ پر قران مجید نازل فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن دیکھا جس رات کو آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی کہ آپ کے ماتھے اور ناک پر پانی اور مٹی کا نشان تھا (یعنی سجدہ کرنے کی وجہ سے آپ کے ماتھے

د

خ م د س ق

اور ناک میں بارش کا پانی اور مٹی بھر گئی تھی مطلب یہ نکلا کہ آپ سجدہ میں ناک اور ماتھا زمین پر لگاتے تھے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلیضع یدایہ و اذا رفع فلیرفعہما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو (بھی زمین پر) رکھے اور (جب سجدے سے مونھ) اٹھائے تو ہاتھوں کو بھی اٹھائے کیونکہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے مونھ سجدہ کرتا ہے۔ عن وایل بن حجر رضی اللہ عنہ قلت لانظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما افتتح الصلوٰۃ کبر و رفع یدیہ فرایت ابہامیہ قریبا من اذنیہ و ذکر الحدیث قال فسجد فوضع راسہ بین یدیہ علی مثل مقدارہما حین افتتح الصلوٰۃ۔ وایل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے (اپنے دل میں کہا میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا (کہ آپ اس کو کس طرح پڑھتے ہیں) جب آپ نے نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کے انگوٹھوں کو کانوں کے قریب تک (اٹھاتے) دیکھا اور (پھر انھوں نے) پوری حدیث بیان کی (جس کا ایک حصہ یہ ہے کہ) پھر آپ نے سجدہ کیا اور دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھا اور ہاتھوں کو سر کے اتنا مقابل کیا جتنا کہ نماز شروع کرتے وقت کیا تھا۔ (یعنی ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ فاراد ان ینکص فاشار الیہ ان امکث فمکث فقال ایہا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرویا الصالحۃ یراھا الرجل او ترٰی لہ ثم قال الا انی نہیت ان اقراء راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتہدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب حضرت عائشہ کے حجرے کا) پردہ اٹھایا تو (آپ نے دیکھا کہ) لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے صف باندھے

حم دس

حم دس ق دم

حم م دس ق

(نماز پڑھ رہے تھے) پس جب حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پردہ اٹھاتے اور تشریف لاتے دیکھا) تو آپ نے الٹے پاؤں پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا آپؐ نے ان کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو پس وہ اسی جگہ ٹھہرے رہے پھر آپ نے فرمایا اے لوگو نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں سے اب کوئی چیز باقی نہیں رہی (کیونکہ نبوت ہی ختم ہوگئی) البتہ نیک خواب (ضرور) باقی رہ گیا ہے جس کو آدمی دیکھے یا اس کے واسطے دوسرا دیکھے پھر آپ نے ارشاد فرمایا آگاہ ہو جاؤ مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی ہے رکوع میں پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدہ میں کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول کیجائے

حم خ د س — عن ابی قلابة عن مالك بن الحويرث رضی الله عنه قال جاءنا فی مسجدنا فصلی بنا فقال انی ارید ان اریکم کیف رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی قال کان اذا رفع راسه من السجدة الثانية جلس واعتمد علی الارض ثم قام۔ ابو قلابہ سے روایت ہے کہ مالکؓ بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور ہم کو نماز پڑھائی اور کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو دکھلادوں جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے (پھر) کہا کہ جب آپ دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو بیٹھتے (جلسہ استراحت فرماتے) اور (ہاتھوں کو) زمین پر ٹیکتے پھر کھڑے ہوتے۔ عن

حم خ م د س ق — عبد الله رضی الله عنه قال كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم قلنا السلام علی جبرئيل السلام علی ميكائيل السلام علی اسرافيل السلام علی فلان و فلان فاقبل علينا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله هو السلام فاذا جلستم فی الصلوٰة فقولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلی عباد الله الصالحين فانكم اذا قلتموها اصابت كل عبد صالح فی السماء والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم يتخير ما شاء عبد اللہ (بن مسعود) سے مروی ہے (پہلے) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم یوں کہتے جبرئیلؑ پر سلام میکائیلؑ اور اسرافیلؑ اور فلاں فلاں پر سلام (جب

آپ نے یہ سنا) تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے پس جب تم نماز میں بیٹھو (تشہد کے لئے) تو (یہ) کہا کرو۔ التحیات الخ یعنی عمدہ آداب اور تسلیمات خدا کے لئے ہیں اور نمازیں اور اچھی باتیں سب اسی کے لئے ہیں اے اللہ کے نبیؐ تجھ پر اس کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ جل جلالہٗ کے نیک بندوں پر سلام ہو (پس جب تم نے یہ کلمات کہے تو آسمان اور زمین کے ہر ایک نیک بندے کو سلام پہنچ گیا) گواہی دیتا ہوں اس کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں" پھر جو دعا چاہے اختیار کرے عن ابن ابی لیلیٰ قال لقینی کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ فقال الا اھدی لک هدیة اولا احدثك خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ قد عرفنا او علمنا السلام علیك فكیف الصلوٰۃ قال قولوا اللھم صل علی محمد و علی ال محمد كما صلیت علی ابراھیم انك حمید مجید و بارك علی محمد و علی ال محمد كما باركت علی ال ابراھیم انك حمید مجید۔ ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کعبؓ بن عجرہ مجھ سے ملے اور کہا میں تجھ کو ایک ہدیہ نہ دوں یا تجھ سے ایک حدیث بیان نہ کروں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے ہم نے عرض کیا اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سلام تو ہم نے معلوم کر لیا آپ پر لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد آخر تک۔ عن محمد بن ابی عائشة قال سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشھد احدكم فلیتعوذ من اربع من عذاب جھنم و عذاب القبر و فتنة المحیا والممات و من شر المسیح الدجال ثم لیدع لنفسہ بما بدا له۔ محمد بن ابی عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ کو یہ کہتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی (اخیر) تشہد کے پڑھنے سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے (اللہ کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور کانے دجال کے شر (فتنہ) سے پھر اپنے واسطے دعا کرے جو اس کا جی چاہے۔ عن عاصم بن

حم ع

حم م دس ق

کلیب قال اخبرنی ابی ان وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اخبرہ قال قلت لا نظرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی قال نظرت الیہ قام فکبر ورفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم وضع کفہ الیمنیٰ علی ظہر کفہ الیسریٰ والرسغ والساعد ثم رکع فرفع یدیہ مثلہا ثم سجد فجعل کفیہ بحذاء اذنیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع کفہ الیسری علی فخذہ ورکبتہ الیسری ووضع حد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی ثم قبض ثنتین من اصابعہ وحلق حلقۃ ثم رفع اصبعہ فرایتہ یحرکھا یدعو ثم جئت بعد ذالک فی زمن فیہ برد فرایت الناس وعلیہم جل الثیاب تحرک ایدیہم من تحت الثیاب ۔ عاصم بن کلیب سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے باپ نے خبر دی کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے ان کو مطلع کیا "میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں" وائل نے کہا میں نے آپ کو دیکھا آپ (نماز پڑھنے کیلئے) کھڑے ہوئے تو آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر بلند کیا پھر سیدھے ہاتھ کی ہتیلی کو الٹے ہاتھ کی ہتیلی کی پشت کلائی اور پہونچے پر رکھا پھر رکوع کیا پھر اپنے ہاتھوں کو اسقدر اٹھایا جتنا کہ شروع میں اٹھایا تھا (یعنی تکبیر تحریمہ کہتے وقت) پھر سجدہ کیا اور دونوں ہتیلیوں کو کانوں کے مقابل رکھا پھر آپ (اخیر قعدہ میں) بیٹھے (اس طریقے سے کہ بائیں پاؤں کو بچھایا اور بائیں ہاتھ کی ہتیلی کو ران اور گھٹنہ پر رکھا اور سیدھے ہاتھ کی کہنی کے سرے کو سیدھے ران پر رکھا پھر (سیدھے ہاتھ کی) (شروع کی) دونوں انگلیوں کو بند کیا اور (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے) کا حلقہ بنایا پھر (کلمہ کی) انگلی کو کھڑا کیا جس کو میں نے ہلاتے اور اشارہ کرتے دیکھا پھر میں اس کے بعد (آپ کی خدمت اقدس میں) ایسے موسم میں حاضر ہوا جس میں سردی تھی اسوقت میں نے لوگوں کو دوہرا اوڑھے دیکھا جو اپنے ہاتھوں کو کپڑوں کے نیچے سے ہلاتے تھے ۔

عمر وت مرق

عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ من ھاھنا وبیاض خدہ من ھھنا ۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داہنے طرف سلام پھیرتے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ

فرماتے (اور سلام پھیرتے وقت دونوں طرف اسقدر مڑتے کہ) آپ کے رخسار (مبارک) کی سفیدی ادھر سے نظر آتی اور رخسار کی سفیدی اُدھر سے نظر آتی (یعنی داہنے بائیں دونوں طرف سے)۔

باب الافعال الجائزة فی الصلوٰة وغیر الجائزة

نماز میں کون سے کام کرنے جائز ہیں اور کون ناجائز

ح م د س ق — عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح (سبحان اللہ) ہے اور عورتوں کیلئے دستک (یعنی جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے یا امام بھول جائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں)۔

حم خ م د س ق — عن ابی حازم سمع سهل بن سعد الساعدی رضی الله عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لکم حین نابکم فی صلاتکم شیٔ صفقتم انما هذا للنساء من نابه شیٔ فی صلاته فلیقل سبحان الله۔ ابوحازم سے روایت ہے کہ انھوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو کیا ہوگیا ہے کہ جب نماز میں تم کو کوئی حادثہ پیش ہوجاتا ہے تو تم تالیاں بجاتے ہو یہ کام تو عورتوں کا ہے (مرد کو چاہئے کہ) جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو سبحان اللہ کہے ۔عن معاویة بن الحکم السلمی قال بینا نحن نصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت یرحمك الله فرمانی القوم

حم م د س — فقلت بابصارهم واثکل امیاه ما شانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیهم علی افخاذهم فلما رأیتهم یصمتوننی لکنی سکت فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بابی وامی والله ما رایت معلما قبله ولا بعده احسن تعلیما منه والله ما کهرنی ولا شتمنی ولا ضربنی قال ان هذه الصلوٰة لا یصلح فیها شیٔ من کلام الناس هذا انما هی التسبیح والتکبیر وقراءة القرآن

او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت یا رسول اللہ انا حدیث عھد بالجاھلیۃ و قد جاء اللہ بالاسلام وان منا قوما یاتون الکھان قال فلا تاتھم قلت ومنا قوم یتطیرون فقال ذالک شیئ یجدونہ فی صدورھم فلا یصدنھم قال قلت ومنا قوم یخطون قال کان نبی یخط فمن وافق خطہ فذالک قال وکانت لی جاریۃ ترعیٰ غنما لی فی قبل احد والجوانیۃ فاطلعتہا ذات یوم فاذا الذئب قد ذھب بشاۃ من غنمھا وانا رجل من بنی آدم آسف کما یاسفون لکنی صککتھا صکۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذالک لہ فعظم ذالک علی قلت افلا اعتقھا قال ائتنی بھا فاتیتہ بھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال ھی مومنۃ فاعتقھا۔ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ دفعۃً ایک شخص نے چھینک لی تو میں نے یرحمک اللہ کہا (یعنی چھینک کا جواب دیا) لوگ مجھ کو گھورنے لگے میں نے (دل میں) کہا کہ تجھ کو تیری ماں گم کرے (یعنی میں نے بد دعا کی) تمہارا کیا حال ہے کہ مجھ کو دیکھتے ہو (میرا اتنا کہنا ہی تھا کہ) لوگوں نے اپنے رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کیا تب میں نے جانا کہ یہ لوگ مجھے چپ رہنے کو کہتے ہیں (اس لئے) میں چپ ہوگیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے بہتر کوئی معلم نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کبھی دیکھا اس واسطے کہ) اللہ کی قسم نہ آپ نے مجھ کو ڈانٹا نہ برا کہا اور نہ مارا (بلکہ فرمایا تو یہ) فرمایا کہ یہ نماز ہے اس میں بات کرنا جائز نہیں اس میں تسبیح و تکبیر کہی جاتی ہیں اور قرآن پڑھا جاتا ہے یا آپ نے اسی کے مانند فرمایا (اس کے بعد) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نیا مسلمان ہوا ہوں اور اللہ تعالےٰ نے ہم کو دین اسلام سے مشرف فرمایا ہے (اس لئے مجھ سے ایسی باتیں سرزد ہوگئیں کیونکہ میں واقف نہ تھا) اور ہم میں سے بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا میں نے کہا اور ہم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو شگون بد لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ان کے دلوں کا وہم ہے (جو غلط ہے)

ان کو اپنے کاموں سے باز نہ رہنا چاہئے میں نے کہا ہم میں سے بعض ایسے ہیں جو لکیر کھینچتے ہیں (یعنی خطوط کھینچکر آیندہ کا احوال دریافت کرنا چاہتے ہیں اس سے مراد علم جفر یا رمل ہے) آپ نے فرمایا یہ ایک نبی کا معجزہ تھا پس اب جس کسی کا خط اس کے موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہے میں نے کہا میری ایک لونڈی اُحد (ایک پہاڑ کا نام ہے) اور جوانیہ (ایک مقام کا نام ہے) کے پاس بکریاں چراتی تھی ایک مرتبہ جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے آخر میں آدمی تھا مجھے رنج ہوتا ہے جیسا آدمیوں کو ہوتا ہے میں نے اسکو ایک ہی دفعہ کوٹ دیا اور پھر حضرت کے پاس حاضر ہو کر اس واقعہ کی آپ کو اطلاع کی آپ پر (میرا یہ مارنا) گراں گذرا میں نے کہا کیا میں اس کو آزاد کر دوں آپ نے فرمایا اس لونڈی کو میرے پاس لیکر آ میں اس کو آپ کے پاس لے گیا آپ نے اس سے پوچھا خدا کہاں ہے وہ بولی آسمان پر ہے پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں بولی آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ مومن ہے۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی

حم دت س ق — صلی الله علیه وسلم امر بقتل الاسودین فی الصلوٰة۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو کالوں (یعنی کالے سانپ اور کالے بچھو) کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا (کیونکہ کالے سانپ اور کالے بچھو بہت زہریلے ہوتے ہیں ان کا مارنا بہت ضروری ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ اور بچھو کے مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی)۔ عن ابی قتادة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه

خ م د س حم — وسلم صلی وعلی عنقه امامة بنت ابی العاص فاذا رکع وضعها واذا قام حملها۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے نماز پڑھی اور آپ کی گردن پر امامہ بنت ابی العاص (جو آپ کی نواسی اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی) تھیں جب آپ رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے پھر ان کو اٹھا لیتے۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما یقول خرج رسول

حم دت — الله صلی الله علیه وسلم الی قباء یصلی فیه قال فجاءت الانصار فسلموا علیه وهو یصلی قال فقلت یا بلال کیف رائیت رسول الله صلی الله علیه

وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو يصلي قال يقول هٰكذا وبسط كفيه۔ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کو تشریف لے گئے انصار آئے آپ کو سلام کیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے بلال سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انھوں نے سلام کیا اور آپ نماز میں تھے انھوں نے کہا آپ نے اسطرح کیا اور اپنے دونوں ہتھیلیوں کو پھیلایا۔ عن صهيب رضي الله عنه صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فسلمت فرد الي اشارة قال لا اعلمه الا قال اشارة باصبعه۔ صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے مجھ کو اشارہ سے جواب دیا راوی نے کہا نہیں جانتا ہیں مگر شاید صہیب نے یہ بھی کہا ہوگا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کرکے (اوپر کی دونوں حدیثیں منسوخ ہیں)۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما انه قال اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد فالتفت الينا فرءانا قياما فاشار الينا فقعدنا۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے داہنے بائیں دیکھا تو ہمیں کھڑا ہوا پایا اور ہم کو (بیٹھنے کا) اشارہ کیا لہذا ہم بھی بیٹھ گئے۔ عن معيقيب رضي الله عنه قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم في المسح في المسجد قال ان كنت فاعلا فواحدة۔ معیقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ گاہ سے کنکریوں کے ہٹانیکے متعلق مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا اگر تم کنکری ہٹانا چاہتے ہو تو ایک مرتبہ ہٹالو۔ عن ابي ذر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم الى الصلوٰة فلا يمسح الحصا فان الرحمة تواجهه۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو تو کنکریوں کو نہ ہٹائے کیونکہ (نماز پڑھتے وقت) (اللہ تعالےٰ کی) رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے (یعنی رحمت نمازی پر نازل

حم د ت ن س

حم م د ت س

حم خ م د ت ن ق

حم ع

ہوتی ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

خ م ت س وسلم عن الاختصار فی الصلوٰۃ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ عن ابی سعید الخدری

حم م د رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع فان غلبہ وضع یدہ علی فیہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور اگر نہ رکے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال

ق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم فی الصلوٰۃ فلینصرف ولیأخذ بانفہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا وضو نماز میں ٹوٹ جائے تو چاہیئے کہ چلا جائے اور ناک کو ہاتھ سے پکڑ لے۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا

خ م ت س ق قرب العشاء وحضرت الصلوٰۃ فابدأوا بہ قبل ان تصلوا صلوٰۃ المغرب۔ انس بن مالک سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا قریب کیا جائے اور نماز تیار ہو تو کھانا کھا لو قبل اس کے کہ مغرب (شاید مراد عشا) کی نماز پڑھو۔

ما جاء فی الصلوٰۃ المسافر

مسافر کی نماز کا بیان

حم ع عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحج فکان یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینۃ قال قلت کم مکثتم بمکۃ قال عشرۃ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کیلئے روانہ ہوا تو آپ (زمانہ سفر میں) دو دو رکعت (نماز) مدینہ (منورہ) کو واپس ہونے تک پڑھتے رہے (یعنی قصر کرتے رہے) (یحییٰ بن اسحٰق نے) کہا

میں نے (انس رضؓ) سے پوچھا تم مکہ (معظمہ) میں کتنے مدت ٹھیرے؟ انھوں نے کہا دس دن۔

حم ع

عن العلاء بن الحضرمی رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان مکث المهاجر بمکة بعد قضاء نسکه ثلاث۔ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر (وہ جنہوں نے اللہ کے لیے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تھی) حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ میں تین دن تک ٹھیر سکتا ہے (جب کوئی شخص کسی ملک سے ہجرت کرے تو پھر وہاں رہنا خوب نہیں ایسا نہو کہ اسی ملک میں مرجائے یا پھر وہیں دل لگ جائے اور ہجرت میں خلل پڑے اسی خیال سے آپ نے مہاجرین کو تین دن سے زیادہ مکہ میں رہنے کی اجازت نہ دی)۔

حم خ م

عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب والعشاء۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا کی نمازیں ملا کر پڑھتے۔

حم خ

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی التطوع علی ظهر راحلته حیث توجهت به فاذا اراد ان یصلی المکتوبة نزل فاستقبل القبلة جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری (اونٹ) کی پیٹھ پر پڑھتے تھے جدہر کو بھی اس کا منہ ہوتا لیکن جب آپ فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اترتے اور قبلہ کی طرف منہ کرتے۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما یقول رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی وهو علی راحلته النوافل فی کل جهة ولکن یخفض السجدتین من الرکعة یومی ایماء۔ جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر نفل نماز ہر رخ پر پڑھتے دیکھا جب آپ سجدہ کرتے تو بہ نسبت رکوع کے سر زیادہ جھکاتے (اور ایسا کرتے ہوئے) سر سے اشارہ کرتے۔

ما جاء فی صلوة القاعد

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال سقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرس فجحش شقہ الایمن فدخلنا علیہ نعودہ فحضرت الصلوٰۃ فصلی قاعدا فصلینا قعودا فلما قضی صلاتہ قال انما جعل الامام لیوتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد وان صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعون۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے آپ کا داہنے طرف کا جسم چھل گیا تو ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کے پاس گئے نماز کا وقت آگیا آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور ہم نے بھی (آپکے پیچھے) بیٹھ کر پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھکر نماز پڑھو۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ القاعد قال من صلی قائما فھو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی نسبت مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جو کوئی کھڑے ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والیکا آدھا ثواب ہے۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال کان بی الناصور فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مجھے ناصور کا عارضہ تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا (کہ کیسے پڑھوں) آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھو اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو کروٹ پر (لیٹ کر) پڑھو۔

خ م د ت س ق

خ د ت س ق

م خ د ت ق

باب فی صلوٰۃ الخوف

خوف کی نماز کا بیان

عن ابی عیاش الزرقی رضی اللہ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعسفان قال فاستقبلنا المشرکون و علیھم خالد بن الولید وھم بیننا و بین القبلۃ قال فصلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر فقالوا قد کانوا علی حال لو اصبنا غرتھم ثم قالوا یاتی علیھم الان صلوٰۃ ھی احب الیھم من ابناءھم و انفسھم قال فنزل جبرئیل بھذہ الآیۃ بین الظھر والعصر واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوٰۃ قال فحضرت الصلوٰۃ فامرھم قال ابن یحیی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقالا فاخذوا السلاح فصففنا خلفہ صفین قال ثم رکع فرکعنا جمیعا ثم رفع فرفعنا جمیعا ثم سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصف الذی یلیہ والاخرون قیام یحرسونھم فلما سجدوا و قاموا جلس الاخرون فسجدوا مکانھم ثم تقدم ھولاء الی مصاف ھولاء وجاء ھولاء الی مصاف ھولاء قال ثم رکع فرکعوا جمیعا ثم رفع فرفعوا جمیعا ثم سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصف الذی یلیہ والاخرون قیام یحرسونھم قال فلما جلسوا جلس الاخرون فسجدوا ثم سلم علیھم ثم انصرف فصلاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین مرۃ بعسفان و مرۃ فی ارض بنی سلیم۔ ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عسفان (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں ایک گاؤں ہے) میں تھے کہ ہمارے سامنے مشرکین آ گئے جن کے امیر خالد بن ولید تھے اور وہ لوگ ہمارے اور قبلہ کے مابین تھے (راوی نے) کہا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرکین نے کہا کہ وہ لوگ ایسی حالت میں تھے کہ اگر ہم ان کی غفلت کو پاتے (تو بہتر ہوتا) پھر انھوں نے کہا کہ اب ایک نماز آتی ہے جو انکو جانوں

اور بیٹوں سے محبوب تر ہے (راوی نے) کہا کہ جبریل علیہ السلام اس آیۃ کو لیکر ظہر اور عصر کے مابین اترے یعنی "اے پیغمبر) جب تم لوگوں میں ہو اور ان کو نماز پڑھانا چاہو" راوی نے کہا نماز کا وقت آگیا تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا (اور دونوں راویوں نے کہا (جن سے صاحب کتاب کو روایت ہے) کہ انھوں نے ہتیار لے لئے اور ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں باندہیں (راوی نے) کہا پھر آپ نے رکوع کیا تو ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم نے بھی رکوع سے سر کو اٹھالیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور پہلی صف والوں نے سجدہ کیا اور پچھلی صف والے حفاظت کرتے ہوئے کھڑے رہے اور جب پہلی صف والے سجدہ سے فارغ ہوکر کھڑے ہوگئے تو دوسری صف والے بیٹھ گئے اور اپنی جگہ پر سجدہ کیا پھر پیچھے کی صف والے آگے بڑہ گئے اور آگے کی صف والے پیچھے چلے گئے پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سب نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا تو پہلی صف والوں نے بھی سجدہ کیا اور پچھلی صف والے حفاظت کرتے ہوئے کھڑے رہے پس جب وہ بیٹھے تو پچھلی صف والے بھی ان کے ساتھ بیٹھے پھر سجدہ کیا پھر آپ نے سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہوئے آپ نے اس نماز کو دو مرتبہ پڑہا ایک بار عسفان میں اور دوسری مرتبہ بنی سلیم کے ملک میں (نماز خوف کے مختلف صورتیں ہیں مگر جو صورت اس حدیث میں بیان ہوئی بہت صحیح ہے یعنی یہ کہ مقتدی دو صف کریں اور سب امام کے ساتھ تکبیر کہیں پھر رکوع کریں اس کے بعد امام سجدہ کرے اور آگے والی صف سجدہ کرے اور پچھلی صف کا فرد ان کو دیکھتی ہوئی کھڑی رہے جب امام اور اگلی صف سجدوں سے فارغ ہوکر کھڑے ہوں تو پچھلی صف والے سجدہ کریں پھر آگے کی صف پیچھے آجائے اور پچھلی آگے بڑہ جائے جب امام رکوع کرے سب رکوع کریں پھر امام سجدہ کرے اور آگے کی صف والے سجدہ کریں اور پچھلی صف والے جو پہلی رکعت میں آگے تھے محافظت کرتے ہوئے کھڑے رہیں جب امام اور آگے کی صف والے سجدوں سے فارغ ہوکر بیٹھ جائیں پچھلی صف والے سجدہ کریں پھر سب بیٹھ جائیں اور ایک ساتھ امام سب پر سلام پھیرے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال صلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف باحدی الطائفتین رکعۃ والطائفۃ الاخری مواجھۃ العدو ثم انصرفوا وقاموا فی مقام اصحابھم مقبلین علی العدو وجاء اولئک فصلی بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قضی ھؤلاء رکعۃ وھؤلاء رکعۃ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز ایک گروہ کیساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر یہ لوگ چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کے سامنے کھڑے ہوگئے اور وہ لوگ آئے انھوں نے آپ کیساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیر دیا پھر ان لوگوں نے ایک رکعت ادا کی اور ان لوگوں نے بھی ایک رکعت پوری کر لی۔ (دوسرا طریقہ اس نماز کا یہ ہے کہ ہر ایک گروہ کیساتھ امام ایک رکعت پڑھے پھر امام سلام پھیر دے اور وہ لوگ اپنی ایک ایک رکعت پوری کریں)۔ عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما کان اذا سئل عن صلوۃ الخوف قال یتقدم الامام وطائفۃ من الناس فیصلی بھم الامام رکعۃ ویکون طائفۃ منھم بینہ وبین العدو ولم یصلوا فاذا صلی الذین معہ رکعۃ استاخروا مکان الذین لم یصلوا ویتقدم الذین لم یصلوا فیصلوا معہ رکعۃ ثم ینصرف الامام وقد صلی رکعتین فیقوم کل واحد من الطائفتین فیصلون لانفسھم رکعۃ بعد ان ینصرف الامام فیکون کل واحدۃ من الطائفتین قد صلوا رکعتین وان کان خوفا اشد من ذلک صلوا رجالا قیاما علی اقدامھم او رکبانا مستقبلی القبلۃ وغیر مستقبلیھا قال مالک قال نافع ما اری بن عمر حدثہ الا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نافع سے مروی ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خوف کی نماز کے متعلق مسئلہ پوچھا جاتا تو کہتے کہ امام اور آدمیوں کا ایک گروہ آگے بڑھے اور امام ان کو ایک رکعت نماز پڑھائے اور ایک گروہ امام اور دشمن کے مابین رہے اور ان لوگوں نے نماز نہیں پڑھی ہے پس جب پہلا گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لے تو پیچھے ہٹ کر ان لوگوں کی جگہ آجائے

جمہرخ م درست

خ ق

جنھوں نے نماز نہیں پڑھی اور وہ لوگ جنھوں نے نماز ادا نہیں کی ہے آگے بڑھ جائیں اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں اور امام جس نے دو رکعتیں ادا کرلی ہیں نماز سے فارغ ہوجائے گا اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں گروہ کھڑے ہوجائیں اور ہرگروہ اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ لے اس طرح ہرگروہ کی دو دو رکعتیں ہوجائیں گی اور اگر اس سے زیادہ خوف ہو تو پیدل کھڑے ہوکر یا سواری پر قبلہ یا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ لیں۔ عن صالح بن خوات عمن صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلوۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ وصفت طائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسھم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلی بھم الرکعۃ التی بقیت من صلاتہ ثم ثبت جالسا حتی اتموا لانفسھم ثم سلم بھم۔ صالح بن خوات سے روایت ہے اس نے اس شخص سے سنا جس نے خوف کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں پڑھی تھی (مسلمان دو گروہ ہوگئے) ایک گروہ نے صف باندھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو آپ نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی جو آپ کے ساتھ تھا پھر آپ کھڑے رہے لیکن اس گروہ کے لوگوں نے اپنی نماز (اکیلے اکیلے) پوری کرلی اور نماز سے فارغ ہوکر دشمن کے سامنے گئے پھر دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کے ساتھ ایک وہ رکعت پڑھی جو باقی رہی تھی اس کے بعد آپ بیٹھے رہے اور اس گروہ کے لوگوں نے ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کی پھر آپ نے سلام پھیرا۔ عن سھل بن ابی حثمۃ رضی اللہ عنہ انہ قال فی صلوۃ الخوف یقدم طائفۃ بین یدی الامام وطائفۃ خلفہ فیصلی بالذین خلفہ رکعۃ وسجدتین ثم یقعد مکانہ حتی یقضوا رکعۃ و سجدتین ثم یتحولون الی مقام اصحابھم ثم تجیء اصحابھم الی مکان ھولاء فیصلی بھم رکعۃ وسجدتین ثم یقعد مکانہ ثم یصلون رکعۃ وسجدتین ثم یسلم۔ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے خوف کی نماز کے

حم خ م د س

عم خ ت س ق

بارہ میں کہا کہ ایک گروہ امام کے آگے ہوجائے اور دوسرا گروہ اس کے پیچھے رہے اور امام پیچھے والے گروہ کو نماز پڑھائے ایک رکوع اور دو سجدے پھر امام اپنی جگہ پر اسوقت تک بیٹھا رہے جب تک کہ پیچھے والا گروہ ایک رکوع اور دو سجدے نہ کرلے پھر پیچھے والا گروہ (آگے بڑھ کر) اپنے ساتھیوں کی جگہ آجائے اور آگے والا گروہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پیچھے ہٹ جائے اور امام ان کو نماز پڑھائے ایک رکوع اور دو سجدے اور اپنی جگہ اسوقت تک بیٹھا رہے جب تک کہ یہ گروہ ایک رکوع اور دو سجدے ادا کرلیں پھر امام سلام پھیرے

حم خ م دت س ق۔ عن سهل بن ابي حثمة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کرتے ہیں۔ عن ابن عباس رضي الله عنهما ان كان بكم اذى من مطر او

خ س س كنتم مرضى عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه كان جريحا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (یہ آیۃ) "اگر تم کو بارش یا مرض کی تکلیف ہو" (اس وقت نازل ہوئی جب) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔

باب النائم عن الصلوٰۃ وقضاء الفوائت

نماز سے سونیوالے اور فوت شدہ نمازوں کے ادا کرنیکا بیان

حم خ م د ت س ق عن انس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن الصلوٰة او نسيها فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها۔
انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو جائے یا بھول جائے اور نماز کا وقت گذر جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے تو اس کو پڑھ لے (مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اسقدر سو جائے کہ نماز کا وقت گذر جائے اس کے بعد بیدار ہو تو اسی وقت یعنی جاگنے کے بعد نماز پڑھ لے یا کوئی شخص کسی کام وغیرہ میں اتنا مشغول ہو کہ اس کو نماز پڑھنی کی یاد نہ رہے تو جب اس کو یاد آئے اسی وقت نماز

پڑھ لے۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال عرسنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم نستیقظ حتی آذتنا الشمس فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم لیاخذ کل رجل براس راحلته ثم یتنحی عن هذا المنزل ثم دعا بماء فتوضاء فسجد سجدتین ثم اقیمت الصلوٰة۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آخر شب میں اترے (یعنی سفر کی حالت میں اتر کر ایک جگہ قیام کیا) (اور سو گئے) اور اسوقت تک بیدار نہ ہوئے جب تک کہ آفتاب (کی تپش) سے ہم کو تکلیف ہونے لگی (یعنی خوب دن نکل آیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کو اپنی سواری لیکر اس منزل سے کھسک جانا چاہئے پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کی پھر اقامت کہی گئی تو آپ نے نماز پڑھائی۔

باب السهو

(نماز میں) بھولنے کا بیان

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا شك احدکم و هو یصلی فی الثلاث والاربع فلیقم فلیصل رکعة حتی یکون الشك فی الزیادة ثم یسجد سجدتی السهو قبل ان یسلم فان کان خمسا شفعتاله وان کان اربعا فهما ترغمان الشیطان۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شک کرے کہ تین رکعت نماز پڑھی ہے یا چار تو (تین کو اختیار کرکے) کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت پڑھ لے اب جو وہم رہے وہ یہی کہ نماز زیادہ ہوگئی (اور کمی کا بالکل وہم ہی نہ رہے) پھر سلام سے پہلے دو سجدے سہو کرے پس اگر پانچ رکعت پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے اس کو جفت کر دیں گے اور اگر چار ہوی ہیں تو سہو کے دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔ عن عبد الرحمن الاعرج انه سمع ابن بحینة رضی الله عنه یقول ان رسول الله صلی الله علیه

حم م رس ق

وسلم صلى بهم فقام في الركعتين فسبحنا به فمضى في صلاته ثم سجد سجدتين ثم سلم۔ عبدالرحمن اعرج سے روایت ہے کہ انھوں نے ابن بحینہ رضی کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (ظہر کی) نماز پڑھائی تو آپ (بیچ کے قعدہ میں بیٹھنا بھول گئے اور) کھڑے ہوگئے اس لئے ہم نے سبحان اللہ کہا (تاکہ آپکو یاد آجائے اور بیٹھ جائیں) مگر آپ نماز پڑھتے گئے پھر دو سجدۂ سہو کئے اس کے بعد سلام پھیرا۔ عن ابی هريرة رضى الله عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم احدى صلاتى العشى اما الظهر واما العصر اظن انها العصر فصلى ركعتين ثم سلم ثم تقدم فجلس الى جذع نخلة كالمغضب فذهب سرعان الناس قصرت الصلوٰة فتقدم ذواليدين فقال يا رسول الله قصرت الصلوٰة ام نسيت فقال اصدق ذواليدين قالوا نعم قال فصلى ركعتين ثم سلم وكبر و سجد ثم كبر فرفع ثم كبر و سجد ثم كبر و رفع۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد دو نمازوں میں سے (یعنی ظہر یا عصر کی) ایک نماز پڑھائی (ابوہریرہ کہتے ہیں کہ) میں گمان کرتا ہوں کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ تو آپ نے دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دیا پھر آپ آگے بڑھے اور کھجور کے تنے کے پاس اس طرح بیٹھ گئے گویا کہ آپ غصہ میں بھرے تھے اب جلد باز لوگ (یہ کہتے ہوئے) چلدئے کہ نماز کم ہوگئی ہے نماز کم ہوگئی ہے پھر ذوالیدین (ایک شخص کا لقب تھا جس کے ہاتھ لانبے تھے اور نام عمیر تھا) آگے بڑھا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں پھر (دوسرے لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر) آپ نے پوچھا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا (جی) ہاں پھر آپ نے دو رکعتیں (جو باقی رہ گئی تھیں) پڑھیں پھر سلام پھیر دیا اور اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ سے سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سجدے سے سر اٹھایا۔ عن عبدالله رضى الله عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فزاد في الصلوٰة او نقص فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوٰة اقبل

حم ع

حم خ م د ت س ق

حم خ م د س ق

علینا بوجهه فقلنا یا رسول اللہ حدث فی الصلوٰۃ شئی قال وما ذالک فاخبرناہ بالذی صنع فثنی رجلہ واستقبل القبلۃ فسجد سجدتین ثم انصرف الینا فقال انہ لوحدث فی الصلوٰۃ شئی لنبأتکم ولکنی بشر اذکر کما تذکرون وانسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی وایکم ما شک فی صلوتہ فلیتظر احری ذالک الی الصواب فلیتم علیہ ثم یسلم ویسجد سجدتین

عبداللہ (ابن مسعود) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی تو آپ نے اس میں کچھ زیادتی کردی یا کمی پس جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کیا ہم نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کوئی نیا حکم صادر ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کیا؟ پس ہم نے آپ کو اس کی اطلاع دی جو آپ نے کیا تھا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کئے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم اترتا تو میں اس کی خبر تم کو کردیتا لیکن میں آدمی ہوں یاد کرتا ہوں جس طرح تم یاد کرتے ہو اور جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں پھر جب میں بھول جاؤں تو مجھ کو یاد دلا دو اور تم میں سے کوئی جب نماز میں شک کرے تو سوچے جو صواب سے زیادہ قریب ہو اور نماز کو اسی حساب سے پورا کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کرے۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوٰۃ العصر ثلاث رکعۃ فسلم فقیل لہ فصلی رکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم

حم م دس ق

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پس جب آپ سے اس کی نسبت عرض کیا گیا تو آپ نے ایک رکعت اور پڑھی پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔ عن عبداللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم خمسا قال فسجد بھم سجدتین وھو جالس وقال انما انا بشر انسی کما تنسون۔ عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پانچ رکعات

نماز پڑھائی پھر دو سجدے کئے اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور فرمایا کہ میں بھی آدمی ہوں جیسا تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم فسھی فی صلاتہ فسجد سجدتی السھو ثم تشھد ثم سلم۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی تو آپ کو نماز میں سہو ہو گیا اس لئے آپ نے دو سجدے سہو کے کئے پھر تشہد پڑھی پھر سلام پھیرا۔

رت مں

ما جاء فی صلوۃ الکسوف

سورج گہن کی اور چاند گہن کی نماز کا بیان

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال کسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا نحوا من سورۃ البقرۃ ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا و ھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم رفع فقام قیاما طویلا و ھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا و ھو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا و ھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا و ھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ عزوجل لا یخسفان لموت احد و لا لحیاتہ فاذا رایتم ذلک فاذکروا اللہ قالوا یا رسول اللہ رأیناک تناولت شیئا فی مقامک ھذا ثم رأیناک تکعکعت فقال رایت الجنۃ او اریت الجنۃ فتناولت منھا عنقودا ولو اخذتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا ورایت النار فلم ار کالیوم منظرا قط ورایت اکثر اھلھا النساء قالوا لم یا رسول اللہ قال بکفرھن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن

حم خ م د س

الاحسان إذا احسنت الی احداهن الدھر کلہ ثم رات منك شيئا قالت ما رايت منك خيرا قط۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج میں گہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے سورۂ بقر کے مانند طول قیام کیا پھر (رکوع سے) سر اٹھایا پھر طویل قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر (سجدے سے) سر اٹھایا پھر طول قیام کیا لیکن یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ کم تھا پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا مگر یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور ایک طویل قیام کیا مگر یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے (یعنی ہر رکعت میں دو دو قیام اور دو دو رکوع کئے) اور سورج اس وقت روشن ہو گیا تھا آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے اور جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا (یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ شاہزادہ ابراہیم کے انتقال سے لوگوں نے خیال کیا کہ سورج کو گہن لگا ہے) جب تم یہ دیکھو (یعنی جب گہن ہو) تو اللہ کا ذکر کرو صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی اس جگہ سے کسی چیز کو لے رہے ہیں پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے سرکے آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی یا مجھ کو جنت دکھائی گئی تو میں نے اس میں سے ایک خوشہ انگور کا لینا چاہا اور اگر میں اس کو لے لیتا تو تم اس کو کھاتے رہتے جب تک کہ دنیا باقی رہتی اور میں نے دوزخ کو دیکھا اور وہ (ایسا) منظر تھا کہ میں نے آج جیسا کبھی منظر نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ دوزخ میں زیادہ عورتیں ہیں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے فرمایا (کہ دوزخ میں عورتوں کے زیادہ ہونے کی یہ وجہ ہے) کہ وہ کفر کرتی ہیں صحابہ نے پوچھا کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا (نہیں بلکہ) وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموشی کرتی

ہیں اور اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرتے رہو پھر اگر وہ تمھاری طرف سے تھوڑی سی بھی (بدسلوکی) دیکھے تو یہ کہنے لگتی ہے کہ میں نے تمھاری طرف سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسفت الشمس فی حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقام وکبر وصف الناس وراءہ فاقترأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآءۃ طویلۃ ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ثم رفع راسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم قام فاقتراء قرآءۃ طویلۃ ھی ادنی من القرآءۃ الاولی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا وھو ادنی من الرکوع الاول قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذالک فاستکمل اربع رکعۃ و اربع سجدات وانجلت الشمس قبل ان ینصرف ثم قام فخطب الناس واثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم قال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتموھا فافزعوا الی الصلوٰۃ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی میں سورج گہن ہوا آپ مسجد کی طرف نکلے اور کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے لمبی قراءۃ کی پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا اس کے بعد سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قراءۃ کی لیکن پہلی قراءۃ سے کم پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد بعد اس کے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا تو چار رکوع کئے (ساری نماز میں ہر رکعت میں دو رکوع) اور چار سجدے کئے اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہوگیا۔ بعد اس کے آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا تو اللہ جل وعلا کی تعریف بیان کی جیسی کہ اس کے لائق ہے پھر فرمایا بیشک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے اور جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا جب تم

عمر خ م ورثہ من ق

(سورج اور چاند) گہن کو دیکھو تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فاطال القیام جدا ثم رکع فاطال الرکوع جدا ثم رفع فاطال القیام وھو دون القیام الاول ثم رکع وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام فاطال القیام وھو دون القیام الاول ثم رکع وھو دون الرکوع الاول ثم رفع راسہ فقام وھو دون القیام الاول ثم رکع وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ففرغ من صلاتہ وقد جلی عن الشمس فقام فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر ایتان من آیات اللہ لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتم ذالک فصلوا وتصدقوا واذکروا اللہ ثم قال یا امۃ محمد واللہ مامن احد اغیر من اللہ عزوجل ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد لو تعلم ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑہی تو خوب لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا تو خوب لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر رکوع سے سر اٹھایا اس کے بعد قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور اب سورج روشن ہوگیا تھا پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا پس جب تم یہ دیکھو تو نماز پڑہو صدقہ دو اللہ کا ذکر کرو پھر فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ خداوند کریم سے بڑہ کر اس بات پر کوئی زیادہ غیرت کرنے والا نہیں کہ اس کا کوئی غلام یا لونڈی زنا کرے اے

محمد (صلعم) کی امت جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو بہت روتے اور تھوڑا ہنستے۔

حم غ د

عن اسماءؓ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بالعتاقۃ فی کسوف الشمس۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں بردہ آزاد کرنے کا حکم کیا۔

حم غ

عن اسماءؓ رضی اللہ عنہا قالت کنا نومر بالعتاقۃ فی کسوف الشمس۔ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سورج گہن میں ہم کو بردہ آزاد کرنے کا حکم ہوتا تھا۔

ما جاء فی صلوٰۃ الاستسقاء

استسقا کی نماز کا بیان

حم ۴

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی استسقاء فلم یخطب خطبتکم ھذہ خرج متضرعا متبذلا فصلی رکعتین کما یصلی العید۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش طلب کرنے کے لئے گڑگڑاتے ہوئے بے زینت کے ساتھ نکلے اور اس طرح سے خطبہ نہیں پڑھا جیسا تم پڑھتے ہو اور دو رکعتیں پڑھیں جیسے کہ عید کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

حم غ م د س ق

عن عباد بن تمیم عن عمہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلی فاستسقی فاستقبل القبلۃ و قلب رداءہ و صلی رکعتین۔ عباد بن تمیم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو پانی طلب کرنے کے لئے نکلے تو آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا (اس طرح کہ اوپر کا رخ نیچے ہوگیا اور نیچے کا اوپر اور داہنا کنارہ بائیں طرف ہوگیا اور بایاں داہنے طرف) اور دو رکعتیں پڑھیں۔

حم غ م د ت س

عن عباد بن تمیم عن عمہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس یستسقی فصلی بھم رکعتین دجھر

بالقراءة وحول رداءہ و رفع یدیہ و دعی و استسقی و استقبل القبلۃ۔
عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کیلئے
پانی مانگنے کو نکلے تو ان کو دو رکعتیں پڑہائیں اور پکار کر قراءۃ کی اور چادر کو پھیرا اور دونوں
ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اور پانی مانگا اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ قال اصابت الناس سنۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فبینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یخطب
الناس فی یوم جمعۃ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ ھلک المال و
جاع العیال فادع اللہ لنا قال فرفع یدیہ و ما فی السماء قزعۃ فوالذی
نفسی بیدہ ما وضعہا حتی ثار سحاب کامثال الجبال ثم لم ینزل عن
المنبر حتی رأیت المطر یتحادر علی لحیتہ فمطرنا یومنا ذلک ومن الغد
ومن بعد الغد والذی یلیہ حتی الجمعۃ الاخری فقام ذلک الاعرابی
اوقال رجل غیرہ فقال یا رسول اللہ تھدم البناء فادع اللہ لنا فرفع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فقال اللھم حوالینا ولا علینا
قال فما یشیر بیدہ الی ناحیۃ من المسجد الا تفرجت حتی صارت
مثل الجوبۃ وسال الوادی قناۃ شہرا ولم یجئ رجل من ناحیۃ من
النواحی الا حدث بالجود۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں قحط ہوا پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن
منبر پر (کھڑے) لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے تو ایک جنگلی (گنوار) کھڑا ہوا اور کہنے
لگا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (قحط کی وجہ سے) مال (مویشی) تباہ
ہوگیا اور بال بچے بھوکے مرگئے لہذا آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا مانگئے (اتنا کہنا تھا
کہ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور (اسوقت) آسمان پر ابر کا کوئی ہلکا ٹکڑا بھی نہ تھا
پس اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آپ نے ابھی
اپنے ہاتھوں کو (دعا کرکے) رکھا بھی نہ تھا کہ ابر پہاڑوں کی طرح اٹھنے لگے اور آپ ابھی

محمد ع م س

منبر سے اترے بھی نہ تھے کہ میں نے دیکھا برسات کا پانی آپ کی ڈاڑھی پر ٹپک رہا تھا پس ہم پر اس روز (جمعہ) دوسرے روز (شنبہ) تیسرے روز (یکشنبہ) چوتھے روز (دوشنبہ) بلکہ آیندہ جمعہ تک (مسلسل) بارش ہوتی رہی پھر وہی گنوار یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (پانی کی کثرت سے) مکانات گرگئے ہیں آپ دعا فرمائیں (کہ پانی بند ہوجائے) پس آپ نے (دعا کے لئے) دونو ہاتھ بلند کئے اور فرمایا اے اللہ ہمارے گرداگرد برسا اور ہم پر نہ برسا پس آپ مسجد کے گوشہ کی جس طرف اشارہ کرتے اسی طرف ابر کھلتا جاتا یہاں تک کہ مدینہ حوض کے مانند ہوگیا اور وادی قناۃ میں ایک مہینے تک پانی بہتا رہا اور کوئی شخص جو کسی طرف سے آتا تھا پانی کا ہی بیان کرتا تھا۔

ما جاء فی العیدین

عیدین کی نماز کا بیان

عن ام عطیۃ الانصاریۃ رضی اللہ عنہا قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرجھن فی یوم الفطر والنحر العواتق والحیض وذوات الخدور فاما الحیض فیعتزلن المسجد ویشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین قلت یا رسول اللہ احداھن لا یکون لھا جلباب قال لتلبسھا اختھا من جلبابھا۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کہ ہم کنواری اور حائضہ عورتوں اور مستورات کو عید اور بقرعید کے دن نکالیں لیکن حائضہ عورتیں مسجد سے علیحدہ رہیں اور بھتری کی جگہ حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک رہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی ہے (تو وہ کیسے عیدگاہ کو آئے) آپ نے فرمایا کہ ان کی بہنوں (یعنی دوسری مسلمان عورتوں) کو چاہئے کہ ایسی عورتوں کو اپنی چادروں میں سے ان کو اڑھا دیں۔ عن

حم ع

عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم فطر او اضحی فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظهن و ذکرهن و امرهن بالصدقة۔ عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید یا بقر عید کے دن عیدگاہ کو گیا تو آپ نے نماز پڑھی پھر (لوگوں کو) خطبہ سنایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لا کر آپ نے ان کو وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم کیا۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فطر او اضحی فبدا بالصلوٰة قبل الخطبة بغیر اذان ولا اقامة جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید یا بقرعید کے دن نماز پڑھی تو آپ نے بلا اذان اور اقامت کے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت ترکز له الحربة یصلی الیها یوم العید۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عید کے دن (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے) برچھی (بطور سترہ کے) گاڑی جاتی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الفطر فصلی رکعتین لم یصل قبلها ولا بعدها ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (عیدگاہ میں نماز پڑھنے کے لئے) نکلے تو آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور نہ اس کے پہلے اور نہ اس کے بعد کوئی (نفلی) نماز پڑھی۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی العید یوم الفطر سبعا فی الاولی وخمسا فی الآخرة سوی تکبیرة الصلوٰة۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن عید کی نماز میں پہلی رکعت میں (قراءة سے پہلے) سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں (قراءة سے پہلے) پانچ تکبیریں کہیں نماز کی تکبیر کے علاوہ۔ عن ابن

حم ع

خ م د

خ م د س ق حم

حم ع

حم د ق

عباس رضی اللہ عنہما قال شھدت صلوٰۃ الفطر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنھم فکلھم یصلیھا قبل الخطبۃ ثم یخطب بعد قال فنزل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانی انظر الیہ حین اجلس الرجال بیدہ ثم اقبل یشقھم حتی جآء النسآء معہ بلال فقال یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا فتلا ھذہ الایۃ حتی فرغ منھا ثم قال حین فرغ منھا انتن علی ذالک فقالت امراۃ واحدۃ لم یجب غیرھا منھن نعم یا نبی اللہ لا یدری حسن من ھی قال فتصدقن قال فبسط بلال ثوبہ ثم قال ھلم لکن فدآکن ابی وامی فجعلن یلقین الفتخ والخواتیم فی ثوب بلال۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدالفطر کی نماز میں حاضر ہوا پس سب نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور بعد خطبہ پڑھا (ابن عباس) نے کہا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم (منبر سے) اترے گویا کہ میں انکو دیکھ رہا ہوں جب آپ نے لوگوں کو ہاتھ کا اشارہ کرکے بٹھلایا پھر آپ ان کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے یہانتک کہ آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ بلال رضؓ بھی تھے آپ نے یہ آیۃ پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے) "اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں تیرے پاس آن کر ان باتوں پر بیعت کرنا چاہیں کہ وہ اللہ تعالٰے کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی نہ بدکاری نہ اپنی اولاد کو ماریں گی (دختر کشی) نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے بیچ میں طوفان اٹھائیں گی نہ کسی اچھے کام میں تیری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لے اور اللہ تعالٰے سے ان کے لئے معافی مانگ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے" اور جب اس آیۃ کو سنا چکے تو آپ نے ان (عورتوں) سے پوچھا کہ کیا تم اس پر قائم ہو؟ تو ان میں سے صرف ایک عورت نے جواب دیا کہ ہاں اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) حسن (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کہا مجھ کو معلوم نہیں کہ وہ کون عورت تھی پھر آپ نے فرمایا خیرات کرتی جاؤ اور بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا پھر فرمایا آؤ تم سب عورتو تم پر

میرے ماں باپ قربان ہوں (آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ (وہ بلالؓ کے کپڑے میں [illegible] چھلے
اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔ عن عبد الله بن السائب رضي الله عنه قال شهدت مع
د س ق — النبي صلى الله عليه وسلم في يوم عيد فقال قد قضينا الصلوٰة فمن
شآء منكم فليجلس للخطبة ومن شآء ان يذهب فليذهب۔ عبد اللہ بن
سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو نماز ادا کرلی ہے پس تم میں سے جس کا جی چاہے بیٹھکر
خطبہ سنے اور جس کا جی چاہے چلا جائے (یعنی خطبہ سننا ضروری نہیں)۔ عن النعمان بن بشير
حم د ت س ق — رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في العيد بسبح
اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية فاذا اجتمع عيد ويوم
جمعة قرأبهما فيهما نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عید کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی وہل اتاک حدیث الغاشیہ۔ پڑھتے تھے۔ پس اگر
عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہوجاتے تو ان سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ عن
ابي عمير بن انس اخبرني عمومة لي من الانصار من اصحاب رسول الله صلى
الله عليه وسلم قالوا غم علينا هلال شوال فاصبحنا صياما فجآء ركب من
آخر النهار فشهدوا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم رأوا
حم د س ق — الهلال بالامس فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يفطروا من
يومهم وان يخرجوا العيد هم من الغد۔ ابو عمیر بن انس بن مالک سے روایت
ہے مجھ سے حدیث بیان کی میرے چچاؤں نے انصار سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی تھے انھوں نے کہا ہم پر شوال کا چاند (ابر کی وجہ سے) چھپ گیا تو اس کی
صبح کو ہم نے روزہ رکھا پھر اخیر دن میں چند سوار آئے اور انھوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس گواہی دی کہ انھوں نے کل چاند دیکھا ہے (یہ سنکر) آپ نے حکم دیا
(لوگوں کو) کہ روزہ افطار کرڈالیں (کیونکہ وہ عید کا دن تھا) اور دوسرے دن
عیدگاہ کو جائیں (عید کی نماز کے لئے)۔

باب الوتر

وتر کا بیان

عن سالم عن ابیه رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذا خشیت الصبح فاوتر برکعۃ زاد محمود یوترلك ما مضی۔ سالم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پس جب تم کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو چاہئیے کہ ایک رکعت وتر پڑھ لو (محمود نے زیادہ کیا کہ) جو تمھاری پہلی نماز کو طاق کر دے گی

حم ع

عن عائشۃ رضی الله عنها قالت من کل اللیل قد اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم فانتهیٰ وترہ الی السحر۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھا اور اپنے وتر کو صبح تک ختم کیا۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خاف منکم ان لا یستیقظ من آخر اللیل فلیوتر من اوله ولیرقد ومن طمع منکم ان یستیقظ من آخر اللیل فلیوتر من آخرہ فان صلوٰۃ آخر اللیل محضورۃ فلذالك افضل۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کو اس بات کا خوف ہو کہ اخیر رات میں بیدار نہ ہوگا اس کو چاہئیے کہ شروع رات میں وتر پڑھ لے اور سو جائے اور جس کو تم میں سے اخیر رات میں جاگنے کی امید ہو اس کو چاہئیے کہ اخیر رات میں وتر پڑھے کیونکہ اخیر رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وجہ سے اس کو فضیلت ہے۔

حم خم ہ ت س ق

حم م ت ق

باب الصلوٰۃ علی الراحلۃ

اونٹنی پر نماز پڑھنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح علی الراحلۃ قبل ای وجہ توجہ ویوتر علیہا غیر انہ لا یصلی علیہا المکتوبۃ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر نفل پڑھتے تھے خواہ اونٹنی کا منھ کدھر ہی کیوں نہ ہوتا اور وتر بھی اسی پر ادا کرتے مگر اس پر فرض نماز نہ پڑھتے۔ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرء فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی و قل یا ایہا الکافرون و قل ھو اللہ احد فاذا سلم قال سبحان الملک القدوس ثلاث مرات۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کی سورتیں پڑھا کرتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سبحان الملک القدوس فرماتے۔

خم نخ م د

حم وس ق

باب قنوت الوتر
وتر کی قنوت کا بیان

عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن فی قنوت الوتر اللھم اھدنی فی من ھدیت وعافنی فی من عافیت وتولنی فی من تولیت وبارک لی فی ما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چند کلمات سکھلائے ہیں جن کو میں وتر کی قنوت میں کہتا ہوں (اور وہ یہ ہیں) اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْ مَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ

خم ۴

فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ مَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ ھذہ الکلمات یقول فی قنوت الوتر۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ کلمات جو اوپر بیان ہوئے سکھائے تاکہ وہ ان کو وتر کی قنوت میں پڑھیں۔ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کان یقول من صلی من اللیل فلیجعل آخر صلاتہ وترا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بذلك فاذا كان الفجر فقد ذهبت صلوٰۃ اللیل والوتر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اوتروا قبل الفجر۔ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ جو شخص رات کی نماز (یعنی تہجد) پڑھے اس کو چاہیے کہ وتر کو اپنی آخری نماز بنائے (یعنی وتر سب سے آخر میں پڑھے) اس واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا ہے یعنی جب فجر ہو جائے تو اب تہجد کی نماز اور وتر کا وقت جاتا رہا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فجر سے پہلے وتر پڑھا کرو۔ عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما کان یقول من صلی من اللیل فلیجعل آخر صلاتہ وترا قبل الصبح کذلك کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرھم۔ نافع سے مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ جو تہجد کی نماز پڑھے اس کو چاہیے کہ اپنی نماز میں صبح ہونے سے پہلے وتر ادا کرلے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اسی طرح حکم کرتے تھے۔

باب فی رکعات السنۃ

سنت کی رکعتوں کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ

وسلم رکعتین قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب فی بیته ورکعتین بعد العشآء فی بیته قال وحدثتنی حفصة وکانت ساعة لا یدخل علیه فیها احد انه کان یصلی رکعتین حین یطلع الفجر وینادی المنادی بالصلوٰۃ قال ایوب اراہ خفیفتین ورکعتین بعد الجمعة فی بیته ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی (فرض نماز کے) قبل اور بعد دو دو رکعتیں (سنت کی) پڑھیں اور مغرب اور عشا (کی فرض نماز کے بعد بھی) آپ کے دولت کدہ پر دو دو رکعتیں ادا کیں (ابن عمر نے) کہا کہ مجھ سے (میری بہن) حفصہ نے کہا کہ ایک ایسی گھڑی ہوتی جس میں آپ کے پاس کوئی حاضر نہ ہوتا تھا آپ دو رکعت سنت ادا فرماتے جب فجر طلوع ہوتی اور موذن اذان دیتا ایوب (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں) نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ (یہ فجر کی سنتیں) ہلکی (پڑھتے تھے) اور جمعہ کے بعد کی دو سنتیں بھی گھر ہی میں ادا کرتے ۔ عن عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشة رضی اللہ عنہا عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من التطوع فقالت کان یصلی قبل الظہر اربعا فی بیتی ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین ۔ عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفلی نماز کے متعلق استفسار کیا تو انھوں نے کہا کہ آپ ظہر (کی فرض نماز) کے قبل میرے گھر میں چار رکعت پڑھتے تھے پھر (مکان سے) نکل کر (مسجد میں برآمد ہوتے اور) لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر میرے مکان میں واپس ہوتے اور دو رکعت پڑھتے ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ اللیل والنہار مثنی مثنی ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی (نفلی) نماز دو دو رکعت ہے ۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعة یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ اضطجع علی شقه الایمن حتی یاتیه الموذن فیصلی رکعتین خفیفتین

حم م د ت س

حم م

حم م د س

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز گیارہ رکعت پڑھتے تھے جس میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی اور جب نماز پڑھکر فارغ ہوتے تو سیدھے پہلو پر لیٹ جاتے یہانتک کہ آپ کی خدمت میں موذن حاضر ہوتا تو آپ دو ہلکی رکعتیں (سنت) ادا فرماتے

باب الاوقات المنهية عن الصلوٰة فيها

ان وقتوں کا بیان جن میں نماز پڑھنا منع ہے

حم خ م

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال لا یتحین احدکم طلوع الشمس ولا غروبها فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینھی عن ذلك۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا تم میں سے کوئی آفتاب کے نکلنے اور ڈوبنے کے وقت کو (نماز پڑھنے کے لئے) تلاش نہ کرے (یعنی آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھنا چاہئے) کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی بعد العصر الا ان تکون الشمس مرتفعة۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے ممانعت کی ہے لیکن اگر سورج بلند ہو (تو اسوقت نماز کے پڑھنے میں مضائقہ نہیں)۔

باب الجمعة

جمعہ کا بیان

خ م س

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعة ساعة لا یوافقها رجل یصلی فیدعو اللہ بخیر الا اعطا

۱۱۱۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک (ایسی) ساعت ہوتی ہے جس کو کوئی شخص نماز پڑھتے ہیں نہیں پاتا ہے اور اللہ سے بھلائی کی دعا کرتا ہے مگر اللہ اس کی دعا کو قبول کرلیتا ہے۔ عن سالم عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل۔ سالم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ (کی نماز) کو آئے تو نہالے۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایۃ الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر مسلمان بالغ پر واجب (ضروری) ہے۔ عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضاء یوم الجمعۃ فبہا و نعمت ومن اغتسل فالغسل افضل۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو نہانا تو (وضو کرنے سے) افضل ہے) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکۃ یکتبون الناس الاول فالاول فاذا قعد الامام طووا الصحف واستمعوا الخطبۃ فالمھجر کالمھدی بدنۃ ثم الذی یلیہ کالمھدی بقرۃ ثم الذی یلیہ کالمھدی کبشا حتی ذکر الدجاجۃ والبیضۃ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں جو (مسجد میں آنے والے) لوگوں (کا نام) لکھتے ہیں پس جو لوگ اول آتے ہیں ان کا نام پہلے لکھتے ہیں (پھر جو آتے ہیں انکا ان کے بعد پھر جو آتے ہیں ان کا ان کے بعد اسی ترتیب سے ہر ایک مسجد میں آنے والیکا نام درج رجسٹر کرتے ہیں) لیکن جب امام (منبر پر خطبہ پڑھنے کے لئے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ صحیفوں (رجسٹروں) کو لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں پس جو شخص نماز کیلئے سب سے

خ م ت س ق

حم خ م د س ق

د ت س

حم م س ق

پہلے آتا ہے وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو اس کے بعد آیا وہ اس شخص کے مانند ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے پھر جو اس کے بعد آئے وہ ایسا ہے جو مینڈھے کی قربانی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ مرغی اور انڈے کا ذکر کیا (مطلب یہ ہے کہ جو شخص نماز کیلئے سب سے اول آتا ہے اس کو سب سے زیادہ ثواب ملتا ہے پھر جو اس کے بعد آتا ہے اسکو اس سے کم پھر جو اس کے بعد آتا ہے اس کو اس سے کم غرض ہر بعد آنے والے کو اپنے پہلے آنے والے سے کم ثواب ملتا ہے)۔ عن حفصة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل محتلم رواح الجمعة و علی من راح الجمعة الغسل۔ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ مرد پر جمعہ کی نماز کے لئے (مسجد) جانا فرض ہے اور جو شخص جمعہ (کی نماز کے لئے مسجد) کو جائے اس پر غسل کرنا واجب ہے۔ عن ابی الجعد عمرو بن بکر الضمری رضی اللہ عنہ وکانت لہ صحبة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلاث جمع تھاونا طبع علی قلبہ۔ ابوالجعد عمرو بن بکر الضمری رضی اللہ عنہ (جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سستی کی وجہ سے (مسلسل) تین جمعوں کی نماز (کا پڑھنا) چھوڑ دیا اس کے دل پر (غفلت کی) مہر کر دی جاتی ہے۔ عن عثمان بن عبد الرحمن التیمی سمع انسا رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا الجمعة حین تمیل الشمس۔ عثمان بن عبد الرحمن تیمی نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو جمعہ (کی نماز) اس وقت پڑھاتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا۔ عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ قال کان النداء یوم الجمعة اذا خرج الامام واذا قامت الصلوٰة فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما حتی کان عثمان رضی اللہ عنہ فکثرت المنازل فامر بالنداء الثالث علی الزوراء فثبت حتی الساعة سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے

دس

حم دت س ق

خ دت

حم خ م

یں جمعہ کے دن اس وقت (پہلی) اذاں ہوتی جب امام (خطبہ پڑھنے کے لئے، نکلتا تھا اور (دوسری اذان یعنی اقامت اس وقت کہی جاتی) جب نماز کھڑی ہوتی (اور ایسا عملدرآمد اس وقت تک جاری رہا) جب تک کہ عثمان رضی اللہ عنہ (خلیفہ) ہوئے اور (لوگوں کے) مکانات زیادہ ہوگئے تو آپ نے تیسری اذان (جو اس زمانے میں سب سے اول دی جاتی ہے) کہنے کا حکم (مقام) زوراء میں دیا جواب تک جاری ہے۔ عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک قال کنت قائد الابی بعد ما ذهب بصره فکان لا یسمع الاذان یوم الجمعۃ الا قال رحمۃ اللہ علی ابی امامۃ فقلت لابی انی لیعجبنی صلاتک علی ابی امامۃ کلما سمعت الاذان یوم الجمعۃ فقال ای بنی کان اول من جمع بنا الجمعۃ فی المدینۃ فی هزم النبیت من حرۃ بنی بیاضۃ فی روضۃ یقال لها نقیع الخضبات قال قلت کم انتم یومئذ قال اربعون رجلا۔ عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے کہا کہ میں اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کرلے چلتا تھا بعد اس کے کہ انکی بینائی جاتی رہی تھی وہ جمعہ کے دن اذاں سنتے تو یہ کہتے تھے کہ اللہ ابوامامہ پر رحم کرے میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ تم جمعہ کے دن اذاں سنکر ابوامامہ کے لئے دعائے رحمت کرتے ہو وہ مجھ کو اچھی معلوم ہوتی ہے انھوں نے کہا اے میرے بیٹے (میں ان کے لئے اس واسطے دعا کرتا ہوں کہ) وہ مدینے میں پہلے شخص تھے جنھوں نے ہم کو مدینے میں ہزم نبیت میں بنی بیاضہ کی ریگستانی زمین کے ایک باغ میں جس کو نقیع الخضبات کہتے تھے جمعہ پڑھایا۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال اقبلت عیر ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصلی الجمعۃ فانفض الناس ما بقی غیر اثنی عشر رجلا فنزلت واذا رأوا تجارۃ او لهوا انفضوا الیها۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونٹوں کا قافلہ (غلہ لیکر ایسے وقت آیا جب) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے تو لوگ (نماز چھوڑ کر) چلدئے اور صرف بارہ آدمی رہ گئے اس وقت یہ آیۃ نازل ہوئی "جب کوئی سودا بکتا ہوا یا تماشہ دیکھیں تو فورًا اس کی طرف چلدیتے ہیں"۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال دخل رجل یوم الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دق

حم ش م ت س

حم خ م د

يخطب قال صليت قال لا قال فصل ركعتين۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن (مسجد میں اس وقت) آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے (سنت) نماز پڑھ لی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لو۔ عن ابی الزاھریۃ عن عبد اللہ بن بسر قال کنت جالسا الی جانبہ یوم الجمعۃ فقال جاء رجل یتخطی فتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت وانیت۔ ابو الزاہریہ سے مروی ہے کہ میں جمعہ کے دن عبد اللہ بن بسر کے بازو بیٹھا ہوا تھا تو عبد اللہ بن بسر نے کہا کہ ایک آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھاندتا (اور لوگوں کی صفیں چیرتا) ہوا (اس وقت) آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے آپ نے اس سے فرمایا تو نے (لوگوں کو تکلیف دی اور دیر کی۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ خطبتین بینہما جلسۃ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن دو خطبے پڑھتے تھے اور ان دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھتے تھے۔ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم ویقراء آیات ویذکر اللہ وکانت خطبتہ قصدا وصلاتہ قصدا۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور (قرآن کی) چند آیتیں پڑھتے اور اللہ کا ذکر کرتے اور آپ کا خطبہ اور نماز (دونوں) متوسط ہوتے (یعنی نہ لمبے ہوتے نہ مختصر)۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کانہ ینذر جیشا یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعۃ کھاتین ویقرن بین اصبعیہ السبابۃ والوسطی ویقول اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ ثم یقول انا اولی بکل

حم وس ق

حم س ق

حم دس ق

حم س ق

مومن من نفسه من ترك مالا فلاهله و من ترك دينا اوضياعا فالی و علی
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سناتے تھے تو
آپ کی آنکھیں سرخ آواز بلند اور غصہ تیز ہوجاتا گویا آپ لشکر کو یہ کہکر ڈرا رہے ہیں کہ غنیم صبح
کو پہنچنے والا ہے یا شام کو اور (پھر فرماتے تھے کہ) میں اور قیامت مثل ان دونوں کے بھیجے
گئے ہیں (اور یہ کہکر آپ شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے اسکے بعد
سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر راستہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
راستہ ہے اور سب سے بری چیزیں نئی نکلی ہوئی چیزیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے پھر فرماتے
کہ میں ہر مومن کا اس کے جان سے بڑھکر حقدار ہوں اگر اس نے (مرنے کے بعد) کوئی مال
چھوڑا ہے تو وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور اگر وہ قرض یا اہل و عیال چھوڑ مرا ہے تو میں اسکے
اہل و عیال کا کفیل ہوں اور اس کے قرض کی ادائی میرے ذمہ ہے ۔ عن محمد قال سمعت
جابر بن عبد الله رضی الله عنهما يقول كانت خطبة رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوم الجمعة يحمد الله ويثنى عليه ثم يقول على اثر ذلك وقد
علا صوته فذكر نحوه ۔ محمد سے مروی ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن یہ ہوتا کہ آپ اللہ کی حمد وثنا کرتے پھر اس کے بعد یہ فرماتے
اور آپ کی آواز بلند ہوجاتی پھر اوپر کی حدیث کے مانند بیان کیا ۔ عن ابی هريرة رضی
الله عنه يبلغ به اذا قلت يوم الجمعة والامام يخطب انصت فقد لغوت۔
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (مرفوعاً) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم نے (پاس بیٹھنے والے سے) جمعہ کے دن کہا کہ "چپ رہو" اور امام خطبہ سنا رہا ہو تو
تم نے لغو کیا ۔ عن النعمان بن بشير رضی الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يقرأ فی الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية
نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں
سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ (کی سورتیں) پڑھتے تھے ۔ عن
عبيد الله بن ابی رافع ان مروان بن الحكم استخلف ابا هريرة رضی الله عنه

حم م غ دس ق

م

علی المدینة فصلی بھم ابو ہریرة الجمعة فقرا بھم بسورة الجمعة فی الرکعة الاولی وفی الثانیة اذا جاءك المنافقون قال عبید اللہ فلما انصرف ابو ہریرة مشیت الی جنبہ فقلت لقد قراءت بسورتین سمعت علیا رضی اللہ عنہ یقراء بھما فی الکوفة فقال ابو ہریرة سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقراء بھما۔ عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ مروان بن حکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خلیفہ بنایا تو انھوں نے لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں اذا جاءک المنافقون پڑھی عبید اللہ نے کہا کہ جب ابو ہریرہؓ (نماز پڑھکر) مڑے تو میں ان کے پہلو کے پاس گیا اور (یہ) کہا کہ تم نے تو وہ سورتیں پڑھیں جو میں نے حضرت علیؓ کو کوفہ میں پڑھتے ہوئے سنی تھیں ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں سورتوں کو پڑھتے سنا تھا۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قد اجتمع فی یومکم ھذا عیدان فمن شاء منکم اجزأہ من الجمعة وانا مجمعون انشاء اللہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت نے فرمایا آج کے دن تمھاری دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں اب جو کوئی چاہے اس کو جمعہ سے عید کی نماز کافی ہو جائیگی (یعنی جس نے عید کی نماز ادا کرلی اب خواہ وہ جمعہ پڑھے یا نہ پڑھے) اور ہم تو انشاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔

حم م ت ق

د ق

باب الجماعة والامامة

باب جماعت اور امامت کے بیان میں

عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل صلوٰة الجماعة علی صلوٰة الرجل وحدہ خمسة وعشرون جزءا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

حم خ م ت س

آپ نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے مرد کی نماز سے ۲۵ درجے فضیلت رکھتی ہے۔ عن ابی

خ م د ت س ق هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت
ان آمر رجالا فيقيمون الصلوٰة ثم آمر فتيانی فيخلفون الى قوم لا ياتونها
فيحرقون عليهم بيوتهم بحزم الحطب ولو علم احدهم انه يجد عظما سمينا
اومرماتين حسنتين لشهد العشاء۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصد کیا تھا کہ لوگوں کو نماز کھڑی کرنے کا حکم کروں پھر
اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ ان لوگوں کے پاس جائیں جو شریک جماعت نہیں ہوتے ہیں
تا کہ وہ لکڑیوں کے گٹھوں سے ان کے گھروں کو آگ لگادیں اور اگر ان میں سے کوئی یہ بات
جانتا کہ موٹی ہڑی یا دو عمدہ کھر پائے گا (یعنی کوئی عمدہ چیز مسجد میں تقسیم ہوتی) تو ضرور عشا کی نماز
میں حاضر ہوتا۔ عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

م ع وسلم اذا اتيتم الصلوٰة فلا تاتوها وانتم تسعون واتوها وانتم تمشون وعليكم
السكينة فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاقضوا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لئے (مسجد کو آؤ) تو دوڑتے مت
آؤ (بلکہ معمولی چال سے) چلتے ہوئے آؤ اور اپنے اوپر اطمینان اور سہولت کو لازم کرلو
پھر جتنی نماز تم کو ملے اس کو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اس کو ادا کرلو۔ عن ابی هريرة رضى

ت الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوٰة نحوه و
قال فاتموا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب نماز کی تکبیر ہو مانند اس کے (یعنی اوپر کی حدیث کے) مگر لفظ اتموا کا کہا یعنی (جتنی
نماز جاتی رہی) اس کو پورا کرلو۔ عن ابن عمر رضى الله عنهما ان المهاجرين حين اقبلوا

خ د من مكة الى المدينة نزلوا العصبة الى جنب قباء فامهم سالم مولى ابى حذيفة
لانه كان اكثرهم قرءآنا فيهم ابو سلمة بن عبد الاسد وعمر رضى الله عنهم۔
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو آئے تو عصبہ میں
اترے جو قبا کے متصل ہے اور ان کی امامت سالم مولی (آزاد غلام) ابی حذیفہ کرتے تھے

کیونکہ ان کو سب سے زیادہ قرآن یاد تھا حالانکہ ان لوگوں میں ابوسلمہ بن عبد الاسد اور عمر (بن خطاب) رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا ولا یؤم الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو پس اگر وہ لوگ قراءۃ میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اور اگر اسمیں بھی برابر ہوں تو وہ امامت کرے جس نے ان میں سب سے اول ہجرت کی ہو اور اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو وہ امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو اور ایک مرد دوسرے کی امامت اسکی حکومت کی جگہ میں نہ کرے اور اس کے گھر میں اس کی خاص جگہ (مسند وغیرہ پر) اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔ عن ایوب قال ثنا عمرو بن سلمۃ ابو یزید الجرمی قال کنا بحضرۃ ماء ممر الناس فکنا نسألھم ما ھذا الامر فذکر بعض الحدیث قال انطلق ابی باسلام اھل جواثا قال فاقام مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقیم قال ثم اقبل فلما دنا منہ تلقینا فلما رأینا قال جئتکم واللہ من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقا ثم قال انہ یامرکم بکذا وکذا وینھاکم عن کذا وکذا وان یصلوا صلوۃ کذا وکذا فی حین کذا وصلوۃ کذا فی حین کذا واذا حضرت الصلوۃ فلیوذن احدکم ثم لیؤمکم اکثرکم قرأنا قال فنظر اھل جواثا فما وجدوا احدا اکثر منی قرأنا للذی کنت احفظ من الرکبان قال فقدمونی بین ایدیھم فکنت اصلی بھم وانا ابن ست سنین۔ ایوب سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی عمرو بن سلمہ ابو یزید جرمی نے کہ ہم پانی کے سامنے تھے جو لوگوں کی گذرگاہ پر تھا ہم ان سے پوچھا کرتے تھے کہ یہ کیا امر ہے لہذا انھوں نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ میرے باپ اہل جواثا کے ساتھ مسلمان ہونے گئے اور

م د ت س ق

حم خ د س

جتنا اللہ نے چاہا اتنے دنوں تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرے اس کے بعد وہ (ہمارے پاس) آئے اور جب وہ اس پانی سے قریب ہوئے تو ہم ان سے ملے اور جب ہم نے ان کو دیکھا تو انھوں نے کہا کہ میں تمھارے پاس سچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آیا ہوں پھر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم کو فلاں فلاں کام کرنے کا حکم کرتے ہیں اور فلاں فلاں کام کے کرنے سے منع کرتے ہیں اور فلاں فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنے کا حکم دیتے ہیں نیز یہ کہ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان دے پھر وہ شخص امامت کرے جس کو قرآن سب سے زیادہ یاد ہو (انھوں نے) کہا پھر اہل جواثا نے نظر کی تو انھوں نے مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد کیا ہوا نہ پایا اس سبب سے کہ میں نے قرآن کو سواروں سے یاد کر لیا تھا تو انھوں نے مجھ کو اپنے آگے کر دیا (یعنی امام بنا دیا) اور میں انکو نماز پڑھاتا تھا اور اس وقت میری عمر ۶ برس کی تھی۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم علی المدینۃ مرتین ولقد رایتہ یوم القادسیۃ ومعہ رایۃ سوداء۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبداللہ) ابن ام مکتوم (جو ایک اندھے آدمی تھے) کو مدینے میں دو مرتبہ خلیفہ بنایا (جب آپ جنگ تبوک کو تشریف لیگئے تھے) اور میں نے قادسیہ کے دن دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک کالا جھنڈا تھا۔ عن ابی حازم سمع سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ یقول وقع بین حیین من الانصار کلام فی شئی کان بینھم فی الجاھلیۃ حتی نزغ الشیطان بینھم وقال مرۃ حتی تناول بعضھم بعضا فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاھم فاحتبس فاذن بلال فلما ابطاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجیئ فاقام بلال فتقدم ابوبکر رضی اللہ عنہ فلما تقدم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر رضی اللہ عنہ یؤم الناس فتخلل الصفوف حتی انتھی الی الصف الاول وکان ابوبکر لایلتفت فی صلاتہ فصفح الناس ھکذا بایدیھم فلما سمع التصفیح التفت فاذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حم غم م دمب

فاشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امکث وقال مرۃ فرفع راسہ الی السماء
ونکص ابوبکر القہقری فتقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلاتہ قال
ما منعک یا ابابکر ان تثبت قال ما کان اللہ لیری ابن ابی قحافۃ بین یدی
نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ انصار کے
دو قبیلوں میں اس چیز کا تذکرہ ہوا جو ایام جاہلیت میں ان کے مابین واقع ہوگئی تھی۔
یہاں تک کہ شیطان ان کے درمیان کود پڑا اور ایک مرتبہ یہ کہا یہاں تک ایک دوسرے
سے ہاتھا پائی کرنے لگا لہذا اس واقعہ کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کی گئی آپ
موقع واردات پر تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کو روک لیا (لیکن چونکہ اذان کا وقت آگیا
تھا اس لئے) بلال نے اذان دی پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر کی
اور تشریف نہ لائے تو بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر آگے بڑھے اور ان کا آگے
بڑھنا ہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کر رہے
تھے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے اول صف میں پہنچ گئے اور حضرت ابوبکرؓ نماز میں ادھر ادھر
متوجہ نہ ہوتے تھے اسی لئے لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اس طرح تالی بجائی اور جب انھوں
نے تالی کو سنا تو وہ ملتفت ہوئے اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھیرے رہو اور راوی نے ایک مرتبہ (یہ)
کہا (کہ) انھوں نے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور ابوبکرؓ الٹے پاؤں پلٹے اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم آگے بڑھے اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر سے پوچھا
کہ تم کو اپنی جگہ پر ٹھیرنے سے کس چیز نے منع کیا تھا انھوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالی کو یہ
بات پسند نہ تھی کہ اس کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آگے ابو قحافہ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ) کو (امامت کرتے) دیکھے۔ عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ قال صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یوما والناس وراءہ فجعل یصلی
فیرکع ثم یرفع یرجع القہقری ویسجد علی الارض ثم یرجع فیرقی علیہ کلما
سجد نزل فلما فرغ قال ایھا الناس انی انما صلیت لکم ھکذا کما ترونی فتاتموا

حم خ م

بلی۔ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے پس آپ نماز پڑھتے گئے اور رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھالیا پھر الٹے پاؤں (منبر) سے اترتے اور زمین پر سجدہ کیا پھر لوٹ کر منبر پر چڑھتے اور جب سجدہ کرتے تو اس سے اتر جاتے پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے لوگو میں نے تم کو اس طرح اسلئے نماز پڑھائی جیسا کہ تم دیکھتے ہو تاکہ تم میرے ساتھ اقتدا کرو۔

باب صلوٰۃ الامام علی دکان

امام کا دوکان (یعنی اونچی جگہ) پر نماز پڑھنے کا بیان

عن ھمام قال صلی حذیفۃ رضی اللہ عنہ علی دکان بالمدینۃ وخلفہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ فاخذ بثوبہ فاجتذبہ فلما صلی قال لہ ابو مسعود اما علمت ان ھذا یکرہ قال بلی الا ترانی قد ذکرتہ۔ ہمام نے کہا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدینے میں ایک دوکان (اونچی جگہ) میں نماز پڑھی اور ان کے پیچھے ابو مسعود رضی اللہ عنہ تھے تو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کا کپڑا پکڑا اور ان کو کھینچا پس جب حذیفہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو ابو مسعود نے کہا کہ کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ اس طرح نماز پڑھنی مکروہ ہے انھوں نے جواب دیا ہاں (مجھ کو معلوم ہے) کیا تم مجھ کو نہیں دیکھتے ہو کہ مجھے اس کی یاد آگئی۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال صلیت انا ویتیم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلت ام سلیم من ورائنا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اور ایک یتیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں (مطلب یہ ہے کہ امام کے پیچھے اول مردوں کی صفوف ہوں پھر لڑکوں کی پھر عورتوں کی)۔ عن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ و یقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم۔ ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

خ م ن ۃ م د ت س

خ م م د س ق

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے مونڈھوں کو چھوتے تھے (یعنی برابر کرتے تھے) اور فرماتے تھے برابر رہو اور آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ عن البرآء بن عازب رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یاتینا اذا قمنا الی الصلوٰۃ فیمسح صدورنا و عواتقنا و یقول لاتختلف صفوفکم فتختلف قلوبکم وکان یقول ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی الصف الاول اوقال الصفوف الاول۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب ہم نماز (پڑھنے) کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ ہمارے پاس آتے اور ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اپنی صفوں کو آگے پیچھے مت کرو ورنہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالی پہلی صف (یا یہ کہا کہ پہلی صفوں) پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں

حم دس

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر صفوف الرجال فی الصلوٰۃ مقدمھا و شرھا مؤخرھا لعلہ قال وشر صفوف النسآء فی الصلوٰۃ مقدمھا وخیرھا مؤخرھا الشک من ابی محمد۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہے (کیونکہ وہ عورتوں سے زیادہ دور ہوتی ہے) اور بری پچھلی صف ہے شاید (اس کے بعد یہ) کہا (راوی کو شک ہے) اور عورتوں کی صفوں میں بری پہلی صف ہے (کیونکہ وہ مردوں سے نزدیک ہوتی ہے) اور اچھی پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ مردوں سے دور ہوتی ہے) اور یہ شک ابو محمدؒ (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کیا ہے۔

حم م ت س ق

باب الرجل یصلی خلف الصف وحدہ

صف کے پیچھے آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے کا بیان

عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ انہ رکع دون الصف فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حم خ د س

زادك الله حرصا ولا تعد - ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (وہ مسجد میں آئے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں ہیں پس انھوں نے جلدی کے مارے (صف کے پیچھے رکوع کر لیا (اس وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالے تجھ کو (نیکی کی) اس سے زیادہ حرص دے مگر پھر ایسا نہ کرنا۔ عن وابصة رضی الله عنه رأى النبی صلی

حم د ت ق — الله علیه وسلم رجلا یصلی خلف القوم وحده فامره فاعاد الصلوٰة - وابصہؓ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں (یعنی صف) کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اس کو نماز دوہرانے کا حکم کیا (اس حدیث کو امام احمد حنبل اور ابن خزیمہ وغیرہما نے صحیح کہا ہے اور امام احمد حنبل اور اسحٰق کا یہ قول ہے کہ جب کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے تو نماز کو دوہرلے اور امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابن مبارک نے کہا کہ نماز کے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے اور انھوں نے اوپر یعنی ابوبکرہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرہ کو نماز کے دوہرانے کا حکم نہ دیا حالانکہ انھوں نے بھی صف کے پیچھے رکوع کیا تھا

باب السکوت بین التکبیر والقراءۃ

تکبیر تحریمہ اور قراءۃ کے درمیان کے سکوت کا بیان

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

حم خ م د س — اذا کبر سکت بین التکبیر والقراءة فقلت له بابی انت وامی ارایت سکوتك بین التکبیر والقراءة اخبرنی ما تقول قال اقول اللهم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم نقنی من خطایای کالثوب الابیض من الدنس اللهم اغسلنی من خطایای بالثلج والماء والبرد - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تھے تو چپ رہتے تھے میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اس سکتہ میں کیا کہا کرتے ہیں

آپ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْاَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ۔ (یہ حدیث استفتاح کی دعاؤں میں سب سے زیادہ صحیح ہے اور ہمارے مشائخ نے اس دعا کو اختیار کیا ہے)

بَابُ الْقِرَاءَةِ وَرَآءَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے قراءت کرنیکا بیان

عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہا قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الغداۃ فثقلت علیہ القراءۃ فلما انصرف قال انی اراکم تقرؤن وراء امامکم قال قلنا اجل واللہ یا رسول اللہ ھذا قال فلا تفعلوا الا بأم القرآن فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بہا۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی لیکن آپ پر قرآن کا پڑھنا شاق ہوا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم امام کے پیچھے قراءۃ کرتے ہو ہم نے کہا ہاں اللہ کی قسم یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا ہی ہے آپ نے فرمایا سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ (امام کے پیچھے) مت پڑھا کرو اس واسطے کہ جو شخص (نماز میں) سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا امن الامام فامنوا فان الملائکۃ تؤمن فمن وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔ سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں پس جسکی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے گی اس کے اگلے گناہ بخشدئے جائیں گے۔ عن ابی ھریرۃ

ص مرو ث

ص مرح قواعد س

خم ش م د ن ق رضی اللہ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرکہا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے اس نے وہ نماز پالی۔ عن معاویۃ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبادرونی

خم د ق بالرکوع ولا بالسجود فانہ مہما یسبقکم بہ اذا رکعت تدرکونی بہ اذا رفعت ومہما اسبقکم بہ اذا سجدت تدرکونی بہ اذا رفعت فانی قد بدنت۔ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم رکوع اور سجدہ میں مجھ سے جلدی مت کرو میں تم سے اگر آگے جاؤنگا تو تم مجھ کو پالوگے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور اگر میں سجدہ میں تم سے آگے جاؤنگا تو تم مجھ کو پالوگے جب میں سجدے سے سر اٹھاؤں گا کیونکہ میں موٹا ہوگیا ہوں۔ عن محمد بن زیاد قال سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

خم خ م د ت ن ق وسلم اما یخشی احدکم اذا رفع راسہ والامام ساجد ان یحول اللہ راسہ راس حمار او صورتہ صورۃ حمار۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے وہ شخص جو اپنا سر (سجدے سے ایسے وقت) اٹھالیتا ہے جب امام سجدہ ہی میں ہوتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ اس کا سر گدہے کا سر کردے یا اسکی صورت گدہے کی صورت کردے۔

باب تخفیف الصلوۃ بالناس

لوگوں کو ہلکی نماز پڑہانے کا بیان

خم خ م ن ق عن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اتاخر عن صلوۃ الغداۃ من اجل فلان مما یطیل بنا فما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد غضبا فی موعظۃ

منہ یومئذ فقال یا ایھا الناس ان منکم منفرین فایکم ما صلی بالناس فلیجوز فان فیھم الضعیف والکبیر و ذا الحاجۃ۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں تو صبح کی نماز میں فلاں شخص کے سبب سے حاضر نہیں ہوتا ہوں جو لمبی نماز پڑھاتا ہے (اتنا کہنا تھا کہ آپ کو اسقدر غصہ آگیا) کہ میں نے آپ کو اتنا غصہ کرتے کسی وعظ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو تم میں سے بعض (دین سے) نفرت دلانے والے ہیں اب جو کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر (ہلکی) نماز پڑھائے اس لئے کہ لوگوں میں کوئی کم طاقت ہوتا ہے تو کوئی بوڑھا ہوتا ہے اور کوئی کام والا ہوتا ہے۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان معاذ رضی اللہ عنہ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یرجع فیؤمنا فاخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ ذات لیلۃ فجأ معاذ فقرأ بسورۃ البقرۃ فلما رای ذالک رجل تأخر فصلی ثم خرج فلما فرغوا قالوا یا فلان نافقت قال لا ولکنی سأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ قال فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذا کان یصلی معک ثم یرجع فیؤمنا و انک اخرت الصلوٰۃ البارحۃ فجاء فقراء بسورۃ البقرۃ فلما رایت ذالک تخیت فصلیت و انما نحن اصحاب نواضح و عمال ایدینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتان انت اقرأ بسورۃ کذا و سورۃ کذا قال ابوالزبیر عن جابر اقراء بسورۃ سبح وھل اتاک والیل اذ یغشی ونحوھا۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھا کرتے تھے پھر لوٹ کر آتے تو ہماری امامت کرتے ایک رات کو (ایسا اتفاق ہوا کہ) آپ نے عشا کی نماز دیر سے پڑھائی اور معاذ آئے تو (نماز میں) سورہ بقر پڑھی اور جب ایک آدمی نے یہ حال دیکھا تو وہ جماعت سے الگ ہوگیا اور (اکیلے) نماز پڑھ کر چلا گیا پس جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے کہ اے فلانے تو منافق ہوگیا اس نے کہا نہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگا اور آپ کو اس کی اطلاع دونگا جابر نے کہا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ معاذ آپ کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر

صحیح مسلم [illegible]

لوٹ کر ہماری امامت کرتے ہیں لیکن کل کی رات آپ نے نماز دیر سے ادا فرمائی تو جب وہ لوٹ کر
گئے انھوں نے نماز میں سورۂ بقرہ شروع کی میں نے جب ان کو (اتنی لمبی سورت) پڑھتے دیکھا تو میں پیچھے
ہٹ گیا اور اکیلے نماز پڑھ لی کیونکہ ہم لوگ اونٹ (کے ذریعہ پانی کھینچنے) والے اور (دن
بھر محنت مزدوری کرنے والے ہیں (اور لمبی نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے) آپ نے فرمایا
(اے معاذ) کیا تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے فلاں فلاں سورۃ پڑھا کر ابوالزبیر نے جابر
سے روایت کی کہ سبح اسم ہل اتاک واللیل اذا یغشی اور ان جیسی سورتیں پڑھا کر۔ عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ابابکر رضی اللہ عنہ ان
یصلی بالناس قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدی ابی بکر رضی
اللہ عنہ قاعدا و ابوبکر یصلی خلفہ قال ابو داؤد حدثنا شعبۃ عن الاعمش عن
ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ (رضی اللہ عنہا) ان ابابکر رضی اللہ عنہ کان
المقدم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر
رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے
تھے۔ ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انھوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اعمش نے انھوں نے روایت کی ابراہیم سے ان کو روایت ہے اسود سے وہ روایت کرتے
ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے تھے۔ عن الاسود
قال ذکر عند عائشۃ رضی اللہ عنہا المحافظۃ علی الصلوٰۃ قالت لقد رایت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یخرج بہ یھادی بین اثنین تخط قدماہ الارض فانتھی بہ
الی ابی بکر وھو یصلی بالناس فاجلس عن یسار ابی بکر رضی اللہ عنہ فکان
ابوبکر یصلی بصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس یصلون بصلوٰۃ ابی بکر
رضی اللہ عنہ۔ اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نماز کی
محافظت کا ذکر ہوا تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ آپ نماز کے لئے دو مردوں
پر ٹیک دئے ہوئے نکلے اور آپ کے قدم زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ تک

حم بخ م س ق

خ م س ق

پہنچا یا گیا جو نماز پڑھا رہے تھے آپ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بٹھلا یا گیا اور
حضرت ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی
اقتدا کرتے تھے۔ قال ابو محمد وھکذا رواہ ابو معاویۃ عن الاعمش ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جاء فجلس عن یسار ابی بکر رضی اللہ عنہ وفی حدیث
ابی اسحق عن ارقم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فأتم ابو بکر رضی اللہ عنہ
بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم واتم الناس بابی بکر رضی اللہ عنہ۔ ابو محمد نے کہا
کہ ابو معاویہ نے اعمش سے اس طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بائیں پہلو میں بیٹھ گئے اور ابو اسحق کی حدیث (جس کو
انھوں نے ارقم سے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے) کے الفاظ
یہ ہیں کہ حضرت ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی اور لوگوں نے حضرت ابو بکر
کی۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
رای رجلا یصلی فی المسجد فقال الا رجل یتجر علی ھذا فیصلی معہ۔ ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں
(اکیلا) نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص نہیں ہے جو اس کے ساتھ تجارت کرے
اور اس کے ساتھ نماز پڑھے (یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جائے تاکہ دونوں کو جماعت
کا ثواب ملے۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لعلکم ستدرکون اقواما یصلون الصلوٰۃ لغیر وقتہا
فان ادرکتموھم فصلوا فی بیوتکم للوقت الذی تعرفون ثم صلوا معھم واجعلوھا
سبحۃ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے شاید عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو اپنی نمازوں کو دیر کرکے پڑھا کریں گے پس
اگر تم ان لوگوں کو پاؤ تو اپنے گھروں میں نماز وقت پر پڑھ لیا کرنا پھر (جب وہ لوگ پڑھا
کریں تو) ان کے ساتھ بھی شریک ہو جایا کرنا اور اس کو نفلی نماز کر لینا۔ عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ

حم ست

س ق

مساجد اللہ و اذا خرجن فلیخرجن تفلات۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لونڈیوں کو مسجد جانے سے منع مت کرو
اور (عورتوں کو بھی چاہیئے کہ) جب مسجدوں کو (جانے کے لئے) نکلیں تو خوشبو لگا کر
نہ نکلیں۔ عن ام ورقۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما غزا
بدرا قالت لہ یا رسول اللہ اغز و معک فامرض مرضاکم و اداوی جرحاکم
لعل اللہ یرزقنی شہادۃ قال قری فی بیتک فان اللہ تعالی سیرزقک شہادۃ
قال وکانت تسمی الشہیدۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یزورها فی الجمع فکان یقول اذھبوابنا الی الشہیدۃ وکانت قد قرأت
القرآن واستاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ان یجعل فی دارھا مؤذنا
فتصلی فاذن لھا۔ ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بدر کی لڑائی لڑنے کیلئے گئے تو انھوں نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ
وسلم) میں بھی آپ کے ہمراہ لڑائی کو چلونگی تاکہ مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم
پٹی کروں شاید اللہ تعالے مجھ کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے آپ نے فرمایا تم اپنے
گھر ہی میں رہو اللہ تعالے تم کو شہادت کا درجہ عنایت فرمائے گا۔ (راوی نے
کہا) وہ شہیدہ کہلاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لیے جمعہ جمعہ
کو جاتے اور فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ شہیدہ کے پاس چلو اور وہ قرآن کی تلاوت
کرتی تھیں اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ انکے
مکان کے لئے موذن مقرر کریں تاکہ وہ وہاں نماز پڑھا کرے پس آپ نے ان کو اجازت
دے دی۔

کتاب الزکوۃ

کتاب الزکوۃ

عن جریر رضی اللہ عنہ قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حمد

بخ مرتۃ

علی اقام الصلوۃ و ایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم۔ جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نماز قائم کرنے زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن صاحب ابل لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیامۃ اکثر ما کانت قط واقعد لہا بقاع قرقر تستن علیہ بقوائمہا واخفافہا ولا صاحب بقر لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیامۃ اکثر ما کانت واقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا وتطؤہ بقوائمہا ولا صاحب غنم لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیامۃ اکثر ما کانت واقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا لیس فیہا جماء ولا مکسورۃ قرونہا ولا صاحب کنز لا یفعل فیہ حقہ الا جاء کنزہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع یتبعہ فاتحا فاہ فرمنہ فیناد یہ خذ کنزک الذی خبأتہ فانا عنہ غنی فاذا رائی انہ لابد عنہ سلک یدہ فی فیہ یقضمہا قضم الفحل قال ابوالزبیر و سمعت عبید بن عمیر یقول ھذا القول ثم سألنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما عن ذالک فقال مثل قول عبید بن عمیر قال ابوالزبیر و سمعت عبید بن عمیر یقول قال رجل یا رسول اللہ ما حق الابل قال حلبہا علی الماء و اعارۃ دلوہا و اعارۃ فحلہا و منحہا وحمل علیہا فی سبیل اللہ۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جو اونٹ والا اونٹوں کا حق ادا نہیں کرتا ہے تو وہ اونٹ قیامت کے دن اس کثیر تعداد میں آئیں گے جو اس کے پاس (دنیا میں) کسی وقت میں تھے وہ ایک چٹیل میدان میں بٹھلایا جائے گا اور اونٹ اپنے پاؤں اور قدموں سے اس کو روندیں گے اور جو گائے والا ان کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس کثیر تعداد میں آئیں گی جو کبھی اس کے پاس (دنیا میں) تھیں اور وہ شخص ایک چٹیل میدان میں بٹھلایا جائے گا اور وہ گائیں اس کو سینگ ماریں گی اور اپنے پاؤں سے اس کو روندیں گی اور جو بکری والا ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ بکریاں قیامت

کے دن اس کثیر تعداد میں آئیں گی جو اس کے پاس کبھی تھیں تو وہ آدمی ایک صاف میدان میں بٹھلایا جائے گا جو اس کو سینگ ماریں گی اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گی اور ان میں کوئی بکری بے سینگ والی یا ٹوٹے سینگ والی نہ ہوگی اور جو خزانہ (روپیہ پیسہ یا سونا چاندی) والا (دولت مند یعنی صاحب نصاب) زکوٰۃ نہیں دیتا ہے تو اس کا خزانہ قیامت کے روز گنجا سانپ بن جائے گا اور منھ کھولکر اس کا پیچھا کرے گا اور جب وہ آدمی اس سے بھاگے گا تو وہ اس کو بلائے گا (اور کہے گا کہ) اپنا وہ مال لے لے جس کو تونے چھپا کر رکھا تھا کیونکہ میں اس سے بے پرواہ ہوں (مجھ کو اس کی حاجت نہیں ہے) لیکن جب وہ دیکھے گا کہ اس سے چارہ نہیں ہے تو اس کے منھ میں ہاتھ ڈالدے گا جو اسکو اس طرح چبا لیگا جیسا کہ نر اونٹ چبا لیتا ہے ابوالزبیر (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کہا میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے سنا کہ "پھر ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس کا حال پوچھا تو انھوں نے بھی عبید بن عمیر کے قول کی طرح بیان کیا" ابوالزبیر نے کہا میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے سنا "ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اونٹ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو پانی (جہاں جانوروں کو پانی پلایا جاتا ہے) پر دوہنا اور اس کے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو (جفتی کے لئے) مستعار دینا اور اس کو بخشدینا اور اللہ کے راستہ میں اس کو لادہنا (یہ اونٹ کے حقوق ہیں)". عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا ادیت زکوٰۃ مالك فقد قضیت ما علیك ومن جمع مالا حراما فتصدق به لم یکن له فیه اجر وکان اصره علیه. ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تونے اپنے مال کی زکوۃ دیدی پس تونے وہ چیز دیدی جو تجھ پر فرض تھی اور جس نے حرام مال جمع کیا اور اس میں سے خیرات کی تو اس میں اس کو کوئی اجر نہ ہوگا اور اس کا وبال اس پر رہے گا. عن ابی موسی رضی الله عنه قال دخلت علی النبی صلی الله علیه وسلم انا ورجلان من بنی عمی فقال احد الرجلین یا رسول الله امرنی علی بعض ما ولاك الله وقال الآخر مثل

ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم انا لا نولي هذا العمل احدا سأله ولا احدا حرص عليه۔ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے دو چچازاد بھائیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت (بابرکت) میں حاضر ہوا ان دونوں میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو اس بعض حصہ کا امیر بنا دیجئے جس کا اللہ تعالےٰ نے آپ کو حاکم بنا دیا ہے اور دوسرے نے بھی ایسی ہی درخواست کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواباً) فرمایا ہم اس شخص کو کوئی خدمت نہیں دیتے ہیں جو اس کیلئے درخواست کرتا ہے اور نہ اس کو جو اس کا لالچی ہے۔ عن الحسن بن عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسأل الامارة فانك ان اعطيتها عن غير مسئلة اعنت عليها وان اعطيتها عن مسئلة وكلت اليها۔ حسن بن عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکومت مت مانگ کیونکہ اگر تجھ کو حکومت بغیر مانگنے کے ملے گی تو (اس کے سرانجام پر اللہ عزوجل کی طرف سے) تیری مدد کی جائے گی اور اگر مانگے سے تجھ کو حکومت ملے گی تو تو اسی کی طرف سونپ دیا جائے گا (یعنی اللہ تعالےٰ تیری مدد نہ کرے گا)۔ عن عبد الرحمن بن شماسة قال سمعت عقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل الجنة صاحب مكس يعني العشار۔ عبد الرحمن بن شماسہ سے مروی ہے کہ میں نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ صاحب مکس جنت میں نہ جائے گا (صاحب مکس) وہ شخص ہے (جو لوگوں سے) عشر لیتا ہے (مکس کہتے ہیں قدر واجب سے زیادہ لینے کو بعض عامل زکوٰۃ یہ کرتے ہیں کہ زکوٰۃ لے کر مالکین اموال سے ظلم کرکے کچھ زیادہ لے لیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ایسا کرے گا وہ جنت میں نہ جائے گا)۔ عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في ما دون خمس اواق صدقة وليس في ما دون خمسة اوسق صدقة وليس في ما دون خمس ذود صدقة۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے

حم غ م د ت س

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۵ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ۵ وسق سے کم (غلے اور پھلوں) میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ۵ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے ۔عن بھز بن حکیم قال حدثنی ابی عن جدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل ابل سائمۃ فی الاربعین من الابل بنت لبون لا تفرق ابل عن حسابہا من اعطاہا موتجرا بہا فلہ اجرہا ومن منعہا فانا آخذوہا وشطر ابلہ عزمۃ من عزمات ربنا لا یحل لآل محمد منہا شیئ۔ بھز بن حکیم سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ (حکیم) نے حدیث بیان کی وہ میرے دادا (معاویہ بن حیدہ بن معاویہ بن کعب قشیری) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب چالیس جنگل سے چرنے والے اونٹ ہوں تو ان میں ایک بنت لبون (دو سال کی اونٹنی) دینی ہوگی (یعنی ۴۰ اونٹوں میں ایک دو سالہ اونٹنی زکوٰۃ کی دیجاتی ہے) اونٹ اپنے مقام سے (زکوٰۃ سے بچنے کے خیال سے) جدا نہ کئے جائیں جو شخص ثواب کی خواہش کرکے زکوٰۃ دے گا اس کو ثواب ملے گا اور جو شخص زکوٰۃ کو روکے گا تو ہم اس سے زکوٰۃ وصول کرلیں گے (اور زکوٰۃ کو روکنے کی سزا میں) اس کے آدھے اونٹ لے لیں گے کیونکہ زکوٰۃ ہمارے پروردگار کے مقرر کئے ہوئے فرائض میں سے ایک فرض ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو اس (زکوٰۃ) میں سے کچھ (بھی) لینا جائز (حلال) نہیں ہے ۔عن ثمامۃ بن عبداللہ بن انس انہ سمع انس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول بعثنی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ الی البحرین فکتب لی ھذا الکتاب بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین التی امر اللہ بہا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلہا من المؤمنین علی وجہہا فلیعطہا ومن سئل فوقہ فلا یعطہ فی اربع وعشرین من الابل فما دونہا الغنم فی کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلاثین ففیہا بنت مخاض انثی فان لم تکن بنت مخاض انثی فابن لبون ذکر فان بلغ ستۃ وثلاثین الی خمس واربعین ففیہا بنت لبون فاذا بلغت ستۃ و

ے ایک اوقیہ ۴۰ درم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے اور ایک درم ۳ ماشہ ایک رتی اور پانچواں حصہ رتی کا ہوتا ہے تو دو سو درم کے ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی ہوئی ۱۲ منہ

ے ایک وسق ۶۰ صاع اور صاع ۴ مد ... ہیں اور ... تو ۵ وسق کے ... ہوئے منہ ۱۲

اربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل فاذا بلغت احدى وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة فاذا بلغت ستة وسبعين الى تسعين ففيها ابنتا لبون فاذا بلغت احدى وتسعين الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة وان بين اسنان الابل في فرائض الصدقات من بلغت عنده صدقة من الابل الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا او عشرين درهما فمن بلغت صدقة الحقة وليست عنده الحقة و عنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته الحقة وليست عنده الا ابنة لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي معها شاتين اوعشرين درهما فمن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ابنة لبون ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين فمن لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون ذكر فانه يقبل منه ابن اللبون وليس معه شئ فمن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس فيها شئ الا ان يشاء ربها فاذا بلغت خمسا من الابل ففيها شاة وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين شاة ففيها شاة الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة الى ان تبلغ مائتين ففيها شاتان فاذا زادت على المائتين الى ثلاث مائة ففيها ثلاث شياه فاذا زادت على ثلاث مائة شاة ففي كل مائة شاة ولا يخرج في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الا ماشاء المصدق ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة

حم خ د س ق

من اربعین شاۃ شاۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا و فی الرقۃ ربع العشر
فاذا لم یکن مالہ الا تسعین ومائۃ درہم فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء
ربہا۔ ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے مروی ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کو یہ کہتے سنا کہ (جب) مجھ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بحرین کی طرف
(زکوۃ کا عامل بنا کر) بھیجا تھا تو مجھ کو یہ کتاب لکھدی (جس کی عبارت یہ تھی) بسم اللہ
الرحمن الرحیم یہ اس فرض زکوۃ کا بیان ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسلمانوں پر مقرر کیا اور اللہ (جل جلالہ) نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا
حکم کیا پس جس مومن سے اس کے موافق زکوۃ مانگی جائے تو اس کو چاہئے کہ دیدے
اور جو اس سے زیادہ مانگی جائے تو نہ دے (اور اونٹوں کی زکوۃ اس طرح پر ہے
کہ (۲۴ یا اس سے کم اونٹوں میں بکریاں (زکوۃ کی اس طرح دیجائیں گی کہ) ہر ۵
(اونٹ کے پیچھے) ایک بکری (زکوۃ) کی ہوگی اور جب ۲۵ اونٹ پورے ہوجائیں
تو ان میں ایک بنت مخاض (ایک برس کی اونٹنی) ہے ۳۵ اونٹ تک پس اگر اس کے
پاس ایک برس کی اونٹنی نہو تو ابن لبون (دو برس کا اونٹ) دیوے اور جب
۳۶ اونٹ پورے ہوجائیں تو ان میں ۴۵ اونٹ تک ایک بنت لبون (دو سال کی
اونٹنی) ہے جب ۴۶ اونٹ پورے ہوجائیں تو ان میں ۶۰ اونٹوں تک ایک حقہ
(۳ برس کی اونٹنی جو چوتھے میں لگی ہو) زکو دنے کے لائق واجب ہوگی جب ۶۱ اونٹ
پورے ہوجائیں تو ان میں ایک جذعہ (۴ سال کی اونٹنی جو پانچویں میں لگی ہو) واجب
ہوگی ۷۵ اونٹوں تک جب ۷۶ اونٹ ہوجائیں تو ان میں ۹۰ اونٹوں تک دو بنت
لبون واجب ہوں گے جب ۹۱ اونٹ ہوجائیں تو ۱۲۰ تک دو حقے زکو دنے کے لائق
دینے ہوں گے جب ۱۲۰ سے زیادہ اونٹ ہوجائیں تو ہر ۴۰ اونٹوں میں ایک بنت
لبون اور ہر ۵۰ میں ایک حقہ دینے ہوں گے اور جب فرض زکوۃ کے اونٹوں کی
عمروں میں فرق ظاہر ہو تو (ایسا کرنا چاہئے) کہ جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں
جن میں ایک جذعہ دینا ہوتا ہے اور اس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ لے لینگے

اور اگر اس کو میسر ہو گا تو حقہ کے ساتھ دو بکریاں یا ۲۰ درم اور لیں گے اور جسکے پاس اتنے اونٹ ہوں جن میں ایک حقہ دیا جاتا ہے اور اس کے پاس حقہ نہو لیکن جذعہ ہو تو اس سے جذعہ لے لیں گے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو ۲۰ درم یا دو بکریاں پھیر دے گا اسی طرح اگر اس کے پاس حقہ نہو اور اس کے پاس سوا ابن لبون کے کچھ نہ نکلے تو اس سے ابن لبون ہی لے لیں گے مگر اس کے ساتھ دو بکریاں یا ۲۰ درم اور لیں گے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں جن میں بنت لبون دینا ہوتا ہے اور اس کے پاس بنت لبون نہ ہو لیکن حقہ ہو تو اس سے حقہ لے لیں گے مگر مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) اس کو ۲۰ درم یا دو بکریاں لوٹا دیگا اسی طرح اگر اس کے پاس بنت لبون نہ نکلے بلکہ اس کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے بنت مخاض لے لیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کو اور ۲۰ درم یا دو بکریاں دینی ہوں گی اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں بنت مخاض دینا چاہیئے اور اس کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون لے لیا جائے اور مصدق اس کو ۲۰ درم یا دو بکریاں واپس کر دے اور اگر کسی کے پاس بنت مخاض نہو لیکن دو برس کا نر اونٹ موجود ہو تو وہ اس سے لے لیا جائے گا اور اس کو اور کچھ نہ دینا ہوگا (اگر پوری سن کی اونٹنی نہو تو اس سے ایک برس زیادہ کا نر اونٹ اسی کے برابر سمجھا جائے گا نہ صاحب مال کو کچھ زیادہ دینا ہوگا اور نہ زکوٰۃ لینے والے کو کچھ پھیرنا پڑے گا) اور جس کے پاس ۴ اونٹ ہوں تو ایسے شخص پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے مگر (ہاں) اگر وہ اپنی خوشی سے (کچھ) دے (تو کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن جب ۵ اونٹ پورے ہو جائیں تو ان میں ایک بکری دینی ہوگی اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں (یہ حکم ہے کہ) جب ۴۰ بکریاں ہو جائیں تو ان میں ایک بکری دینی ہوگی ایک سو بیس تک اور جب (۱۲۰) سے زیادہ ہوں تو ان میں (۲۰۰) ہونے تک دو بکریاں دینی ہوں گی اور جب (۲۰۰) سے زائد ہو جائیں تو (۳۰۰) ۳ بکریاں دینی ہوں گی اور جب (۳۰۰) سے (بھی) زیادہ ہوں تو ہر سیکڑے پیچھے

ایک بکری دینی ہوگی اور زکوۃ میں بوڑھی عیب دار بکری نہ دی جائے گی اور نہ بکرا دیا جائے گا مگر جب مصدق (کسی مصلحت یا ضرورت سے لینا) منظور کرے اور زکوۃ کے ڈر سے متفرق مال جمع نہ کیا جائے اور مجتمع مال جدا نہ کیا جائے اور جو نصاب دو آدمیوں میں مشترک ہو تو وہ آپس میں برابر کا حصہ لگا کر رجوع کریں اگر کسی شخص کے پاس چرنے والی بکریاں ۳۹ ہوں تو ان میں زکوۃ واجب نہیں ہے (ہاں) اگر ان کا مالک خوشی سے دیوے (تو کوئی حرج بھی نہیں ہے) اور چاندی کی زکوۃ چالیسواں حصہ دینی ہوتی ہے اور جس کے پاس (۱۹۰) درم ہوں تو ان میں زکوۃ واجب نہو گی (ہاں) اگر صاحب مال اپنی خوشی سے دے (تو گناہ نہیں ہے) عن معاذ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن فامرہ ان یاخذ من البقر من کل اربعین مسنۃ ومن کل ثلاثین تبیعا او تبیعۃ۔ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جب) ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف بھیجا تو انکو حکم کیا کہ ہر ۴۰ گائے یا بیلوں میں سے ایک گائے دو سال کی (زکوۃ کی) لی جائے اور ہر ۳۰ گائے یا بیلوں میں سے ایک برس کا بیل یا ایک سال کی گائے (زکوۃ کی لی جائے)۔ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ثلاثین من البقر تبیع او تبیعۃ و فی اربعین مسنۃ۔ عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیس گائے بیلوں میں ایک برس کا بیل یا ایک برس کی گائے (زکوۃ کی) ہے اور چالیس گائے بیلوں میں دو سال کی گائے ہے۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فقال لا توخذ صدقاتھم الا فی دورھم۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے ان کو روایت ہے اپنے دادا (عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم کو خطبہ سنایا (جس میں یہ) فرمایا کہ زکوٰۃ نہ لی جائے مگر اپنے مکانوں میں (ایک حدیث میں یہ ہے کہ نہ جلب ہے اور نہ جنب جلب

حم رت سرق

حم رت س

کہتے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والا عامل تک جانور کھینچ کر لے جائے اور جنب یہ ہے کہ جانوروں کو دور لے جائیں تاکہ عامل کو وہاں جانا پڑے تو جلب اور جنب سے جانبین کو چونکہ تکلیف تھی اسلئے آپ نے ان دونوں سے منع فرمایا اور یہ حکم دیا کہ زکوٰۃ زکوٰۃ دینے والوں کے گھروں میں لی جائے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو سچ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے (وما ارسلناك الا رحمة للعالمين اللهم صل على محمد وعلى آل محمد)۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم توخذ صدقات اهل البادية على مياههم وافنيتهم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگل کے رہنے والوں کی (جانوروں کی) زکوٰۃ (جانوروں کو) پانی پلانے کی جگہ اور میدانوں میں لی جائے (اس حدیث کو اصحاب کتب صحاح ستہ میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کیا ہے لیکن اس کے سب راوی ثقہ ہیں اور اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے سنن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)۔ عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت الانهار والعيون العشور وفيما سقي بالسانية نصف العشر جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت کو نہروں اور چشموں سے پانی پہنچے اس میں (زکوٰۃ کا) دسواں حصہ ہے اور جس زراعت میں پانی کنوئیں سے کھینچکر دیا جائے اس میں (زکوٰۃ کا) بیسواں حصہ لیا جائے گا۔ عن سالم بن عبد الله عن ابيه رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سن فيما سقت السماء والعيون اوكان عثريا العشر وفيما سقي بالنضح نصف العشر۔ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ (عبد اللہ بن عمر) رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمادیا کہ جس زراعت میں آسمان اور چشموں سے پانی پہنچے یا وہ زمین عثری ہو (زمین عثری وہ ہے جو چھوٹی نہر سے سینچی جائے) اس میں دسواں حصہ (زکوٰۃ کا دینا) ہوگا اور جس زراعت کو پانی کنوئیں سے کھینچکر دیا جائے

مم عم دس

خ دت مدق

اس میں (زکوۃ کا) بیسواں حصہ (لازم آئے گا)۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

م س قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ من حب ولا تمر۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۵ وسق سے کم غلہ اور کھجوریں زکوۃ نہیں ہے (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدھ سیر کا پس ۵ وسق کے ۷ من ہوئے)۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ (رضی اللہ عنہ) ان بنی شبابۃ بطن من فھم کانوا یؤدون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحل کان

د س علیھم العشر من کل عشر قرب قربۃ وکان یحمی لھم وادیین لھم ثم ادوا الی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ما یؤدون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحمی لھم وادیھم۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا انھوں نے اپنے داوا سے کہ (قبیلہ) بنو شبابہ جو فہم کے قبیلہ کا ٹکڑا ہے شہد (کی زکوۃ کا) دسواں حصہ جو ان پر واجب ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس طرح) ادا کرتے تھے کہ (شہد کی) ہر دس مشکوں میں سے ایک مشک (زکوۃ کی دیتے) اور ان کو دو جنگلوں کا ٹھیکہ دیدیا گیا تھا پھر (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو) انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (بھی شہد کی زکوۃ کا) وہی (دسواں حصہ) ادا کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے لہذا حضرت عمرؓ نے بھی ان کے دونوں جنگلوں کے ٹھیکہ کو بحال رکھا۔ عن عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ وامرہ ان یخرص

د ت س ق العنب کما یخرص النخل وان یاخذ زکوۃ العنب زبیبا کما یاخذ زکوۃ النخل تمرا۔ عتاب بن اسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا اور یہ حکم دیا کہ انگور کا اندازہ اسی طرح کیا کرو جیسا کہ کھجور کو کوتا جاتا ہے (یعنی اندازہ کیا جاتا ہے) اور تر انگور کی زکوۃ سوکھے انگور کی شکل میں لی جائے جس طرح کہ تر کھجور کی زکوۃ خشک کھجوریں لی جاتی ہے۔ عن سھل بن ابی حثمۃ رضی اللہ

عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خرصتم فخذوا ودعوا دعوا الثلث
فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع۔ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم (زکوٰۃ کے پھلوں کا) اندازہ کیا کرو تو (دو تہائی)
لیا کرو اور ایک تہائی چھوڑ دیا کرو اور اگر ایک تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑ دیا کرو (کیونکہ اندازہ لگانے
میں کمی بیشی کا احتمال ہے پھر کچھ پھل تلف ہو جاتے ہیں کچھ جانور کھا جاتے ہیں)۔ عن عمرو الثقفی
عن ابیه عن جده قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یده خاتم
من ذهب عظیم فقال اتؤدی زکوٰة هذا قال وما زکاته قال فلما ولی قال جمرة عظیمة
عمرو ثقفی سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا جس کے ہاتھ میں سونے کی بڑی انگوٹھی تھی آپ نے
اس سے پوچھا کہ کیا تو اس کی زکوٰۃ دیتا ہے؟ اس نے کہا کہ اس کی زکوٰۃ کیا ہے آپ نے
جب وہ چلا گیا فرمایا "بڑا انگارہ"۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال لیس علی المسلم فی فرسه ولا عبده صدقة۔ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اپنے گھوڑے لونڈی
غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال لیس علی المسلم فی عبده ولا فرسه صدقة۔ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر
اپنے لونڈی غلام یا گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله
عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فرض علی الناس زکوٰة الفطر
فی رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی
من المسلمین۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے رمضان میں مسلمانوں میں سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور
عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا۔ عن ابی سعید
رضی الله عنه قال لم نزل نخرج الصدقة زمن رسول الله صلی الله

علیہ وسلم صاع تمر او زبیب او اقط او سلت او شعیر فلم نزل نخرجه حتی کان معاویة فقال ما اری مدین من سمراء الشام الا تعدل صاعا من شعیر قال فاخذ الناس به۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا منقے یا پنیر یا سلت (بے پوست کا جو) یا جو سے ہمیشہ نکالا کرتے تھے اور ہم ہمیشہ اس کو (صدقہ فطر کو) اسی طرح ادا کرتے رہے یہاں تک کہ (حضرت) معاویہ (کی سلطنت کا زمانہ) ہوا تو انھوں نے کہا کہ میں شام کے کی گیہوں کے دو مد (نصف صاع) تمھارے جو کے ایک صاع کے برابر پاتا ہوں (قیمت اور مالیت میں) پس لوگوں نے اسپر عمل کرنا شروع کر دیا۔ حدثنا محمد بن یحیٰ قال ثنا عبد الرزاق قال انا داؤد بن قیس بھذا الاسناد نحوہ وزاد قال ابو سعید رضی اللہ عنہ فاما انا فلا ازال اخرجه کما کنت اخرجه ابدا۔ اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس میں زیادہ ہے (کہ جب حضرت معاویہ رضؓ نے یہ کہا کہ شام کے دو مد گیہوں تمھارے جو کے ایک صاع کے برابر ہیں) تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو صدقہ فطر (اتنی ہی مقدار یعنی ایک صاع ہی) اسی طرح ادا کرتا رہوں گا جیسا کہ میں ہمیشہ نکالتا تھا (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم محکم کے ہوتے ہوئے حضرت معاویہؓ کے قول پر ہرگز عمل نہ کروں گا سبحان اللہ صحابہ کرام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے سچے عاشق تھے کہ آپ کے حکم، قول، فعل کے ہوتے ہوئے کسی کے حکم، قول اور فعل کی مطلق پروا نہ کرتے تھے اور ہر مسلمان کا یہی طرز عمل ہونا چاہئے خدا تعالیٰ ہم کو بھی انھیں لوگوں میں اپنے فضل سے کر دے آمین)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوٰۃ الفطر قبل خروج الناس الی المصلی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لوگوں کے عیدگاہ جانے سے پیشتر صدقہ فطر ادا کر دیا جائے (اور اگر صدقہ فطر نماز عید کے بعد ادا کیا جائے تو وہ صدقہ فطر نہ ہوگا بلکہ اور صدقوں کی طرح ایک صدقہ ہوگا جیسا کہ ابن ماجہ اور

مم ع

مم

مم خ م ت س

ابوداؤد کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے ۔ عن علی رضی اللہ عنہ ان العباس بن عبد المطلب سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص له فی ذالک۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضؓ بن عبد المطلب (عم بزرگوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) نے زکوۃ جلدی ادا کرنیکے متعلق دریافت کیا (یعنی سال کے ختم ہونے سے پہلے) آپ نے ان کو (زکوۃ سال کے گذرنے سے پہلے ادا کرنے کی) اجازت دیدی ۔ عن عمرو بن مرۃ قال سمعت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدق الیہ اهل بیت بصدقۃ صلی علیهم فتصدق ابی بصدقۃ الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم صل علی آل ابی اوفی عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی کو (یہ) کہتے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی گھر والے زکوۃ لاتے تو آپ ان کے لئے دعا فرماتے پس جب میرے باپ آپ کے پاس زکوۃ لیکر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ابو اوفی کی اولاد پر رحمت بھیج۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فوقفہ الرجل یبیعہ فجآء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ابتاع الفرس الذی حملت علیہ فی سبیل اللہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبتعہ ولا ترجع فی صدقتک ۔عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھوڑے کو ایک آدمی کو عطا فرمادیا اس آدمی نے گھوڑے کو (بازار میں) ٹھیرادیا اور بیچنے لگا (اور جب اس کی خبر حضرت عمرؓ کو ہوئی تو) حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ میں اس گھوڑے کو خریدنا چاہتا ہوں جس کو میں نے اللہ کی راہ میں دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے صدقہ کی چیز کو مت خریدو اور نہ پھیرو۔ عن عبد اللہ بن

حم دت ق

حم خ م دس ق

حم خ م دت س ق

حم دت

عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیر اور قوی تندرست کو زکوٰۃ کا لینا حلال نہیں ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لا تحل لغنی ولا لذی مرۃ سوی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیر اور ہٹے کٹے تندرست کو صدقہ کا لینا حلال نہیں ہے۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لعامل علیھا ولرجل اشتراھا بمالہ او غارم او غاز فی سبیل اللہ او مسکین تصدق علیہ منھا فاھدی منھا لغنی۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی کو صدقہ (کا لینا) درست نہیں ہے مگر پانچ شخصوں کے لئے (صدقہ لینا جائز ہے اور وہ پانچ شخص یہ ہیں) ایک تو عامل زکوٰۃ (زکوٰۃ وصول اور تحصیل کرنے والا) دوسرے وہ (غنی) آدمی جو زکوٰۃ کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیوے (یعنی فقیر سے زکوٰۃ کا مال مول لے لے) تیسرے قرضدار چوتھے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا پانچویں جو ہدیہ کے طور پر فقیر نے مالدار کو اپنے صدقہ میں سے دیا ہو۔ عن عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد قال نزلت انا واھلی ببقیع الغرقد فقال لی اھلی اذھب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلہ لنا شیئا ناکلہ وجعلوا یذکرون من حاجتھم فذھبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت عندہ رجلا یسألہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا اجد ما اعطیک فادبر الرجل عنہ وھو مغضب وھو یقول لعمری انک لتعطی من شئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیغضب علی ان لا اجد ما اعطیہ من یسأل منکم ولہ اوقیۃ او عدلھا فقد سال الحافا قال الاسدی فقلت للقحتنا خیر من اوقیۃ قال مالک والاوقیۃ اربعون درھما فرجعت ولم اسئل فقدم علی رسول اللہ

حم س ق

حم د ق

حم د س

صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلك شعير وزبيب فقسم لنا منه حتى اغنانا اللہ
من فضله۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے بنی اسد (کے قبیلے) میں سے ایک شخص
نے کہا کہ میں اور میرے گھر کے لوگ بقیع میں جا کر اترے۔ میری بی بی نے مجھ سے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر ہمارے کھانے کے لئے کچھ چیز مانگ کے لے
آؤ اور اپنی اپنی محتاجی بیان کی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو میں نے
آپ کے پاس ایک ایسے آدمی کو پایا جو آپ سے سوال کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے
میرے پاس (کچھ) نہیں ہے جو میں تجھ کو دوں آخر وہ غصہ ہو کر چلا اور (یہ) کہتا جاتا تھا میری
عمر کی قسم آپ جسکو چاہتے ہیں دیتے ہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
مجھ پر اسواسطے غصہ ہوتا ہے کہ میں اس چیز کو نہیں پاتا ہوں جو اس کو دوں جو شخص تم میں سے
سوال کرے اور اسکے پاس ایک اوقیہ (۴۰ درم) یا اس کے برابر مالیت ہو تو اس نے تنگ
کرنے کے لئے سوال کیا یہ سنکر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میرے پاس تو ایک اونٹنی اوقیہ سے
بہتر ہے (مالک نے کہا کہ) اوقیہ ۴۰ درم کا ہوتا ہے پس میں لوٹ کر چلا آیا اور (آپ سے)
کچھ سوال نہیں کیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جو اور سوکھے انگور آئے
آپ نے ہمکو بھی اس میں سے بانٹا یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے ہمکو اپنے فضل سے غنی کر دیا۔
عن قبيصة بن مخارق قال تحملت بحمالة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال نؤديها عنك نخرجها اذا جاء نعم الصدقة قال قال يا قبيصة
ان المسئلة حرمت الا فى احدى ثلاث رجل تحمل بحمالة فحلت له
المسئلة حتى يؤديها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت
ماله فحلت له المسئلة فهو يسئل حتى يصيب سدادا من عيش او قواما
من عيش ثم يمسك ورجل اصابته حاجة وفاقة حتى يشهد ثلاثة
من ذوى الحجى من قومه فحلت له المسئلة حتى يصيب سدادا من
عيش او قواما من عيش ثم يمسك وما سوى ذلك من المسئلة
فهو سحت۔ قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے میں ایک قرضہ کا ضامن ہوا (سوال کرنے

کیلئے) اس لئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا ہم ضمانت کی رقم کو تیری طرف سے ادا کردیں گے عمدہ صدقوں سے جب (ہمارے پاس آئیگا پھر آپ نے (مجھ سے) فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا (مانگنا) سوا تین آدمیوں کے اور کسی کو جائز نہیں ہے ایک وہ شخص جس پر ضمانت کا بوجھ پڑا (اور وہ ادا نہیں کرسکتا ہے) تو اس کو سوال کرنا درست ہے جب تک ضمانت سے ادا نہ ہوجائے پھر اس کو (سوال کرنے سے) باز رہنا چاہئے۔ دوسرا وہ شخص جس پر کوئی مصیبت یا آفت ایسی آ لی جس نے اسکا مال تباہ کردیا اس کو بھی سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اس کے گذارہ کو کافی ہوسکے پھر سوال سے باز رہے تیسرا وہ آدمی جس کو کوئی ایسی حاجت پیش آجائے جس کی تصدیق اس کے قوم کے ۳ عقلمند آدمی کردیں تو اس کو بھی سوال درست ہے یہاں تک کہ گذارہ کے لایق پیدا کرلے پھر سوال سے باز رہے ان صورتوں کے سوا سوال کرنا حرام ہے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اصاب عمر رضی اللہ عنہ ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستامر فیہا فقال یا رسول اللہ اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا انفس منہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا قال فتصدق بہا عمر رضی اللہ عنہ لا یباع اصلہا ولا توھب ولا تورث فتصدق بہا فی الفقراء و فی الغرماء وفی الرقاب فی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی پس آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے بارہ میں مشورہ طلب کیا اور (اس طرح) عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو خیبر میں ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے بہتر مال مجھ کو نہیں ملا تھا آپؐ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اصل زمین کو روک لو اور اس کے منافع کو خیرات کردیا کرو پس راوی نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے اس کے فائدہ (یا محاصل) کو صدقہ میں دے دیا اصل زمین نہ فروخت کی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ ورثہ میں دی جائے حضرت نے اس کے

منفعت سے فقیر۔ قرضدار۔ غلام۔ مجاہد۔ مسافر اور مؤلفۃ القلوب کو صدقہ دیا اور جو اس کا
متولی (منتظم مہتمم) ہو اسپر گناہ نہیں ہے کہ اس میں سے دستور کے موافق (بقدر ضرورت
یا حاجت) کھالے یا دوست کو اسقدر کھلاوے کہ وہ اس سے ذخیرہ نہ کرسکے (یعنی
مالدار نہ ہوجائے)۔ عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة صدقة
جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے عمل (کا ثواب)
اس سے موقوف ہوجاتا ہے مگر تین عملوں کا ثواب (باقی رہتا ہے) صدقہ جاری کا (جیسے
کنواں، سرائے، مسجد، تالاب، زمین اللہ تعالے کے نام پر وقف کرگیا) یا اس علم کا جس سے
فائدہ اٹھایا جائے (مثلاً کوئی کتاب تصنیف کرگیا یا علم پڑھا گیا) یا اس اولاد کا جو اس
کیلئے دعا کرے۔ عن الحارث بن بلال بن الحارث عن ابيه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اخذ من معادن القبلية الصدقة۔ حارث بن بلال بن حارث
سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قبل کی کانوں میں سے زکوۃ لی (قبل ایک مقام کا نام ہے جو فرع کے قریب ہے)
عن سعيد وابی سلمة انهما سمعا ابا هريرة رضي الله عنه يحدث عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم انه قال العجماء جرحها جبار والمعدن جبار وفي الركاز
الخمس۔ سعید اور ابوسلمہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا جانور کے مارنے کا بدلہ
نہیں کان کے کھودنے میں کوئی مرجائے تو اس کا بدلہ (بھی) نہیں ہے اور کافروں کے
گڑے خزانہ میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ عن عثمان بن ابی العاص (رضی الله
عنه) ان وفد ثقيف قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزلهم
المسجد ليكون ارق لقلوبهم فاشترطوا على النبي صلى الله عليه وسلم ان لا
يحشروا ولا يعشروا ولا يجبوا ولا يستعمل عليهم من غيرهم فقال النبي صلى الله

حم م د ت س

حم خ م د ت س ق

حم د

علیہ وسلم لا تحشرون ولا تعشرون ولا یستعمل علیکم غیرکم ولا خیر فی دین لیس فیہ رکوع - عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی ثقیف کا وفد (ڈپوٹیشن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے انکو مسجد میں اتارا تاکہ ان کے دل نرم ہوں انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکت میں یہ شرطیں پیش کیں کہ ان کو جہاد کے لیئے نہ پکڑا جائے نہ ان سے (زکوٰۃ کا) عشر (دسواں حصہ) لیا جائے اور نہ ان کو نماز پڑھنے پر مجبور کیا جائے اور ان کا حاکم ان کے سوا اور کوئی نہ بنایا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواباً) فرمایا کہ تم کو جہاد کرنے کے واسطے پکڑا نہیں جائے گا نہ تم سے عشر لیا جائے گا اور تمھارا حاکم (عامل) تمھارے سوا کوئی اور نہ بنایا جائے گا (یہ تمھاری سب شرطیں ہم کو منظور ہیں مگر نماز پڑھنے کی شرط ہم کسی طرح منظور نہیں کر سکتے اسواسطے کہ) اس دین میں (بھلا) کیا خوبی ہو سکتی ہے جس میں نماز (پڑھنا) نہ ہو۔

باب الصیام

روزوں کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان وفد عبد القیس لما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من القوم او من الوفد قالوا من ربیعۃ قال مرحبًا بالوفد او بالقوم غیر خزایا ولا نادمین قالوا یا رسول اللہ انا لا نستطیع اتیانک الا فی الشہر الحرام وان بیننا و بینک ھذا الحی من کفار مضر فاخبرنا بامر فصل نخبر بہ من وراءنا وندخل بہ الجنۃ قال وسئلوہ عن الاشربۃ قال فامرھم باربع ونھاھم عن اربع قال امرھم بالایمان باللہ وحدہ قال تدرون ما الایمان باللہ وحدہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصیام رمضان

حم رخ م رت س

وان تعطوا من المغنم الخمس و نہا ھم عن الحنتم والدباء والنقیر والمزفت وقال احفظو ھن واخبروا بھن وراءکم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبدالقیس کی ایک جماعت (ڈپوٹیشن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا یہ کون قوم ہے یا (یہ) فرمایا یہ کون جماعت ہے (راوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کون کلمہ فرمایا) انھوں نے کہا کہ ہم لوگ ربیعہ میں کے ہیں آپ نے فرمایا اے وفد یا قوم کے لوگو تم خوش وقت پر آئے ہو (خوش آمدید۔ ویلکم) اور تم کو نہ رسوائی ہوگی اور نہ پشیمانی انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم میں اسقدر استطاعت نہیں ہے کہ ہم جب چاہیں آپ کے پاس حاضر ہوکر مسائل پوچھ لیا کریں) آپ کے پاس حرام کے مہینوں (یعنی ذی قعدہ۔ ذی حجہ۔ محرم رجب کے سوا (اور کسی اور مہینوں میں) حاضر ہوسکیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر (ایک قبیلہ کا نام ہے) کا یہ قبیلہ ہے پس ہم کو آپ ایسے امر سے مطلع فرمائے جو (حق اور باطل کے درمیان) فرق کردے اور جس کی اطلاع ہم ان کو کردیں جو ہمارے پیچھے ہیں اور جس کی وجہ سے ہم بہشت میں داخل ہوں (راوی نے) کہا کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے کے برتنوں کی نسبت استفسار کیا تو آپ نے ان کو چار چیزوں کا حکم فرمایا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ ان کو حکم کیا کہ اللہ پر ایمان لائیں کہ وہ ایک ہے (پھر) آپ نے ان سے پوچھا تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے کہ وہ ایک ہے انھوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) (ہم سے) زیادہ جاننے والے ہیں (اس کے جواب میں آپ نے فرمایا (اللہ پر ایمان لانا کہ وہ ایک ہے یہ ہے) اس بات کی گواہی دینی کہ کوئی معبود نہیں ہے اللہ کے سوا اور بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ کا دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور غنیمت (وہ مال جو جہاد میں ہاتھ آئے) میں سے پانچواں حصہ دینا اور ان کو چار قسم کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ایک تو ٹھلیوں (یا مرتبان) لاکھی سے اور کدو کے تونبے سے اور درخت کے جڑ کی برتنوں سے اور ان کے روغن دار برتنوں سے

اور آپ نے فرمایا کہ ان باتوں کو یاد رکھو اور جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں ان کو ان سے مطلع

حم س

کرو۔ عن عمرو بن دینار انه سمع محمد بن حنین یقول کان ابن عباس رضی الله عنهما ینکر ان یتقدم فی صیام رمضان اذا لم یر هلال شهر رمضان یقول قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا لم تروا الهلال فاستکملوا ثلاثین لیلة۔ عمرو بن دینار سے روایت ہے انھوں نے محمد بن حنین کو یہ کہتے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما رمضان کے مہینہ کا چاند دیکھنے سے پہلے رمضان کے روزے رکھنے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب (رمضان کا) چاند نہ دیکھو تو (شعبان کی) تیس راتیں پوری کرلو (یعنی اگر ۲۹ ویں شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اس کی صبح کو ۳۰ ویں شعبان ہوگی اور اس دن روزہ نہ رکھا جائے گا)۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه

حم خ م س

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صوموا لرویته و افطروا لرویته فان غم علیکم فعدوا ثلاثین۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھو اور چاند یعنی شوال کا دیکھنے کے بعد افطار کرو پس اگر (انتیسویں شعبان کو) ابر ہوجائے تو (شعبان کے) تیس (دن) گن لو۔ عن عبد الله بن ابی قیس قال بعثت الی عائشة رضی الله عنها اسالها عن صیام رمضان اذا خفی الهلال و عن الصلوة بعد العصر فدخلت

حم د

علی عائشة فقلت ان فلانا یقراء علیک السلام و بعثنی الیک اسألک عن الصلوة بعد العصر و عن الوصال و عن الصیام فی شهر رمضان فذکر بعض الحدیث قال قالت وکان یتحفظ من شعبان مالا یتحفظ من غیره ثم یصوم لرویة رمضان فان غم علیه عد ثلاثین ثم صام تعنی رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ مجھ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا گیا تاکہ میں (آپ سے) مسئلہ دریافت کروں کہ جب رمضان کا چاند چھپ جائے تو روزہ رکھا جائے یا نہیں اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز پڑھی جائے یا نہیں پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خدمت میں آیا

اور عرض کی کہ فلاں شخص آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور انھوں نے مجھ کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے نماز بعد نماز عصر و عشاء اور رمضان کے روزوں کے متعلق مسئلہ دریافت کروں پھر انھوں نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا اور کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی تاریخوں کو اچھی طرح یاد رکھتے اس طرح اور مہینوں کی یاد نہ رکھتے پھر رمضان کا چاند دیکھکر روزے شروع کرتے اور اگر اس دن ابر ہوتا تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کر لیتے پھر روزے رکھنا شروع کرتے (یعنی شک کے دن کا روزہ نہ رکھتے)۔ عن ابی هريرة رضی الله

خ م د س ق — عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا لا تقدموا شهر رمضان بصيام يوم او يومين الا رجل كان يصوم صوما فليصمه۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے کوئی رمضان کے مہینہ کے آگے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے لیکن جس شخص کو روزہ (نفلی) رکھنے کی عادت ہو وہ روزہ رکھ لے (دوسرے کوئی آدمی اس دن روزہ نہ رکھیں)

س — عن ابن عباس رضی الله عنهما قال جاء رجل الى النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی رايت الهلال فقال اتشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله قال نعم قال فنادى ان صوموا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے (رمضان کا) چاند دیکھا ہے آپ نے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں بولا ہاں آپ نے (بلال سے) فرمایا کہ لوگوں کو اطلاع کر دو (لہذا منادی کر دی کہ (کل سے) روزہ رکھیں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کی گواہی رمضان کے چاند دیکھنے کے متعلق گذرے تو روزہ رکھنا چاہئے اور حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ خبر احاد ظنی ہوتی ہے نہ کہ یقینی)۔

د ت س ق — عن ابن عباس رضی الله عنهما قال جاء اعرابی الى النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی رايت الهلال فقال اتشهد ان لا اله الا الله وانی

رسول اللہ قال نعم قال یا بلال ناد فی الناس فلیصوموا غدا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک اعرابی (گنوار) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا میں نے (رمضان کا) چاند دیکھا ہے آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں بولا ہاں آپ نے (بلال رضی اللہ عنہ سے) فرمایا اے بلال لوگوں میں پکار دے کہ کل سے روزہ رکھیں۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال رخص للشیخ الکبیر والعجوز الکبیرۃ فی ذالک وھما یطیقان الصوم ان یفطرا ان شاءا ویطعما کل یوم مسکینا ولا قضاء علیہما ثم نسخ ذالک فی ھذہ الآیۃ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ وثبت للشیخ الکبیر والعجوز الکبیرۃ اذا کانا لا یطیقان الصوم والحبلی والمرضع اذا خافتا افطرتا واطعمتا کل یوم مسکینا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بڈھے مرد اور عورت کے لئے رخصت دی گئی تھی جو روزہ کی طاقت رکھتے تھے کہ چاہیں تو روزہ نہ رکھیں اور ہر روزہ کے بدلے ایک دن مسکین کو کھانا کھلادیں اور ان پر روزہ کی قضا نہیں تھی پھر یہ حکم اس آیۃ (فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ یعنی جو شخص تم میں سے رمضان کا مہینہ پائے تو اس میں ضرور روزے رکھے) سے منسوخ ہوا اور ایسے بوڑھے مرد اور عورت کیلئے (یہ حکم) بحال رہا جن کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور اسی طرح اگر حاملہ عورت ہو یا دودھ پلانے والی بچے کو نقصان کا خوف ہو تو وہ بھی روزہ نہ رکھیں اور ہر روز ایک مسکین کو (ہر روزے کے بدلے) کھانا کھلائیں۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعکم اذان بلال من سحورکم فان بلالا یؤذن لیوقظ نائمکم لیرجع قائمکم ولیس ان یکون ھکذا وھکذا حتی یکون ھکذا وھکذا یعنی الفجر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ (رات سے) اذان دیتے ہیں تاکہ تم میں سے جو سوتا ہو وہ (نماز اور سحری کھانے کے واسطے) جاگ اٹھے اور جو کوئی (تہجد کی نماز میں) کھڑا ہو وہ (سحری

محرم ۲ مرحق

کھانے کے واسطے (لوٹ جائے اور وہ فجر (یعنی صبح صادق) نہیں ہے جو ایسی ہوتی ہے (آپ نے دونوں ہتھیلیوں کو ملاکر اونچا کرکے دکھایا یعنی نہیں اور اونچی روشنی اول ہوتی ہے) یہاں تک ایسا ایسا ہو جائے (حضرت نے اپنے کلمہ کی دو انگلیاں کو ملاکر دائیں بائیں پھیلایا یعنی صبح صادق وہ ہوتی ہے جس کی روشنی چوڑی ہوتی ہو)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال جآء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد ھلکت قال وما ذا شانک قال وقعت علی اھلی فی رمضان فقال تستطیع ان تعتق رقبۃ قال لا قال اتستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال خذ ھذا فتصدق بہ قال علی افقر منا فما بین لابتیھا اھل بیت افقر منا قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ قال خذ ھذا واطعمہ عیالک۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں ہلاک ہوگیا آپ نے فرمایا تیرا کیا حال (واقعہ) ہے اس نے کہا کہ میں نے رمضان میں (یعنی روزہ کی حالت میں) اپنی بی بی سے جماع کیا آپ نے فرمایا کیا تجھ کو غلام کو آزاد کرنے کی استطاعت ہے اس نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تو دو مہینے کے روزے متواتر رکھ سکتا ہے اس نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مقدور رکھتا ہے اس نے کہا جی نہیں حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا (کہ جب یہ حال ہے تو) بیٹھ جا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق (کھجور کا بڑا تھیلا) آیا جس میں کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا اس کو لے لے اور اللہ کے راستہ میں دیدے اس نے پوچھا کہ کیا میں ان کو خیرات کردوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہوں

(پس اگر ایسا ہے، تو مدینہ کے دونوں طرفوں میں میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے۔ اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر ہنسے کہ آپ کے دانتوں کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا اس کو لے لے اور اپنے گھر والوں کو کھلا (اگر کوئی روزہ قصداً توڑ دے تو یا تو ایک غلام آزاد کرے اگر اس کی مقدرت نہو تو متواتر ۶۰ روزے رکھے ورنہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے)۔ عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال

حم د ت س ق — رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذرعه القيء وهو صائم فليس عليه قضاء وان استقاء فليقض۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر روزے میں قے غلبہ کرے (یعنی خودبخود قے ہو) اس پر روزے کی قضا نہیں (یعنی اس کا روزہ ہو جاتا ہے روزہ ٹوٹتا نہیں، لیکن جس شخص نے از خود قے کی اسپر قضا ہے (یعنی جان کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے)

حم س ق — عن ثوبان رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم بينا هو يمشي بالبقيع في رمضان اذا رجل يحتجم فقال افطر الحاجم والمحجوم۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں چل رہے تھے تو آپ نے ایک آدمی کو دیکھا جو سینگی لگوا رہا تھا اسپر آپ نے فرمایا کہ سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا (امام احمد اور اسحٰق اور اکثر ائمہ کا یہی قول ہے)۔ عن ابی رافع

س — قال دخلت على ابي موسى وهو يحتجم ليلا فقلت لولا كان هذا نهارا فقال اتامرني ان اهريق دمي وانا صائم وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول افطر الحاجم والمحجوم۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ (اشعری) کے پاس ایسے وقت آیا جبکہ وہ رات کو بھری سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا کاش کہ آپ دن میں سینگی لگواتے (تو بہتر تھا) آپ نے فرمایا کیا تو مجھ کو حکم کرتا ہے کہ میں روزہ دار ہو کر اپنا خون بہاؤں (یعنی روزہ کی حالت میں سینگی لگواں) حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے نے روزہ توڑ لیا)۔ عن ابن عباس

حم خ د ت س — رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بالقاحة وهو صائم۔ ابن عباس

رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرفوع) قاحہ (جو کہ معظّم اور مدینہ منورہ کے درمیان ۳ منزل پر واقع ہے) میں روزہ کی حالت میں سینگی لگوائی (یہ حدیث امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کی دلیل ہے)۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اكل ناسيا او شرب ناسيا فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھولے سے کھا پی لیا (روزہ کی حالت میں) وہ اپنا روزہ پورا کرلے کیونکہ اللہ تعالٰی نے اس کو کھلایا پلایا۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صام احدكم فاكل او شرب ناسيا فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے اور بھولے سے کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے کیونکہ اللہ تعالٰی نے اس کو کھلایا پلایا۔ عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم كان يقبل ويباشر وهو صائم وكان املككم لاربه صلی الله علیه وسلم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں بوسہ لیتے تھے اور مباشرت (عورت سے بدن ملانے اور لپٹنے کو مباشرت کہتے ہیں) کرتے تھے اور آپ اپنی حاجت پر تم لوگوں سے زیادہ قدرت رکھتے تھے (یعنی آپ اپنی شہوت کو اپنے قابو میں رکھتے تھے اور اسکو اچھی طرح روک سکتے تھے مگر جو شخص اپنی شہوت کو روک نہ سکے وہ ایسا نہ کرے کیونکہ جماع کا خوف ہے)۔ عن سمی انه سمع ابا بكر بن عبد الرحمن بن الحارث انه سمع عائشة رضی الله عنها تقول كان رسول الله صلی الله علیه وسلم يدركه الصبح وهو جنب فيغتسل ويصوم۔ سمی سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث سے سنا اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی اور آپ کو غسل کی حاجت ہوتی تھی پھر آپ نہاتے اور روزہ رکھتے تھے۔ عن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

حم غ م د ت س ق

حم

حم ع

حم غ م د ت س

حم غ م د ت س

اذا اقبل اللیل و ادبر النہار و غربت الشمس فقد افطرت۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات (کی سیاہی مشرق سے) سامنے آجائے اور دن پیٹھ موڑے (چلا جائے ختم ہوجائے) اور سورج غروب ہوجائے تو تجھ کو روزہ کھولنا چاہئے (یعنی افطار کا وقت ہے)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الوصال فقیل انک تواصل فقال انی لست کاحد کم انی ابیت اطعم واسقی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہہ کے روزے رکھنے سے منع فرمایا (صحابہؓ) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ تو تہہ کا روزہ رکھتے ہیں (اس کا سبب کیا ہے) آپ نے جواب دیا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھ کو تورات میں کھانا پینا ملتا ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الہلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب پھر (شوال کا) چاند دیکھو تو افطار کرو (روزے رکھنا موقوف کردو) پھر اگر ابر آجائے تم پر تو تیس روزے پورے کرلو عن بعض اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم قال اصبح الناس صیاما تمام الثلاثین فجاء اعرابیان فشہدا انہما اہلا الہلال بالامس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فافطروا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے مروی ہے کہ (رمضان کی) تیسویں تاریخ کو لوگوں نے روزے کی حالت میں صبح کی تو دو اعرابی آئے اور گواہی دی کہ ان دونوں نے کل چاند دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے یہ بات فرمائی تو انہوں نے روزہ افطار کرلیا (اس سے معلوم ہوا کہ شوال کے چاند دیکھنے کے لئے دو شخصوں کی گواہی کی ضرورت ہے ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ دوسرے دن صبح کو سب لوگ عیدگاہ کو چلیں) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سال حمزۃ الاسلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فی السفر

قال ان شئت فصم وان شئت فافطر۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حمزہ اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ (رکھنے یا نہ رکھنے) کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا آپ نے فرمایا چاہے روزہ رکھ چاہے افطار کر (یعنی روزہ نہ رکھ)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صام عام الفتح حتی اذا بلغ الکدید افطر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان میں) روزہ رکھا جس سال مکہ فتح ہوا (اور آپ سفر میں تھے) لیکن جب آپ کدید (ایک چشمہ جاری کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے سات منزل اور مکہ مکرمہ سے تقریباً دو منزل پر واقع ہے) پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کرلیا۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فرای رجلا علیہ زحام وقد ظلل علیہ فقال ما ھذا قالوا صائم قال لیس من البر ان تصوموا فی السفر۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ آپ نے ایک (ایسے) آدمی کو دیکھا جس پر لوگوں کا مجمع تھا اور اس پر سایہ کیا گیا تھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا (کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ایک روزہ دار ہے (جس کی روزہ کی وجہ سے ایسی حالت ہوگئی ہے) اسپر آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے (یعنی سفر میں جب روزہ سے ایسی حالت ہوجائے تو روزہ رکھنا خوب نہیں افطار کرنا افضل ہے)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت لقد کانت احدانا تفطر فی رمضان فما تقدر علی ان تقضی حتی یدخل شعبان ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم فی شہر ما یصوم فی شعبان کان یصوم کلہ الا قلیلا بل کان یصومہ کلہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم میں سے (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے) (جو) کوئی رمضان میں روزہ نہ رکھتی تھیں (حائضہ یا بیمار یا سفر میں ہونے کی سبب سے) تو وہ قضا کے روزے نہ رکھ سکتی یہاں تک کہ شعبان (کا مہینہ) آجاتا (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں سوا رمضان کے، اسقدر کثرت سے روزے نہ رکھتے تھے جتنے کہ شعبان میں رکھا کرتے تھے

حم خ م س د

حم خ م د س

حم خ م د س ق

اور شعبان کے پورے مہینہ میں روزے رکھتے مگر چند روز (ناغہ کرتے) بلکہ کل شعبان میں روزہ رکھتے تھے آپ (اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کو قضا روزوں کے رکھنے کا موقع ملتا تھا) اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ اگر کسی کے رمضان کے مہینہ کے روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے قضا روزے رکھ لے نیز یہ کہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا بیحد خیال تھا جب ہی تو وہ شعبان تک قضا روزے نہ رکھتی تھیں مبادا آپ کو ان کے اور مہینوں میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو)۔ عن ابی عبید قال شهدت العيد مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فبدأ بالصلوٰة قبل الخطبة و قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم صيام هٰذين اليومين و قال سفيان مرة اخرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صيام هٰذين اليومين يوم الفطر و يوم الاضحىٰ اما يوم الفطر ففطركم من صومكم و اما الاضحىٰ فتاكلون من لحم نسككم۔ ابو عبید سے روایت ہے میں عید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا (تو) انھوں نے نماز پہلے پڑھائی پھر خطبہ پڑھا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں (عید اور بقر عید) میں روزہ رکھنا حرام کیا ہے اور سفیان (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے دوسری مرتبہ (حدیث کو ان الفاظ کیساتھ بیان کیا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ایک یوم الفطر (عید) دوسرے یوم الضحیٰ (بقر عید) تو یوم الفطر تو (رمضان کے روزوں سے) افطار کا دن ہے اور یوم الاضحیٰ وہ دن ہے جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فى شهر رمضان فى المسجد و معه اناس ثم صلى الثانية فاجتمع الناس تلك الليلة اكثر من الاولى فلما كانت الثالثة او الرابعة امتلاء المسجد حتى اغتص المسجد باهله فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل الناس ينادونه الصلوٰة فلم يخرج اليهم

حم م ج

حم خ م د س

فلما اصبح قال له عمر بن الخطاب رضی الله عنه ما زال الناس ينتظرونك البارحة يا رسول الله قال اما انی لم يخف علی امرهم ولکنی خشيت ان تكتب عليهم
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ میں ایک رات مسجد میں (تراویح کی) نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر آپ نے دوسری رات کو بھی (تراویح کی) نماز پڑھی اور اس رات کو پہلی رات سے زیادہ لوگ جمع ہوئے تھے لیکن جب تیسری یا چوتھی رات ہوئی تو مسجد بھر گئی کیونکہ مسجد میں لوگ خوب جمع ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد نہوئے اور لوگوں نے آپ کو نماز کے واسطے پکارنا شروع کیا لیکن برابر ہم آپ برآمد نہوئے جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کل شب کو لوگ آپ کا انتظار کرتے رہے (مگر آپ تشریف فرما نہوئے) آپ نے فرمایا مجھے ان کا حال معلوم تھا لیکن مجھکو یہ خوف تھا کہ کہیں تراویح کی نماز ان پر فرض نہ ہو جائے۔

حم دت س ق

عن ابی ذر رضی الله عنه قال صمنا مع رسول الله صلی الله عليه وسلم رمضان فلم يقم بنا من الشهر شيئا حتی اذا بقی سبع فقام بنا حتی ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا الليلة الرابعة وقام بنا التی تليها حتی ذهب نحو من شطر الليل قلنا يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه قال ان الرجل اذا قام مع الامام حتی ينصرف حسبت له بقية ليلة ثم لم يقم بنا السادسة وقام بنا السابعة وبعث الی اهله واجتمع الناس فقام بنا حتی خشينا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں روزے رکھے آپ کسی رات کو کھڑے نہیں ہوئے (تراویح پڑھنے کے لئے) یہانتک کہ سات راتیں رہ گئیں (۲۳ ویں یا ۲۴ ویں رات کو) آپ (تراویح پڑھنے کو) ہمارے ساتھ تہائی رات تک کھڑے ہوئے اور چوتھی رات میں تراویح پڑھنے کو کھڑے نہیں ہوئے اور جو اس کے بعد رات تھی (یعنی پانچویں) اسمیں آپ ہمارے ساتھ قریب قریب آدھی رات تک کھڑے ہوئے ہم نے عرض کیا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کاش جسقدر رات باقی رہی ہے اس میں بھی ہمارے ساتھ آپ نفل پڑہیں آپ نے فرمایا جب آدمی نے کھڑے ہوکر امام کے ساتھ (نماز پڑھ کے) فراغت پائی تو اس کو ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملجاتا ہے پھر آپ ہمارے ساتھ چھٹویں رات میں کھڑے نہیں ہوئے (یعنی جماعت کے ساتھ تراویح نہیں پڑہائی) اور ساتویں رات کو آپ کھڑے ہوئے اور اپنے گھر والوں کو بلایا اور لوگ بھی جمع ہوئے اور آپ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہم کو فلاح جانے کا خوف ہوا راوی نے پوچھا فلاح کیا ہے ابو ذر نے کہا سحر کا کھانا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔

حم خ م د س ق

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ خدا کے واسطے رمضان میں روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخشدئے جائیں گے اور جو شخص شب قدر میں (نماز میں) کھڑا ہو ایمان کے ساتھ خدا تعالے کے واسطے اسکے (بھی) اگلے گناہ بخشدئے جائیں گے۔ عن سالم عن ابیہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اطلبوھا فی العشر الاواخر فی الوتر منہا یعنی لیلۃ القدر۔ سالم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری دہے کی طاق راتوں میں ڈھونڈھو (یعنی ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ ویں راتوں میں سے کسی رات میں شب قدر ہے)۔ عن یزید بن ابی سلیمان قال سمعت ذر بن حبیش یقول لولا سفہاؤکم لوضعت یدای فی اذنی ثم نادیت الا ان لیلۃ القدر فی رمضان فی العشر الاواخر فی السبع الاواخر قبلہا ثلاث و بعدھا ثلاث نباء من لم یکذبنی عن نباء من لم یکذبہ یعنی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یزید بن سلیمان نے کہا میں نے ذر بن حبیش کو یہ کہتے سنا کہ اگر تمہارے بیوقوف (کم عقل ناوان جاہل) لوگ نہ ہوتے تو

حم م

حم م دت س

ضرور میں اپنے ہاتھوں کو کانوں پر رکھتا پھر پکار دیتا (منادی کرتا اعلان کر دیتا) کہ آگاہ ہو جاؤ شب قدر رمضان کے اخیر دہے (بلکہ اخیر دہے کے اخیر ہفتہ میں ہے جس کے پہلے دن (یعنی ۲۴-۲۵-۲۶) اور جس کے بعد ۳ دن (یعنی ۲۸ویں ۲۹ویں اور ۳۰ویں تاریخیں) ہیں (یعنی شب قدر ۲۷ویں کو ہے) اور یہ خبر دی ایسے شخص نے جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں کہا (یعنی ابی بن کعب مشہور صحابی رضی اللہ عنہ نے) ایک ایسے شخص کی خبر ہے جس نے ان سے جھوٹ نہیں کہا (یعنی نبی صلعم)۔ عن عائشة رضی الله عنها قالت ما زال النبی صلی الله علیه وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی قبضه الله تعالی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الصبح ثم یدخل المکان الذی یرید ان یعتکف فیه فاراد ان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فامر فضرب له خباء وامرت عائشة رضی الله عنها فضرب لها خباء وامرت حفصة رضی الله عنها فضرب لها خباء فلما رأت زینب رضی الله عنها خباء هما امرت فضرب لها خباء فلما رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلك قال البر تردن فلم یعتکف فی رمضان واعتکف عشرا من شوال۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھکر اعتکاف کی جگہ میں تشریف لیجاتے اور جب آپ رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرنا چاہتے (تو آپ ڈیرہ لگانے کا حکم فرماتے تو ڈیرہ لگا دیا جاتا) ایک بار آپ کے لئے مسجد میں ڈیرہ لگایا گیا حضرت عائشہ نے بھی حکم کیا ان کے لئے بھی ایک ڈیرہ لگایا گیا اور ام المومنین حفصہ نے حکم کیا ان کے واسطے بھی ایک ڈیرہ لگایا گیا جب حضرت زینب نے ان کے ڈیروں کو دیکھا انھوں نے بھی (ایک دوسرے کی حرص سے) حکم کیا ان کے لئے بھی ایک ڈیرہ لگایا گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا (کہ مسجد ڈیروں سے بھر گئی ہے)

حم ت س

حم ع

تو آپ نے فرمایا کیا ثواب کے لئے ان عورتوں نے یہ کیا ہے ؟ (نہیں بلکہ حرص رشک کی راہ سے) پھر آپ نے رمضان میں اعتکاف نہیں کیا اور شوال کے مہینہ میں دس دن اعتکاف کیا (اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف آپ کیا کرتے مگر اس کے سوا شوال میں بھی آپ نے اعتکاف کیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد میں اعتکاف کرنا چاہئے)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ان کنت لاٰتی البیت و فیہ المریض فما اسأل عنہ الا وانا مارۃ وھی معتکفۃ وان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدخل علی راسہ وھو فی المسجد فارجلہ وھو معتکف وکان لایاتی البیت لحاجۃ الا اذا اراد الوضوء وھو معتکف۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب میں اعتکاف کی حالت میں گھر جاتی (پائخانہ پیشاب وغیرہ کے لئے) اور گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو میں اس کو چلتے چلتے پوچھ لیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں آپ مسجد میں ہوتے تو اپنا سر میرے طرف بڑھا دیتے میں آپ کے سر کو کنگھی کر دیتی اور آپ کسی ضرورت کے لئے گھر تشریف نہ لاتے مگر جب کہ آپ وضو کا ارادہ فرماتے اور آپ معتکف ہوتے (اس سے معلوم ہوا کہ معتکف گھر وضو کرنے یا پائخانہ پیشاب کرنے کے لئے جا سکتا ہے اور اگر گھر میں کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کھڑے کھڑے کر سکتا ہے)۔

باب المناسک

حج کے افعال و ارکان کے بیان میں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ الحج کل عام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بل حجۃ ثم من شاء ان یتطوع فلیتطوع بعدہا ولو قلت کل عام کان کل عام۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور

عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہر سال میں حج کرنا فرض ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ (عمر بھر میں اس شخص کے لئے) ایک بار حج کرنا فرض ہے (جس کے پاس زاد وراحلہ ہو) پھر اس کے بعد جو شخص نفل حج کرنا چاہے تو وہ نفل حج کرے (یعنی جس نے ایک بار حج کرلیا اس سے فرض ساقط ہوا اور اس کے بعد جو حج کرے گا وہ نفل ہوگا جس کا اس کو ثواب ملیگا) اور اگر میں (یعنی آنحضرت صلعم) کہتا کہ ہاں ہر سال حج کرنا فرض ہے تو ہر سال حج کا کرنا فرض ہوجاتا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان امرأۃ رفعت صبیا لها من محفة فقالت یا رسول اللہ هل لهذا حج قال نعم ولك اجر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے بچہ کو محافہ سے اٹھایا اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس (لڑکے) کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ملیگا۔

حم م د س

عن سالم عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم وقت لاهل المدینة ذاالحلیفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا وذکرلی ولم اسمع انه وقت لاهل الیمن یلملم۔ سالم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ (ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے ۵ یا ۶ میل پر ہے) معین فرمائی اور شام والوں کے لئے جحفہ (ایک مقام ہے جو مکہ معظمہ سے ۳ منزل پر ہے) اور نجد والوں کے لئے قرن (مکہ سے دو منزل پر ہے اور سب میقاتوں سے نزدیک ہے مکہ کی طرف) اور مجھ سے ذکر کیا گیا (یعنی عبداللہ بن عمر سے) اگرچہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے یمن والوں کے لئے یلملم (ایک پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر) اور اب ہند سے جو لوگ جاتے ہیں وہ بھی یہاں سے ہی احرام باندھتے ہیں) میقات کیا۔ عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وابن طاؤس عن ابیه قالا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لاهل المدینة ذاالحلیفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا وقال ابن طاؤس قرن المنازل

حم خ م د س ق

ف: میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھا لازم ہے اور بغیر احرام باندھے آگے بڑھنا جائز نہیں ... میقات اور مکہ معظمہ کے بیچ میں رہتے ہوں ان کو ... وقت احرام ... باندھنا چاہئے اور ... اہل مکہ کو مکہ سے احرام باندھنا چاہئے

حم خ م د س

ولاهل الیمن یلملم فھن لاھلھن ولمن اتی علیھن من غیر اھلھن ممن کان دونھن (قال عمرو) فمن اھله (وقال ابن طاؤس) فمن حیث انشاء کذالك حتی اھل مكة یھلون منھا۔ عمرو بن دینار سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابن طاؤس کو روایت ہے اپنے باپ (طاوس) سے ان دونوں (یعنی عمرو بن دینار اور ابن طاؤس) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن (ابن طاؤس نے قرن کے بجائے قرن المنازل کہا) اور یمن والوں کے لئے یلملم میقات (یعنی احرام باندھنے کی جگہ) معین فرمائی اور یہ (میقات) ان مقامات والوں کے لئے ہیں جو مذکور ہوئے اور ان غیر ملک والوں کے لئے جو ان کے راستے سے ہو کر آئیں (اور حج اور عمرہ کا ارادہ کریں) اور جو شخص ان مقامات کے اس طرف رہتا ہو وہ (عمرو نے کہا) اپنے گھر سے احرام باندھے (اور ابن طاؤس نے کہا جہاں سے چاہے (احرام باندھے) اسی طرح کے والے کہ سے احرام باندھیں۔ عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لحرمه قبل ان یحرم ولحله قبل ان یطوف بالبیت۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی احرام کے لئے احرام باندھنے سے پہلے اور جب آپ نے احرام کھولا اس وقت بھی (خوشبو لگائی) طواف الافاضہ کرنے سے پیشتر (احرام کی حالت میں خوشبو لگانا درست نہیں ہے مگر احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا سنت ہے)۔ عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفرق رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وھو محرم۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے (مگر وہ خوشبو احرام سے پہلے لگائی تھی)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان رجلا نادی فقال یا رسول اللہ ما یجتنب المحرم من الثیاب فقال لا یلبس السراویل ولا القمیص ولا البرنس ولا العمامة

حم خ م ت ن ہ

حم خ م د س

حم خ م د س

ولا ثوبا مسہ زعفران ولا ورس ولیحرم احدکم فی ازار ورداء نعلین فان لم یجد نعلین فلیلبس خفین و لیقطعہما حتی یکونا الی الکعبین۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار کر یہ پوچھا کہ محرم کون سے کپڑے نہ پہنے آپ نے فرمایا کہ وہ پائجامہ۔ کرتہ۔ ٹوپی اور عمامہ نہ پہنے اور نہ کوئی ایسا کپڑا (پہنے) جو زعفران اور ورس (ایک خوشبودار گھانس) سے رنگا ہوا ہو اور تم میں سے (جو) کوئی احرام باندھے اس کو تہہ بند۔ چادر اور چپل پہننا چاہئے اور اگر کسی کے پاس چپل نہو تو وہ موزے پہنے اور موزوں کو ٹخنوں تک کاٹ لے (ٹخنوں سے مراد وہ ہڈی ہے جو بیچ قدم میں ہوتی ہے امام احمد کے نزدیک موزوں کا کاٹنا ضرور نہیں اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ضرور ہے اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور امام احمد کی وہ حدیث جو آگے آتی ہے اور جس کو ابن عباس نے روایت کیا ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وھو یقول السراویل لمن لم یجد الازار والخفان لمن لم یجد النعلین فلا ادری ای الحدیثین نسخ الآخر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خطبہ فرماتے سنا اور آپ فرماتے تھے کہ جس کو تہہ بند نہ ملے وہ پائجامہ (پہن لے) اور جس کو پاپوشیں (چپل) نہ ملیں وہ موزے (پہنے) (اور عمرو بن دینار جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں انھوں نے کہا، میں نہیں جانتا ہوں کہ ان دونوں حدیثوں میں سے کونسی حدیث ایک دوسرے کی ناسخ ہے (یعنی "میں نہیں جانتا" سے آخر تک جو عبارت ہے وہ جمہور کی روایت میں نہیں ہے اور وہ مدرج[1] ہے یعنی عمرو بن دینار کا قول ہے اور اس حدیث میں موزوں کے کاٹنے کا کوئی ذکر نہیں ہے برخلاف حدیث ابن عمر کے کہ اس میں موزوں کا ذکر ہے اور جمہور نے ابن عمر والی حدیث پر عمل کیا ہے اور امام احمد بن حنبل نے ابن عباس کی روایت پر اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے کہ حنابلہ نے یہ گمان کیا ہے کہ ابن عباس کی روایت ابن عمر کی روایت کی ناسخ ہے جسمیں موزوں کے کاٹنے کا مذکور ہے اور موزوں کا کاٹنا مال کا ضائع کرنا ہے اور امام مالک امام ابو حنیفہ

[1] مدرج وہ حدیث ہے جس میں راویان حدیث نے اپنا کلام حدیث میں شامل کر دیا ہو۔

اور امام شافعیؒ اور جمہور علماء نے کہا ہے کہ موزوں کو بغیر کاٹے پہن لینا جائز نہیں ہے جیسا کہ حدیث
ابن عمر سے واضح ہے اور ابن عباس کی روایت مطلق ہے پس اس کو حدیث ابن عمر پر
محمول کیا جائے گا جو مقید ہے اور اصول حدیث کے قاعدے کے موافق ثقہ کی زیادتی
مقبول ہوتی ہے اور ان کا یہ قول کہ موزوں کو کاٹنے کی وجہ سے مال کا ضائع کرنا ہے
صحیح نہیں کیونکہ مال کا ضائع کرنا اسی صورت میں کہا جائے گا جس میں شریعت نے ممانعت
کی ہو اور جب اس کا حکم شرع نے کیا ہے تو یہ کیونکر مال کا ضائع کرنا ہے بلکہ وہ حق بات
ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے)۔ عن عائشة رضی الله عنها قالت کنا مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم ونحن محرمون فاذا مربنا الرکب سدلنا الثوب من
خلفنا علی وجوهنا ولا نجئ به من ههنا یعنی من قبل خدیها فاذا جاوزوا نزعناها
وقالت تلبس المحرمة ما شاءت الا البرقع۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے پس جب سوار ہمارے
سامنے سے ہو کر گذرتے تو ہم کپڑے کو پیچھے سے اپنے مونہوں پر لٹکا لیتے اور کپڑے
کو یہاں سے نہ لاتے یعنی رخساروں سے نہ لگا لیتے (بلکہ دور رکھتے) اور جب سوار
آگے نکل جاتے تو ہم کپڑے کو ہٹا کر (منہ کھول دیتے) اور ام المومنین رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ احرام باندھنے والی عورت نقاب کے سوا جو چاہے پہنے (عورت کا منہ احرام
کی حالت میں کھلا رہنا چاہئے اور اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ منہ بالکل کھلا رہنے
دیا جائے یا یہ کہ منہ پر کوئی کپڑا اس طرح لٹکا لینا چاہئے کہ منہ سے الگ رہے)۔ عن
ابن عباس رضی الله عنهما ان ضباعة بنت الزبیر رضی الله عنها اتت النبی
صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی ارید ان احج افاشترط
قال نعم قالت کیف اقول قال قولی لبیك اللهم لبیك محلی من الارض حیث
حبستنی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ضباعہ بنت زبیر (ولد عبد المطلب)
کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اگر میں حج کرنا چاہتی ہوں تو کیا میں شرط کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں (شرط

حم، ق

حم وت س ق

کرنا چاہئے، انھوں نے پوچھا میں کیونکر کہوں آپ نے فرمایا یہ کہو لبیك اللھم لبیك محلی من الارض حیث حبستنی یعنی حاضر ہوں یا اللہ حاضر ہوں میں (وہاں) احرام کھول دونگی جہاں تو مجھے روک دیگا (بیاری وغیرہ کی وجہ سے)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا فقالت انی ارید الحج وانا شاکیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجی واشترطی ان محلی حیث حبستنی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت الزبیر بن عبد المطلب کے ہاں تشریف لے گئے تو انھوں نے کہا کہ میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں اور میں بیمار ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرلو اور (احرام باندھتے وقت) یہ شرط کرلو کہ میں (اس مقام سے) احرام کھول دونگی جہاں تو مجھ کو روک دیگا (یہ حدیث اس شخص کی حجت ہے جو کہتا ہے کہ حج میں شرط کا ارادہ کرنا چاہئے)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج واھل بہ ناس واھل ناس بالحج والعمرۃ وکنت فمن اھل بالعمرۃ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض لوگوں نے حج کا احرام باندھا (میقات سے صرف حج کا احرام باندھنے کو افراد کہتے ہیں) اور بعض لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا (اس کی دو شکلیں ہیں ایک تو یہ کہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا اور عمرہ کرکے احرام کھول ڈالنا اور پھر آٹھ ذیحجہ کو حج کا احرام باندھ لینا اس کو تمتع کہتے ہیں اور میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھنا اس کو قران کہتے ہیں چنانچہ اس حدیث میں یہی شکل ہے) اور میں ان لوگوں میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا (یعنی قربانی یا ہدی پاس نہ تھی)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منھما جمیعا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے

سال میں نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کے ساتھ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام ساتھ ساتھ باندھ لے (یعنی قران
کرے) پھر دونوں سے فارغ ہونے تک احرام نہ کھولے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ھاتین
ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے جانوروں کے قلادے (ہار) ان ہاتھوں سے بٹ دیا
کرتی پھر آپ ان چیزوں سے پرہیز نہ کرتے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے (یعنی جو شخص
ہدی بھیجے وہ محرم نہیں ہوتا)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر بذی الحلیفۃ ثم اتی بناقتہ فاشعرھا من جانب
صفحتھا الایمن ثم سلت الدم عنھا ثم قلدھا نعلین ثم اتی براحلتہ فرکبھا فلما
استوت بہ البیداء اھل۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھی پھر آپ کی اونٹنی لائی گئی تو آپ نے
اس کا اشعار (اشعار کہتے ہیں اونٹ کے کوہان کے داہنے کنارہ کو زخمی کرنے کو) کوہان
کے داہنے کنارہ کی طرف سے کیا پھر اس کا خون پونچھ ڈالا پھر اس کے گلے میں دو
جوتیوں کا ہار ڈالدیا (تاکہ کوئی قزاق وغیرہ اس کو نہ لوٹے اور اگر قربانیوں کے اونٹ
راہ بھٹک جائیں تو ان کو پہنچا دیں) پھر آپ کی دوسری اونٹنی لائی گئی آپ اس پر سوار
ہوئے اور جب وہ آپ کو لیکر بیداء میں ٹھہر گئی تو آپ نے (حج کا) لبیک پکارا (اس
سے معلوم ہوا کہ قربانی کے اونٹ کو اشعار یعنی زخمی کرنا سنت ہے اور جمہور علما سلف
خلف کا یہی قول ہے مگر امام ابوحنیفہ اشعار کو بدعت کہتے ہیں اس لئے کہ وہ مثلہ یعنی
ہاتھ پاؤں کے کاٹنے میں داخل ہے اور یہ قول ان صحیح حدیثوں کے مخالف ہے
جو اشعار میں آئی ہیں اور یہ مثلہ نہیں ہے بلکہ یہ تو فصد یا حجامت یا ختنہ یا داغنے کے
مانند ہے اور اشعار کی جگہ سب کے نزدیک کوہان کے داہنے جانب ہے اور
بکریوں کے اشعار نہ کرنے میں سب کا اتفاق ہے کیونکہ وہ زخمی کرنے سے

خ م د س ق

م د ت مق

کمزور ہوجاتی ہے (اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالنا مسنون ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث بثمان عشرۃ بدانۃ مع رجل فامرہ فیہا بامرہ فانطلق ثم رجع الیہ فقال ارایت ان ازحف علی منہا شیٔ قال انحرہا ثم اصبغ نعلہا فی دمہا ثم اجعلہا علی صفحتہا ولا تاکل منہا انت ولا احد من اہل رفقتہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے اٹھارہ اونٹ ایک آدمی کے ساتھ بھیجے اور جو کچھ ان کے بارہ میں اس کو حکم کرنا تھا وہ آپ نے کر دیا اس کے بعد وہ شخص روانہ ہوگیا پھر آپ کے پاس واپس آیا اور عرض کی کہ اگر ان میں سے کوئی چلنے سے عاجز ہو کر گر جائے (تو فرمائیے کیا کروں) آپ نے فرمایا اس کو نحر کر دینا پھر اس کی (ہار کی) جوتی اس کے خون میں رنگ کر کوہان کے کنارہ پر چھاپہ او دینا اور تو خود اس میں سے نہ کھانا نہ ہدی کے ساتھیوں میں سے کوئی کھائے (تاکہ یہ اتہام نہ ہو کہ ہدی کھانے کی نیت سے اس کو نحر کر ڈالا)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدی غنما مقلدا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی بکریاں تقلید کر کے ان کے گلے میں کچھ لٹکا کے) ہدی کیں (جمہور کا یہی مذہب ہے کہ بکریوں کے گلے میں کچھ لٹکانا چاہیے مگر امام مالک اور اصحاب الرائے یعنی حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ بکریوں کے گلے میں ہار نہ ڈالا جائے)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا ومعہ بدانۃ فقال ارکبہا فقال یا رسول اللہ انہا بدانۃ فقال ویلک او ویحک ارکبہا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ایسے) آدمی کو دیکھا جس کے ساتھ ہدی کا اونٹ تھا آپ نے اس سے فرمایا کہ سوار ہوجا اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ہدی کا اونٹ ہے (اس پر کیونکر سوار ہوں) آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہوجا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

حم م دس

حم خ م دس ق

حم خ م دس

عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدانة فقال اركبها فقال انها بدانة قال اركبها ويلك في الثانية او في الثالثة۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو ہدی کا اونٹ ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا اسپر سوار ہو جا وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا اسپر سوار ہو جا افسوس ہے تجھ پر یہ آپ نے دوسری یا تیسری بار فرمایا (زجر و توبیخ کی راہ سے اسوجہ سے کہ آپ سواری کی اجازت دے چکے اور جان گئے تھے کہ یہ ہدی ہے پھر بھی اس نے آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ قربانی کے جانور پر سواری کر سکتے ہیں)۔

حم م د س — عن عطاء قال سمعت جابرا رضي الله عنه يسأل عن ركوب الهدى فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف اذا الجئت اليها حتى تجد ظهرا۔ عطاء نے کہا کہ میں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا ہدی پر سوار ہونا کیا ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اسپر دستور کے موافق سوار ہو جا (یعنی زیادہ مت ستا کہ وہ تھک جائے اور اس کو تکلیف ہو) جب تو لاچار ہو یہاں تک کہ دوسری سواری پائے۔ عن انس رضي الله عنه

حم م د ت ق — قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي لبيك بعمرة وحجة معا۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس طرح) لبیک کہتے سنا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَ حَجَّةٍ مَعًا یعنی حاضر ہوتا ہوں میں تیری درگاہ میں عمرہ اور حج کی ایک ساتھ نیت کر کے (یعنی قران کرتا ہوں میں)۔ عن بكر بن عبد الله قال ذكرت

حم ج م س — لابن عمر رضي الله عنهما ان انس بن مالك رضي الله عنه حدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل بعمرة وحج فقال وهل انس رحمه الله انما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج واهللنا به معه۔ بکر بن عبد اللہ نے کہا میں نے ابن عمر سے ذکر کیا کہ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کا احرام اساتھ ساتھ) باندھا تھا (یعنی قران کیا تھا) تو عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ انس رحمۃ اللہ علیہ نے غلطی کی (بھول

گئے (کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا (یعنی افراد کیا تھا
اور ہم لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ حج ہی کا احرام باندھا (اور صحیح بات یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے وقت مفرد تھے یعنی آپ نے صرف حج کا احرام باندھا
تھا پھر آپ نے حج میں عمرہ کو بھی داخل فرما لیا اور آپ قارن ہوگئے پس ابن عمر کی حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول احرام پر محمول ہے اور انس کی حدیث حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر احرام پر (نووی)۔ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو منیخ بالبطحآء فقال لی احججت
قلت نعم قال کیف صنعت قال قلت لبیک باھلال کاھلال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال قد احسنت اذھب فطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم
احل قال فطفت بالبیت وبالصفا والمروۃ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایسے وقت) حاضر ہوا جب آپ اپنی اونٹنی بطحا میں
بٹھا رہے تھے آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے حج کر لیا میں نے عرض
کی جی ہاں پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ (بتاؤ تو سہی) تم نے کیسا کیا میں نے عرض
کی کہ میں نے (یوں) کہا لبیک باھلال کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
اے پروردگار میں تیری درگاہ میں حاضر ہوں اس احرام کے ساتھ جس کے ساتھ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے (یعنی میرا بھی اسی چیز کا احرام ہے جس کا
احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے) آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا
سبحان اللہ آپ کے اخلاق کریمانہ کے قربان جائیے کہ آپ ہمیشہ سب سے
یہی فرماتے کہ تم نے اچھا کیا یا "تم نے سنت کو پایا" یا "تم نے ٹھیک کیا" گو کسی نے
غلطی بھی کی تب بھی اس کی دل شکنی نہیں کی بلکہ آہستگی اور نرمی سے اس کو بتا دیا کہ
ایسا اور کر لو جیسا کہ آگے کے الفاظ اس حدیث کے شاہد ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں
اچھا اب جاؤ اور بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ میں سعی اور کر لو پھر احرام کھول
ڈالو ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے (حسب الحکم عالی متعالی مدظلہ العالی رسول مقبول

حم غ م س

صلی اللہ علیہ وسلم) بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ میں سعی کی۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان تلبیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک قال وزاد ابن عمر رضی اللہ عنہما لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والرغباء الیک والعمل

مو خ م د ت س ق

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عالی جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ (لبیک کہنا) یہ تھی "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں اے خدا میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں کوئی تیرا شریک نہیں حاضر ہوں تیری خدمت میں سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور سلطنت بھی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور عبداللہ بن عمر اس میں اتنا بڑھاتے تھے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں نیک بختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں سب بہتری تیرے قبضہ میں ہے تیری ہی طرف رغبتیں اور عمل (چڑھتے ہیں)۔ عن خلاد بن السائب عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان آمر اصحابی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال او قال بالتلبیۃ۔ خلاد بن سائب سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ (سائب) رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھ کو حکم کیا کہ میں اپنے اصحاب کو پکار کر لبیک کہنے کا حکم کروں (یعنی تلبیہ زور سے کہیں)۔ عن ابی قتادۃ

طا حم

انہ کان مع اناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم محرمون وابو قتادۃ لیس بمحرم فرکب فرسا فصرع حمار وحش فاکل من لحمہ وابی اصحابہ ان یاکلوا۔ وانھم سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اشرتم او قتلتم او اصدتم قالوا لا قال لا باس بہ کلوہ۔ ابو قتادہ سے مروی ہے کہ وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ لوگوں کے ساتھ تھے اور وہ احرام

مو خ م د ت س

باندھے ہوئے تھے اور ابو قتادہ خود احرام باندھے نہیں تھے پس ابو قتادہ گھوڑے
پر سوار ہوئے اور ایک گورخر کو گرایا (یعنی شکار کیا) اور اس کا (گوشت) پکا کر کھایا مگر
ان کے ساتھیوں نے گوشت کھانے سے انکار کر دیا اور اس بارہ میں انھوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپؐ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم نے (اس کے
شکار کرنے کا) اشارہ کیا تھا یا کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے یا کیا تم نے اس کے
شکار کرنے کا حکم دیا تھا؟ انھوں نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا (جب ایسی حالت ہے
تو) کوئی مضائقہ نہیں ہے اس کو کھالو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر محرم کسی جانور
کو مارنے یا شکار کرنے کے لئے نہ اشارہ کرے، نہ حکم دے اور خود قتل نہ کرے تو
شکار کے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان الصعب
بن جثامة رضی اللہ عنہ اھدای لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا
وحشیا وھو بالابواء او بودان فردہ علیہ قال فلما رای ما فی وجھی قال انا لم
نردہ علیک الا انا حرم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن
جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر تحفہ دیا اور وہ (یعنے
صعب بن جثامہ) ابواء یا ودان (یہ دونوں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مواضعات
ہیں) میں تھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو پھیر دیا پس جب آپ نے ملاحظہ فرمایا
کہ میرے چہرے پر ناراضی ہے تو آپ نے فرمایا ہم تیرا حصہ نہیں پھیرتے کسی وجہ سے
بلکہ اس وجہ سے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں (محرم کو خشکی کا شکار کرنا درست نہیں
اسی طرح وہ جانور بھی درست نہیں جو اس کے لئے شکار کیا جائے اور اگر شکار کا جانور
زندہ محرم کو لاکر تحفہ دیا جائے تو بھی اس کا کھانا درست نہیں ہے)۔ عن جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لحم صید البر لکم
حلال وانتم حرم مالم تصیدوہ او تصد لکم۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے
لئے حلال ہے درآنحالیکہ تم احرام باندھے ہو جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے واسطے

حم خ م ت س ق

م د ت س

شکار کیا جائے (اگر تم خود شکار کرو یا تمھارے لئے شکار کیا جائے تو حالت احرام میں تمکو وہ درست نہیں لیکن اگر کوئی جانور نہ تم نے شکار کیا ہو نہ تمھارے واسطے شکار کیا گیا ہو تو تم کو اسکا کھانا درست ہے جیسا کہ اوپر گذرا) عن ابن ابی عمار قال سالت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما عن الضبع فقال کلھا قال قلت آکلھا قال نعم کلھا بامری قلت صیدھی قال نعم قلت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم۔

ابن ابی عمار نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بجو کے بارے میں کہ کہ آیا اس کو کھاؤں) یا نہ کھاؤں جب احرام نہ ہو) جابر بن عبد اللہ نے کہا اسکو کھاؤ ابن ابی عمار نے کہا کیا میں اسکو کھاؤں انھوں نے کہا ہاں میرے حکم سے کھالے میں نے پوچھا کیا وہ شکار میں داخل ہے انھوں نے کہا ہاں (پھر) میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انھوں نے کہا ہاں (گویا یہ حدیث مرفوع[1] ہے جس سے معلوم ہوا کہ بجو حلال ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سلف صالحین ہر امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال افعال احکام وغیرہ کے ہی متلاشی اور جویاں رہتے تھے ان کو زید اور بکر کے اقوال وافعال سے کچھ سروکار نہ تھا اور یہی عمل ہر مسلمان کا ہونا چاہیئے مگر افسوس اس زمانہ میں ہر شخص اپنے اپنے امام کے اقوال کے پیچھے پڑا ہے اور اس کے اقوال کا کسی کو خیال یا پرواہ نہیں ہے جو ہر امام کا امام ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ امام شافعی کی یہ حدیث دلیل ہے کہ بجو حلال ہے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الضبع قال ھی صید وفیھا کبش۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے بارہ میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ شکار ہے (اور جب محرم اس کا شکار کرے تو) اس میں ایک مینڈھا دینا ہوگا۔ عن سالم عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لا جناح فی قتلھن فی الحرم والاحرام (وقال ابن ھاشم فی الحل والحرم) الفارۃ

حم ت س ق

حم خ م د س

[1] مرفوع وہ حدیث ہے جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر رکھتا ہو ۱۲۔

والحدأة والغراب والعقرب والكلب العقور۔ سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جن کا حرم اور احرام یا حل اور حرم میں مارنا کچھ گناہ نہیں ہے (۱) چوہا (۲) چیل (۳) کوا (۴) بچھو (۵) کٹھنا کتا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرم میں محرم کو ان پانچ موذی جانوروں کا مارنا جائز ہے اور ایک اور حدیث میں کوے کے بجائے سانپ کا ذکر ہے اور کٹھنے کتے میں ہر وہ جانور بھی داخل ہے جو لوگوں کو کاٹے یا حملہ کرے جیسے شیر، چیتا۔ ریچھ۔ بھیڑیا۔ شرزہ۔ اور یہی حکم بچھو پسّو کھٹمل وغیرہ کا ہے) عن عبد اللہ بن حنین قال اختلف ابن عباس والمسور بن مخرمۃ رضی اللہ عنہما فی غسل المحرم راسہ وھما بالعرج فارسلونی الی ابی ایوب رضی اللہ عنہ فاتیتہ فوجدتہ یغتسل بین قرنی بئر فسلمت فضم الثوب الی صدرہ فقلت ارسلنی الیک ابن اخیک اسألک کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ ھٰکذا فاقبل بیدیہ علی راسہ مقبلا ومدبرا قال ھٰکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ۔ عبداللہ بن حنین کہتے ہیں کہ ابن عباس (عبداللہ) اور مسور بن مخرمہ میں عرج میں محرم کے سر دھونے کے بارے میں جھگڑا ہوا (لڑائی نہیں بلکہ اختلاف) تو انھوں نے مجھ کو ابوایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ کے پاس (مسئلہ پوچھنے کے واسطے) بھیجا میں انکے پاس آیا اور ان کو کنوئیں کے دونوں تھموں کے درمیان نہاتے ہوئے پایا (اور ان پر کپڑے کا پردہ تھا) میں نے ان کو سلام کیا تو انھوں نے سینہ تک کپڑا سمیٹ لیا میں نے کہا کہ آپ کے بھتیجے (ابن عباس) نے آپ کے پاس یہ پوچھنے کے واسطے بھیجا ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (حالت احرام میں) کیونکر سر دھوتے ہوئے دیکھا ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح اپنا سر دھوتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ اپنے ہاتھ کو اپنے سر پر آگے لائے اور پیچھے کو لے گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح اپنے سر کو دھوتے ہوئے دیکھا ہے (احرام میں سر کو صرف پانی سے دھو سکتے ہیں اور ایسی چیز سے سر کو نہ دھوئیں جس سے

حاشیہ: حرم (خاص مکہ معظمہ اور اس کے اطراف و جوانب) ... کا علاقہ مراد ہے۔
حاشیہ: یعنی حالت احرام میں یا بغیر احرام۔
حاشیہ: ... مقصود ... سے کل کھٹمل ...
محرم غسل کرسکتا ہے
ایک گاؤں کا نام

جوں مریں یا اتنی زور سے سرکو نہ رگڑیں جس سے جوں کے مرنے کا ڈر ہو) عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم۔ ابن عباس (خ م د ت س)
رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے
(امام ابو حنیفہ۔ امام شافعی۔ امام احمد اور اسحٰق کا اسی حدیث پر عمل ہے)۔ عن نبیہ
قال اشتکی عمر بن عبید اللہ بن معمر عینیہ فلما اتی الروحاء اشتد بہ فارسل
الی ابان بن عثمان فارسل ابان ان عثمان رضی اللہ عنہ حدث عن النبی صلی اللہ (حم م د ت س)
علیہ وسلم انہ قال یضمدھما بالصبر۔ نبیہ (بن وہب) سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ
بن معمر کی آنکھیں دکھنی لگیں (اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے) پس جب وہ روحاء کو
پہنچے تو درد میں شدت ہوگئی اسلئے انھوں نے اپنا آدمی ابان بن عثمان کے پاس
بھیجا اور ابان نے اپنے آدمی کو (ان کے پاس) بھیجا (اور یہ کہدیا کہ) عثمانؓ نے
ان سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ان پر ایلوے
کا لیپ کردو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم اگر کوئی دوا لگائے تو کوئی مضائقہ نہیں
ہے بشرطیکہ اس دوا میں خوشبو نہو)۔ عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (طا حم م د ت س ق)
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ اپنا نکاح کرے اور
نہ کسی دوسرے کا نکاح (وکالۃً یا ولایۃً) کرائے اور نہ نکاح کا پیام بھیجے (امام مالک
اوزاعی۔ شافعی۔ احمد۔ اسحٰق کا یہی مذہب ہے مگر امام ابو حنیفہ۔ ثوری۔ ابراہیم نخعی
ابو یوسف کے نزدیک محرم نکاح کرسکتا ہے مگر احرام کھولنے تک جماع نہ کرے)۔ عن
میمونۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسرف (حم د ت س ق)
ونحن حلالان۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرف میں نکاح کیا اور ہم دونوں حلال تھے (احرام باندھے
نہ تھے)۔ عن عمرو ابی الشعثاء ان ابن عباس رضی اللہ عنہما قال تزوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم میمونۃ رضی اللہ عنہا وھو محرم فاخبرت بہ الزھری قال اخبرنی

سرف۔ مکہ کے قریب ایک مقام

یزید بن الاصم وهی خالته ان النبی صلی الله علیه وسلم تزوجها و هو حلال و هی
حلال ۔ عمرو ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا (یہ ابن عباس رض
کا وہم ہے صحیح یہ ہے کہ اس وقت نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم محرم تھے اور نہ حضرت میمونہ
رضی اللہ عنہا) تو میں نے اس کی خبر زہری کو کی انھوں نے کہا مجھ کو حضرت میمونہ رضی اللہ
عنہا کے بھانجے یزید بن اصم نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ
عنہا سے نکاح کیا جب آپ بھی حلال تھے اور وہ بھی حلال تھیں (یعنی دونوں میں سے کوئی
بھی احرام باندھے ہوئے نہ تھا) ۔ عن عطاء ان صفوان بن یعلی بن امیة اخبره ان
یعلی کان یقول لعمر بن الخطاب رضی الله عنه لیتنی اری نبی الله صلی الله علیه
وسلم حین ینزل علیه فلما کان النبی صلی الله علیه وسلم بالجعرانة وعلی النبی
صلی الله علیه وسلم ثوب قد اظلل به علیه معه فیه ناس من اصحابه منهم
عمر رضی الله عنه اذ جاءه رجل علیه جبة متضمخ بطیب فقال یا رسول الله
کیف تری فی رجل احرم بعمرة فی جبة بعد ما تضمخ بطیب فنظر الیه النبی
صلی الله علیه وسلم ساعة ثم سکت فجاءه الوحی فاشار عمر رضی الله عنه
بیده الی یعلی بن امیة تعال قال فجاء یعلی فادخل راسه فاذا النبی صلی الله
علیه وسلم محمر الوجه یغط ساعة ثم سری عنه فقال این السائل الذی سألنی
عن العمرة آنفا فالتمس الرجل فجیئ به فقال النبی صلی الله علیه وسلم اما الطیب
الذی بك فاغسله ثلاث مرات واما الجبة فانتزعها ثم اصنع فی عمرتك ما تصنع
فی حجك ۔ عطاء سے روایت ہے کہ ان کو صفوان بن یعلی بن امیہ نے (یہ) خبر دی کہ
(ان کے باپ) یعلی رض عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے کاش میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نازل ہوتے وقت دیکھا ہوتا (کہ آپ پر کس طرح وحی اترتی ہے
اور اس وقت آپکی کیا حالت ہوجاتی ہے) پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ عہ میں تھے
اور آپ کے اوپر ایک کپڑا (چادر) تھا جس سے آپ پر اور آپ کے چند اصحاب پر جنمیں

محمر ثم سری

عہ مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان ایک مقام ہے جسکو جعرانہ عمرہ کہتے ہیں ۱۲ ۔

حضرت عمرؓ بھی تھے سایہ کیا گیا تھا کہ یکایک آپ کے پاس ایک آدمی جبہ پہنے ہوئے خوشبو
میں لتھڑا ہوا آیا اور آپ سے پوچھنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس
شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے جبہ میں احرام باندھا اور اس نے
پہلے اپنے آپ کو خوشبو میں لتھڑا تھا (یہ سنکر) آپ نے اس کو تھوڑی دیر دیکھا پھر
خاموش ہو گئے اتنے میں آپ پر وحی آئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیؓ بن امیہ کو
ہاتھ کے اشارہ سے بلایا چنانچہ یعلی آئے اور اپنی سرکو کپڑے کے اندر کرلیا اور ناگاہ
دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آپ نے تھوڑی دیر خراٹے لگائے
پھر (جب وحی اتر چکی آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے
عمرہ کے متعلق مسئلہ پوچھا تھا وہ آدمی تلاش کرکے آپ کے پاس لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو خوشبو تجھ پر ہے اس کو سہ بارہ دھو ڈال اور جبہ کو اتار دے پھر وہی کر جو حج
میں کرتا ہے (یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ احرام باندھنے کے بعد اگر
کپڑے یا بدن میں خوشبو کا اثر باقی رہے تو دھو ڈالنا چاہیئے اور امام مالک اور محمد
بن حسن کا یہی مذہب ہے اور جمہور نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یعلی کا قصہ جعرانہ کے
متعلق ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور یہ واقعہ سنہ ۸ ہجری میں ہوا
جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے اور پہلے حدیث گذر چکی ہے جس سے یہ ثابت ہوا کہ
حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں سے احرام باندھتے
وقت خوشبو لگائی تھی اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے جو سنہ ۱۰ ہجری میں وقوع پذیر ہوا
ہے پس جو حکم بعد کا ہے اسی پر عمل کیا جاتا ہے)۔ عن صفوان بن یعلی عن ابیہ رضی اللہ
عنہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ فاتاہ رجل علیہ مقطعۃ
یعنی جبۃ وهو متضمخ بالخلوق فقال یا رسول اللہ انی احرمت بالعمرۃ وعلی هذہ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت تصنع فی حجك قال کنت انزع هذہ
المقطعۃ واغسل هذا الخلوق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت صانعا
فی حجك فاصنعه فی عمرتك۔ صفوان بن یعلی اپنے باپ (یعلی) رضی اللہ عنہ سے

حمم

روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جعرانہ میں تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا جو جبہ پہنے اور خلوق میں لتھڑا ہوا تھا اور آپ سے عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے عمرہ کا احرام اس حالت میں باندھا کہ میرے بدن پر یہ جبہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو حج میں کیا کیا کرتا تھا؟ اس نے عرض کی کہ میں اس جبہ کو اتار دیتا اور اس خلوق (خوشبو) کو دھوڈالتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ تو اپنی حج میں کرتا تھا وہی اپنے عمرہ میں کر (یعنی جبہ اتار دے اور خلوق کو دھوڈال)۔ عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرما فاذاہ القمل فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحلق راسہ وقال صم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین مدین مدین او انسک بشاۃ ای ذلک فعلت اجزاء عنک۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے تھے (صلح حدیبیہ کے زمانہ میں) تو جوؤں نے ان کو ایذا دی (اور ان کو بصارت جانے کا خوف ہوا جوؤں کے کاٹنے نوچنے اور دماغ کے ضعیف ہوجانے سے تو اللہ تبارک وتعالےٰ نے یہ آیت اتاری۔ فمن کان منکم مریضا اوبہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک یعنی جو تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی آفت ہو تو وہ فدیہ دے روزے یا صدقہ یا قربانی سے) لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سر منڈانے کا حکم فرمایا اور فرمایا (کہ اس کا کفارہ اس طرح دے کہ) تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو دو دو مد (یعنی نصف نصف صاع) دے یا بکری قربانی کر اور انہیں سے جو کوئی کام تو کریگا وہ تیری طرف سے فدیہ کی ادائی کے لئے کافی ہوجائے گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر سے احرام والے کو سر منڈانا درست ہے اور اسپر کفارہ واجب ہے یعنی ۳ روزے رکھے یا ۶ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا ایک جانور قربانی دے اور ان تینوں میں سے جو چاہے کرلے اس کا کفارہ ادا ہوجائے گا)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمسک

[حاشیہ: لے جعرانہ ایک مقام کا نام ہے ... خوشبو ... جو زعفران سے ... بنائی جاتی ہے ...]

حم ع

خ م د ت ن ق

عن التلبية فی العمرة اذا استلم الحجر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ میں حجر اسود کو بوسہ دیتے تو لبیک پکارنا موقوف کرتے۔ عن ابن عمر قال قبل عمر رضی الله عنه الحجر ثم قال اما والله لقد علمت انك حجر ولولا انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبلك ما قبلتك۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر فرمایا آگاہ ہو جا قسم اللہ کی میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے (نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان) اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے (ہرگز) بوسہ نہ دیتا۔ عن نافع قال رایت ابن عمر رضی الله عنهما استلم الحجر بیده ثم قبل یده فقال ما ترکته منذ رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یفعله۔ نافع نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا پھر اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا پھر فرمایا کہ میں نے اس کو (کبھی) نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا۔

عن جابر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما قدم مکة اتی الحجر فاستلمه ثم مضی علی یمینه فرمل ثلاثا ومشی اربعا۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ (مکرمہ) میں تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے اس کو ہاتھ لگایا (یا بوسہ دیا) پھر اس کے داہنے طرف چلے (یعنی طواف شروع کیا) تو آپ (طواف کے) ۳ پھیروں میں دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چلے اور (باقی) چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے۔ عن جابر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رمل من الحجر الی الحجر ثلاثا ومشی اربعا۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (طواف القدوم میں) حجر اسود سے حجر اسود تک ۳ پھیروں میں جلدی جلدی مونڈھے ہلاتے چلے اور (باقی) ۴ پھیروں میں معمولی چال چلے۔ عن عبد الله بن السائب انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول فی ما بین رکن بنی جمح والرکن الاسود

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان (یہ دعا) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کہتے ہوئے سنا۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الطواف بالبیت و بین الصفا والمروۃ ورمی الجمار لاقامۃ ذکر اللہ تعالی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اور کنکریاں مارنا یہ سب اللہ تعالے کے یاد کے واسطے مقرر کئے گئے۔ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا انہا قالت اما الذین کانوا جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا۔ حضرت عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے انھوں نے کہا جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندہا تھا انھوں نے ایک ہی طواف کیا۔ عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ طافوا بالبیت طوافا واحدا لحجہم وعمرتہم وسعوا بین الصفا والمروۃ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف (بیت اللہ) کا کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی (یعنی قارن کے لئے ایک طواف کا کرنا کافی ہے)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اہل بالحج والعمرۃ کفاہ لہما طواف واحد ثم لا یحل حتی یحل منہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندہا (یعنی قران کیا) تو ان دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے لیکن وہ شخص حلال نہ ہوگا یہاں تک کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام کھولے (اہلحدیث اور امام شافعی اور امام احمد اور اکثر علما کا قول ان ہی احادیث کے موافق ہے کہ قران میں حج اور عمرہ

دونوں کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی لازم ہیں)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف بالبیت صلوٰۃ ولکن اللہ احل لکم فیہ المنطق فمن نطق فلا ینطق الا بخیر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا خانۂ کعبہ کا طواف کرنا نماز ہے (لیکن نماز اور طواف میں اس قدر فرق ہے کہ نماز میں بات نہیں کرسکتے اور اس میں بات کرتے ہیں جیسا کہ مذکور ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہارے لئے بات کرنا حلال کیا ہے پس جو شخص بات کرے اس کو چاہئے کہ سوا نیک بات کے اور کچھ نہ بولے (مستحب یہ ہے کہ آدمی طواف میں بات نہ کرے مگر بضرورت یا خدا تعالیٰ کا ذکر ہو یا علم کی بات)۔ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت وھی مریضۃ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ قالت وسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو عند الکعبۃ وھو یقرأ بالطور۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں (حج کرنے کے لئے گئی میں بیماری کی حالت میں آئی تو میں نے اپنی بیماری کا حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا تو سوار رہ کر لوگوں کے پیچھے طواف کرلے (تو میں نے سوار رہ کر طواف کیا) اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز میں سورہ) طور پڑھتے سنا اور آپ خانۂ کعبہ کے نزدیک (پہلو میں نماز پڑھ رہے) تھے (اس سے معلوم ہوا کہ بیمار سوار ہو کر طواف کرسکتا ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر سوار رہ کر (خانہ کعبہ کا) طواف کیا تو آپ ایک ٹیڑھی سر کی لکڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے تھے یعنی چھواتے تھے۔ عن ابی الطفیل رضی اللہ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف علی راحلتہ یستلم الارکان بمحجنہ ویقبل طرف المحجن ثم خرج الی الصفا

ت

خ م د س ق

خ م د س ق

م د ق

فطاف سبعا على راحلته۔ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (خانہ کعبہ کا) طواف اپنے اونٹ پر سوار ہوکر کرتے تو ایک ٹیڑھی سر کی لکڑی حجراسود کو چھواتے تھے پھر اس لکڑی کے کنارہ کا بوسہ لیتے تھے پھر آپ صفا اور مروہ کی طرف نکلے (روانہ ہوئے) اور اپنے اونٹ پر سوار رہ کر سات پھیرے کئے۔ عن جعفر قال ثنی ابی قال اتینا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما وھو فی بنی سلمۃ فسالناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث بالمدینۃ تسع سنین لم یحج ثم اذن فی الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج ھذا العام فنزل بالمدینۃ بشر کثیر کلھم یلتمس ان یاتم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویفعل ما یفعل فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخمس بقین من ذی القعدۃ وخرجنا معہ حتی اذا اتی ذا الحلیفۃ نفست اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسألہ کیف اصنع قال اغتسلی ثم استثفری بثوب ثم اھلی فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا استوت بہ ناقتہ علی البیداء اھل بالتوحید لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک فلبی الناس والناس یزیدون ذا المعارج ونحوہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع فلا یقول لھم شیئا فنظرت مد بصری بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من راکب وماش ومن خلفہ مثل ذلک وعن یمینہ مثل ذلک وعن شمالہ مثل ذلک قال جابر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظھرنا علیہ ینزل القرآن وھو یعرف تاویلہ فما عمل بہ من شیء عملنا فخرجنا لا ننوی الا الحج حتی اذا اتینا الکعبۃ استلم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجر الاسود ثم رمل ثلاثۃ ومشی اربعۃ حتی اذا فرغ عمد الی مقام ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم فصلی خلفہ رکعتین

حم دس

ثم قراء واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی قال ابی فقراء فیه بالتوحید وقل
یا ایها الکافرون ثم استلم الحجر وخرج الی الصفا فقرا ان الصفا والمروة من شعایر الله ثم
قال نبدأ بما بدأ الله به فرقی علی الصفا حتی اذا نظر الی البیت کبر ثم قال
لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شئ قدیر
لا اله الا الله انجز وعده وصدق عبده وهزم او غلب الاحزاب وحده ثم
دعا ثم رجع الی هذا الکلام ثم دعا ثم رجع الی هذا الکلام ثم نزل حتی اذا
انصبت قدماه فی الوادی رمل حتی اذا صعد مشی حتی اذا اتی المروة فرقی
علیها حتی اذا نظر الی البیت فقال علیها کما قال علی الصفا فلما کان السابع
عند المروة قال یا ایها الناس انی لو استقبلت من امری ما استدبرت لم
اسق الهدی ولجعلتها عمرة فمن لم یکن معه هدی فلیحل ولیجعلها عمرة قال
فحل الناس کلهم فقال سراقة بن جعشم وهو فی اسفل المروة یا رسول الله
العامنا هذا ام للابد قال فشبك رسول الله صلی الله علیه وسلم اصابعه
فقال للابد ثلاث مرات ثم قال دخلت العمرة فی الحج الی یوم القیامة قال
وقدم علی رضی الله عنه من الیمن فقدم بهدی وساق رسول الله صلی الله
علیه وسلم معه من المدینة هدایا فاذا فاطمة رضی الله عنها قد حلت ولبست
ثیابا صبیغا واکتحلت فانکر ذلك علی رضی الله عنه علیها فقالت امرنی به ابی
قال قال علی رضی الله عنه بالکوفة قال ابی هذا الحرف لم یذکره جابر رضی الله
عنه فذهبت محرشا استفتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الذی
ذکرت فاطمة قلت ان فاطمة لبست ثیابا صبیغا واکتحلت وقالت امرنی به ابی
فقال صدقت صدقت صدقت انا امرتها به قال جابر وقال لعلی رضی الله
عنه بما اهللت قال قلت اللهم انی اهل بما اهل به رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال ومعی الهدی قال فلا تحل قال وکان جماعة الهدی الذی اتی به
علی رضی الله عنه من الیمن والذی اتی به النبی صلی الله علیه وسلم مائة

فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثلاثا وستین واعطی علیا رضی اللہ عنہ فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فاکلا من لحمہا وشربا من مرقہا ثم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نحرت ھھنا ومنی کلہا منحر ووقف بعرفۃ فقال قد وقفت ھھنا وعرفۃ کلہا موقف ووقف بالمزدلفۃ فقال قد وقفت ھھنا والمزدلفۃ کلہا موقف۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ (مشہور صحابی) کے پاس آئے اور وہ (اس وقت قبیلہ) بنی سلمہ میں تھے۔ ہم نے اُن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے نسبت پوچھا انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں نو سال تک قیام فرما رہے (مگر) آپ نے حج نہیں کیا اس کے بعد لوگوں میں پکار دیا کہ اس سال (یعنی ۱۰ھ ہجری میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیجانے والے ہیں (اس خبر فرحت اثر کو سننا تھا کہ) بہت سے لوگ (۹۰ ہزار اور بقول بعض ۱۳۰۰۰۰) مدینہ منورہ میں آکر جمع ہوئے (اور ان میں سے) ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور جو آپ کریں وہی وہ کرے۔ القصہ جب ذیقعدہ کے ۵ دن باقی رہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ مکرمہ سے مکہ معظمہ کیطرف) روانہ ہوئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ رکاب چلے (اور) یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں پہونچے تھے کہ وہاں اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو جنا پس اسماء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بھیجا کہ اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کرلو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ذوالحلیفہ سے) نکلے اور جب آپ کی اونٹنی (جس کا نام قصوا تھا) (آپ کو لیکر) بیداء میدان پر کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک (ان الفاظ کے ساتھ) پکار کر کہا۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ (ترجمہ قبل ازیں گذر چکا ہے) اور لوگوں نے بھی لبیک پکاری اور

ف اس سے معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت غسل کر سکتی ہے لنگوٹ باندھ سکتی ہے اور یہ کہ نفاس والی عورت کا حج صحیح ہے ۱۲

انھوں نے (اپنے تلبیہ میں) لفظ "ذا المعارج" اور اس کے مانند زیادہ کر دیا (یعنی یوں لبیک کہی لبیک اللھم ذا المعارج لبیک یعنی اے سیڑھیوں والے یا مرتبے والے خدا وند میں تیری خدمت میں حاضر ہوں) اور (گو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم (لوگوں کے اس تلبیہ کو) سن رہے تھے مگر آپ نے ان کو کچھ نہ فرمایا (یعنی تلبیہ میں کچھ بڑھا دینے سے منع نہ فرمایا) جہاں تک میری (یعنی جابرؓ کی) نگاہ جاتی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیچھے داہنے بائیں دیکھا لوگ سوار بھی تھے اور پیدل بھی (جابرؓ نے کہا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے درمیان میں تھے اور آپ پر قرآن اترتا جاتا تھا اور آپ اس کے معنی سمجھتے جاتے تھے اور ہم لوگ تو وہی کام کرتے تھے جو آپ کرتے تھے غرض ہم نکلے اور ہم نے حج کی نیت کی تھی جب ہم کعبہ میں پہونچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (سب سے پہلے) حجر اسود کو بوسہ دیا (یعنی حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ چوم لیا) پھر (بیت اللہ کے طواف کے سات پھیروں میں سے تین پھیروں میں آپ نے رمل کیا یعنی اکڑ اکڑ کر مونڈھے ہلاتے جلدی جلدی چلے اور (باقی) چار پھیروں میں معمولی چال چلے پھر جب آپ (طواف سے) فارغ ہو گئے تو مقام ابراہیم (علیہ السلام) کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے پیچھے دو رکعات نماز (شکرانہ کی) ادا فرمائی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی (یعنی مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ) میرے باپ (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ آپ نے دو رکعتوں میں قل ھو اللہ احد اور قل یا ایھا الکافرون (کی سورتیں) پڑھیں پھر حجر اسود کو استلام کر کے صفا کی طرف (مسجد کے اس دروازے سے) نکلے (جس کو باب الصفا کہتے ہیں) پھر جب آپ صفا کے نزدیک پہونچے تو (آیت) پڑھی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ (صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) اس کے بعد آپ نے فرمایا ہم (سعی کو) اس چیز (صفا) سے شروع کرتے ہیں جس کا نام (اللہ تبارک وتعالے) نے پہلے لیا ہے پھر آپ صفا پر چڑھ گئے اور جب آپ نے خانہ کعبہ کو دیکھ لیا تو تکبیر کہی پھر فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر تلبیہ میں کچھ زیادہ کیا جائے تو جائز ہے۔

لا شریک له له الملك وله الحمد وهو علی کل شئی قدیر لا اله الا الله انجز وعده وصدق عبده وهزم الاحزاب وحده (اللہ ایک ہے کوئی معبود سچا نہیں سوا اس کے اوس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے واسطے تعریف سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اللہ کے سوا کوئی اور سچا معبود نہیں ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو سچ کر دکھایا اور اس نے اکیلے نے کافروں کے گروہوں کو شکست دی پھر آپ نے دعا کی تو انھیں کلمات کو دہرایا پھر آپ نے دعا کی تو انھیں کلمات کو دہرایا اس کے بعد آپ (مروہ جانے کے لئے) اترے جب نشیب میں آپ کے قدم پہونچے وادی کے اندر تو دوڑ کر چلے جب نشیب سے چلکر اوپر چڑھنے لگے تو معمولی رفتار سے چلے یہاں تک کہ مروہ پر آئے تو اس پر چڑھے اور جب کعبہ کو دیکھا تو تکبیر کہی جیسی صفا پر کہی تھی پس جب سات (اخیر کا) پھیرا مروہ پر ختم ہوا تو آپ نے فرمایا اے لوگو اگر مجھ کو پہلے سے وہ حال معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہو (یعنی تم پر احرام کھولنا شاق گذریگا بغیر میرے احرام کھولے ہوئے یا یہ امر کہ عمرہ حج کے مہینوں میں درست ہے یا یہ امر کہ تم کو مکے میں جاکر احرام کھول ڈالنا پڑے گا) تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کے بدلے عمرہ کرتا (یعنی حج کو عمرہ کر ڈالتا مگر چونکہ ہدی ساتھ لایا ہوں اس لئے احرام نہیں کھول سکتا ہوں) اور تم میں سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حج کو عمرہ کرے پس سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا (مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جن کے پاس ہدی تھی انھوں نے احرام نہیں کھولا) اور سراقہ بن جعشم نے اسفل وادی سے پوچھا یا رسول اللہ یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا) اسی سال میں درست ہے یا ہمیشہ کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر تین مرتبہ فرمایا ہمیشہ کے لئے (درست ہے) پھر فرمایا عمرہ حج میں قیامت تک شریک ہوگیا (جابر نے کہا) اور حضرت علیؓ ہدی لیکر یمن سے تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے ساتھ مدینہ (منورہ) سے ہدی لائے تھے

ف اس سے معلوم ہوا کہ حج کے احرام کو عمرہ سے فسخ کرنا جائز ہے یعنی اگر حج کا احرام باندھا ہو تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر آٹھویں کو حج کا احرام باندھکر حج ادا کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ہدی اپنے ساتھ قربانی لایا ہو تو اسکو عمرہ کر کے احرام کھولنا درست نہیں۔

پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اچانک اپنا احرام کھول ڈالا اور رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگا لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا (اور کہا تم کو کس نے ایسا حکم دیا) انھوں نے کہا میرے باپ نے مجھ کو ایسا حکم دیا امام باقر نے کہا کہ حضرت علی رضؓ نے کوفہ میں فرمایا (امام جعفر رضؓ صادق نے کہا کہ میرے باپ امام محمد باقر رضؓ نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ الفاظ بیان نہیں کئے ہیں بلکہ یہ مقولہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے جو کہتے ہیں کہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ رضؓ کی شکایت کروں اور آپ صلعم سے اس بارہ میں فتوی طلب کروں جس کا ذکر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا ہے میں (حضرت علی رضؓ) نے کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے رنگین کپڑے پہن لئے ہیں اور سرمہ لگا لیا ہے اور یہ کہتی ہیں کہ ایسا کرنے کے لئے میرے باپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ کو حکم فرمایا ہے آپ نے فرمایا (فاطمہ رضؓ نے) سچ کہا (حضرت فاطمہ رضؓ) نے سچ کہا (حضرت فاطمہ رضؓ) نے سچ کہا میں نے ان کو ایسا ایسا کرنے کا حکم دیا تھا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے احرام باندھتے ہوئے کیا نیت کی تھی علی رضؓ نے کہا میں نے یہ نیت کی تھی کہ میں اس چیز کا اہلال کرتا ہوں (لبیک پکارتا ہوں) جس کا اہلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا (پھر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ ہدی ہے (اور جب تمھارے پاس بھی ہدی ہے تو تم بھی احرام نہ کھولنا جابر رضؓ نے کہا علی رضؓ یمن سے اپنے ساتھ ہدی کے جتنے جانور لائے تھے اور جتنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ سے) اپنے ساتھ لیکر آئے سب ملا کر سو ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ترسٹھ اونٹوں کو نحر (قربانی) کیا اور باقی اونٹوں کو علی رضی اللہ عنہ کو دیدیا تو علی رضؓ نے باقی اونٹوں کو نحر کر دیا۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی ہدی میں شریک فرمایا پھر حکم صادر فرمایا کہ ہر ایک اونٹ میں سے گوشت کا ایک ایک پارچہ لیا جائے وہ سب پارچے ایک دیگ (ہانڈی) میں ڈالے (اور پکائے) گئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور علیؓ نے ان کو کھایا اور ان کا شوربا پیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے اس جگہ نحر کیا اور منیٰ سارا نحر کا مقام ہے اور آپ عرفہ میں ٹھیرے
اور فرمایا میں اس جگہ ٹھیرا اور عرفات سارا ٹھیرنے کی جگہ ہے اور آپ مزدلفے میں
ٹھیرے اور فرمایا میں اس جگہ ٹھیرا اور مزدلفہ سارا ٹھیرنے کی جگہ ہے۔ عن عائشة
رضی الله عنها قالت خرجنا لا نذکر الا الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا ابکی فقال احضت قلت نعم
فقال ان هذا شئ کتبه الله علی بنات آدم فاقضی ما یقضی المحرم غیر ان
لا تطوفی بالبیت۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم (آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) نکلے ہماری نیت حج ہی کی تھی پس جب ہم سرف میں
پہونچے تو مجھے حیض آگیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس
تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیا تم کو حیض آیا میں نے کہا جی ہاں
آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ جل جلالہٗ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھدی تم حج
کے وہ تمام ارکان ادا کرو جو محرم ادا کرتا ہے صرف خانہ کعبہ کا طواف مت کرو۔ عن
عروة بن مضرس رضی الله عنه قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم وهو
بالمزدلفة فقلت اتیتک من جبلی طیئ وقد اکللت راحلتی ولم ادع جبلا
الا وقفت علیه فقال من شهد الصلوة معنا ووقف بعرفة من لیل او نهار فقد
قضی تفثه وتم حجه۔ عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا اور آپ مزدلفہ میں تھے میں نے کہا میں آپ کے پاس طئے کے
پہاڑوں سے چلا آتا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو تھکا مارا (کیونکہ راستہ میں) کوئی
ٹیکرہ مجھ کو نہیں ملا کہ میں اس پر نہ ٹھیرا ہوں آپ نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ نماز
میں شریک رہے (یعنی مزدلفہ میں مغرب اور عشا ہمارے ساتھ پڑھے) اور
(اس سے پہلے) عرفات میں رات یا دن کو ٹھیر چکا ہو تو وہ میل کچیل دور کرے اس کا
حج پورا ہوگیا (یعنی منیٰ میں آکر کنکریاں مارکر قربانی کرکے احرام کھول ڈالے نہائے دھوئے

حم غ م س ق

حم د ت س ق

میل کچیل دور کرے)۔عن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی قال سمعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول الحج عرفات ثلاثا فمن ادرک عرفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد
ادرک ۔ عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ۳ بار فرماتے
سنا کہ "حج عرفات میں ٹھیرنا ہے" پس جو شخص فجر کے طلوع ہونے سے پیشتر عرفات
میں ٹھرنا پالے اس نے حج پالیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات میں ٹھہرنا فرض
ہے اور اس کا وقت نویں ذیحجہ کے زوال سے لیکر دسویں شب کے طلوع فجر تک ہے
اس مابین میں اگر ایک ساعت بھی عرفات میں ٹھہریگا تو حج مل جائے گا)۔عن محمد قال
دخلت علی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فقلت اخبرنی عن حجۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال بیدہ فعقد تسعا ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی الناس فی العاشرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم المدینۃ بشر کثیر کلھم یلتمس ان یاتم
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعمل بمثل عملہ فخرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وخرجنا معہ حتی اتینا ذا الحلیفۃ فولدت اسماء بنت عمیس محمد
بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف
اصنع قال اغتسلی واستذفری بثوب واحرمی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت بہ ناقتہ علی البیداء
نظرت الی مد بصری من بین یدیہ من راکب وماش وعن یمینہ مثل ذلک
وعن یسارہ مثل ذلک ومن خلفہ مثل ذلک ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بین اظہرنا وعلیہ ینزل القرآن وھو یعرف تاویلہ فما عمل بہ من شئ
عملنا بہ فاھل بالتوحید لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان
الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک قال واھل الناس بھذا الذی یھلون
بہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیھم شیئا منہ ولزم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تلبیتہ قال جابر رضی اللہ عنہ لسنا ننوی الا الحج لسنا

مدت س ق

مدق س

نعرف العمرة حتی اذا اتینا البیت معه استلم الرکن فرمل ثلاثا ومشی اربعا
ثم نفذ الی مقام ابراهیم فقراء واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی فجعل
المقام بینه وبین البیت قال وکان ابی یقول ولا اعلمه ذکره عن النبی
صلی الله علیه وسلم یقراء ثم فی الرکعتین بقل هو الله احد وقل یا ایها
الکافرون ثم رجع الی البیت فاستلم الرکن ثم خرج من الباب الی الصفا فلما
دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروة من شعائر الله ابداء بما بدأ الله به فبدأ
بالصفا فرقی علیها حتی رائی البیت فکبر الله ووحده وقال لا اله الا الله وحده
لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شئ قدیر لا اله
الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بین
ذلک وقال مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الی المروة حتی اذا انصبت قدماه
رمل فی بطن الوادی حتی اذا صعدنا مشی حتی اتی المروة فصنع علی المروة کما
صنع علی الصفا حتی اذا کان آخر طواف علی المروة قال لو انی استقبلت من
امری ما استدبرت لم اسق الهدی ولجعلتها عمرة فمن کان منکم لیس معه
هدی فلیحلل ولیجعلها عمرة فحل الناس کلهم وقصروا الا النبی صلی الله علیه
وسلم ومن کان معه هدی فقام سراقة بن جعشم فقال یا رسول الله
العامنا هذا ام لابد فشبک رسول الله صلی الله علیه وسلم اصابعه
فی الاخری ثم قال دخلت العمرة فی الحج هکذا مرتین لابل لابد ابد قال و
قدم علی رضی الله عنه من الیمن ببدن النبی صلی الله علیه وسلم فوجد
فاطمة رضی الله عنها ترجلت ولبست ثیابا صبغا واکتحلت فانکر علی رضی الله
عنه ذلک علیها فقالت ابی امرنی بهذا قال فکان علی رضی الله عنه یقول ذهبت
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم محرشا علی فاطمة فی الذی صنعت
مستفتیا لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی الذی ذکرت عنه وانکرت
ذلک علیها فقال صدقت صدقت ماذا قلت حین فرضت الحج قال قلت

اللهم انی اهل بما اهل به رسولك صلی الله علیه وسلم قال فان معی الهدی فلا تحل فکان جماعة الهدی من الذی قدم به علی من الیمن والذی اتی به النبی صلی الله علیه وسلم من المدینة مائة فحل الناس کلهم وقصروا الا النبی صلی الله علیه وسلم ومن کان معه هدی فلما کان یوم الترویة و وجهوا الی منی اهلوا بالحج فرکب رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی بمنی الظهر والعصر والمغرب والعشاء والصبح ثم مکث قلیلا حتی طلعت الشمس امر بقبة له من شعر فضربت له بنمرة فسار رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا تشك قریش ان رسول الله صلی الله علیه وسلم واقف عند المشعر الحرام بالمزدلفة کما کانت قریش تصنع فی الجاهلیة فاجاز رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اتی عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتی اذا زاغت الشمس امر بالقصوآء فرحلت له فرکب حتی اتی بطن الوادی فخطب الناس فقال ان دمآءکم واموالکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا فی شهرکم هذا فی بلدکم هذا الا وان کل شئ من امر الجاهلیة موضوعة تحت قدمی هاتین و دمآء الجاهلیة موضوعة تحت قدمی هاتین واول دم اضعه دمآءنا دم ابن ربیعة بن الحارث کان مسترضعا فی بنی سعد فقتلته هذیل وربی الجاهلیة موضوع واول ربی اضعه ربانا ربی العباس بن عبد المطلب فانه موضوع کله اتقوا الله فی النسآء فانکم اخذتموهن بامانة الله واستحللتم فروجهن بکلمة الله وان لکم علیهن ان لا یوطئن فرشکم احدا تکرهونه فان فعلن فاضربوهن ضربا غیر مبرح ولهن علیکم رزقهن وکسوتهن بالمعروف وانی قد ترکت فیکم مالن تضلوا بعده ان اعتصمتم به کتاب الله وانتم مسئولون عنی فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت رسالات ربك ونصحت لامتك وقضیت الذی علیك فقال باصبعه السبابة یرفعها الی السمآء وینکبها الی الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثم اذن بلال ثم اقام فصلی الظهر

ثم اقام فصلى العصر لم يصل بينهما شيئا ثم ركب القصوآء حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصوآء الى الصخرات وجعل جبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غابت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حتى غاب القرص واردف اسامة بن زيد رضى الله عنهما خلفه فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شنق القصوآء الزمام حتى ان راسها ليصيب مورك رحله ويقول بيده اليمنى السكينة كلما اتى حبلا من الحبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى المزدلفة فجمع بين المغرب والعشآء باذان واحد وإقامتين ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع الفجر فصلى الفجر حتى تبين الصبح قال ابن يحيى قال لنا حسن بن بشير فى هذا الحديث عن جابر فى هذا الموضع باذان واقامة ولم يقله النفيلى ثم ركب القصوآء حتى اتى المشعر الحرام فرقى عليه فحمد الله وكبره وهلله فلم يزل واقفا حتى اسفر جدا ثم دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان تطلع الشمس واردف الفضل بن عباس رضى الله عنهما وكان رجلا حسن الشعر ابيض وسيما فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم مر الظعن يجرين فطفق الفضل ينظر اليهن فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل ويصرف الفضل وجهه الى الشق الآخر ينظر حتى اذا اتى محسرا حرك قليلا ثم سلك الطريق الوسطى التى تخرجك على الجمرة الكبرى حتى اتى الجمرة التى عند الشجرة فرمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة منها حصى الخذف رمى من بطن الوادى ثم انصرف الى المنحر فنحر بيده ثلاثا وستين وامر عليا رضى الله عنه فنحر ما غبر يقول ما بقى واشركه فى الهدى ثم امر من كل بدنة ببضعة فجعلت فى قدر فطبخت فاكلا من لحمها وشربا من مرقها ثم افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم الى البيت فصلى بمكة الظهر فاتى بنى عبد المطلب وهم يسقون على زمزم فقال انزعوا بنى عبد المطلب فلولا ان يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم

فنا ولوه دلوا فشرب صلی الله علیه وسلم منه کتب الی جمیل بن الحسن قال ثنا محبوب یعنی ابن الحسن قال ثنا داؤد عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وقف بعرفات فلما قال لبیك اللهم لبیك قال انما الخیر خیر الآخرة۔ امام محمد (باقر) سے روایت ہے کہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج بتلائیے انھوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ۹ کا شمار بتلایا (عقد انامل سے) پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک (مدینہ میں) رہے (مگر) آپ نے حج نہیں کیا اس کے بعد دسویں سال لوگوں میں پکار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے والے ہیں بہت سے لوگ (یہ خبر سنکر) مدینہ میں جمع ہوئے ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور جو آپ نے کیا وہ کرے تو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہونچے (اور یہاں) اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابوبکر کو جنا اور اسماء بنت عمیس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کرلو اور لنگوٹ باندھ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندھ لو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں نماز پڑھی پھر قصوا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کا نام تھا) پر سوار ہوئے اور جب آپ کا اونٹ بیداء کے میدان پر کھڑا ہوا (جابرؓ نے کہا جہاں تک میری نگاہ جاتی تھی میں نے آپ کے آگے سوار اور پیدل دیکھے اور آپ کے داہنے جانب بھی یہی حال تھا اور بائیں طرف بھی اسی طرح سوار و پیدل نظر آتے تھے اور آپ کے پیچھے بھی اسی طرح سوار اور پیدل دکھائی دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے درمیان میں تھے اور آپ پر قرآن اترتا جاتا تھا اور آپ اس کے معنی سمجھتے تھے اور ہم لوگ تو جو کام آپ کرتے تھے وہی کرتے تھے) آپ نے لبیک پکار کر کہا (جس کے الفاظ یہ ہیں لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ یعنی میں تیری خدمت میں

حاضر ہوتا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں تیری خدمت میں حاضر ہوتا ہوں سب تعریف اور نعمت تجھی کو سجتی ہے اور سلطنت بھی تجھی کو ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور لوگوں نے بھی لبیک پکاری جو پکارتے تھے (یعنی زیادتی الفاظ کے ساتھ) آپ نے ان کو منع نہیں فرمایا اور اپنی لبیک کہتے رہے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے حج کے سوا (کسی اور کی) نیت نہیں کی تھی اور ہم تو عمرہ کو جانتے بھی نہ تھے جب ہم بیت اللہ پہونچے تو (سب سے پہلے) آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا (یعنی حجر اسود کو ہاتھ لگا کر چوم لیا) پھر تین پھیروں میں رمل کی اور (باقی) چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے پھر مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور اس آیت کو پڑھا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی (یعنی مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ) تو مقام ابراہیم آپ کے اور کعبہ کے درمیان تھا آپ نے دو رکعتوں میں قل ھو اللہ احد اور قل یا ایھا الکافرون پڑھا پھر آپ بیت اللہ کی طرف لوٹے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اس کے بعد (مسجد کے) دروازے (باب الصفا سے) صفا کی طرف نکلے اور جب صفا کے قریب پہونچے آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ (یعنی صفا اور مروہ دونوں اللہ جل جلالہ کی نشانیوں میں سے ہیں) میں (سعی) کو اس چیز سے شروع کرتا ہوں جس کا نام اللہ نے پہلے لیا ہے (یعنی صفا کا) اسی وجہ سے آپ نے صفا سے شروع کیا (اس طریق پر کہ) آپ اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کو دیکھ لیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑائی اور توحید بیان کی اور فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ یعنی اللہ ایک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کو تعریف لایق اور سزاوار ہے وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ

پورا کیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی اور کافروں کے گروہوں کو اس نے اکیلے نے شکست دی پھر درمیان میں اس کے ۳ بار دعا کی اور انھیں کلمات کو کہا اس کے بعد مروہ (جانے کو) اترے جب آپ کے قدم نشیب میں پہنچے تو وادی کے اندر دوڑ کر چلے اور جب نشیب سے نکل کر اوپر چڑھنے لگے تو آپ معمولی چال سے چلے یہاں تک کہ آپ مروہ کو آئے اور مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا جب اخیر کا پھیرا مروہ پر ختم ہوا تو فرمایا اگر مجھے پہلے وہ حال معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں اپنے ہمراہ ہدی نہ لاتا اور حج کے بدلہ عمرہ کرتا پس تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حج کو عمرہ کردے لہذا سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کے پاس ہدی تھی (انھوں نے احرام نہیں کھولا اور نہ بال کتروائے) سراقہ بن جعشم کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا) اسی سال میں درست ہے یا ہمیشہ کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالکر دوبار فرمایا عمرہ حج میں شریک ہو گیا اس سال کیلئے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے کتنے اونٹ لیکر آئے تو فاطمہ رضؓ کو پایا کہ انھوں نے کنگھی کی تھی اور رنگین کپڑے پہنے تھے اور سرمہ لگایا تھا (یعنی ایسے کام کئے تھے جو محرم کو جائز نہیں ہیں یہ دیکھکر) علی رضؓ نے اس کا انکار کیا (اور کہا کس نے تم کو ایسا حکم دیا ہے) انھوں نے کہا میرے باپ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ کو ایسا کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے جابر رضؓ نے کہا علی رضؓ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فاطمہ رضؓ کی شکایت کرنے کے واسطے گیا کہ انھوں نے ایسا کیا ہے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں پوچھوں جو فاطمہ رضؓ نے ان سے کہا تھا اور جس کے متعلق میں نے ان کا انکار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ رضؓ نے سچ کہا فاطمہ رضؓ نے سچ کہا (اچھا اب یہ بتاؤ کہ) تم نے احرام باندھتے ہوئے کیا نیت کی تھی علی رضؓ نے کہا میں نے

یہ نیت کی تھی کہ میں اس چیز کا اہلال کرتا ہوں (لبیک پکارتا ہوں) جس کا اہلال تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ تو ہدی ہے پس اب احرام نہ کھولنا علی رضؓ جتنے جانور ہدی کے یمن سے لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جانور ہدی کے مدینہ (منورہ) سے لائے تھے سب ملاکر سو ہوئے سب لوگ حلال ہوگئے اور بال کترائے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے ساتھ ہدی تھی (انھوں نے احرام نہیں کھولا) جب یوم الترویہ (آٹھویں تاریخ ذیحجہ) ہوا سب لوگ منیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور حج کا احرام باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر عصر مغرب عشا اور دوسرے دن یعنی ۹ ذیحجہ کو صبح کی نماز پڑھی (یعنی منیٰ میں ۵ نمازیں پڑھیں) پھر تھوڑی دیر ٹھیرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور آپ نے حکم کیا کہ وادی نمرہ (ایک وادی عرفات کے نزدیک ہے اور وہی حرم کی حد ہے) میں بالوں کا بنا ہوا خیمہ آپ کے واسطے نصب کیا جائے پھر آپ کے لئے وادی نمرہ میں خیمہ کھڑا کیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ) سے عرفات کی طرف چلے اور قریش اس بات میں شک نہیں کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس ٹھیریں گے جیسا کہ وہ زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے (لیکن آپ وہاں نہ ٹھیرے بلکہ) اور تجاوز کرگئے (یعنی آگے بڑھ گئے) یہاں تک کہ عرفات پہنچ گئے تو دیکھا کہ وادی نمرہ میں قبہ کھڑا کر دیا جاچکا ہے آپ اس میں اترے جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ نے قصوا لانے کا حکم فرمایا اس پر پالان کیا گیا آپ اس پر سوار ہوئے یہاں تک کہ وادی کے اندر آئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور (جس کے الفاظ یہ ہیں یعنی) آپ نے فرمایا تمھاری جانیں اور مال تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے یہ دن اس مہینہ اس شہر میں حرام ہے آگاہ ہو خبردار ہوجاؤ جاہلیت کے زمانہ کی ہر بات میرے قدموں کے نیچے پامال ہوگئی (یعنی لغو اور باطل ہوگئی اس کا کوئی اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے زمانہ کے جتنے خون تھے سب معاف کئے گئے (یعنی اب ان کا نہ قصاص لیا جائے گا اور نہ دیت) اور اول خون جو میں اپنے علاقہ کے

خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث (جو آپ کے چچازاد بھائی تھے)
کا خون ہے جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور جس کو (قبیلہ) ہذیل کے لوگوں نے قتل کر ڈالا اور
جاہلیت کے زمانے کے جتنے سود[1] (بیاج سی) لوگوں پر باقی تھے وہ سب موقوف ہوئے
اور پہلا سود جس میں موقوف کرتا ہوں اپنا سود ہے (میرے چچا) عباس بن عبدالمطلب کا
کیونکہ سود بالکل موقوف کیا گیا ہے (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اے لوگو عورتوں کے
بارہ میں اللہ سے ڈرو (یعنی ان کے حقوق شرع کے موافق ادا کرو) کیونکہ تم نے انکو
اپنے قبضہ میں اللہ کے امان کے ساتھ لیا ہے (یعنی ان کے حقوق ادا کرنے کا عہد
کیا ہے) اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم[2] سے حلال کیا ہے اور تمہارا حق
ان پر یہ ہے کہ اس شخص کو تمہارے بچھونوں پر نہ آنے دیں جس کا آنا تم برا جانتے ہو
(یعنی تمہاری مرضی کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی کسی کو اجازت نہ دیں) پس اگر وہ ایسا
کریں تو ان کو ایسی مار نہ مارو جو سخت ہو (اور جس سے ان کی ہڈی ٹوٹ جائے یا جو
ان کو زخمی کر دے) اور تم پر ان کا یہ حق ہے کہ تم ان کو دستور کے موافق کھانا کپڑا دو
اور تحقیق میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اس کو پکڑے رہوگے تو ہرگز گمراہ
نہ ہوگے وہ چیز کتاب اللہ ہے (یعنی اگر تم اس پر عمل کروگے تو کبھی بے راہ نہیں ہونگے
مگر افسوس ہم نے تو اس کو پس پشت ڈالدیا اور زید و بکر کے کلام کو نعوذ باللہ اللہ پاک
کے کلام پر ترجیح دے دی اسی لئے گمراہ ہوگئے اھدنا الصراط المستقیم صراط
الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین) اور تم سے
(قیامت کے دن) میرا حال پوچھا جائے گا (کہ میں نے تم کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے
احکام حالہ پہنچائے تھے یا نہیں) تو تم کیا کہوگے انھوں نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ
بیشک آپ نے اللہ کا پیام پہنچا دیا اپنی امت کو نصیحت کی اور جو فرض آپ کا تھا اس کو
آپ نے (نہایت عمدگی سے) ادا کیا آپ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا اس کو آسمان
کی طرف اٹھایا پھر لوگوں کی طرف اس کو جھکا دیا پھر فرمایا یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ اسکے
بعد بلال رضؓ نے اذان دی اور تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر تکبیر کہی تو آپ نے

[1] نبوے آپ نے سود ایک دم موقوف فرمادیا ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے واسطے آسانی فرمادی۔

[2] فانکحوا ما طاب لکم۔

عصر کی نماز پڑھی (امت کا اسپر اجماع ہے کہ یہ جمع یہاں جائز اور مشروع ہے) اور ان
دونوں نمازوں کے بیچ میں کچھ نہ پڑھا (یعنی نفل) پھر آپ قصوا پر سوار ہوئے یہاں تک
کہ آپ عرفات کے میدان میں آئے تو اپنی اونٹنی کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور جبل مشاۃ
کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب
گیا اور تھوڑی زردی جاتی رہی اور جب سورج کی ٹکیا ڈوب گئی تو آپ نے اسامہ بن
زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور جلدی چلے (یعنی عرفات سے مزدلفہ میں
واپس ہوئے) اور اونٹ کی لگام (باگ) اتنی تنگ کی کہ اس کا سر پالان کے سرے
سے لگتا تھا (تاکہ آہستہ چلے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو) اور آپ اپنے سیدھے
ہاتھ سے لوگوں کو اشارہ کرتے جاتے تھے کہ اے لوگو آہستہ چلو جب کسی ریت کے ٹیلہ پر
آتے تو اس کی لگام کو کسی قدر ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جائے یہاں تک کہ آپ
مزدلفہ میں آئے وہاں آپ نے مغرب اور عشا کی نمازوں کو جمع کیا ایک اذان اور
دو تکبیروں سے (یعنی مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز کو جمع کیا اور ایک ہی اذان کہلوائی
اور دو اقامتیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی اسوقت
آپ نے فجر کی نماز پڑھی اور جب آپ پر فجر کھل گئی (کہا ابن یحییٰ نے کہ ہم سے اس
حدیث میں جو جابر سے روایت کی گئی ہے حسن بن بشیر نے اس جگہ یہ کہا کہ اذان اور
اقامت سے اور نفیلی نے اس کا ذکر نہیں کیا) پھر آپ قصوا پر سوار ہو کر مشعر حرام
میں آئے اور اسپر چڑھے تو آپ نے اللہ کی حمد کی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ
کہا (یعنی توحید بیان کی) پھر آپ وہاں ٹھیرے رہے حتی کہ خوب روشنی ہو گئی اس
کے بعد آپ وہاں سے آفتاب نکلنے سے پہلے روانہ ہو گئے اور اپنے پیچھے آپ
نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھا لیا اور وہ ایک شخص تھے نہایت عمدہ بال والے
گورے خوبصورت جب آپ وہاں سے چلے تو عورتیں ہودوں میں بیٹھی جا رہی تھیں فضل
ان عورتوں کی طرف دیکھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ فضل کے منہ
پر رکھ دیا فضل نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور دیکھتے رہے یہاں تک کہ آپ

وادی محسر میں آئے تو وہاں آپ نے اپنی سواری کو تھوڑی سی حرکت دی یعنی ذرا تیز
چلایا (کیونکہ یہاں اصحاب فیل پر عذاب اترا تھا اسلئے یہاں جلدی چلے کہ عذاب اور قہر
الٰہی کا مقام ہے) پھر دوسرے بیچ والے راستہ سے چلے جو جمرہ عقبہ پر لیجاتی ہے
یہاں تک کہ آئے اس جمرہ کے پاس جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریاں
اس پر ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی ہر کنکری ایسی تھی جیسے انگلی میں رکھکر پھینکتے ہیں آپ نے
کنکریاں وادی کے اندر سے ماریں پھر وہاں سے لوٹ کر آپ نحر کرنے کے مقام
پر تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے ترسٹھ اونٹوں کو نحر فرمایا اور باقی کیلئے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انھوں نے جتنے باقی تھے سب کو نحر کر دیا اور علیؓ
کو اپنی ہدی میں شریک فرمایا پھر حکم کیا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کا لیا جائے
پس وہ سب پارچے ایک دیگ میں ڈالے اور پکائے گئے آپؐ نے اور علیؓ نے
ان کو کھایا اور اس کا شوربا پیا پھر آپ بیت اللہ کی طرف چلے تو مکہ میں آنکر ظہر کی نماز پڑھی
اس کے بعد آپ عبد المطلب کی اولاد کے پاس آئے وہ زمزم کا پانی پلا رہے تھے
آپ نے فرمایا اے عبد المطلب کی اولاد پانی کھینچو اگر اس کا ڈر نہوتا کہ لوگ تمکو تمہارے
پانی پلانے پر مغلوب کریں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا (لوگ مغلوب کریں گے
یعنی اگر میں کھینچوں گا تو لوگ مجھ کو دیکھکر میری پیروی کریں گے تو تم کھینچنے سے رک جاؤگے
تو یہ کام تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا جو بہت ثواب کا کام ہے) انھوں نے ایک ڈول
کھینچکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے اس میں سے پیا مجھ کو (یعنی مولف
علیہ الرحمہ کو) جمیل بن حسن نے لکھا کہ ان کو حدیث بیان کی محبوب یعنی ابن حسن نے
انھوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد نے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے
ان کو روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عرفات میں ٹھیرے پس جب آپ نے لبیک اللھم لبیک فرمایا تو یہ کہا انما الخیر
خیر الآخرۃ یعنی بھلائی یا نیکی تو آخرت کی ہی نیکی ہے۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال اتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموقف بعرفۃ فوقف فقال ھذا الموقف و

مِنٰی اور مزدلفہ کے درمیان ایک وادی ہے۔

عرفة كلها موقف ثم افاض حين غابت الشمس۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں ٹھیرنے کی جگہ آئے اور فرمایا یہ موقف (ٹھیرنے کی جگہ) ہے اور عرفات سب ٹھیرنے کی جگہ ہے (یعنی جہاں چاہو ٹھیرو) پھر جب آفتاب غروب ہو گیا تو آپ وہاں (یعنی عرفات) سے روانہ ہو گئے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کنت انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المزدلفة فی ضعفة اهله۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں بھی ان لوگوں میں تھا جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف جان کر اپنے لوگوں میں سے مزدلفہ سے (منیٰ کو) آگے بھیجدیا تھا (تاکہ ہجوم کے وقت تکلیف نہ ہو) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداة العقبة وهو علی راحلته هات القط لی فلقطت له حصیات نحو من حصی الخذف فلما وضعتهن فی یده قال مثل هؤلاء ثلاث مرات وایاکم والغلو فی الدین فانما هلك من كان قبلكم بالغلو فی الدین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جمرہ عقبہ کی صبح کو فرمایا آپ اپنی اونٹنی پر تھے کہ میرے لئے کنکریاں چن لاؤ میں نے آپ کے لئے کنکریاں چنیں جو حصی خذف کے برابر تھیں جب میں نے ان کنکریوں کو آپ کے ہاتھ میں رکھدیا تو آپ نے سہ بار فرمایا بس ایسے ہی کنکریاں پھینکو (اے لوگو) دین میں سختی کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ اسی غلو کی وجہ سے تباہ ہوئے۔ عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی یوم النحر ضحی واما بعد ذلك فبعد زوال الشمس ابن جریج نے کہا مجھ کو ابو الزبیر نے خبر دی اور ابو الزبیر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر کو چاشت کے وقت رمی کرتے تھے اور بعد اس کے آفتاب کے ڈھلنے کے بعد (یعنی دسویں ذیحجہ کو رمی آفتاب طلوع ہونے کے بعد کرتے کیونکہ اس دن اور کام بھی ہوتے ہیں مثلاً قربانی کرنا سر منڈانا وغیرہ اور ۱۱ اور ۱۲ ذیحجہ کو آفتاب کے ڈھلنے کے بعد رمی کرتے

کیونکہ اس دن اور کوئی کام نہیں ہوتا ہے)۔ عن عبد الرحمن بن یزید قال رمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ الجمرۃ بسبع حصیات وجعل البیت عن یسارہ و عرفۃ عن یمینہ وقال ھذا مقام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ۔ عبدالرحمن بن یزید نے کہا کہ عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ نے جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور خانہ کعبہ کو اپنے بائیں طرف کیا اور عرفات کو داہنی طرف اور فرمایا کہ یہ وہ مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ بقر اتری۔ عن ابن جریج قال اخبرنی عطاء قال فاخبرنی ابن عباس ان الفضل رضی اللہ عنھم اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ۔ ابن جریج سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو عطاء نے انھوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابن عباس نے کہ خبر دی انکو فضل رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ لبیک کہتے تھے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی (تو لبیک کہنا موقوف کر دیا)۔ عن ابی البداح عن ابیہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء ان یرموا یوما ویدعوا یوما۔ ابو البداح (ابن عاصم بن عدی) سے روایت ہے وہ اپنے باپ (عاصم بن عدی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو اجازت دی کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن رمی نہ کریں (کیونکہ وہ اونٹ چرانے کے لئے منی سے دور چلے جاتے ہیں ان کو رمی کیلئے روز منی میں آنا دشوار ہے اسلئے دو دن کی رمی ایک دن آکر کر سکتے ہیں مثلاً یوم النحر کو رمی کرکے چلے جائیں پھر اتاریخ کو نہ کریں بارہویں تاریخ کو آکر دونوں دن کی رمی ایک بار کریں)۔ عن ابی البداح بن عاصم عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد النحر فیرمونہ فی احدھما قال مالک ظننت انہ قال فی الاول منھما ثم یرمون یوم النفر۔ ابو البداح بن عاصم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ (عاصم) رضی اللہ عنہ سے انھوں نے کہا کہ

حم ع

مم خ م

حم د ت س ق

ط احم د ت س ق

لہ اس سورۃ کی تخصیص اس لئے کی کہ اس میں حج کے اور بعض احکام مذکور ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو اجازت دے دی کہ [illegible]
روز رمی کرلیں پھر دو دن کی رمی ۱۲ تاریخ کو کریں یا ۱۲ تاریخ کو بارھویں تاریخ کی بھی [illegible]
کریں امام مالک نے کہا (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) مجھ کو گمان [illegible]
کہ اس حدیث میں عبداللہ بن ابی بکر نے یہ کہا کہ پہلے دن رمی کریں (یعنی یوم النحر
کو) پھر جس دن کوچ کرنے لگیں اس دن رمی کریں (دو دن یعنی ۱۱-۱۲ کی)۔ عن

حم م

ابی الزبیر انه سمع جابرا رضی اللہ عنه یقول اشترکنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فی الحج والعمرة کل سبعة فی بدانة۔ ابو الزبیر سے مروی ہے کہ
انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ حج اور عمرہ میں قربانی میں اونٹ میں سات آدمی شریک ہوگئے (اس سے
معلوم ہوا کہ اونٹ میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں)۔ عن عمرة بنت عبد الرحمن
الانصاریة عن عائشة رضی اللہ عنها انها سمعتها تقول خرجنا مع النبی صلی اللہ

حم خ م دق

علیه وسلم فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقیل ذبح رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم عن ازواجه قال یحیی فذکرته للقاسم فقال اتتك والله
بالحدیث علی وجهه۔ عمرہ بنت عبدالرحمن انصاریہ سے روایت ہے کہ انھوں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (۲۵ ذیقعدہ
کو مدینہ سے) نکلے پھر بقرعید کے روز لوگ ہمارے پاس گائے کا گوشت لیکے
آئے میں نے کہا یہ (گوشت) کیسا ہے؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے (گائے) ذبح کی تھی (یحیی نے کہا میں نے
یہ عمرہ کی حدیث قاسم سے بیان کی تو انھوں نے کہا عمرہ نے یہ حدیث ٹھیک ٹھیک
بیان کی)۔ عن عبید بن فیروز قال سالت البراء رضی اللہ عنه فقلت حدثنی

طا حم م

ما نهی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم او ما کان یکره من الاضاحی
فقال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ویدای اقصر من یده
فقال اربع لا یجزن العوراء البین عورها والمریضة البین مرضها والعرجاء

البین ضلعها والکسیرة التی لا تنقی قال قلت فانی اکره ان یکون فی السن نقص او فی الاذن او فی القرن قال ما کرهت فدعه و لا تحرمه علی احد۔ عبید بن فیروز سے روایت ہے میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا مجھ سے بیان کرو جن قربانیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ جانا یا ان سے منع کیا تو براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے (اور ہاتھ سے اشارہ کیا) اور میرا ہاتھ آپ کے دست مبارک سے چھوٹا ہے اور فرمایا چار جانور (قربانی میں) درست نہیں ہیں ایک تو کانا جس کا کانا پن ظاہر معلوم ہوتا ہو دوسرا بیمار جس کی بیماری کھلی ہوئی ہو تیسرا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر معلوم ہو چوتھا وہ دبلا جس کی ہڈیوں میں مغز (گودا) نہ رہا ہو میں نے کہا مجھے قربانی کے لئے وہ جانور برا معلوم ہوتا ہے جس کی عمر کم ہو یا جس کے کان یا سینگ میں کوئی نقص ہو براء نے کہا جس جانور کو تو برا سمجھے اس کو چھوڑ دے (مت خرید مت ذبح کر) لیکن اور کو منع نہ کر۔ عن

حم م خ ق علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدانه وان یقسم لحومها وجلودها وجلالها ولا یعطی فی جزارتها منها شیئا۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم کیا کہ میں آپ کے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا رہوں ان کا گوشت کھالیں اور جھولیں بانٹ دوں (مساکین کو) اور ان میں سے کوئی چیز قصائی کی مزدوری میں نہ دوں۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حم خ م د س ق ان اقوم علی بدانه وان اقسم لحومها وجلالها وامرنی ان لا اعطی الجازر منها شیئا وقال نحن نعطیه من عندنا۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کے اونٹوں کا بندوبست کرنے ان کا گوشت اور جھولیں (مساکین کو) بانٹ دینے کا حکم فرمایا اور یہ بھی حکم دیا کہ میں ان میں سے کوئی چیز قصاب کو (اس کی مزدوری کے بدلے میں) نہ دوں اور علیؓ نے فرمایا کہ قصاب کی مزدوری تو ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے۔ عن انس بن

کہاں پڑھی انسؓ نے کہا منا میں نے کہا اچھا کوچ کے دن آپ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی انھوں نے کہا ابطح میں مگر تو اپنے امیروں کی طرح کر (یعنی ایسی چھوٹی باتوں میں اپنے امیروں کا خلاف کرنا مناسب نہیں)۔ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال کان الناس ینصرفون فی کل وجه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینفرن احد حتی یکون آخر عهده بالبیت۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا لوگ مکہ (معظمہ) سے ہر طرف سے نکل جاتے تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو (مکہ معظمہ سے) نہ جانا چاہئے مگر اس کا اخیر وقت بیت اللہ پر ہو (یعنی طواف وداع کرے)۔ عن عائشة رضی الله عنها قالت حاضت صفیة بنت حیی بعد ما افاضت فذکرت ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال احابستنا هی قلت انها قد افاضت بعد ما افاضت قال فلا اذا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا صفیہ بنت حیی کو (محل حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم) طواف الزیارت کرنے کے بعد حیض آگیا پس اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دی گئی آپ نے فرمایا کیا وہی ہم کو روک رکھے گی میں نے کہا کہ ان کو طواف زیارت کرنے کے بعد حیض آیا ہے آپ نے فرمایا پھر کچھ نہیں (یعنی حیض والی عورت کو طواف وداع کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب وہ طواف زیارت کر چکی ہو)

عن ابن عباس رضی الله عنهما ان امرأة من خثعم سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم غداة النحر والفضل ردیفه فقالت ان فریضة الله فی الحج علی عباده ادرکت ابی وهو شیخ کبیر لا یستطیع ان یستمسك علی الرحل فهل تری ان احج عنه قال نعم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے عید قربان کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا اور فضل (ابن عباس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ ایسے وقت پر کہ میرا باپ اتنا بوڑھا ہے کہ اونٹ پر تھم نہیں سکتا پس کیا اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص حج کر سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں (اس سے معلوم ہوا کہ زندہ آدمی

[margin notes, handwritten, partly illegible:] عہ ہوایا سواد حج جب ... عہ ... ب ... عہ ... حم رخ م وس

کی طرف سے بھی اگر وہ معذور ہو جائے تو دوسرا آدمی حج کر سکتا ہے)۔ عن ابن
عباس رضی اللہ عنہما ان فلانا الجھنی سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ان ابی شیخ کبیر مات ولم یحج او قال لا یستطیع الحج قال فحج عنہ۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فلاں جہنی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
کہ میرا بہت بوڑھا باپ مر گیا اور حج نہیں کیا یا یہ کہا کہ اس میں حج کرنے کی طاقت نہ
تھی (بڑھاپے کی وجہ سے سواری پر جم نہیں سکتا تھا) آپ نے فرمایا کہ تو اس کی طرف
سے حج کر لے (اس سے معلوم ہوا کہ زندہ اگر مردہ کی طرف سے حج کرے تو مردہ
کا حج ادا ہو جاتا ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قرابۃ لی[1]
قال ھل حججت قط قال لا قال فاجعل ھذہ عنک ثم لب عن شبرمۃ۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو
یہ کہتے سنا لبیک عن شبرمۃ آپ نے پوچھا شبرمۃ کون ہے اس نے کہا میرا
بھائی یا عزیز ہے آپ نے پوچھا کیا تو نے کبھی حج کیا ہے اس نے کہا نہیں آپ
نے فرمایا تو یہ حج اپنی طرف سے کر پھر شبرمۃ کی طرف سے لبیک کہہ (اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حج دوسرے کی طرف سے نائب ہو کر کرنا درست ہے لیکن یہ ضرور ہے
کہ اس سے پہلے اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو یہی قول ہے امام احمد امام شافعی اور اصحاب
حدیث کا مگر امام مالک اور ثوری اور امام ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں کہ اگر اپنی طرف سے فرض
حج ادا نہ کر چکا ہو تب بھی نیابت جائز ہو گی)۔ عن ابی رزین العقیلی رضی اللہ عنہ انہ
اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج والعمرۃ
ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر۔ ابو رزین عقیلیؓ سے روایت ہے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی میرا باپ بوڑھا ہے پھونس نہ حج کی
طاقت رکھتا ہے نہ عمرے کی اور نہ سواری کی (کہ اونٹ پر سوار ہو کر حج کرے)
آپ نے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج کر اور عمرہ کر۔ عن ابن عباس رضی اللہ

دق

[1] میں حاضر ہوں تیری درگاہ میں شبرمۃ کی طرف سے ۱۲۔

حم دت س ق

عنہما ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج
وانہا ماتت فقال لوکان علیہا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقضوا اللہ فہو
احق بالوفاء ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) میری
بہن نے حج کرنے کی منت مانی تھی اور وہ (حج کرنے سے پہلے) مرگئی (کیا میں
اس کی طرف سے حج کر لوں) آپ نے فرمایا اچھا بتا تو سہی کہ اگر تیری بہن پر کسی کا
قرضہ ہو تو کیا تو اس کو ادا کرے گا؟ اس نے کہا جی ہاں (ضرور ادا کروں گا) آپ نے
فرمایا پھر اللہ کا قرض ادا کرنا تو بہت ضرور ہے ۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ والعمرۃ الی
العمرۃ یکفر ما بینہما ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حج مبرور[1] (مقبول) کا کوئی بدلہ نہیں سوا جنت کے اور ایک عمرے سے دوسرے
عمرہ تک جتنے گناہ ہوں ان کا کفارہ عمرہ ہو جاتا ہے ۔ عن ابن جریج قال اخبرنی
عطاء قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لامراۃ من الانصار قد سماھا ابن عباس فنسیت اسمہا ما
منعک ان تحجی معنا العام قالت یا نبی اللہ انہ کان لی ناضحان فرکب ابو فلان
وابنہ لزوجہا وابنہا ناضحا وترک ناضحا ینضح علیہ الماء فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فاذا کان رمضان فاعتمری فیہ فان عمرۃ فیہ تعدل حجۃ ۔ ابن جریج نے
کہا مجھ کو عطا (ابن ابی رباح) نے خبر دی انھوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت (ام سنان)
سے فرمایا ابن عباس نے اس کا نام لیا تھا لیکن میں اس کا نام بھول گیا تو ہمارے
ساتھ اس سال کیوں حج نہیں کرتی وہ بولی اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
میرے پاس پانی لادنے والے دو اونٹ تھے اور ایک اونٹ پر فلانے کا
باپ یعنی اس کا خاوند اور اس کا بیٹا سوار ہو کر کہیں چلدیا ہے اور ایک اونٹ

[1] حج مبرور میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مقبول ہے جیسے یہاں مقبول ہے کہا اور جیسے بعضوں نے کہا جس حج میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو بعضوں نے کہا کہ حج مبرور وہ حج ہے جو خداوند جل وعلا کی بارگاہ میں قبول ہو بعضوں نے کہا حج مبرور کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد حاجی کا حال بدل جائے یعنی توجہ الی اللہ اور عبادت میں مصروف رہے اور حج سے قبل جو گناہ کرتا تھا اس سے باز رہے ۱۲

ن خ س
ت س ق
ا ا س

چھوڑ گیا ہے جس پر ہم پانی لادتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان
آئے تو رمضان میں عمرہ کر لے رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ عن المسور
بن مخرمة و مروان بن الحکم یصدق کل واحد منهما حدیث صاحبه قال
خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم زمن الحدیبیة فی بضع عشرة مائة
من اصحابه حتی اذا کانوا بذی الحلیفة قلد رسول الله صلی الله علیه وسلم
الهدی و اشعره واحرم بالعمرة و بعث بین یدیه عینا له من خزاعة یخبره
عن قریش و سار رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا کان بغدیر الاشطاط
قریبا من عسفان اتاه عینه الخزاعی فقال انی ترکت کعب بن لوی و عامر بن
لوی قد جمعوا لك الاحابیش و جمعوا لك جموعا وهم مقاتلوك و صادوك
عن البیت فقال النبی صلی الله علیه وسلم اشیروا علی فذکر ابن یحیی الحدیث
بطوله فی صد المشرکین ایاهم عن البیت و قال فی آخره بعد ذکر القضیة
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا و
ذکر بقیة الحدیث۔ مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے جو ان میں
سے ہر ایک اپنے رفیق کی حدیث کی تصدیق کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہزار پر کئی اصحاب کے ساتھ حدیبیہ کے زمانہ میں (مدینہ سے عمرے کے لئے
نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی
تقلید کی اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا اور خزاعہ قبیلہ کا اپنا جاسوس آگے روانہ
کر دیا تاکہ وہ کفار قریش کی خبریں آپ کو دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی
چلے یہاں تک کہ غدیر اشطاط میں پہنچے جو عسفان کے قریب ہے تو خزاعی جاسوس
آپ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو
ایسی حالت میں چھوڑا کہ قریش کے لوگ آپ سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں
کی جماعتیں اکھٹی کر رہے تھے اور وہ آپ سے لڑنے اور آپ کو بیت اللہ جانے
سے یعنی حج کرنے سے) روکنے والے ہیں (یہ خبر سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

حم خ د س

مالك رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما حلق راسه قال بشق راسه الایمن فاعطاه اباطلحة ثم حلق شق راسه الایسر فقسمه بین الناس۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈایا تو آپ نے (حجام کو) اپنے سر کے سیدھے جانب (پہلے مونڈنے کا) اشارہ کیا پس سیدھے طرف کے بال آپ نے ابوطلحہ کو دیدئے پھر آپ نے سر کے بائیں طرف منڈائے تو بائیں جانب کے بالوں کو سب لوگوں میں (جو اس وقت وہاں موجود تھے) تقسیم کر دیا۔ عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رحم الله المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول الله قال رحم الله المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول الله قال یرحم الله المحلقین قالوا والمقصرین قال والمقصرین۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بال کتر انے والوں پر آپ نے فرمایا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بال کترانے والوں پر آپ نے فرمایا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے صحابہؓ نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر آپ نے فرمایا اور بال کترانے والوں پر (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق یعنی پورا سر منڈانا افضل ہے اور قصر یعنی بال کم کرنا کسی طرف سے بھی کافی ہے)۔ عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظهر بمنی قال نافع فکان ابن عمر رضی الله عنهما یفیض یوم النحر ثم یرجع فیصلی الظهر بمنی ویذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم فعله۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے روز طواف فرض کیا پھر واپس گئے (منا کو) تو وہاں جاکر آپ نے ظہر کی نماز پڑھی نافع نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما بقر عید کے دن طواف افاضہ کیا کرتے تھے پھر (منا کو)

حم خ م د ت س

حم خ م ق

حم م د س

لوٹ جاتے اور وہاں ظہر کی نماز پڑھتے اور کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سألہ رجل فقال ذبحت قبل ان احلق قال احلق ولا حرج فسألہ آخر فقال حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال آخر ذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج۔ عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے حلق کرنے سے پہلے قربانی کرلی آپ نے فرمایا کہ سر منڈا لے اور کوئی حرج نہیں ہے دوسرے نے کہا کہ میں نے قربانی کرنے سے پیشتر سر منڈا لیا آپ نے فرمایا قربانی کرلے اور کچھ مضائقہ نہیں ہے تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی آپ نے فرمایا رمی کرلے اور کچھ قباحت نہیں ہے

حم م رت سد

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقتہ بمنی فجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ انی کنت اظن الحلق قبل النحر فحلقت قبل ان انحر قال انحر ولا حرج قال وجاءہ آخر فقال یا رسول اللہ انی کنت اظن الحلق قبل الرمی فحلقت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال فما سئل یومئذ عن شیٔ قدمہ رجل واخرہ الا قال افعل ولا حرج۔ عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر منا میں دیکھا آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں سمجھتا تھا کہ قربانی کرنے سے پہلے سر منڈانا چاہیئے اس لئے میں نے قربانی کرنے سے پیشتر سر منڈا لیا آپ نے فرمایا قربانی کرلے اور کچھ حرج نہیں ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں سمجھتا تھا کہ رمی کرنے کے قبل سر منڈانا ہے اسلئے میں نے رمی کرنے کے اول سر منڈا لیا آپ نے فرمایا رمی کرلے اور کچھ قباحت نہیں ہے عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن جس جس آدمی نے اس چیز کے متعلق مسئلہ پوچھا جس نے اس کو آگے یا پیچھے کرلیا تھا تو آپ نے ہر ایک کے جواب میں یہی فرمایا کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے (سبحان اللہ آپ کے اخلاق۔ نرمی لینت اور تحمل کے

حم م س

قربان جائے کہ گو سب سائلوں نے مناسک حج میں غلطیاں کی تھیں مگر آپ نہ کسی پر غصہ ہوئے اور نہ سخت کلامی کی اور نہ سختی کی بلکہ نہایت نرمی اور اخلاق سے فرمایا اچھا ایسا ایسا کرلو اور کوئی مضائقہ نہیں اگر آج کل کے علما ہوتے تو بیچاروں پر نہ معلوم کیا کیا سختیاں کرتے اور صاف کہدیتے کہ تمھارا تو حج ہوا ہی نہیں اور ایسا جھڑکتے کہ بیچارہ پوچھنے سے نادم ہوتا علماء کو اس حدیث سے سبق اور عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ جو شخص مسئلہ پوچھے اس کو نرمی۔ یعنی نہایت خندہ پیشانی سے مسئلہ بتادیں اسپر خفا نہ ہوں اور دین میں جو آسانیاں ہیں ان سے اس کو مستفید ہونے دیں)۔ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینا ھو یخطب یوم النحر فقام الیہ رجل فقال ما کنت احسب و ذکر الحدیث۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید قرباں کے دن خطبہ پڑہ رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کی طرف گیا اور آپ سے عرض کرنے لگا کہ "میں جو کچھ سمجھتا تھا" اور اوپر کی حدیث بیان کی (یعنی اس حدیث میں اور اوپر والی حدیث میں صرف لفظی اختلاف ہے پہلی میں انی کنت اظن ہے اور اس میں ما کنت احسب ہے مگر مطلب دونوں کا ایک ہے اسی وجہ سے اس کو پورا روایت نہیں کیا بلکہ صرف اسقدر کہدیا کہ پھر اوپر کی حدیث بیان کی)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (آپ کے عم بزرگوار) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منا کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت چاہی پانی پلانے کے واسطے آپ نے ان کو اجازت دیدی۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین ومع ابی بکر رکعتین ومع عمر رکعتین ومع عثمان رکعتین صدرا من امارتہ ثم اتمھا عثمان رضی اللہ عنہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

خ م

حم خ م د ق

حم خ م ن

کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑہیں (یعنی قصر کیا) اور
ابوبکرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں اور عمرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں اور شروع خلافت میں عثمان
رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پھر عثمانؓ پوری پڑہنے لگے (کیونکہ قصر اور اتمام دونوں
سنت ہیں یا انھوں نے اقامت کی نیت کرلی ہوگی واللہ اعلم)۔ عن عائشۃ رضی اللہ

حم د

عنہا قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آخر یومہ حین صلی الظہر
ثم رجع فمکث بمنی اللیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ
بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ و یقف عند الاولی و عند الثانیۃ فیطیل
القیام و یتضرع ثم یرمی الثالثۃ و لا یقف عندھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید قربان) کے آخر دن میں طواف
فرض کیا جب نماز ظہر کی پڑہی پھر منا میں آکر تشریق کے دنوں میں وہاں آکر ٹھیرے (یعنی
۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ ذیحجہ کو) جب آفتاب ڈہلتا تو رمی جمار کرتے ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں
مارتے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک ٹھیر کر
رو رو کر دعا کرتے اور تیسرے جمرہ کو کنکریاں مار کر نہ ٹھیرتے۔ عن انس بن مالک

خ س

رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر والمغرب
والعشاء ورقد رقدۃ بالمحصب ثم رکب الی البیت فطاف بہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کوچ کے دن) ظہر عصر مغرب
اور عشا کی نماز محصب میں پڑہی پھر ایک نیند وہاں لی اس کے بعد سوار ہوکر خانہ کعبہ
کی طرف گئے اور اس کا طواف کیا۔ عن عبد العزیز بن رفیع قال قلت لانس رضی اللہ

٥ محصب مکہ اور منا کے درمیان ایک کھلا میدان ہے اس کو ابطح بطحا و خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں ۱۲۔

حم خ م د ت س

عنہ حدثنی عن شئ عقلتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی
الظہر یوم الترویۃ قال بمنی قلت فاین العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل
کما یفعل امراءک۔ عبد العزیز بن رفیع سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا مجھ کو وہ بات بتلاؤ جو تم نے سمجھکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی بھلا (بتلاؤ تو سہی کہ) آپؐ نے آٹھویں تاریخ کو ظہر کی نماز

فرمایا تم مجھے مشورہ دو اس کے بعد ابن یحییٰ (یعنی مولف کے استاد) نے طول حدیث بیان کی جس میں کفار قریش کا ان کو (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین) خانۂ کعبہ سے روکنے کا بیان کیا اور قضیہ کے ذکر کرنے کے بعد انھوں نے حدیث کے آخری حصہ میں یہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھڑے ہوجاؤ (یعنی ٹھہر جاؤ آگے مت بڑھو اور یہیں) نحر کرلو پھر سر منڈاؤ اور باقی حدیث کو بیان کیا۔ عن عمرو سمع سعید بن جبیر انه سمع ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نخر رجل عن بعیرہ فوقص فمات وھو محرم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اغسلوہ بماء و سدر و کفنوہ فی ثوبیه ولا تخمروا راسه فان اللہ یبعثه یوم القیمۃ یھل۔ عمرو سے روایت ہے کہ انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گرا اور (اونٹ نے) اس کی گردن توڑ ڈالی اور وہ احرام کی حالت میں مرگیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور اس کے دو کپڑوں میں اس کو کفن دو اور اس کا سر مت ڈھانکو کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اسکو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائیگا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال وقصت برجل ناقته وھو محرم فمات فامر به النبی صلی اللہ علیه وسلم ان یکفن فی ثوبیه ویغسل ولا یغطی وجھه ولا یمس طیبا فانه یبعث یوم القیمۃ یلبی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک آدمی کی گردن اسکی اونٹنی نے احرام کی حالت میں توڑ ڈالی وہ مرگیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق یہ حکم صادر فرمایا کہ اس کو اس کے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور اس کو نہلایا جائے اور اس کا منہ نہ ڈھانکا جائے اور نہ اس کو خوشبو لگائی

حم خ

حم خ دس

جائے وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال لما فتحت مکة قتلت هذیل رجلا من بنی لیث بقتیل لهم فی الجاهلیة فبلغ ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام فقال ان الله حبس عن مکة القتل وسلط علیها رسوله والمؤمنین وانها لم تحل لاحد قبلی ولا تحل لاحد بعدی وانما احلت لی ساعة من نهار وانها ساعتی هذه حرام لا یعضد شجرها ولا یختلی شوکها ولا یلتقط ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتیل فهو بخیر النظرین اما ان یقاد واما ان یفادی فقام رجل من اهل الیمن یقال له ابوشاه فقال یا رسول الله اکتب لی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکتبوا لابی شاه فقال العباس رضی الله عنه یا رسول الله الا الاذخر فانا نجعله فی مساکننا وقبورنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا الاذخر الا الاذخر۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہذیل کے قبیلہ والوں نے بنی لیث کے قبیلہ کا ایک آدمی اپنے اس مقتول کے بدلہ میں مار ڈالا جس کو انھوں نے زمانہ جاہلیت میں قتل کردیا تھا پس جب اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے قتل کو روک دیا اور اس پر اپنے رسول اور مومنین کو مسلط کردیا اور میرے قبل کسی کو مکہ میں قتال حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کو حلال ہے اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی کے واسطے مکہ میں قتال کرنا حلال ہوا تھا اور قتال اب اس گھڑی بھی حرام ہے نہ اس کا درخت کاٹا جائے گا اور نہ اس کا کانٹا توڑا جائے گا اور اس کی گری پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے گی مگر جو شخص اس کا بتانے والا ہو اور جس کا کوئی آدمی مارا جائے اسکے وارث دو باتوں میں سے جو بات بھلی معلوم ہو کرسکتے ہیں یا تو قاتل کو قصاصاً قتل کریں یا دیت لیں یہ سنکر یمن کا ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام ابوشاہ تھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ حکم میرے لئے لکھدیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ

حرمت

یہ حکم ابو شاہ کو لکھدو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر کا کاٹنا درست
ہے جو ہمارے مکانات اور قبور کے بنانے میں کام آتی ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر
مگر اذخر (کو ضرورت کے وقت کاٹنا درست ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ھذا البلد حرام
حرمہ اللہ یوم خلق السموات والارض فھو حرام حرمہ اللہ الی یوم القیمٰۃ ما
احل لاحد فیہ القتل غیری ولا یحل لاحد بعدی حتی تقوم الساعۃ وما
احل لی فیھا الا ساعۃ من نھار وھو حرام حرمہ اللہ الی ان تقوم الساعۃ لا
یعضد شوکہ ولا یختلی خلاہ ولا ینفر صیدہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ یہ شہر (مکہ) حرام ہے
اللہ نے اس کو حرام کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پس وہ حرام ہے اللہ
نے اس کو قیامت کے دن تک حرام کیا اور مکہ میں میرے سوا کسی کو قتال حلال
نہیں ہوا اور میرے بعد قیامت تک کسی کو وہاں قتال حلال نہیں اور میرے لئے
بھی مکہ میں دن کی گھڑی بھر قتال حلال ہوا تھا پس وہ حرام ہے اللہ نے اس کو
قیام قیامت تک حرام کر دیا اس کا خار تک نہ کاٹا جائے اور نہ اس کی سبزی نکالی
جائے اور نہ وہاں کا جانور بھگایا جائے (یا ہنکایا جائے شکار کرنے کے واسطے)
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال لو رایت الظباء بالمدینۃ ما ذعرتھا ان رسول
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین لا بتیھا حرام۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا
اگر میں مدینہ میں ہرن دیکھوں تو ان کو نہ چھیڑوں (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مدینہ کی دونوں پتھریلی میدانوں کی بیچ کی زمین حرام ہے (وہاں شکار جائز
نہیں)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم ما بین
لابتی المدینۃ لا یعضد شجرھا ولا ینفر صیدھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے
مابین جو زمین ہے اس کو حرام کیا وہاں کا نہ درخت کاٹا جائے گا اور نہ شکار ہنکایا

حم خ م ت س
حم خ م ش س
حم خ

جائے گا۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصیٰ ومسجدی هذا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہ باندھے جائیں کجاوے (یعنی سفر کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسری مسجد اقصیٰ تیسری میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی جس میں ایک نماز پڑھنا اور مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز لاکھ نمازوں سے افضل ہے)۔

ف: معلوم ہوا حدیث سے کہ ثواب کی نیت سے تقرب کے واسطے سوا ان تینوں مسجدوں کے اور کسی جگہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے پس ناجائز ہوا سفر بغرض زیارت قبور صالحین اور اولیا اور شہدا اور دیگر بزرگان دین کے واسطے اور یہی مذہب ہے امام جمال الدین ابو محمد جوینی اور قاضی عیاض اور شیخ ابن تیمیہ رحمہم اللہ کا اور حافظ ابن حجر اور سیوطی رحمہم اللہ کا یہ مذہب ہے کہ اولیاء اللہ صلحا اور بزرگان دین کی قبروں کی زیارت کرنے کیلئے سفر کرنا درست ہے۔

كتاب الجنائز

جنازوں کے احکام میں

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقنوا موتاکم لا اله الا الله۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں (یعنی جو مرنے کے قریب ہوں) کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھاؤ۔ عن ام عطية رضی الله عنها انها قالت کان مما اخذ علینا فی البیعة ان لا تنحن۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم سے جن جن امور کی نسبت بیعت لی گئی انہیں یہ بھی تھا کہ ہم (اپنے مردوں پر) نوحہ (یعنی چلا کر رونا) نہ کریں۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شعبتان من امر الجاهلية الطعن فی النسب والنیاحة۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب میں طعنہ کرنا اور (مردوں پر) چلا چلا کر رونا جاہلیت کے زمانہ کے کام کی دو شاخیں ہیں۔ عن عبد الله رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلية۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو رخساروں کو مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے (یعنی کفر کی باتیں بکے گالوں پر تھپیڑے مارے اور گریبان پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں ہے)۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت لما ارادوا غسل النبي صلى الله عليه وسلم اختلفوا فيه فقالوا والله ما ندرى انجرد رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثيابه كما نجرد موتانا او نغسله وعليه ثيابه قالت فلما اختلفوا القى الله عليهم النوم حتى ما منهم رجل الا ذقنه فى صدره ثم كلمهم مكلم من ناحية البيت لا يدرون من هو ان اغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم وعليه قميصه قالت فقاموا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسلونه وعليه قميصه يصبون الماء فوق القميص ويدلكونه بالقميص دون ايديهم قال وكانت عائشة رضي الله عنها تقول لو استقبلت من امرى ما استدبرت ما غسله الا نساؤه فلما فرغ من غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن فى ثلاثة اثواب صحاريين وبرد حبرة ادرج فيهن ادراجا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا تو ان میں آپس میں اختلاف ہوا انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم نہیں جانتے ہیں کیا ہم آپ کے کپڑے اتار دیں (برہنہ کر دیں) جیسے اپنے مردوں کے کپڑے اتارتے ہیں یا کپڑے پہنے رہنے دیں اور کپڑوں پر ہی آپ کو غسل دیدیں حضرت عائشہ نے کہا کہ جب ان لوگوں میں آپس میں اختلاف ہوا تو اللہ نے ان پر نیند بھیجی یہاں تک کہ کوئی آدمی ان میں سے نہ رہا مگر اس کی ٹھوڑی اپنے سینہ پر تھی (یعنی اونگھ گیا اور سوگیا) پھر ایک بات کرنے والے نے گھر کے ایک کونہ میں سے بات کی معلوم نہ ہوا کہ وہ بات کرنے والا کون تھا (اور جو بات اس نے کی وہ یہ تھی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتہ پہنے پہنے غسل دو یہ سنکر لوگ کھڑے ہوئے اور آپ کو کرتا پہنے پہنے غسل دیا پہلے کرتہ کے اوپر پانی ڈالتے تھے اور آپ کا جسم مبارک

کرتہ سے ملتے تھے نہ اپنے ہاتھوں سے حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اگر مجھے پہلے سے یاد آتا جو بعد کو یاد آیا تو آپ کی بی بیوں کے سوا آپ کو کوئی غسل نہ دیتا پس جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے سے فارغ ہوئے تو آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں سے دو صحاری تھے اور ایک مخطط چادر تھی جن میں آپ کو لپیٹ دیا گیا۔ عن ام عطیة رضی اللہ عنہا قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنہا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن بماء وسدر واجعلن فی آخرہ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا آذناہ فالقی الینا حقوہ وقال اشعرنہا ایاہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ان کو تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ غسل دو اگر مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کے پتے سے اور آخر میں کافور بھی شریک کر دو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو پس جب ہم غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کو خبر کر دی آپ نے اپنا تہ بند ہمارے طرف پھینکدیا اور فرمایا کہ یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو (اس سے معلوم ہوا کہ تبرک کے طور پر کسی بزرگ کا کوئی کپڑا کفن میں دیا جا سکتا ہے)۔ عن ام عطیة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وابدأن بمیامنہا ومواضع الوضوء۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے (ان عورتوں سے) فرمایا (جو آپ کی صاحبزادی بی بی زینب کو غسل دیتی تھیں) کہ اس کے داہنے طرفوں سے اور وضو کے مقاموں سے (غسل دینا) شروع کرو (اس سے معلوم ہوا کہ میت کے داہنے طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور سیدھے طرف میں وضو کے مقاموں کو یعنی ہاتھ اور منھ کو مقدم کرے)۔ عن ام عطیة رضی اللہ عنہا قالت وضفرنا راس بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة قرون والقیناہا خلفہا۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے

ف اس سے معلوم ہوا کہ بی بی شوہر کو غسل دے سکتی ہے ۱۲
ف صحاری ایک گاؤں کا نام ہے یمن میں وہاں کے کپڑے مشہور تھے ۱۲

ف یعنی بی بی زینب رضی اللہ عنہا ۱۲

حم

حم غ م د ت س

غ د

بالوں کو گوندھ کر تین چوٹیاں کر دیں اور ان کو ان کے پیچھے ڈال دیا۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ اثواب بیض یمانیۃ لیس فیہ قمیص (مح خ م د ت س ن)

ولا عمامۃ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تین سفید کپڑوں میں کفن دئے گئے جو یمن کے بنے ہوئے تھے نہ ان میں قمیص تھا

نہ عمامہ (تین سے زیادہ کپڑوں میں کفن نہ دینا چاہیے)۔ عن خباب بن الارت

رضی اللہ عنہ قال هاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ (مح خ م د ت س)

نبتغی وجہ اللہ فوجب اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا

منهم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد له شیٔ یکفن فیه الا نمرۃ

فکنا اذا وضعنا ها علی راسه خرجت رجلاه واذا وضعنا ها علی رجلیه خرج

راسه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ضعوها مما یلی راسه واجعلوا

علی رجلیه من الاذخر ومنا من اینعت له ثمرته فهو یهد بها۔ خباب بن ارت

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فی سبیل اللہ

ہجرت کی (وطن چھوڑا) جس سے ہمارا مقصود محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور

رضا جوئی تھی تو ہمارا بدلہ اللہ کے ذمہ ہو گیا ہم میں سے بعض ایسے تھے جو مر گئے

اور اپنے بدلہ میں سے کچھ نہ کھا پائے ان ہی میں مصعب بن عمیر تھے جو اُحد کے

دن شہید ہو گئے پس ایک کملی کے سوا ان کو کفن دینے کے لئے کوئی چیز میسر

نہ آئی اور جب ہم اس کملی کو ان کے سر پر ڈالتے تو ان کے پیر باہر نکل جاتے

(یعنی پاؤں کھل جاتے کملی کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے) اور جب ہم کملی کو

ان کے پاؤں پر ڈالتے تو ان کا سر کھل جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کملی کو ان چیزوں پر ڈالدو جو سر سے قریب ہیں اور پیروں پر گھانس رکھو اور بعضوں

کا میوہ پک گیا وہ چن چن کر کھاتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہ آئے

تو کفن میں ایک کپڑا کفایت کرتا ہے)۔ عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ (مح ت س ق)

صلی اللہ علیه وسلم علیکم بهذه الثیاب البیض لیلبسها احیاءکم وکفنوا

پیدا ہوتا ہے۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم اپنے اوپر ان سفید کپڑوں کو لازم کر لو تمہارے زندہ لوگ ان کو (زندگی میں)
پہنا کریں اور انھیں میں تم اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ عن عمرو سمع جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر عبد اللہ
بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ او فخذیہ فنفث
علیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ فاللہ اعلم۔ عمرو (بن دینار) سے روایت ہے
کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی (منافق) کے قبر پر ایسے وقت تشریف لائے جب اسکی
لاش قبر میں رکھدی گئی تھی آپ نے فرمایا اس کو نکالو وہ نکالی گئی آپ نے اس کو
اپنے گھٹنوں یا رانوں پر رکھا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اس کو پہنا دیا۔
اللہ جانے (اس کا کیا سبب تھا مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عباس کو اس نے ایکبار
اپنا کرتہ پہنایا تھا آپ نے بدلہ میں اپنے چچا کے اس کو اپنا کرتہ پہنا دیا)۔ عن ابی
ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس یجب
للمسلم علی اخیہ رد السلام وتشمیت العاطس وعیادۃ المریض واتباع
الجنازۃ واجابۃ الدعوۃ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے اس کے بھائی پر پانچ چیزیں واجب ہیں
(یعنی مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں) سلام کا جواب دینا چھینک کا
جواب دینا بیمار کی عیادت کرنا (یعنی وہ بیمار ہو تو اس کے پوچھنے کو جانا) جنازوں کے
ساتھ چلنا اور دعوت کا قبول کرنا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال من صلی علی جنازۃ فلہ قیراط ومن مشی معہا حتی یدفن
فلہ قیراطان احدہما او اصغرہما مثل احد۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص جنازے
کی نماز پڑھے اس کو قیراط بھر ثواب ہے اور جو جنازے کے ساتھ جائے اور دفن

حم خ م س

حم خ م د

حم خ

لہ یعنی یرحمک اللہ کہنا۔

عہ دینار کے بارہویں ... کو قیراط کہتے ہیں یہاں مقصود تعظیم ثواب ہے ۱۲

ہونے تک شریک رہے اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ہے ایک قیراط ان میں سے یا ان دونوں میں سے جو چھوٹا قیراط ہے وہ اُحد کے پہاڑ کے مانند ہے (یعنی بہت بڑا ثواب ہے)۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اسرعوا بالجنازة فان یك خیرا تقربونها الیه وان تك شرا فشرا تلقونه عن رقابکم۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنازہ لیکر جلد چلا کرو پس اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف نزدیک کرتے ہو (یعنی قبر میں جاکر ثواب پائے گا) اور اگر برا ہے تو برے کو اپنی گردنوں سے اتارتے ہو

عن عامر بن ربیعة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا رایتم الجنازة فقوموا لها حتی تخلفکم او توضع۔ عامرؓ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی آپ نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہوجاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے بڑھ جائے یا رکھدیا جائے (بعض علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے اور بعض کے نزدیک یہ حدیث اس حدیث سے منسوخ ہے جو آگے آتی ہے اور جو یہ ہے کہ)۔ عن علی رضی الله عنه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم قام فی جنازة فقمنا ورایته قعد فقعدنا۔ علیؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک جنازہ (دیکھکر) کھڑے ہوگئے تو ہم بھی کھڑے ہوگئے اور جب میں نے آپ کو (جنازہ دیکھکر) بیٹھا دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے (امام ابن جوزیؒ نے اخبار اہل الرسوخ فی الفقه والتحدیث بمقدار المنسوخ من الحدیث میں کہا یہ قیام کے نسخ کی دلیل ہے)۔ عن ابن ربیعة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا رایت جنازة فان لم تکن معها ماشیا فقم لها حتی تخلفك او توضع۔ ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو جنازہ دیکھے اور اس کے ساتھ چلنے والا نہو تو کھڑا (ہی) ہوجا یہاں تک کہ وہ تجھ سے آگے بڑھ جائے یا رکھدیا جائے۔ عن ام عطیة

حم ع

حم خ م د ت س ق

حم م د ت س ق

حم خ م د ت س ق

حم خ م د ق

رضی اللہ عنہا قالت نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم علينا۔ ام عطیہؓ سے روایت
ہے کہ ہم جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیے گئے اور ہم پر تاکید نہ کی گئی (اس سے
معلوم ہوا کہ عورتوں کو جنازہ کے ساتھ چلنا منع ہے)۔ عن عمر رضی اللہ عنہ قال
كل قد كان خمسا واربعا فامر باربع۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (جنازہ کی نمازیں)
کل پانچ اور چار تکبیرات تھیں تو حضرت عمرؓ نے چار تکبیرات (کہنے) کا (لوگوں کو) حکم دیا
(امام ابوحنیفہ۔ امام شافعی۔ امام مالک۔ امام احمد بن حنبل۔ اسحق۔ سفیان ثوری۔ اور
دیگر اکثر علما جنازہ کی نماز میں چار تکبیرات کہنے کے قائل ہیں)۔ عن ابن ابی لیلی ان زید
بن ارقم رضی اللہ عنہ كان يكبر على جنائزنا اربعا وانه كبر على جنازة خمسا
فسألوه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبرها او كبرها النبی صلى الله
عليه وسلم۔ ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے
جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک بار انھوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں
کہیں تو لوگوں نے ان سے پوچھا (کہ آپ ہمیشہ چار تکبیریں کہتے تھے آج پانچ تکبیریں
کیسے کہیں) انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے
یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں (بھی) کہی ہیں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
پانچ تکبیریں کہنا بھی جائز ہے اور جب پانچ تکبیریں کہے تو پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھے دوسری
کے بعد فاتحہ تیسری کے بعد درود شریف چوتھی کے بعد دعا پانچویں کے بعد سلام اور
اگر چار تکبیریں کہے تو پہلی تکبیر کے بعد الحمد کی سورة اور کوئی اور سورة پڑھے پکار کر پھر تکبیر
کہے تو درود شریف پڑھے پھر تکبیر کہے تو ادعیہ ماثورہ میں سے کوئی دعا پڑھے پھر تکبیر کہے
اور سلام پھیر دے اور محققین علما اور جمہور کا یہی مذہب ہے کہ چار تکبیرات کہے اور
تکبیر اولیٰ کے بعد سورہ فاتحہ اور کوئی سورة پڑھے مگر کبھی کبھی پانچ تکبیرات بھی کہہ لے
تاکہ مردہ سنت زندہ ہو اور اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے)۔ عن طلحة بن عبد الله
قال صليت خلف ابن عباس رضی اللہ عنهما على جنازة فقرأ فيها بفاتحة الكتاب
فاخذت بيده فقلت تقرأ بها قال انها سنة وحق۔ طلحہ بن عبد اللہ نے کہا کہ

میں نے (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انھوں نے
سورہ فاتحہ (زور سے) پڑھی تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑا انھوں نے کہا کہ وہ سنت ہے
اور حق ہے (امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ جنازہ
کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھی جائے کیونکہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے لا صلوۃ الا
بفاتحۃ الکتاب یعنی کوئی نماز نہیں ہوتی بغیر سورہ فاتحہ پڑھنے کے مگر امام ابوحنیفہ اور امام
مالک کے نزدیک سورہ فاتحہ نہ پڑھے مگر جب کوئی صحابہ کسی کام کو کہے کہ یہ سنت ہے
تو وہ مرفوع حدیث کے مانند ہوتی ہے)۔ عن زید بن طلحۃ التیمی قال سمعت ابن
عباس رضی اللہ عنہما قراء علی جنازۃ فاتحۃ الکتاب و سورۃ وجہر بالقراءۃ وقال
انما جھرت لا علمکم انھا سنۃ والامام کفاہا۔ زید بن طلحہ تیمی نے کہا کہ میں نے ابن
عباس رضی اللہ عنہما کو سنا کہ انھوں نے ایک جنازہ پر سورہ فاتحہ اور کوئی ایک سورۃ
پڑھی اور اپنی قرأت میں جہر کیا (یعنی سورہ فاتحہ اور سورۃ زور سے پڑھیں) اور کہا کہ میں
نے جہر محض اس غرض سے کیا تاکہ میں تم کو سکھا دوں (بتا دوں) کہ وہ سنت ہے اور
امام کو قرأت کا جہر کرنا کافی ہے (یہ حدیث متکلم فیہ ہے اول تو حدیث میں "سورۃ" کے
لفظ کو امام بیہقی نے اپنی سنن میں غیر محفوظ کہا ہے دوم والامام کفاہا کو نہ اصحاب سنن
نے روایت کیا ہے نہ دیگر ثقہ راویوں نے لہذا یہ شاذ ہے اور یہ زیادت غیر مقبول)
عن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف اخی عبد الرحمن بن عوف قال صلیت خلف ابن عباس
رضی اللہ عنہما علی جنازۃ فقراء بفاتحۃ الکتاب و سورۃ فجہر حتی سمعنا فلما انصرف
اخذت بیدہ فسألتہ عن ذلك فقال سنۃ وحق۔ طلحہ بن عبداللہ بن عوف برادر عبدالرحمن
بن عوف نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو
انھوں نے سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھیں اور جہر کیا حتی کہ ہم نے (ان کی قراۃ کو)
سنا پس جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے متعلق مسئلہ
پوچھا انھوں نے کہا کہ یہ سنت اور حق ہے۔ عن عوف بن مالك قال صلی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول اللھم اغفرلہ

وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجته وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر حتى تمنيت ان لو كنت انا ذلك الميت۔ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی پس میں نے یاد رکھا حضرت کی دعا کا پڑھنا اور آپ یہ فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجَتِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ اس کے گناہ بخشدے اور اس پر رحم کر اور اسکو سلامت رکھ عذاب سے اور معاف کر اس سے (اس کی تقصیرات) اور بہتر کر اس کی مہمانی اور اس کی قبر کشادہ کردے اور اس کو پانی برف اور اولی سے دھو ڈال (یعنی گناہوں سے اس کو طرح طرح کی مغفرتوں کے ساتھ پاک کردے) اور اس کو خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جیسے کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور بدلدے اس کو اچھا گھر اس کے گھر سے (یعنی دنیا کے گھر سے اس کو بہتر گھر عنایت فرما) اور گھر والے بہتر اس کے گھر والے سے اور بہتر بی بی اس کی بی بی سے اور اس کو جنت میں داخل کردے اور اس کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ عوف نے کہا میں نے اسوقت آرزو کی کہ کاش میں یہ میت ہوتا (تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے یہ دعا کرتے فقیر مترجم آرزو اور تمنا کرتا ہے کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا اور آپ کی دعا کے طفیل سے اس جہان کے مزے لوٹتا اور اب بھی اللہ تعالےٰ کی رحمت واسعہ سے مجھ کو قوی امید ہے کہ وہ اپنے فضل سے میرے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور مجھ کو عذاب قبر اور دوزخ کی آگ اور دنیا اور دین کی ہر تکلیف اور بلا اور مصیبت سے بچالیگا انشاء اللہ کیونکہ وہ ارحم الراحمین

اور غافر المذنبین ہے)۔ عن الزهري قال سمعت ابا امامة بن سهل بن حنيف
يحدث ابن مسيب قال السنة في الصلوة على الجنازة ان تكبر ثم تقرأ بام القرآن
ثم تصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم تخلص الدعاء للميت ولا تقرأ الا
في التكبيرة الاولى ثم تسلم في نفسك عن يمينك ۔ زہری سے روایت ہے
کہ میں نے سنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں ابن مسیب سے وہ کہتے تھے کہ جنازہ کی نماز
اس طرح پڑھنی سنت ہے کہ تو تکبیر کہے پھر سورہ فاتحہ پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیجے پھر مردے کے لئے دعا کو خلوص سے کرے اور قراءۃ مت کر سوا تکبیر اولی میں (یعنی
قرآن پہلی تکبیر کے بعد پھر کسی تکبیر میں نہ پڑھا جائے)۔ پھر آہستہ سے سیدھی طرف سلام پھیر
عن ابي ابراهيم عن ابيه انه شهد النبي صلى الله عليه وسلم صلى على ميت فقال
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا۔
ابو ابراہیم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ حاضر تھے
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یہ فرمایا اللّٰھم اغفر سے آخر تک
یعنی اے اللہ بخشدے ہمارے زندے اور ہمارے مردے کو اور ہمارے حاضر
اور ہمارے غائب اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے اور ہمارے مرد اور
ہماری عورت کو (مگر مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی اور ابن ماجہ کی روایات میں یہ الفاظ
اور زیادہ ہیں کہ) اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا
فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ یعنی اے اللہ جس کو تو ہم میں سے جلائے تو اس کو اسلام پر جلا
اور جس کو تو ہم میں سے مارے اس کو ایمان پر مار۔ عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبر قد دفن من الليل فقال من هذا فقالوا
هذا قبر فلان توفي البارحة فكرهنا ان نوذيك ليلا فنصيبك بشئ (وليشق عليك
فدفناه فقام النبي صلى الله عليه وسلم وصففنا خلفه فصلى عليه ۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایسی قبر پر ہوا جس میں
مردہ (گذشتہ) رات کو دفن کیا گیا تھا تو آپ نے پوچھا یہ کون ہے (یعنی یہ کس کی

قبر ہے) لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلاں شخص کی قبر ہے جو گذشتہ رات کو فوت ہوا تھا تو ہم نے آپ کو رات میں ستانا برا جانا کہ مبادا آپ کو ہماری وجہ سے تکلیف پہونچے یا وہ آپ پر شاق ہو اس لئے ہم نے اس کو دفن کر دیا (اور آپ کو اس کی خبر نہ کی) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں کیں تو آپ نے اس پر نماز پڑھی (اس سے معلوم ہوا کہ مردہ کے دفن ہونے کے بعد اس کے قبر پر بھی جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے)۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشی فی اليوم الذی مات فيه وخرج بهم الى المصلى فصف بهم وكبر عليه اربع تكبيرات ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (اصحمہ) کے مرنے کی اسی روز لوگوں کو خبر دی جس روز وہ (حبش کے ملک میں) مرا اور آپ لوگوں کو لیکر عید گاہ گئے وہاں ان کی صف بندھوائی اور اس پر چار تکبیریں کہیں (اس حدیث سے یہ نتیجہ نکلا کہ جنازہ غائب کی نماز پڑھنا درست ہے)۔ عن سمرة بن جندب رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى على ام فلان ماتت فی نفاسها فقام وسطها۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام فلان کی جنازہ کی نماز پڑھی جو نفاس میں مرگئی تھی تو آپ اس کے بیچوں بیچ میں کھڑے ہوئے)۔ عن ابن جريج قال سمعت نافعا يزعم ان ابن عمر رضی الله عنهما صلى على تسع جنائز جميعا جعل الرجال يلون الامام والنساء يلون القبلة فصفهم صفا ووضعت جنازة ام كلثوم بنت على بن ابی طالب امراة عمر بن الخطاب وابن لها يقال له زيد رضی الله عنهم وصفا جميعا والامام يومئذ سعيد بن العاص وفی الناس ابن عباس وابو هريرة وابو سعيد وابو قتادة رضی الله عنهم فوضع الغلام مما يلی الامام فقال رجل فانكرت ذلك فنظرت الى ابن عباس وابی هريرة وابی سعيد وابی قتادة رضی الله عنهم فقلت ما هذا؟ فقالوا هی السنة ۔ ابن جریج سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے نافع کو یہ کہتے سنا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں پر

(حاشیہ) ان کا نام اصحمہ بقول بعض اصحمۃ اور بقول بعض صحمہ تھا اور یہ حبش کے ملک کے بادشاہ تھے اور مسلمان تھے اور نجاشی ہر بادشاہ کا لقب ہے جو حبش کا بادشاہ ہو جیسے کہ روم کے بادشاہ کا لقب قیصر اور فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ ... اور ہمارے حیدرآباد کے نظام وغیرہ ۱۲۔

نماز ایک ساتھ (یعنی وقت واحد میں) پڑھی مردوں کے جنازوں کو امام کے قریب رکھا
اور عورتوں کے جنازوں کو قبلہ کے قریب اور ان کی ایک ایک قطار کردی (یعنی مردوں
کے جنازوں کی ایک قطار اور عورتوں کے جنازوں کی ایک قطار) اور ام کلثوم (حضرت
علیؓ کی صاحبزادی اور عمرؓ کی محل) اور ان کے بیٹے زید دونوں کے جنازے ایک ہی
قطار میں رکھے گئے اور اس زمانہ میں امیر سعیدؓ بن عاص تھے اور لوگوں میں اس وقت
ابن عباس ابوہریرہ ابوسعید ابوقتادہ رضی اللہ عنہم موجود تھے پس بچے کو امام کے قریب
رکھ دیا گیا تو ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اس کا انکار کیا اور میں نے ابن عباس ابوہریرہ
ابوسعید ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ کیا ہے ان سب نے کہا کہ یہ
سنت ہے ۔عن جابرؓ بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فذکر رجلا
من اصحابه قبض فكفن في كفن غير طائل وقبر ليلا فزجر النبي صلى الله عليه وسلم
ان يقبر الرجل بالليل حتى يصلى عليه الا ان يضطر انسان الى ذلك وقال النبي
صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه ۔ جابر بن عبداللہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور اس میں اپنے اصحاب
میں سے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو مرگیا تھا اور لوگوں نے اس کو ناقص (حقیر)
کفن دیکر رات کو گاڑ دیا تھا آپ نے منع کیا کہ کوئی شخص رات کو نہ دفنایا جائے جبتک
اسپر نماز (با جماعت) نہ پڑھی جائے مگر جب لاچاری ہو (جیسے سفر وغیرہ میں ہوتی ہے)
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے
تو اچھا کفن دے (یعنی پورا سنت کے موافق اور پاک وصاف نئے یا دھوئے ہوئے
سفید کپڑوں کا) اور اس حدیث سے رات کو مردہ کو دفنانے کی ممانعت نہیں نکلی بلکہ
ممانعت اس کی معلوم ہوئی کہ مردہ کو بغیر نماز پڑھے دفنانا نہیں چاہیئے)۔عن ابن عباسؓ
رضی اللہ عنہما قال دخل قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العباس و علی
والفضل وشق لحده رجل من الانصار وهو الذي يشق لحود قبر الشهداء
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر

یعنی عباس (عم بزرگوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) علی (بھائی و داماد) اور فضل (چچازاد بھائی یعنی حضرت عباس کے صاحبزادے) اترے اور آپ کی لحد کو انصار کے اس آدمی نے کھودا جو شہدائے قبور کے لحدوں کو کھودتا تھا۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعتم موتاکم فی قبورھم فقولوا بسم اللہ و علی سنۃ رسول اللہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے مردوں کو قبروں میں رکھا کرو تو بسم اللہ و علی سنۃ رسول اللہ کہا کرو (بعض روایتوں میں بجائے سنت کے ملۃ بھی آیا ہے)۔

عن ابی جمرۃ قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول وضعت فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفۃ حمراء۔ ابن جمرہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف میں سرخ چادر بچھادی گئی تھی۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ ان عمک قد مات او ابی قد مات قال اذھب فوارہ قلت انہ مات مشرکا قال اذھب فوارہ فواریتہ ثم اتیتہ قال اذھب فاغتسل۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے چچا (ابوطالب) کا انتقال ہوگیا ہے یا میرے باپ مرگئے ہیں (راوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے یہ کہا یا وہ) آپ نے فرمایا جاؤ اور ان کو خاک میں ڈھانک دو (یعنی دفن کردو) میں نے عرض کی کہ وہ مشرک مرے ہیں آپ نے (مکرر) فرمایا جاؤ اور ان کو خاک میں ڈھانک دو پس (بہ تعمیل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے ان کو خاک میں ڈھانک دیا (دفن کردیا) پھر آپ کے خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جاؤ غسل کرلو (ابوداؤد نے کہا میت سے غسل کرنے کی حدیث منسوخ ہے میں نے سنا امام احمد بن حنبل سے جب پوچھا گیا کہ میت کو غسل دیکر غسل کرنا کیسا ہے تو انھوں نے کہا وضو کافی ہے خطابی نے کہا میں نہیں جانتا کسی فقیہ نے واجب کیا ہو غسل کو میت کے غسل دینے سے نہ وضو کو میت کے اٹھانے سے شاید یہ غسل اور وضو استحبابا ہو بعضوں نے کہا یہ غسل مسنون ہے اور بعضوں سے اس کا

وجوب بھی منقول ہے بہرحال احتیاط اسی میں ہے کہ جو میت کو غسل دے وہ خود بھی غسل کرلے واللہ اعلم)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسر عظم المؤمن میتا مثل کسرہٖ حیا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ مومن کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسا زندہ کی ہڈی توڑنا (اس سے پوسٹ مارٹم مسلمانوں کی نعشوں کا کرنا ناجائز ہوا اور اسی وجہ سے جو اہل اللہ ہیں وہ اپنے اولاد کو ڈاکٹری نہیں پڑھاتے کہ اس میں مسلمانوں کی نعشوں کا پوسٹ مارٹم یعنی مرنے کے بعد ان کی نعشوں کا چیرنا پھاڑنا پڑتا ہے)۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول ایھم اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر لہ الی احدھما قدمہ فی اللحد وقال انا شہید علی ھؤلآء یوم القیامۃ وامر بدفنھم بدمائھم ولم یصل علیھم ولم یغتسلوا۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا لپیٹتے تھے پھر فرماتے تھے ان دونوں میں قرآن کا حافظ زیادہ کون ہے جب کوئی بتا دیتا کہ یہ زیادہ حافظ ہے تو آپ اس کو قبر میں آگے کرتے تھے آپ نے فرمایا میں ان پر قیامت کے دن گواہ ہونگا اور آپ نے حکم کیا کہ ان کو خون (اور کپڑوں) میں دفن کرایا جائے اور ان پر نماز نہیں پڑھی اور نہ غسل دیا (شہید کو انھیں کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے جن میں کہ وہ شہید ہوا ہے یعنی خون اور کپڑوں سمیت دفن ہوتا ہے نہ اس پر نماز پڑھی جاتی ہے اور نہ اس کو غسل دیا جاتا ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایک کفن یا ایک قبر میں کئی آدمیوں کو دفن کرنا درست ہے)۔ عن الاسود سمع نبیحا العنزی یقول سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتلی احد بعد ما نقلوا الی المدینۃ ان یردوا الی مصارعھم۔ اسود سے روایت ہے انھوں نے نبیح عنزی کو یہ کہتے سنا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ

کر یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدوں کی نسبت یہ حکم فرمایا کہ انکو اسی جگہ واپس لیجائیں جہاں وہ گرے تھے (یعنی لڑائی میں شہید ہوئے تھے) بعد اس کے کہ لوگ ان کو مدینہ میں لے آئے تھے (احد کے شہیدوں کو لوگ مدینہ میں دفن کرنے کی غرض سے لے آئے تھے آپ نے یہ حکم دیا کہ احد کے شہیدوں کو پھر اسی مقام پر واپس لیجاؤ اور وہیں دفن کرو جہاں وہ شہید ہوئے تھے) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یموت لمسلم ثلاثة من الولد فیلج النار الا تحلة القسم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ دوزخ میں نہ جائیگا مگر قسم کھولنے کے لئے (اور وہ یہ ہے جو قرآن مجید میں ہے کہ وان منکم الا واردها یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گذرے)۔

باب فی التجارات

باب تجارت اور معاملات کے بیان میں

عن الشعبی قال سمعت النعمان بن بشیر رضی الله عنهما یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الحلال بین وان الحرام بین وان بین ذلك امورا مشتبهات قال وربما قال مشتبهة وساضرب لكم فی ذلك مثلا ان الله حمی حمی وان حمی الله محارمه وانه من یرع حول الحمی یوشك ان یواقعه وان من یخالط الریبة یوشك ان یجسر شعبی سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا حلال بھی کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے اور امور مشتبہ ان کے درمیان میں ہیں (یعنی ایسے کام جن کی حلت اور حرمت میں شک ہے) اور میں تمہے اسکی ایک مثال بیان کرتا ہوں اللہ (سبحانہ وتعالی) نے ایک حد باندھی ہے اور تحقیق

اللہ کی حد اس کی محارم ہیں (یعنی وہ امور جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حرام کر دیا ہے) اور بے شک جو شخص اپنے جانوروں کو رَمْنَہ کے گرد چرائیگا وہ قریب ہے کہ در رمنہ چراگاہ کے اندر گھس جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کام کرے تو قریب ہے کہ اس کی ہمت بڑھ جائے (کیونکہ جب مشتبہ کاموں کی نفرت اس کے دل سے چلی جائے گی تو پھر حرام کام کرنے کے لئے اس کو کچھ تامل نہ ہوگا اللھم احفظنا من امور المشتبہات آمین)۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لن یموت احد حتی یستکمل رزقہ فلا تستبطؤا الرزق واتقوا اللہ ایھا الناس واجملوا فی الطلب وخذوا ما حل ودعوا ما حرم۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ہرگز نہ مرے گا جبتک کہ وہ اپنی روزی پوری نہ لے لیگا پس یہ نہ سمجھو کہ روزی تم کو دیر سے پہنچے گی (بلکہ اسکا جو وقت مقرر ہے اسوقت تم کو روزی ضرور ملیگی) اور اے لوگو اللہ سے ڈرو اور اچھے طریق سے روزی طلب کرو (محنت مزدوری سے) اور جو حلال ہے اس کو لیلو اور جو حرام ہے اس کو چھوڑ دو۔ عن قیس بن ابی غرزۃ رضی اللہ عنہ قال کنا نبیع بالبقیع فاتانا رسول اللہ صلی اللہ وسلم وکنا نسمی السماسرۃ فقال یا معشر التجار فسمانا باسم احسن من اسمنا ثم قال ان ھذا البیع یحضرہ الحلف والکذاب فشوبوہ بالصدقۃ۔ قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بقیع میں بیوپار کیا کرتے تھے تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم کو لوگ سماسرہ کہا کرتے تھے آپ نے (ہم کو) فرمایا اے تاجروں کے گروہ تو ہمارا نام ہمارے پہلے نام سے بہتر رکھا پھر فرمایا اس بیوپار میں قسم کھانی پڑتی ہے اور جھوٹ بولنا ہوتا ہے تو اس میں صدقہ ملا دو (یعنی کچھ خیرات بھی کیا کرو تاکہ وہ ان گناہوں کا کفارہ ہو جائے)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان لرجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سن من الابل فجاء یتقاضاہ فقال اعطوہ فلم یجد والہ الا سنا فوق سنہ فقال اعطوہ فقال اوفیتنی اوفی اللہ لک فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان خیارکم احسنکم قضاءً۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک آدمی کا چار سال کی عمر کا اونٹ قرض تھا
وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا اس کا اونٹ
دیدو (انھوں نے ڈھونڈا) تو اس سن کا اونٹ نہ پایا البتہ زیادہ عمر کا اونٹ انکو ملا آپ
نے فرمایا اس کو وہی دیدو وہ کہنے لگا آپ نے میرا قرض بھرپور دیا اللہ آپ کو بھرپور
ثواب عطا فرمائے آپ نے فرمایا تم میں وہی لوگ اچھے ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں
(بلا شرط قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا منع نہیں بلکہ مستحب ہے اور قرض خواہ کو اس کا
لینا درست ہے)۔ عن سوید بن قیس رضی اللہ عنہ قال جلبت انا ومخرمۃ العبدی
بزا من ھجر فجاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساومنا بسراویل وعندنا
وزان یزن بالاجر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للوزان زن وارجح۔ سوید بن
قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور مخرمہ عبدی دونوں ہجر (یمن اور شام
میں ایک گاؤں ہے بعضوں نے کہا کہ تمام بحرین کا نام ہے) سے کپڑا لائے تو ہمارے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم سے ایک پائجامہ چکایا اس وقت
ہمارے پاس ایک تولنے والا تھا جو اجرت پر تولتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تولنے
والے سے کہا تول اور جھکتا تول (یعنی کچھ زیادہ)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع والظلم
مطل الغنی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کردیا جائے تو چاہئے کہ
اس کے پیچھے لگا رہے اور غنی کا (ادائے قرض میں) دیر لگانا ظلم ہے (مطلب یہ
ہے کہ جب کوئی قرضدار قرض خواہ سے کہے کہ میرے اوپر جو تمہارا روپیہ ہے وہ
فلاں شخص سے لیلو تو قرض خواہ کو اس کا قبول کرنا چاہئے اور اس غنی کا پیچھا کرنا چاہئے
اور اس غنی کو بھی چاہئے کہ اس کا قرض فوراً ادا کرے دیر نہ کرے دیر کریگا تو ظلم کریگا)۔
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(حاشیہ: حم ۴ — غ ت — د ت س ق)

نهى ان يباع في المسجد او يشترى فيه ۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بیچنے اور
خریدنے سے منع فرمایا (ہمارے زمانہ میں رمضان میں مساجد میں خونچے والے افطاری
بیچتے ہیں اور لوگ خریدتے ہیں ایسے کام کو فوراً روک دینا چاہئے کیونکہ یہ حدیث کے
خلاف ہے مسجد کے باہر خونچے والے اپنا خونچہ رکھیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے) متن ابی
ت هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم من
يبيع او يبتاع في المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك و اذا رأيتم من ينشد فيه الضالة
فقولوا لا ادى الله عليك ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو مسجد میں بیچتے یا خریدتے دیکھو تو کہو کہ اللہ تیری تجارت
میں نفع نہ دے اور جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کوئی چیز ڈھونڈتا ہے اور پکارتا ہے
تو کہو کہ اللہ تیری چیز کو تیرے طرف نہ پھیرے ۔ عن ابي هريرة رضي الله عنه عن
م ت النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تناجشوا ولا يبع حاضر لباد ولا يبع الرجل على بيع
اخيه ولا يخطب الرجل على خطبة اخيه ولا تسأل المرأة طلاق اختها ۔ ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکہ دینے کے لئے قیمت مت بڑھاؤ
اور شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور
نہ اپنے بھائی کے پیام پر پیام دے اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے
عن ابي هريرة رضي الله عنه قال مر النبي صلى الله عليه وسلم برجل يبيع طعاما
د ت فاوحى اليه ادخل يدك من اسفله فادخل يده فوجده مخالفا فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليس منا من غشنا ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے جو اناج بیچ رہا تھا آپ پر وحی آئی کہ غلہ میں ہاتھ ڈال کر
دیکھو آپ نے غلہ میں ہاتھ ڈالا تو آپ کو معلوم ہوا کہ جیسا غلہ اوپر تھا ویسا نیچے نہیں ہے اس
لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم سے فریب کرے (یا ہم کو دھوکہ
دے) وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے غلہ کو

نیچے سے تر پایا) مسلمان تاجروں کو چاہئے کہ اس حدیث کے موافق عمل کریں اور دھوکہ
اور فریب دینے سے باز رہیں یا اللہ ہم کو اور سب مسلمان بھائیوں کو قرآن و حدیث کے
موافق عمل کرنے کی توفیق عطا فرما آمین)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم من اشتری مصراۃ او محفلة فھو بالخیار ان شاء ان یمسکھا امسکھا
و ان شاء ان یردھا ردھا ومعھا صاع تمر لا سمراء۔ ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصراۃ یا محفلہ خریدے تو اس کو
اختیار ہے اگر رکھنا چاہے تو رکھے اور اگر واپس کرنا چاہے تو واپس کردے اور اس کے
ساتھ کھجور کا ایک صاع بھی دیدے (یعنی دودھ جس سے منتفع ہوا ہے بطور اس کی
قیمت یا معاوضہ کے) اور گیہوں نہ دے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه ان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم قال من اشتری مصراۃ فھو بالخیار ثلاثة ایام ان شاء ان
یمسکھا امسکھا و ان شاء ان یردھا ردھا ومعھا صاع من تمر لا سمراء۔ ابوہریرہؓ سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مصراۃ خریدے وہ ۳ دن تک اختیار
رکھتا ہے چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو اس کو پھیر دے اور اس کے ساتھ (دودھ
کے بدلہ) ایک صاع کھجور بھی دیدے اور گیہوں نہ دے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما
ان حبان بن منقذ کان سفع فی راسه مامومة فثقلت لسانه وکان یخدع فی
البیع فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما ابتاع فھو بالخیار ثلاثا وقال له
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بع وقل لا خلابة فسمعته یقول لا خذابة لا خذابة
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حبانؓ بن منقذ کے سر میں زخم آیا تھا جس کی وجہ سے
ان کی زبان موٹی ہو گئی تھی اور لوگ ان کو خرید و فروخت میں ٹھگ لیتے تھے اور اسی وجہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید و فروخت کی چیزمیں تین دن تک اختیار دیدیا
تھا (چاہیں تو رکھ لیں اور چاہیں تو واپس کر لیں یا چاہیں تو واپس نے لیں یا نہ لیں) اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرما دیا تھا کہ خرید و فروخت کیا کرو تو یہ کہدیا
کرو لَا خِلَابَةَ اس میں کوئی چکمہ یا فریب نہیں ہے (لیکن چونکہ ان کی زبان موٹی ہو گئی تھی

ان سے لام نہیں نکلتا تھا، تو میں نے ان کو یہ کہتے سنا لاخذابۃ لاخلابۃ (یعنی بجائے لَاخِلَابَۃَ کے وہ لاخذابہ کہتے)۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان رجلا من الانصار کان یبایع علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان فی عقدتہ ضعف فاتی قومہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ احجر علی فلان فانہ یباع وفی عقدتہ ضعف فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ عن البیع فقال یا رسول اللہ لا اصبر عن البیع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت غیر تارك البیع فقل ھا وھا ولاخلابۃ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی (حبان بن منقذ جن کا اوپر کی حدیث میں ذکر آچکا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور اس کی عقل میں فتور تھا تو اس کے قوم والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو محجر کر دیجئے کیونکہ وہ سودا کرتا ہے اور اس کی عقل میں فتور ہے (جس کی وجہ سے اس کا نقصان ہوتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) اس کو بلا بھیجا اور (جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو) آپ نے اس کو خرید و فروخت سے منع فرمایا اس نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بغیر خرید و فروخت کے مجھ سے رہا نہیں جاتا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اگر تو خرید و فروخت کو نہیں چھوڑ سکتا ہے تو معاملہ کرتے وقت یہ کہا کر آگاہ رہو اس معاملہ میں فریب اور حکمہ نہیں ہے۔ عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری ھذا الحلس والقدح فقال رجل یا نبی اللہ انا اخذ بدرھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یزید علی درھم قال انس فسکت القوم فقال من یزید علی درھم فقال رجل انا آخذھا یا نبی اللہ باثنتین قال ھمالك۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کون اس کملی اور پیالہ کو مول لیتا ہے ایک آدمی نے کہا یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ر ق

ر ق

بعد مراد بیع میں دھوکہ وفریب ... بیچنے والے کے معاملہ کرنے کا حال ... [illegible]

میں ان دونوں چیزوں کو ایک درہم میں لیتا ہوں اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو ایک درم پر بڑھاتا ہے (یعنی ایک درم سے زیادہ قیمت دیتا ہے) لوگ خاموش رہے پھر آپ نے (وہی) فرمایا کہ کون ہے جو ایک درم سے زیادہ قیمت میں خریدتا ہے ایک آدمی بولا یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ان دونوں چیزوں کو دو درم کے بدل لیتا ہوں آپ نے فرمایا وہ دونوں تیری ہیں (یعنی دو درم میں نے لے اس سے نیلام یا ہراج کا جواز ثابت ہوتا ہے)۔ عن زيد بن اسلم قال سمعت رجلا يقال له شهر كان تاجرا وهو يسأل عبد الله بن عمر عن بيع المزايدة فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبيع احدكم على بيع احد حتى يذر الا الغنائم والمواريث ۔ زید بن اسلم نے کہا کہ میں نے ایک سوداگر آدمی شہر نامی کو عبد اللہ بن عمر سے نیلام کے متعلق مسئلہ پوچھتے سنا انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ لوٹ اور میراث کے اموال کے سوا تم میں سے کوئی شخص کسی کے بیچنے پر بیچے جب تک کہ خریدار (اس کا مال) چھوڑ دے (یعنی نہ لے اور آگے چلے تو وہ اپنا مال بیچ سکتا ہے لیکن جب تک دوسرے سے مول ہو رہا ہے اسوقت تک دخل نہ دے)۔ عن ابی هريرة رضي الله عنه قال نهى عن تلقي الجلب فمن تلقى جلبا فاشترى منه فالبائع بالخيار اذا وقع السوق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے (یعنی تاجر کے بازار میں آنے سے پہلے اسواسطے کہ بیچنے والے کو معلوم نہیں کہ شہر یا بازار میں کیا بھاؤ ہے اور خریدار کو شہر یا بازار کا نرخ معلوم ہے اور اسی وجہ سے وہ پہلے پہل یعنی تاجر کے شہر میں پہنچنے سے پہلے اس سے ملکر سستی چیز خرید لیتا ہے جس سے بائع کو نقصان ہوتا ہے اور اسی وجہ سے آپ نے قافلہ سے آگے جا کر ملنے کو منع فرمایا) پس اگر کوئی قافلہ سے آگے جا کر ملے اور اس سے (کچھ) خریدے تو بیچنے والے کو بازار میں آنے کے بعد اختیار ہوگا (کہ بیع فسخ کر دے) جب اس کو معلوم ہو کہ بازار کا نرخ گراں ہے اور فلاں نے

٥ نیلام حدیث پر اوزاعی اور اسحٰق نے عمل کیا ہے اور انھوں نے غنیمت اور میراث کے اموال کو نیلام کرنا درست اور جائز کیا ہے تخصیصی طور پر مگر جمہور محققین کے اموال غنیمت اور میراث کے مالوں اور انکے علاوہ ہر ایک مال کا نیلام کرنا جائز ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہے جسکو امام احمد اور داؤد ترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۱۲۔

٥ مسلم نے بیہقی ایسا ہے مگر ابو داؤد اور بیہقی اور ترمذی کی روایات میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے یا انفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو کتاب سے چھوڑ گئے ہیں واللہ اعلم ۱۲۔

حم م س ق | رہو کہ تکبر مجھ سے سستا مال بیچ لیا ہے)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تلقی السلع حتی تدخل الاسواق۔ ابن عمرؓ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ جب تک سودا بازار
میں نہ آجائے تب تک سودے کو آگے سے جا کر نہ ٹھہرایا جائے (تاکہ خود مالک
حم ع | نرخ بازار کا دیکھ اور معلوم کر لے)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ عن جابر
حم م د ت س ق | رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد
دعوا الناس یرزق اللہ بعضھم من بعض۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے لوگوں
کو چھوڑ دو (ان کو آزاد کر دو جیسا چاہیں اور جس کے ہاتھ چاہیں بیچیں) کہ بعض کو
بعض سے روزی پہونچے (یعنی اللہ تعالےٰ ایک کو دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت
کرنے کی سبب سے روزی اور رزق دے)۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال
ق حم د | امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع غلامین اخوین فبعتھما
و فرقت بینھما فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادرکھما
فارتجعھما و لا تبعھما الا جمیعا۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلاموں کے بیچنے کا حکم دیا جو بھائی بھائی تھے تو میں نے
ان کو جدا جدا بیچ دیا (یعنی ایک کو ایک کے ہاتھ اور دوسرے کو دوسرے کے ہاتھ)
اور اس کی خبر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے فرمایا پہونچ
اور ان کو پھیر لے اور مت بیچ ان کو مگر ساتھ ساتھ (سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی شفقت عنایت اور ہمدردی کس درجہ تھی کہ آپ نے دو بھائیوں کو علیحدہ علیحدہ
بیچنے سے منع فرمایا اور ظاہر ہے کہ جب دو بھائی جدا جدا فروخت کئے جائیں گے
تو ایک کو دوسرے کی جدائی کی وجہ سے زندگی شاق اور دشوار ہوگی اسیواسطے

آپ نے فرمایا کہ دو بھائیوں کو ایک ہی شخص کو بیچو جدا نہ کرو)۔ عن عائشۃ رضی اللہ
خ م د س ق
عنہا قالت لما انزل آخر الآیات من سورۃ البقرۃ التی یذکر فیھا الربا خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقرأھن علی الناس ثم حرم التجارۃ فی الخمر۔ ام المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ بقر کی وہ آخری
آیتیں اتریں جن میں سود کا ذکر ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (حجرہ سے) برآمد ہوئے
اور لوگوں کو وہ آیتیں پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو حرام کیا (یعنی شراب کی
خرید و فروخت حرام کی)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سمعت عمر رضی اللہ
حم خ م س ق
عنہ یقول وبلغہ ان رجلا باع خمرا فقال قاتل اللہ فلانا الم یعلم ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فاجملوھا
فباعوھا زاد محمود واکلوا اثمانھا وقال محمود سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سمرۃ بن جندب ۱۲
یقول قال عمر رضی اللہ عنہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے عمرؓ کو
یہ کہتے سنا اور ان کو یہ خبر پہنچی کہ ایک آدمی نے شراب بیچی انھوں نے کہا اللہ اسکو
تباہ کرے کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے
یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی تو انھوں نے اس کو گلا کر بیچ ڈالا محمود (جو
اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے اتنا زیادہ کیا کہ "اور اس کی قیمت بھی کھائی" اور محمود
نے (یہ بھی) کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا۔ عن عطاء بن ابی رباح سمع جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول
حم ع
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حرم بیع الخمر والاصنام والمیتۃ
والخنزیر فقال بعض المسلمین فکیف تری فی شحوم المیتۃ تدھن بہ الجلود والسفن
ویستصبح بہ الناس فقال حرام قاتل اللہ الیہود لما حرمت علیہم الشحوم
اجملوھا فباعوہ فاکلوا ثمنہ۔ عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے انھوں نے جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
نے شراب اور بتوں اور مردار اور سور کا بیچنا حرام کر دیا بعض مسلمانوں نے عرض کیا

کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مردار کی چربی کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جو کھالوں اور کشتیوں پر لگائی (ملی) جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں آپ نے فرمایا وہ حرام ہے اللہ یہودیوں کو تباہ کرے جب ان پر چربی حرام ہوئی تو انھوں نے اس کو گلا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت چکھی۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ربکم ثلاثة انا خصمهم یوم القیامة و من کنت خصمه خصمته رجل اعطی بی ثم غدر و رجل باع حرا فاکل ثمنه و رجل استاجر اجیرا فاستوفی منه و لم یوفه اجره۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فرماتا ہے قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا اور جس کا میں دشمن ہوا اس سے میں نے دشمنی کی ایک وہ جو میرا نام لیکر عہد کرے پھر عہد توڑ دے دوسرے وہ شخص جو آزاد کو بیچے اور اس کی قیمت کھائے تیسرے وہ آدمی جو کسی سے پوری (ارگڑکر) مزدوری لے مگر اس کو پوری مزدوری نہ دے (یعنی کسی مزدور سے پورا تو کام لے اور اس کی مزدوری پوری نہ دے)۔ عن جابر رضی الله عنه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ثمن الکلب والسنور۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔ عن ابی مسعود رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب و مهر البغی و حلوان الکاهن۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا۔ عن ابن عمر رضی الله عنهما قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ثمن عسیب الفحل۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا (اپنے) نر (کو غیر کی مادی پر) کودانے کی اجرت لینے سے (بغیر اجرت کے نر کودانا چاہیئے البتہ اگر مادیان والا خوشی سے کچھ دے تو قباحت نہیں مگر اجرت خود طلب کرنا ممنوع ہے)۔ عن حرام بن محیصة عن ابیه انه سال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم عن کسب الحجام فنہاہ عنہ فشکی الیہ حاجتہم فقال
اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقک۔ حرام بن محیصہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے
ہیں اپنے باپ (محیصہ) سے کہ انھوں نے سینگی لگانے کی اجرت کے متعلق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا (کہ جائز ہے یا ناجائز) آپ نے اس کو اس
منع کیا پھر اس نے آپ سے ان کی حاجتوں کی شکایت کی (کہ ان کی جو حاجتیں ہیں
وہ کس طرح رفع اور پوری ہوں گی جب آپ ان کو پچھنے لگانے کی اجرت کے لینے
سے منع فرماتے ہیں) آپ نے فرمایا (اس سے یعنی اجرت سے) اپنے اونٹ کو
گھاس کھلا اور اپنے غلام کو کھلا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم احتجم واعطی الحجام اجرہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت
دی۔ (بخاری میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر حرام ہوتی تو آپ کیوں دیتے اور ابوداؤد
میں یہ ہے کہ اگر آپ اس کو برا جانتے تو اس کو مزدوری نہ دیتے)۔ عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الراشی
والمرتشی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کرے۔ عن عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الراشی
والمرتشی۔ اس کا ترجمہ وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث کا ہے۔ عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کسب الاماء۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں
کی کمائی سے منع فرمایا ہے (جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ کہاں سے اس نے
کمایا علماء نے کہا آپ نے لونڈیوں کی کمائی سے اس واسطے منع کیا کہ لوگ ان پر
محصول مقرر کرتے تھے پس وہ جہاں سے چاہتیں لاتیں اگر کام نہ ہو سکتا تو زنا کراتیں
اور خرچی کماتیں اس لئے منع فرمایا ان کی کمائی لینے سے بعضوں نے کہا کہ کمائی مراد

ترغ م م و ت س ق

حم ت

ت ق

ش م غ د

دوائی تریاق کی تحریر ہے۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال ان ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلوا بحی من احیاء العرب فلم یقروهم ولم یضیفوهم قال فاشتکی سیدهم فاتونا فقالوا هل عندکم دواء فقلنا نعم ولکنکم لم تقرونا ولم نفعل حتی تجعلوا لنا جعلا فجعلوا لهم علی ذالک قطیعا من الغنم فجعل رجل منا یقرأ علیه بفاتحة الکتاب فلما اتوا النبی صلی اللہ علیه وسلم ذکروا ذالک له قال ما ادراک انها رقیة ولم یذکر نهیا منه فقال کلوا واضربوا لی معکم بسهم فی الجعل۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحابؓ (ایک سفر میں گئے اور چلتے چلتے) عرب کے ایک قبیلہ پر اترے انھوں نے نہ ان کی مہمانداری کی نہ ضیافت (اتفاق سے) اس قبیلہ کا سردار بیمار ہو گیا وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور ہم سے پوچھنے لگے کہ کیا تمھارے پاس کوئی دوا ہے؟ ہم نے کہا ہاں (ہے تو سہی مگر چونکہ) تم نے ہماری مہمانداری اور ضیافت نہیں کی ہے (اس لئے) ہم تمھارا علاج نہ کریں گے جب تک کہ تم ہم کو اس کی مزدوری نہ دوگے اس پر انھوں نے ان کو بکری کا ایک گلہ دینا ٹھیرایا پس ہم میں سے ایک آدمی اس پر سورہ فاتحہ پڑھنے لگا (وہ اچھا ہو گیا) وہ لوگ (یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (مسئلہ پوچھنے کے لئے کہ آیا جو کچھ ہم نے لیا وہ جائز ہے یا نہیں) ہم نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے (منتر پڑھنے والے سے) پوچھا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے اور انھوں نے آپ سے اس کی ممانعت کا ذکر نہیں کیا (بخاری اور ابو داؤد میں ہے) آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور یہ فرمایا کہ اچھا مزدوری میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگا لو (اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھ کر مزدوری لینا جائز ہے)۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال اشتری منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا فوزن لی ثمنه وارجح لی۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا تو آپ نے مجھکو اسکی قیمت تولکر ادا کی اور

مع بخاری اور ابوداود سے اس کو صحیح ... بیرمرض ... ہاتھ سے کاٹ لیا

جھکتا ہوا تول مجھ کو دیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر قرضدار اپنی خوشی سے زیادہ دے تو بہتر ہے اور قرضخواہ کو لینا درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے سے ایسی کوئی شرط نہ کی ہو ورنہ وہ سود ہوگا جو مطلقاً حرام ہے)۔

باب المبایعات المنہی عنہا من الغرر وغیرہ

ان چیزوں کا بیان جن کا باہم خریدنا اور بیچنا ممنوع ہے مثلاً غرر وغیرہ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر وعن بیع الحصاۃ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا غرر (دھوکہ) کی بیع سے اور حصاۃ (کنکری) کی بیع سے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع حبل الحبلۃ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید اس کے بچہ نہ ہو اور ہو تو شاید اس کا نہ ہو اور اگر ہو بھی تو مر جائے اور چونکہ یہ مال مجہول ہے اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا)۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین وعن لبستین فاما البیعتان فالملامسۃ والمنابذۃ واما اللبستان فاشتمال الصماء والاحتباء فی الثوب واحد لیس علی فرجہ منہ شیئ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو (قسم کی) بیعوں اور دو (طرح) کے لباسوں سے منع فرمایا وہ دو بیعیں یہ ہیں ایک بیع ملامسہ دوسری بیع منابذہ اور وہ دو لباس یہ ہیں ایک اشتمال الصماء دوسرا یہ کہ ایک ہی کپڑے میں (اس طرح) گوٹ مار کر بیٹھنا کہ اس کپڑے کا کوئی حصہ اس کی شرمگاہ پر نہ ہو (یعنی شرمگاہ کھلی رہے)۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبایعوا بالقاء الحصی ولا تناجشوا ولا تبایعوا بالملامسۃ ومن اشتری منکم محفلۃ فکرھھا فلیردھا ولیرد معھا صاعا من طعام

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنکریوں کے پھینکنے سے باہم خرید و فروخت مت کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کے ساتھ تنجش کرو اور نہ ملامسہ کے ذریعہ بیوپار کرو اور تم میں سے جو محفلہ خریدے اور اس کے پسند نہ آئے تو اس کو پھیر دینا اور اس کے ہمراہ اناج کا ایک صاع بھی دیدینا چاہئے۔ عن ابی المنہال سمعت ایاس بن عبد المزنی یقول لا تبیعوا الماء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الماء۔ ابو المنہال سے روایت ہے میں نے ایاس بن عبد المزنی کو یہ کہتے سنا پانی مت بیچو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا (یہ اس وقت ہے کہ پانی کسی قدرتی دریا چشمہ میں بھرا ہوا ہو تو وہ کسی کی ملک نہیں اس کا بیچنا درست نہیں لیکن اگر کوئی بھر کر لائے اور مشک وغیرہ میں رکھے تو بغیر اجازت مالک کے اس کا استعمال درست نہیں)۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے پانی سے کوئی منع نہ کرے تاکہ گھانس بچ (رکی) رہے (عربوں کا قاعدہ تھا کہ کنوؤں سے پانی بھر کر حوض یا گڑھے میں ڈالدیتے تھے اور اپنے جانوروں کو پانی پلاتے جو بچ رہتا وہ دوسرے لوگوں کے جانور پی لیتے مگر بعضوں نے اس بچے ہوئے پانی سے روکنا شروع کیا اور یہ خیال تھا کہ جب پانی نہ ملیگا تو لوگ اپنے جانور گھانس چرانے کو نہ لائیں گے تو گھانس محفوظ رہے گی اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے

حم د ت س ق

م س ق

خ م س ق

ان کو یہ مطلب ہے نہیں تھا کہ جو شخص اپنے جانور وہاں چرانے لائیگا وہ ضرور پانی تھی پیگا
تو یا اس طرح وہ گھانس اور پانی دونوں بیچ لیگا گو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے پانی
کے بیچنے سے منع فرمایا) ۔ عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نھی عن بیع السنین ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے (درخت کے) میوہ کو کئی سال تک بیچنے سے منع فرمایا ۔ عن جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ
والمخابرۃ والمعاومۃ وقال الآخر بیع السنین وعن الثنیا ورخص فی العرایا ۔ جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
محاقلہ مزابنہ مخابرہ معاومہ اور استثنا کرنے سے اور عرایا میں رخصت دی (یعنی اجازت
دی) ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطل
الغنی ظلم واذا اتبعت علی ملی فاتبعہ ولا تبع بیعتین فی واحدۃ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا دیر کرنا اپنا قرض ادا
کرنے میں اور قرض خواہ کو ٹالنا ظلم ہے (افسوس ہمارے زمانہ میں بہت سے اغنیا
ایسے ہیں جو قرض خواہوں کو خواہ مخواہ ٹالا کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے
آمین) اور جب مالدار پر حوالہ دیا جائے تو اس کو قبول کرلے اور ایک بیع میں دو بیعیں
مت کر (اس کی یہ تین صورتیں ہیں پہلی یہ بائع مشتری سے کہے یہ چیز دس دینار کی ہے
اور یہ بیس دینار کی اور مشتری کو دونوں میں سے ایک لینا پڑے دوسری یہ کہ بائع مشتری
سے کہے کہ میں نے تیرے ہاتھ یہ چیز ایک دینار کو نقد اور دو دینار کو ادھار بیچی تیسری
یہ کہ بائع مشتری سے کہے کہ میں نے اپنی یہ چیز تیرے ہاتھ اس شرط سے بیچی کہ تو اپنی
فلاں چیز میرے ہاتھ بیچ دے) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ نھی عن بیعتین فی بیعۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے
سے منع فرمایا ۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم لا يحل سلف وبيع ولا شرطان في بيع ولا ربح ما لم يضمن ولا بيع ما ليس عندك ۔ عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلف اور بیع (وہ یہ ہے کوئی شخص کسی کے ہاتھ ایک چیز اس شرط پر فروخت کرے کہ وہ اس کے ہاتھ کسی مال میں سلم کرے) درست نہیں ہے اور نہ بیع میں دو شرطیں (مثلاً یوں کہے کہ میں فلاں چیز تیرے ہاتھ بیچتا ہوں اگر ایک مہینہ میں دام دے تو اتنے کو اور اگر دو مہینے میں دام دے تو اتنے کو) اور نہ نفع اس چیز کا جو ضمان (قبضہ) میں نہیں آئی اور نہ اس چیز کا بیچنا جو تیرے پاس نہیں ہے ۔ عن حكيم بن حزام قال قلت يا رسول الله اني رجل اشتري بيوعا فما يحل منها وما يحرم فقال يا ابن اخي اذا اشتريت بيعا فلا تبعه حتى تقبضه ۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اسباب تجارت خریدا کرتا ہوں تو (آپ مجھ کو یہ بتلائیں کہ) خرید و فروخت میں کیا حلال ہے اور کیا حرام آپ نے فرمایا اے میرے بھائی کے بیٹے جب تو کوئی چیز خریدے تو اس کو مت بیچ جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے ۔ عن سالم عن ابيه رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه ۔ سالم سے روایت ہے وہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل (جو ابھی درخت پر ہو) کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ اس کی پختگی معلوم نہ ہو جائے عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلح بيع النخل حتى يبدو صلاحه قالوا وما صلاحه قال تحمر وتصفر ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور کا بیچنا درست نہیں ہے جب تک کہ اس کی (صلاح) پختگی معلوم نہ ہو جائے لوگوں نے پوچھا کہ صلاح (سے) کیا مراد ہے انس نے کہا کہ سرخ اور زرد ہونا ۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى تزهو وعن السنبل حتى يبيض ويامن العاهة نهى البايع والمشتري ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

حم م ت س ق

حم س

س

م

حم م ت س

(حاشیہ: [illegible] کا نقصان مشتری [illegible] — ہاتھ سے لکھا ہوا، ناخواندہ)

علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ پختہ نہ ہوجائے اور بالی کے بیچنے سے بھی منع فرمایا۔ یہاں تک کہ پختہ ہو اور آفت[1] سے محفوظ (بے خوف) ہوجائے آپ نے بیچنے والے کو بیچنے اور خریدنے والے کو خریدنے سے منع فرمایا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اما الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو الطعام ان یباع حتی یقبض قال ابن عباس ولا احسب کل شئ الا مثلہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کے قبضہ میں آنے سے پیشتر بیچنے سے منع فرمایا وہ اناج ہے ابن عباس نے کہا میں ہر چیز[2] کو اناج کے مثال سمجھتا ہوں (یعنی جب تک کوئی چیز قبضہ میں نہ آجائے اس کی بیع درست نہیں ہے)۔ حم ع

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا نشتری الطعام من الرکبان جزافا فنھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نبیعہ حتی ننقلہ من مکانہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم سواروں سے اناج کے ڈھیر کے ڈھیر (بغیر ناپے تولے) خرید لیا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پھر اس کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ ہم اس کو اس کی جگہ سے نہ لیجائیں (کیونکہ دوسری جگہ لیجانا بھی اسپر قبضہ کرنا ہے)۔ حم خ م

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الصبرۃ من التمر لم یعلم مکیلتھا بالکیل المسمی من التمر۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے ایک ڈھیر کے بیچنے سے جس کا ماپ معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا ماپ معلوم ہے (کیونکہ اس میں کمی اور بیشی کا احتمال ہے)۔ حم س

عن عکرمۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحیوان بالحیوان نسیئۃ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا (جب اس جنس کا ہو لیکن اگر جنس مختلف ہو تو ادھار بھی درست ہے)۔ د ت ق

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یباع الحیوان بالحیوان نسیئۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدل ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

[1] یعنی بارش، پالا، آندھی، ٹیڑی وغیرہ کی آفت سے ۱۲

[2] امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک ہر چیز کی بیع جب تک قبضہ میں نہ آجائے درست نہیں ہے مگر اہل حدیث اور امام کے نزدیک صرف اناج میں بھی بیع ممنوع ہے ۱۲

عن سمرة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ۔ ترجمہ اوپر گذرا۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان صفیۃ رضی اللہ عنہا وقعت فی سھم دحیۃ الکلبی فاشتراھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبعۃ ارؤس انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سات بردے دے کر مول لیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ ایک جانور کو دو یا زیادہ جانوروں کے بدل نقد بیچنا درست ہے)۔ عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتری عبدا بعبدین اسودین۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ (حبشی) غلام دیکر ایک غلام خرید لیا (یعنی نقد یا ہاتھوں ہاتھ یک جانور کو دو یا زیادہ جانوروں کے ساتھ خریدنا جائز ہے)۔

باب فی السلم

بیع سلم کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی الثمار فی السنتین والثلاث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلفوا فی الثمار فی کیل معلوم الی اجل معلوم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور وہاں کے لوگ میووں میں دو دو اور تین تین برس کا سلف کرتے تھے اس لئے آپ نے فرمایا میووں میں سلف کیا کرو تو ماپ اور مدت معین کر لیا کرو (جو چیزیں ماپ کر بکتی جاتی ہیں ان میں ماپ ٹھیرا کر اور مدت مقرر کر کے سلم کرنا چاہیے کیونکہ اگر مدت مجہول رہے گی یا ماپ نا معلوم ہوگا تو سلم درست نہیں ہوگی)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی الثمار فی سنتین و

وثلاث فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم سلفوا فی الثمار فی کیل معلوم و وزن معلوم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور وہاں کے لوگ میووں میں دو دو اور تین تین سال کا سلف کرتے تھے آپ نے فرمایا میووں میں سلف کیا کرو تو ناپ اور وزن ٹھہرا کر (مقرر کرکے)

عن ابن ابی المجالد قال امترا عبد الله بن شداد و ابو بردة فی السلم فارسلونی الی عبد الله بن ابی اوفی فسالته فقالوا کنا نسلم فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم و عهد ابی بکر و عهد عمر رضی الله عنهما فی الحنطة والشعیر والزبیب والتمر الی قوم ما هو عندهم قال ثم سالت ابن ابزی فقال مثل ذلك۔ ابن ابو المجالد سے کہا عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ رضی اللہ عنہما نے آپس میں سلم کے باب میں اختلاف کیا تو مجھ کو (یہ مسئلہ پوچھنے کیلئے) عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں گیہوں۔ جو۔ منقی۔ کھجور خریدنے میں ایسے لوگوں سے سلم کیا کرتے تھے جن کے پاس یہ چیزیں نہ ہوتیں پھر میں نے ابن ابزی سے پوچھا انھوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا (جیسا کہ عبد اللہ بن اوفی نے کہا تھا)۔

ابواب القضاء فی البیوع

بیع کھوج یعنی خرید و فروخت کے احکام کے بیان میں

عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یکون بیعهما عن خیار۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار رہے جبتک جدا نہوں یا بیع میں خیار کی شرط ہو (تو بیع تو پوری ہوجاتی ہے مگر شرط کے بموجب اختیار باقی رہتا ہے) (مطلب یہ ہے کہ جب تک بائع اور مشتری اسی جگہ موجود ہوں

تو دونوں کو بیع فسخ کر ڈالنے کا اختیار رہے یعنی بائع کو لے لینے کا اور مشتری کو دیدینے کا لیکن اگر وہ جدا ہوجائیں تو اب نہ بائع کو واپس لینے کا اختیار رہا اور نہ مشتری کو واپس دینے کا البتہ اگر ایسی شرط کرلی ہو تو اختیار رہیگا گو دونوں جدا کیوں نہ ہوگئے ہوں

حم خ م س ق

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منہما بالخیار مالم یتفرقا وکانا جمیعا او یخیر احدہما الاخر فان خیر احدہما الاخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع وان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منہما البیع فقد وجب البیع۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دیدے پس اگر ایک دوسرے کو اختیار دیدے تو بیع اسی شرط پر ہوگی۔ اور بیع پوری ہوجائے گی (لیکن شرط کی وجہ سے اختیار رہے گا) اور اگر بیع کرنے کے بعد جدا ہوئے اور کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع لازم ہوگئی۔

حم د ق

عن ابی الوضی قال غزونا غزاۃ لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا من رجل بعبد فلبثا بقیۃ یومہما و لیلتہما حتی اصبحا قال فلما حضر الرحل قام الرجل الی فرسہ لیسرجہ وندم فاتی الرجل واخذہ بالبیعۃ فاتیا ابا برزۃ رضی اللہ عنہ فقصا علیہ قصتہما فقال اترضیان ان اقضی بینکما بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا۔ ابو الوضی سے روایت ہے ہم نے ایک جہاد کیا تو ایک منزل میں اترے وہاں ہمارے ایک ساتھی نے ایک گھوڑا ایک آدمی کو ایک غلام کے بدلہ میں بیچا (پھر) بائع اور مشتری سارے دن اور رات وہیں رہے جب دوسرے دن صبح ہوئی اور کوچ کا وقت آیا تو جس آدمی نے گھوڑا فروخت کیا تھا وہ اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا اور شرمندہ ہوا (یعنی گھوڑا پسند آیا اور بیچنا اچھا نہ معلوم ہوا پس وہ مشتری کے پاس گیا) اور اس نے گھوڑا واپس مول لے لیا وہ دونوں ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو دونوں نے اپنا اپنا قصہ سنایا انھوں نے کہا کیا تم اس بات پر

راضی ہوکہ میں تمھارا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے موافق کردوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار رہے جب تک جدا نہ ہوں ۔ (پس جب تم دونوں ایک ہی جگہ رہے ہو تو گھوڑا واپس ہوسکتا ہے)۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البایع والمبتاع بالخیار ما لم یتفرقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارقہ خشیۃ ان یستقیلہ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار رہے جب تک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ خود بیع خیار کے ساتھ ہوا تو اس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہوگا) اور ایک کو دوسرے سے اس ڈر سے جدا ہونا درست نہیں ہے کہ وہ فسخ نہ کرے (یہ ممانعت تنزیہی ہے کیونکہ دوسری روایت میں یہ ہے کہ جب عبداللہ بن عمر کوئی بیع کرتے اور چاہتے کہ فسخ نہ ہو تو بیع کے بعد تھوڑی دور چلے جاتے پھر لوٹ آتے امام نووی نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ مراد تفرق سے تفرق بالابدان ہے جیسے ابن عمر نے سمجھا ہے نہ تفرق بالاقوال جیسے امام ابوحنیفہ نے کہا ہے)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشتری مصراۃ فھو بالخیار ثلاثۃ ایام فان ردھا رد معھا صاعا من طعام لا سمراء۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ رکا ہوا جانور خریدے تو اس کو تین دن تک اختیار رہے (چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو پھیر دے) پس اگر اس کو پھیر دے تو اس کے ساتھ اناج کا نہ گیہوں کا ایک صاع بھی دیدے (دودھ کی قیمت کا بدلہ)۔ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجھا ولیان فھی للاول فایما رجل باع بیعا من رجلین فالبیع للاول۔ سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے اس کا نکاح (دو آدمیوں سے) کر دیا تو وہ اول شخص کی بیوی ہوگی (یعنی جس سے پہلے اس کا نکاح ہوا ہے) اور جس شخص نے ایک چیز دو آدمیوں کے ہاتھ بیچی تو جس کے ہاتھ پہلے بیچی اس کو وہ شئے ملیگی۔ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

حم ت س

حم خ م د ت س ق

حم د ت س ق

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا باع المجیزان فالبیع للاول و اذا انکح الولیان فالنکاح للاول۔ سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو اختیار والے ایک شئے کی بیع کریں تو بیع پہلے کی ہوگی (یعنی جس نے پہلے بیع کی تھی اس کا اعتبار ہوگا اور دوسرے کی بیع لغو ہوجائے گی) اور جب دو ولی ایک عورت کا نکاح دو مردوں سے کردیں تو جس نے اول نکاح کیا اس کا اعتبار ہوگا (اور دوسرے شخص کا نکاح باطل اور کالعدم سمجھا جائے گا) عن عبد الرحمن عن ابیہ قال باع عبد اللہ بن مسعود الاشعث بن قیس سلیبا من سبی الامارۃ بعشرین الفا فجاء ہ بعشرۃ آلاف فقال انما بعتک بعشرین الفا قال انما اخذتہا بعشرۃ آلاف قال فانی ارضی فی ذلک برأیک فقال ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان شئت حدثتک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلت قال اجل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبایع المتبایعان بیع الیس بینہما شہود فالقول ما قال البایع او یترادان البیع قال الاشعث فانی قد رددت علیک۔ عبد الرحمن سے روایت ہے وہ اپنے باپ (عبد اللہ بن مسعود) سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کے ہاتھ حکومت کے چند قیدیوں کو ۲۰ ہزار درہم میں بیچا مگر اشعث بن قیس ان کے پاس صرف ۱۰ ہزار روپیہ ہی لائے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تم کو ۲۰ ہزار روپیہ میں قیدی بیچے (اور تم ۱۰ ہزار روپیہ دے رہے ہو یہ کیا بات ہے) اشعث نے کہا میں نے تو انھیں ۱۰ ہزار روپیہ میں خریدا ہے مگر اس بارہ میں آپ جو فیصلہ کریں اس سے میں راضی ہوں اس پر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو جو کچھ میں نے کہا ہے اس کے متعلق تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں انھوں نے کہا اچھا (حدیث سنائیے) انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص آپس میں کسی چیز کی خرید و فروخت کریں اور گواہ نہ رکھتے ہوں تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا (دونوں مل کر بیع فسخ کرڈالیں (یہ حدیث سنکر) اشعث نے کہا اچھا میں آپ کا مال آپ کو پھیر دیتا ہوں

عن محمد بن الاشعث قال اشترى الاشعث رقيقا من رقيق الخمس من عبد الله رضی الله عنه بعشرين الفا فارسل عبد الله اليه فی ثمنهم فقال انما اخذتهم بعشرة الاف فقال عبد الله فاختر رجلا يكون بيني و بينك قال الاشعث انت بيني و بين نفسك قال عبد الله فانی سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقول اذا اختلف البيعان وليس بينهما بينة فهو ما يقول رب السلعة او يتتاركا ۔ محمد بن اشعث سے روایت ہے کہ اشعث نے چند غلام عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے ۲۰ ہزار روپیہ میں خریدے جو خمس میں ان کو ملے تھے عبد اللہؓ بن مسعود نے اشعث سے ان کی قیمت منگا بھیجی اشعث نے کہا میں نے ۱۰ ہزار کو خریدا ہے عبد اللہؓ بن مسعود نے کہا اچھا تو کسی شخص کو تجویز کرو جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے اشعث نے کہا تم ہی میرے اور اپنے درمیان ہو جاؤ عبد اللہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب خریدنے والا اور بیچنے والا دونوں آپس میں جھگڑا کریں اور دونوں میں کوئی گواہ نہ ہو تو جو بات صاحب مال کہے وہی مشتری تسلیم کرے یا دونوں مل کر بیع فسخ کر ڈالیں ۔ عن عائشة رضی الله عنها ان رجلا اشترى عبدا فاستغله ثم ظهر منه على عيب فخاصم فيه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى له برده فقال البايع يا رسول الله انه قد اخذ خراجه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخراج بالضمان ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے محنت کرا کے روپیہ کمایا پھر اس میں عیب نکلا تو اس نے اس کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا آپ نے اس کو وہ غلام پھیر دینے کا حکم فرمایا بایع بولا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس (مشتری) نے غلام کا حاصل (کمائی) لے لیا آپ نے فرمایا منافع (فائدہ) اسی کو ملیں گے جو ضامن ہو (جب تک غلام مشتری کے پاس تھا وہ اس کا ضامن ہی تھا اس لئے غلام نے محنت مزدوری کر کے جو روپیہ کمایا

دس

سبحان اللہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کیسے تھے ... [illegible]

عم دق

حم د ت س ق — اور اجرت حاصل کی وہ وہی لیگا)۔ عن عائشة رضی الله عنها عن النبی صلی الله علیه
وسلم قال الخراج بالضمان۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا فائدہ ضمان (قبضہ) کی وجہ سے ہے (پس اجرت مشتری کا ہی
حق ہے اس لئے کہ وہ یعنی غلام کا ضامن تھا)۔

م د ت ق — عن سالم عن ابیه رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من باع نخلا قد ابر فثمرتها للذی باعها
الا ان یشترط المبتاع۔ سالم سے روایت ہے وہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تابیرہ (پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت
بیچے تو اس کا پھل بائع کو ملے گا مگر جب مشتری شرط کرلیوے۔

د ت ق — عن سالم عن ابیه
رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من باع عبدا وله مال
فماله للذی باع الا ان یشترط المبتاع۔ سالم سے روایت ہے وہ اپنے باپ
(عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہو تو غلام کا مال بائع ہی لے گا
مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے (کہ مال میں لوں گا تو مال مشتری کو ملے گا)۔

ا د ت س ق — عن ابی هریرة
رضی الله عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من افلس بمال قوم
فوجد رجل متاعه بعینه فهو احق به من غیره۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مال خرید نیکے بعد)
مفلس ہو گیا (اور ابھی اس نے مال مبیعہ کی قیمت ادا نہیں کی) اور اس کے پاس
لوگوں کا مال موجود ہے پس (ایسی صورت میں) جس شخص نے اپنا مال بجنسہ (اسکے
پاس) پایا تو اس مال کے لینے کا وہی بمقابلہ اور لوگوں کے (قرضخواہوں) زیادہ
مستحق ہے (امام احمد امام شافعی اور اسحٰق اور جمہور کا یہی مذہب ہے مگر امام ابوحنیفہ
کہتے ہیں کہ اس مال کا بیچنے والا سب قرض خواہوں کے برابر ہے آپس میں بانٹ
لیویں)۔

ق — عن ابی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ایما رجل باع سلعة فادرك سلعته بعینها عند رجل افلس ولم یقبض

ف: تابیرہ یعنی پیوند کرنا کھجور کا یعنی نر کا گابھا مادہ میں رکھا دیتے ہیں جب پیوند کرنے کے بعد درخت بیچا جاوے تو اسکا پھل بائع کو ملتا ہے اب آئندہ جو پھل پیدا ہوگا وہ مشتری کو ملیگا اور ایسی کا ہوگا البتہ اگر مشتری خریدتے وقت شرط کرے کہ پھل بھی لونگا تو شرط کے موافق مشتری کو ملیگا ۱۲۔

من ثمنها شيئا فهي له فان كان قضاه من ثمنها شيئا فما بقي فهو اسوة الغرماء

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کچھ مال ایک آدمی کے ہاتھ بیچا پھر اس مال کو بجنسہ بائع نے مشتری کے پاس پایا جب مشتری مفلس ہوگیا تھا اور بائع نے اس مال کی قیمت میں سے کچھ نہیں پایا تھا تو وہ مال بائع کو مل جائے گا اور اگر مشتری نے اس مال کی کچھ قیمت ادا کردی تھی تو وہ اور قرض خواہوں کے مثل ہوگا۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله سواء وزاد وايما امرء هلك وعنده مال امرء بعينه اقتضى منه شيئا اولم يقتض فهو اسوة الغرماء ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی اسی کے مانند ہے مگر اس میں اس قدر اور زیادتی ہے کہ جو آدمی مرگیا اور اس کے پاس دوسرے آدمی سے خرید کی ہوئی چیز بعینہ نکلے تو خواہ بائع یعنی صاحب مال نے میت سے کچھ قیمت پائی ہو خواہ نہ پائی ہو وہ سب قرض خواہوں کے برابر ہوگا۔ عن ابن خلدة الزرقي وكان قاضي المدينة قال جئنا اباهريرة رضي الله عنه في صاحب لنا افلس فقال هذا الذي قضى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل مات او افلس فصاحب المتاع احق بمتاعه اذا وجد بعينه۔ عمر بن خلدہ زرقی سے روایت ہے جو مدینہ کے قاضی تھے کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے بارہ میں مسئلہ پوچھنے آئے جو مفلس ہوگیا تھا ابوہریرہ نے کہا ایسے ہی شخص کے باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا ہے کہ جو شخص مرجائے یا مفلس ہوجائے تو مال کا مالک اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے جب بجنسہ اس کو پائے۔ عن جابر رضي الله عنه قال بعت من النبي صلى الله عليه وسلم بعيرا واشترطت ظهره الى اهلي۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا تو شرط کرلی کہ میں اس پر اپنے گھر تک سوار ہوں گا (بیع کرنے میں شرط کرلینا درست ہے)۔ عن جابر

ق

م ق

حم خ م ق

۱؎ یعنی اسکو بھی بکر قرضخواہوں کا قرضہ اس مال سے پورا ہوگا جس سے ادا کرینگے بائع کو بھی اپنے حصہ کے موافق ملے گا ۱۲۔

۲؎ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ۱۲۔

حم خ م س رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنی جملک قال قلت لا بل هو لک قال بعنیہ قلت فان لفلان علی اوقیۃ من ذهب فهو لک بها فاخذہ ثم قال تبلغ علیہ الی اهلک فلما قدمت امر بلالا ان یعطینی و ذکر باقی الحدیث
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ "تم مجھ کو اپنا اونٹ بیچدو" میں نے عرض کیا "نہیں بلکہ وہ اونٹ آپ ہی کا ہے" (یعنی آپ اس کو بلاقیمت لے لیں آپ کو قیمت دینے کی ضرورت ہی کیا ہے جب ہمارا مال کیا جان بھی آپ پر فدا ہے) آپ نے فرمایا (نہیں) تم اس کو میرے ہاتھ بیچدو" میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص کا مجھ پر ایک اوقیہ سونا قرض آتا ہے آپ میرے اونٹ کو اسقدر سونے کے بدلے میں لے لیں" آپ نے اونٹ لے لیا (مگر مارے شفقت اور ہمدردی کے) فرمایا اچھا تم اسپر اپنے گھر تک سوار ہولو (خیر میں اسپر سوار ہوگیا) اور جب (اپنے گھر) پہنچ گیا تو آپ نے بلال رض کو حکم فرمایا کہ مجھ کو (ایک اوقیہ سونا) دیدیں پھر (راوی نے) باقی حدیث کو بیان کیا۔ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلمون علی شروطهم ما وافق الحق منها۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی ان شرطوں پر عمل کریں جو حق کے موافق ہوں (خلاف شریعت نہ ہوں)

حم د عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے درمیان صلح درست ہے (مگر وہ صلح جائز نہیں ہے جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے)۔

م د س ق عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بعت من اخیک تمرا فاصابته جائحة فلا یحل لک ان تاخذ منه شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بھائی مسلمان کے ہاتھ کھجور (ابوداؤد اور نسائی کی روایتوں میں

تمر یعنی کھجور کے بجائے ثمر یعنی پھل کا لفظ ہے مگر نسائی کی ایک اور روایت میں تمر بھی
آیا ہے بیچے اور اس پر یعنی کھجور پر کوئی آفت آجائے تو تجھے خریدار سے کچھ بھی لینا حلال
نہیں تو ناحق اپنے بھائی کا مال کیونکر لے گا۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما
ان النبي صلى الله عليه وسلم وضع الجوائح۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتوں کا نقصان دلوایا۔

باب ما جاء في الشفعة

شفعہ کا بیان

عن جابر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ايكم كانت
له ارض او نخل فلا يبعها حتى يعرضها على شريكه۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کسی کے پاس زمین یا کھجور کا درخت
ہو تو اس کو نہ بیچے جب تک اپنے شریک سے نہ پوچھ لے۔ عن جابر بن عبد الله
رضي الله عنهما قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل
شرك لم تقسم ربعة او حائط لا يحل له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان شاء
اخذ وان شاء ترك فان باع ولم يؤذنه فهو احق به۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مشترک مال میں جو تقسیم نہ ہوا ہو شفعہ
کا حکم دیا زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں ہے جب تک دوسرے
شریک سے اجازت نہ لے لے اس شریک کو اختیار ہے چاہے (تو) لے لے اور چاہے
نہ لے (تب کوئی غیر شخص لے سکیگا) اور اگر ایک شریک اپنا حصہ بیچے اور دوسرے
شریک کو خبر نہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله
عنهما قال انما جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم الشفعة في كل مالم
يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة۔ جابر بن عبد اللہ رض سے

حم م — حم س — حم م — حم خ

مصیبت جیسے بارش یا اولا یا آندھی آگ بیری وغیرہ ۱۲

یہ حکم اس وقت ہے کہ کھجور یا میوہ سب خراب ہو جائے اور اگر کچھ بچ رہے کچھ جاتا رہے تو بقدر نقصان قیمت میں کمی کی جائے ۱۲

شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو شریک کو یا ہمسایہ کو زمین یا مکان بکنے کے وقت حاصل ہوتا ہے ۱۲

یعنی اگر شریک لینا چاہے تو وہ اوروں سے زیادہ حقدار ہے ۱۲

یعنی اس کو شفعہ کا حق ہے ۱۲

نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ مقرر فرمایا لیکن جب حدیں بندھ گئیں اور راہیں جدا ہو گئیں تو شفعہ نہیں رہا (کیونکہ پھر شرکت ہی نہیں رہی سب الگ ہو گئے)۔ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم جار الدار احق بدار الجار والارض سمرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہمسایہ والا اپنے ہمسایہ والے کے گھر یا زمین کے لینے کا زیادہ حقدار ہے۔ عن الشرید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بسقبہ شرید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہے۔

حرمت اس

یعنی ان حدیثوں سے معدوم ہوتا ہے کہ شریک کے علاوہ ہمسایہ کو بھی شفعہ کا حق ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ کا یہی مذہب ہے ۱۲۔

رق

یعنی بسبب جوار یا پیوستگی کے مستحق ہیں ۱۲۔

باب ما جاء فی الربا

سود کا بیان

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اکل الربا وموکلہ وشاھدیہ وکاتبہ وقال ھم سواء۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور دینے والے اور تمسک لکھنے والے اور دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا یہ سب گناہوں میں برابر ہیں (افسوس اس زمانہ میں اسلامی سلطنتیں بے دریغ سود لے دے رہی ہیں اور عام مسلمان امیر غریب سب کے سب تقریباً ۹۵ فیصدی سود سے قرض لینے میں مبتلا ہیں جو ان کے فضول خرچیوں کی وجہ سے انھیں ایسے بڑے گناہ میں مبتلا ہونا پڑتا ہے کون کہتا ہے کہ شادیوں میں رنڈی کا ناچ کرایا جائے آتش بازی چھوڑی جائے کیوں طائفوں کو بلوا کر گانا ہو بچوں کے ختنے ہوں تو وہی اسراف ہے بسم اللہ ہے تو بلا کی فضول خرچی پھر روزہ کشائی ہو تو غضب کے اخراجات غیر ضروری کئے جائیں پھر نسبت ہو تو وہی حال پھر شادی پھر اور بدعات ان پر اور طرہ ہیں کوئی گیارہویں کوئی شب برات

حرم

کوئی امام جعفر صادق کے کونڈے کوئی بارہویں کوئی اجمیر کے عرس کے وقت کوئی بڑے پیر صاحب کی نیاز نذر شکر تیاغم شرک و بدعت کے کاموں میں فضول خرچی کرنے سے عام مسلمانوں کو قرض لینا پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ لعنت کے مستوجب ہوتے ہیں خدا تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم دکھائے اور ہم حرام کو چھوڑ دیں اور حلال چیزوں پر قائم رہیں آمین)۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الربا سبعون بابا اهونها عند الله كالذی ينكح امه۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر باب[عہ] ہیں اور ان میں سے ادنیٰ گناہ اللہ کے نزدیک ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے (نعوذ باللہ یا اللہ ہم کو اور سب مسلمان بھائیوں کو سود دینے سے بچا دے جس میں بہت کیا اکثر مسلمان گرفتار ہیں اور بعض مسلمان سود لیتے بھی ہیں خدا تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق دے اور ان کے اور ہمارے گناہ کو بخش دے کیونکہ ہم بال بال گنہگار ہیں اور اس کی مغفرت کے خواستگار)۔ عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفضة بالفضة والذهب بالذهب سواء بسواء فمن زاد او ازداد فقد اربى الآخذ والمعطی سواء۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاندی کے بدلہ میں چاندی اور سونے کے بدلہ میں سونا (یعنی ایک ہی جنس کی خرید و فروخت) برابر برابر بیچو پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا یا لیا اور لینے والا اور دینے والا دونوں (گناہ کے اعتبار سے) برابر ہیں۔ عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفعوا بعضها على بعض ولا تبيعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفعوا بعضها على بعض ولا تبيعوا منها غائبا بناجز۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو سونے کے بدلہ میں مگر برابر اور ایک کو دوسرے پر زیادہ مت کرو اور مت بیچو چاندی کو چاندی کے بدلہ میں مگر برابر اور ایک کو دوسرے پر زیادہ مت کرو اور مت بیچو کسی کو ان میں جو ادھار رہو نقد کے

ق

م س

خ م ت س

عہ یعنی تحریمہ گناہوں کے ہیں ۱۲۔

بدلے میں، کیونکہ ایسا کرنا بھی سود ہی ہے)۔ عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الذهب بالذهب والفضة بالفضة والتمر بالتمر والبر بالبر والشعیر بالشعیر والملح بالملح مثلا بمثل یدا بید فاذا اختلفت هذه الاوصاف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید۔ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں اور چاندی چاندی کے بدلے میں اور کھجور کھجور کے بدلے میں اور گیہوں گیہوں کے بدلے میں اور جَو جَو کے بدلے میں اور نمک نمک کے بدلے میں برابر برابر نقدا نقد بیچو (ادھار نہیں بلکہ نقدا نقد) اور جب یہ اوصاف (اقسام) مختلف ہوں (جیسے سونا چاندی کے بدلے میں گیہوں جَو کے بدلے میں) تو جس طرح چاہو بیچو (یعنی ایک طرف زیادہ ہو اور دوسری طرف کم) مگر یہ ضرور ہے کہ معاملہ نقدا نقد ہو (مطلب یہ ہے کہ جب اختلاف جنس ہو تو کمی و بیشی درست ہے مگر نقدا نقد ہونا ضرور ہے ادھار کسی طرح درست نہیں)۔ عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الذهب بالورق ربا الا هاء وهاء والتمر بالتمر ربا الا هاء وهاء والبر بالبر ربا الا هاء وهاء والشعیر بالشعیر ربا الا هاء وهاء۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی کے بدلے میں بیچنا سود ہے مگر جب نقدا نقد ہو (تو سود نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ اگر جنس کا معاملہ کرے تو نقدا نقد ہو یعنی اس ہاتھ دیا اس ہاتھ لیا اور اگر ادھار رہوگا تو سود ہے اسی طرح اگر کم و بیش ہوگا تو بھی سود ہوگا) اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدلے میں سود ہے مگر نقدا نقد اور گیہوں کا بیچنا گیہوں کے بدلے میں سود ہے مگر نقدا نقد اور جَو کا جَو کے معاوضہ میں بیچنا سود ہے مگر نقدا نقد۔ عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الذهب بالذهب الکفة بالکفة والفضة بالفضة الکفة بالکفة حتی خص الی الملح۔ عبادہ بن

صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا کہ سونے کے بدلے میں سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر بیچو اور چاندی
کے بدلے میں چاندی ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر بیچو یہاں تک کہ آپ نے
نمک تک کو خاص کیا (یعنی اگر نمک بھی نمک کے بدلے میں بیچو تو برابر سرابر)۔ عن
تمر ذریق
ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا نرزق تمر الجمع علی عہد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فنبیع الصاعین بالصاع فرفع ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لا صاعا تمر بصاع ولا درھمان بدرھم۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ (مبارک) میں طرح طرح کی
کھجور ملتے تھے تو ہم دو صاع ایک صاع کے بدلے میں بیچ دیتے اس کی خبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپ نے فرمایا کہ کھجور کے دو صاع کو ایک صاع کے
بدلے میں نہ بیچو اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلے میں بیچے جائیں۔ عن علی بن
حرمت سود
رباح اللخمی قال سمعت فضالۃ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ یقول اتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بخیبر بقلادۃ فیھا خرز و ذھب وھی
من المغانم تباع فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذھب الذی فی القلادۃ
فنزع وحدہ ثم قال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب
وزنا بوزن۔ علی بن رباح لخمی سے مروی ہے میں نے فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ
عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے آپ کے پاس ایک ہار لایا
گیا جس میں نگینہ اور سونا تھا اور وہ غنیمت کے مالوں میں سے تھا اور بکتا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار سے سونے کو نکال لینے کا حکم فرمایا لہذا سونا علیحدہ کر لیا گیا پھر
لوگوں سے آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں تول کر بیچو۔ عن ابن عمر رضی اللہ
حرمت سود
عنہما قال کنت ابیع الابل بالبقیع فابیع بالدنانیر و آخذ الدراھم وابیع بالدراھم
و آخذ الدنانیر قال فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیت حفصۃ
رضی اللہ عنہا فقلت یا رسول اللہ رویدک اسألک انی ابیع الابل بالبقیع

فابیع بالدنانیر و آخذ الدراهم وابیع بالدراهم و آخذ الدنانیر فقال لا باس اذا اخذتها بسعر یومها مالم تفترقا وبینکما شئی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بقیع میں اونٹ بیچتا تھا تو دینار کے حساب سے بیچتا اور ان کے بدلے میں درہم لیتا اور درہم کے حساب سے بیچتا اور ان کے عوض دینار لیتا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ بی بی حفصہ (جو آپ کی بہن تھیں یعنی ابن عمر کی) رضی اللہ عنہا کے مکان میں تشریف رکھتے تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا تامل فرمائیے میں یہ پوچھتا ہوں کہ میں جو بقیع میں اونٹ بیچتا ہوں تو دینار کے حساب سے بیچتا ہوں اور ان کے بدلے درہم لیتا ہوں اور درہم کے حساب سے بیچتا ہوں اور ان کے بدلے دینار لیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کچھ مضائقہ نہیں اگر اس دن کے نرخ سے لے اور تم دونوں میں جب تک جدائی نہ ہو کوئی چیز تم دونوں میں موجود ہو (یعنی تمھارا اسپر کچھ آتا ہو یا اس کا تم پر مطلب یہ ہے کہ جدا ہونے سے پیشتر معاملہ صاف اور طے ہو جائے

عن سالم عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع التمر حتی یبدو صلاحہ وعن بیع التمر بالتمر۔ سالم اپنے باپ (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ اس کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو جائے اور درخت پر لگے ہوئے کھجور کو اتری ہوئی کھجور کے بدلے میں بیچنے سے بھی آپ نے منع فرمایا۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عن اشتراء التمر بالرطب فقال اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنہی عنہ۔ سعد بن ابی وقاص رض نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے تر کھجور کے بدلے سوکھی کھجور کے خریدنے سے تو آپ نے پوچھا کیا تر کھجور جب سوکھ جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں لہذا آپ نے اس سے منع فرمایا (یعنی تر کھجور کے بدلے سوکھی کھجور خریدنے سے اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے

(حاشیہ: عہ ایک جگہ کا نام ہے۔ — حم رخ م س — عہ یعنی جب تک پک نہ جائے — حم وت س ق)

مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک برابر بیچنا درست ہے)۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ان یباع بخرصہا کیلا۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی اندازہ کرکے اس ماپ سے سوکھا میوہ لینے کی۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخص فی بیع العرایا ما دون خمسۃ اوسق او فی خمسۃ اوسق شك۔ داؤد بن الحصین لا یدری خمسۃ اوسق او دون خمسۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریوں کے بیچنے میں رخصت دی بشرطیکہ ۵ وسق سے کم ہوں یا ۵ وسق کے اندر ہوں داؤد بن حصین کو (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں ان کو) شک ہوا ہے وہ نہیں جانتے کہ "۵ وسق یا ۵ وسق سے کم ہیں"۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العریۃ ان توخذ بمثلہا خرصا تمرا یاکلہا اھلہا رطبا۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی اجازت دی کہ عریہ والے اپنے کھجور کے برابر اندازہ کرکے اس کے بدل تر کھجور کھائیں۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامل خیبر بشطر ما یخرج منہا من ثمر او زرع۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے آدھی پیداوار پر کھجور ہو یا اناج بٹائی کرلی۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامل اھل خیبر بشطر ما خرج منہا من زرع او ثمر فکان یعطی ازواجہ کل عام مائۃ وسق ثمانون وسقا تمرا وعشرون وسقا شعیرا فلما قام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قسم خیبر فخیر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقطع لھن الارض او یضمن لھن الوسوق فمنھن من اختار ان یقطع لھا الارض ومنھن من اختار الوسوق وکانت عائشۃ وحفصۃ رضی اللہ عنہما ممن اختار الوسوق۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے (یہودیوں) سے آدھوں آدھ پیداوار

خ م ت مس ت ق

لہ اسی تو نیم اور ڈیڑھ پائی ۱۲ بحد

خ م د ت مس

سہ ایک وسق ۶۰ صاع کا ہوتا ہے پس ۵ وسق کے ۳۰۰ صاع ہوئے۔

خ م خ م د ت ق

خ م خ م

پر بٹائی کرنی اناج ہو یا کھجور آپ اس میں سے ہر سال اپنی بیویوں کو ۱۰۰ وسق دیا کرتے تھے
(یعنی ۸۰ وسق کھجور کے اور ۲۰ وسق جو کے پھر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
خلافت کے متولی ہوئے تو انھوں نے (یہودیوں کو نکال کر) خیبر کی زمین تقسیم کر دی اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کہا زمین لو یا وہی وسق لو (جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں ملا کرتے تھے) پس ان میں سے بعض نے زمین لینا پسند کیا اور
کسی نے وسق کا لینا اور حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ان میں سے
تھیں جنہوں نے وسقوں کا لینا پسند کیا تھا۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ اجلی الیہود والنصاری من ارض الحجاز وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لما ظہر علی خیبر اراد اخراج الیہود منہا وکانت الارض حین ظہر علیہا
للہ ولرسولہ وللمسلمین فاراد اخراج الیہود منہا فسألت الیہود رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیقرہم بہا علی ان یکفوا عملہا ولہم نصف التمر فقال لہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نقرکم بہا علی ذلک ما شئنا فقروا بہا حتی اجلاہم عمر
رضی اللہ عنہ الی تیماء واریحاء۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے یہود اور نصاری کو ملک حجاز سے نکال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب خیبر والوں پر غالب آئے تو یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا چاہا کیونکہ جب آپ خیبر
والوں پر غالب ہوئے تو وہاں کی ساری زمین اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ
وسلم) اور مسلمانوں کی ہو گئی آپ نے چاہا یہودیوں کو وہاں سے باہر کر دیں لیکن انھوں نے
آپ سے کہا کہ آپ ان کو وہاں رہنے دیں وہ کھیتی کا سارا کام کریں۔ اور پیداوار میں سے
آدھے کھجور لے لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تک ہم چاہینگے
تم کو اس کام پر رکھیں گے آخر یہودی وہاں رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی نے (اپنی
خلافت کے زمانہ میں) ان کو تیماء اور اریحاء کی طرف جلا وطن کر دیا۔ عن عائشۃ رضی اللہ
عنہا قالت اشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یہودی طعاما ورہنہ
درعا من حدید۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی (ایک روایت میں ہے کہ آپ نے انتقال فرمایا اور زرہ آپ کی یہودی کے پاس گروی تھی اور آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے اس سے ۳۰ صاع جو لئے تھے)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا ویشرب من لبن الدر اذا کان مرھونا وعلی الذی یشرب ویرکب نفقتہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانور گروی ہو (جیسے گھوڑا اونٹ وغیرہ) تو مرتہن اس جانور کے خوراک کے بدلہ میں سوار ہوگا اور دودھ دینے والا جانور اگر گروی ہو تو مرتہن اس کا دودھ پیئے مگر جو شخص دودھ پیتا اور سواری کرتا ہے (یعنی مرتہن) اس پر جانور کی خوراک وغیرہ کا خرچ ہوگا (یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو بخاری وغیرہ نے بھی نکالا ہے اور امام احمد۔ اسحاق۔ لیث اور حسن وغیرہم کا یہی قول ہے اور اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے اور امام ابن قیم نے کہا کہ یہی صواب ہے۔ مگر امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک اس کے خلاف کہتے ہیں کہ مرتہن کو شیٔ مرہونہ سے کسی قسم کا فائدہ جائز نہیں ہے اور حدیث ان کے مذہب کو رد کرتی ہے)

باب اللقطۃ والضوال

لقطہ اور گمی ہوئی چیزوں کا بیان

عن زید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہ قال اتی رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فسأل عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصھا ووکاءھا ثم عرفھا سنۃ فان جاء صاحبھا والا فشأنک بھا قال فضالۃ الغنم قال لک اولاخیک او للذئب قال فضالۃ الابل قال معھا حذاءھا وسقاءھا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاھا ربھا۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت

حم خ د ت ق

حم ع

لقطہ کہتے ہیں پڑی چیز کو جو کہیں ملے اور لقطہ کا اٹھا لینا مستحب ہے اگر اپنے نفس پر اعتماد ہو اسکی پہچنوانے کا نہیں تو اسکا ترک اولیٰ ہے اور اگر اس کے ضائع ہونیکا خوف ہو تو اسکا اٹھا لینا واجب ہے اور اگر ایسی صورت میں وہ چھوڑ دیگا اور وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا ۱۲۔

کہ ایک آدمی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور میں بھی اس کے ساتھ تھا) اور آپ سے لقطہ کے بارے میں مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور بندھن کو پہچان رکھ پھر ایک سال تک لوگوں کو پہچنواتا رہ (جہاں لوگ جمع ہوں بازار یا مسجد میں وہاں پکار پکار کر کہتا رہ کہ میں نے ایک چیز پائی ہے جو اس کو بتلا دے گا دیدوں گا) پس اگر اسکا مالک آجائے (مل جائے تو اس کو دیدے) ورنہ تیرا اختیار ہے پھر اس نے کہا گمی ہوئی (بھولی بھٹکی) بکری (کا مسئلہ بتلائیے) آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی (اگر تو اس کو پکڑ کر حفاظت سے نہ رکھے گا تو ضرور اس کو بھیڑیا کھا جائے گا) اس لئے تو ایسی بکری کو لے لے) اس کے بعد اس نے کھوئے ہوئے اونٹ کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس کے ساتھ اس کا جوتہ (یعنی پاؤں) اور مشکیزہ (یعنی پیٹ جس میں پانی بھر رکھتا ہے اور کئی دن تک اس کو پانی کی حاجت نہیں ہوتی) وہ خود پانی پر جاتا اور درخت (کے پتے یعنی چارہ) کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو آن کر لیجاتا ہے۔

ع عن زيد بن خالد الجهني قال سال اعرابي النبي صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة فان جاءك احد يخبرك بعفاصها ووكاءها والا فاستمتع بها و ساله عن ضالة الابل فتمعر وجهه وقال مالك ولها معها حذاءها و سقاؤها ترد الماء وتاكل الشجر دعها حتى يلقاها ربها وساله عن ضالة الغنم قال هي لك او لاخيك او للذئب۔ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کی نسبت (مسئلہ پوچھا) آپ نے فرمایا اس کو ایک برس تک (لوگوں کو) بتلاتا (دکھلاتا یا پہچنواتا) رہ پس اگر کوئی آئے جو تجھ کو اس کی تھیلی اور بندھن سے مطلع کردے (یعنی وہ بتلا دے کہ تھیلی ایسی ویسی ہے اور بندھن ایسا ہے یعنی انکے صحیح پتہ تجھے بتا دے تو تو لقطہ کو اسے دیدے کیونکہ وہ اس کا مالک ہے) ورنہ[عہ] تو اس سے فائدہ اٹھا اور اس نے آپ سے کھوئے ہوئے اونٹ کے متعلق دریافت کیا تو آپ کا چہرۂ (مبارک غصہ کی وجہ سے) متغیر ہو گیا اور آپ نے (یہ) فرمایا تجھ کو اونٹ سے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جوتا ہوتا ہے اور مشک ہے وہ خود پانی پر جاتا ہے

اور درختوں میں سے کھاتا رہتا ہے اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا مالک آنکر اسکو لیجائے پھر اس نے آپ سے گمی ہوئی بکری کے بابت پوچھا آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔ عن سوید بن غفلة قال وجدت سوطا فاخذته فعاب ذلك علی زید بن صوحان وسلمان بن ربیعة فقلت ان وجدت صاحبه دفعت الیه والا استمتعت به قال فذکرت ذلك لابی بن کعب رضی الله عنه قال احسنت احسنت وجدت صرة فاتیت بها النبی صلی الله علیه وسلم فقال عرفها فعرفتها سنة فلم اجد احدا یعرفها ثم اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقال عرفها فعرفتها سنة فلم اجد احدا یعرفها ثم اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقال عرفها فعرفتها سنة فلم اجد احدا یعرفها فقال اعلم عدتها ووعاءها ووکاءها فان جاء صاحبها فادفعها الیه والا فاستمتع بها۔ سوید بن غفلہ سے روایت ہے میں نے کوڑا پایا تو میں نے اس کو لے لیا مگر زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ نے میرے اس فعل کو برا جانا میں نے (اُن سے) کہا اگر مجھ کو اس کا مالک مل جائیگا تو میں کوڑے کو اس کے حوالہ کر دوں گا ورنہ خود اپنے کام میں لاؤں گا میں نے اسکا تذکرہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کیا انھوں نے کہا تم نے خوب کیا مجھے بھی ایک تھیلی ملی تھی جس کو لیکر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپ نے فرمایا اس کو (لوگوں سے) پوچھتا رہو تو میں سال بھر تک اسے لوگوں سے پچھواتا رہا مگر مجھے کوئی ایسا نہ ملا جس نے اس کو پہچانا ہو پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کو بتا میں اس کو ایک برس تک (اور) پچھواتا رہا مگر کسی کو نہ پایا جو اس کو پہچانتا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (سہ بارہ) حاضر ہوا پھر آپ نے فرمایا اسکو پچھواتا رہو میں (پھر) ایک سال تک پچھواتا رہا مگر (پھر بھی) کسی کو نہ پایا جو اس کو پہچان لیتا آخرش آپ نے یہ فرمایا اچھا تو (اشرفیوں کی) گنتی اور اس کی تھیلی (کی شکل) اور بندھن کی (صورت) معلوم کرلے (اچھی طرح یاد رکھ) اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تو اسکو کام میں لا (خرچ کر)۔ عن زید بن خالد الجهنی رضی الله عنه قال سئل رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة فان لم يعترف فاعرف عفاصها
ووكاءها ثم كلها فان جاء صاحبها فادها اليه ۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقطہ کے باب میں پوچھے گئے آپ نے فرمایا اس کو
ایک سال تک پہنچوا (اگر کوئی اس کو پہچانے تو اس کو دیدے) اگر کوئی نہ پہچانے تو
اس کی تھیلی اور بندھن کو یاد رکھ اور اس کو خرچ کر لے پھر اگر اس کا مالک آئے تو اس کو
ادا کر۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ان رجلا من مزينة اتى الى
النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف ترى فى ما يوجد فى الطريق الميتاء وفى القرية
المسكونة قال عرفه سنة فان جاء باغيه فادفعه اليه والا فشانك بها وان جاء طالبها (د س)
يوما من الدهر فادها اليه وما كان فى الطريق غير الميتاء او القرية غير المسكونة
ففيه وفى الركاز الخمس ۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ
مزینہ کا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے عرض کرنے لگا کہ آپ
اس چیز کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں جو عام گذرگاہ اور آباد گاؤں میں (پڑی ہوئی)
ملے آپ نے فرمایا اس کو ایک سال تک پہنچوا اور اگر اس کا ڈھونڈنے والا آئے تو اسکو
دیدے ورنہ جو تیرا جی چاہے کر اور اگر اس کا طالب (مالک) ایک زمانہ کے بعد بھی آجائے
تو اس کو دیدے اور جو لقطہ ایسی جگہ ملے جو عام گذرگاہ نہ ہو یا غیر آباد یا اجاڑ گاؤں ہو
تو ایسے لقطہ اور کان میں حاکم کو پانچواں حصہ دینا ہوگا ۔ عن عياض بن حمار رضى الله
عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من التقط لقطة فليشهد ذا عدل (حم د س ق)
او ذوى عدل ولا يكتم ولا يغيب فان جاء صاحبها فهو احق بها والا فهو مال الله
يؤتيه من يشاء ۔ عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی لقطہ پائے تو اسپر دو نیک شخصوں کو گواہ کرلے
اور نہ چھپائے اور نہ غائب کرے پس اگر اس کا مالک آجائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار
ہے نہیں تو وہ اللہ (جل جلالہ) کا مال ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے
دیتا ہے (گواہ کر دینے کا حکم استحبابی ہے ایسا نہ ہو کہ بعد کو پانے والے کی نیت بدلجائے

یا وہ مر جائے تو وارث منکر ہوجائیں یا چھپا ڈالیں اور جب اس کا مالک آئے تو اس کو نہ دیں)۔

کتاب النکاح

کتاب النکاح

عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر و احصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا اے جوانوں کی جماعت تم میں سے کسی کو جورو کے رکھنے (کھانا کپڑا مہر وغیرہ دینے) کی قدرت ہو وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح سے آدمی کی نگاہ نیچی رہتی ہے (دوسری عورتوں کو گھورتا نہیں ہے) اور شرمگاہ کی حفاظت ہوجاتی ہے (زنا سے محفوظ رہتا ہے) اور جو اس پر (یعنی جورو کے پالنے پر) قادر نہ ہو وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ سے آدمی خصی ہوجاتا ہے (شہوت کم ہوجاتی ہے)۔ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن التبتل۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قلندری سے ممانعت فرمائی۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال اراد عثمان بن مظعون ان یتبتل فنہاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سعد فلو اجاز ذلک لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاختصینا۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) نے چاہا کہ (عمر بھر) نکاح نہ کریں (اور تجرد کی حالت میں زندگی بسر کردیں) مگر آپ نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرمایا سعد کہتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

له نکاح کے لغوی معنی جمع کے ہیں اور اصطلاح شرع میں ایک عقد ہے جس کی وجہ سے عورت کی فرج مرد کی ملک ہوجاتی ہے یعنی جب تک وہ عقد قائم رہتا ہے وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور غیر شخص کو اس سے فائدہ اٹھانا حرام ہوجاتا ہے ۱۲۔

عه قلندری یہ ہے کہ انسان شادی یا نکاح نہ کرے اور حالت تجرد میں زندگی بسر کردے جیسا کہ اکثر فقیر اور عیسائی لوگ کیا کرتے ہیں جن کو رہبانیت کہتے ہیں اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۱۲۔

حم خ م دت ق

عثمان بن مظعون کو قلندری کی اجازت دیدیتے تو ہم خصی ہوجاتے۔ عن المغيرة بن شعبة رضی اللہ عنہ قال خطبت امرأۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظرت الیہا قال قلت لا قال فانظر الیہا فانہ احری ان یدوم بینکما۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیام بھیجا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو نے اس عورت کو دیکھ بھی لیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی نہیں آپ نے فرمایا اس کو دیکھ لے اس سے تم دونوں میں زیادہ الفت کے ہونے کی امید ہے (اس سے معلوم ہوا کہ آدمی جس عورت سے نکاح کرنا چاہے اس کو دیکھ سکتا ہے اور اس سنت کو ہندوستان میں رواج دینا چاہئے جہاں ہندوؤں کی صحبت ایک ہزار سالہ کی وجہ سے مسلمان اس کو بہت برا سمجھتے ہیں اور اپنی بیٹی کو نہیں دکھاتے مگر مسلمانو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسا کرنے سے میاں بیوی میں آیندہ چلکر زیادہ الفت کی توقع ہے اور عورت کو مرد دیکھ سکتا ہے نکاح کرنے سے قبل تو تم کو فوراً اسی پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور کفار کی رسم کو یک قلم چھوڑ دینا چاہئے چنانچہ میں نے اپنے نکاح سے قبل اپنی بیوی کو اس حدیث کے موافق دیکھ لیا تھا)۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان المغيرة بن شعبة خطب امرأۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذهب فانظر الیہا فانہ ادوم لما بینکما۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا پیام دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جا اس عورت کو دیکھ لے کیونکہ اس سے تم دونوں میں زیادہ موافقت (محبت و انس) ہوگی۔ عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تناجشوا ولا یبیع حاضر لباد ولا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یخطب الرجل علی خطبة اخیہ ولا تسأل المرأۃ طلاق اختها لتکتفی ما فی انائها۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجش مت کرو اور شہر والا دیہاتی کا مال نہ بیچے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے بیع (مول تول) پر بیع نہ کرے اور

ق

حم ع

نہ اپنے (مسلمان) بھائی کے (نکاح کے) پیام پر پیام بھیجے اور
نہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کو طلاق دینے کے واسطے (اپنے خاوند
سے) درخواست کرے تاکہ اونڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے (یعنی اس
خیال سے کہ اس کا حصہ بھی مجھ کو ہی ملجائے گا)۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا ینبغی لامراة ان تشترط طلاق اختها لتکفأ
اناءها۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کسی عورت کو (اپنے نکاح کرتے وقت) یہ شرط کرنا مناسب نہیں ہے کہ مرد اسکی
بہن (اپنی اگلی بی بی) کو طلاق دیدے تاکہ اس کے حصہ کا برتن بھی خود اونڈیل لے
عن عبد الله رضی الله عنه قال علمنا رسول الله صلی الله علیه وسلم التشهد
فی الصلوة والتشهد فی الحاجة فذکر التشهد فی الصلوة والتشهد فی الحاجة
فقال والتشهد فی الحاجة ان یقول ان الحمد لله نحمده ونستعینه ونستغفره
ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن یهده الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی
له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم یقرأ ثلاث آیات
من القرآن اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون اتقوا الله الذی
تساءلون به والارحام ان الله کان علیکم رقیبا اتقوا الله وقولوا قولا سدیدا۔
عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو
نماز کا تشہد (خطبہ) سکھایا اور حاجت یعنی نکاح وغیرہ کا تشہد (خطبہ) سکھایا پھر
انھوں نے نماز اور نکاح وغیرہ کے خطبہ کا ذکر کیا اور یہ کہا کہ نکاح کا خطبہ یوں ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ
یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر قرآن (مجید) کی یہ ۳ آیتیں پڑھے
اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اِتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ

خ

سہ ۱۹۰ کی نسبت کہا لکھا ہے ۰۰ بھی اس کی نقل جلد ۱۱

ت س ق

بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا. عن
ام حبيبة رضي الله عنها قالت يا رسول الله هل لك في اختي فقال فافعل
ماذا قالت تنكحها قال اختك قالت نعم قال اوتحبين ذلك قالت لست بمخلية
واحب من شركني في خير اختي قال فانها لا تحل لي قالت فوالله لقد اخبرت
انك تخطب درة او ذرة الشك من زهير قال بنت ام سلمة قالت نعم
قال فوالله لو لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي انها لابنة اخي من الرضاعة
ارضعتني واباها ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن۔ ام حبیبہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کیا آپ کو میری بہن سے رغبت ہے؟ آپ نے فرمایا تو کیا کروں؟ ام حبیبہ نے
کہا نکاح کر لیجئے آپ نے فرمایا تمھاری بہن سے؟ ام حبیبہ نے کہا جی ہاں آپ
نے ان سے پوچھا کیا تمھاری ایسی خواہش ہے؟ ام حبیبہ نے کہا کچھ میں اکیلی
تو آپ کے پاس نہیں ہوں (یعنی اکلوتی بی بی کچھ تھوڑی ہوں کہ سوت کا آنا مجھکو
ناگوار گزرے) تو جتنے لوگ میرے ساتھ بھلائی میں شریک ہوں ان سب میں
اپنی بہن کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہوں آپ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال
نہیں ہے ام حبیبہ نے کہا اللہ کی قسم مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ آپ نے درہ یا ذرہ
کو نکاح کا پیام بھیجا ہے آپ نے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی؟ ام حبیبہ نے کہا جی ہاں
آپ نے فرمایا اللہ کی قسم وہ تو میری ربیبہ ہے اور اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی
تب بھی وہ مجھ کو حلال نہ تھی اس لئے کہ وہ میرے رضاعی (دودھ شریک) بھائی
(ابو سلمہ) کی بیٹی ہے مجھ کو اور اس کے باپ (ابو سلمہ) کو ثویبہ نے دودھ پلایا
ہے لہٰذا تم میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا ذکر مت کرو (اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر ایک بہن نکاح میں ہو تو دوسری بہن سے نکاح جائز نہیں دوسرے
یہ کہ دودھ پلانے سے بھی ویسی ہی حرمت ہوتی ہے جیسے کہ نسب سے تیسرے
یہ کہ ربیبہ سے بھی نکاح کرنا حلال نہیں ہے اور ان تینوں باتوں کی حرمت کا ذکر

خود قرآن مجید میں موجود ہے۔) عن زيد بن البرآء عن ابيه قال لقيت عمى رضى الله عنه وقد اعتقد راية فقلت اين تريد فقال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل نكح امرأة ابيه ان اضرب عنقه وآخذ ماله۔ یزید بن براء سے روایت ہے وہ اپنے باپ (براء بن عازب) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں اپنے چچا سے ملا اور انھوں نے جھنڈا باندھ لیا تھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کہاں جاتے ہیں انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک ایسے آدمی کے پاس بھیجا ہے جس نے (اپنے باپ کے مرنے کے بعد) اس کی جورو (یعنی سوتیلی ماں) سے نکاح کر لیا ہے (اور مجھ کو حکم دیا ہے) کہ میں اس کی گردن ماروں اور اس کا سب مال لے لوں

عن عبد الرحمن بن الزبير ان رفاعة بن سموأل طلق امرأة تميمة بنت وهب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فنكحها عبد الرحمن بن الزبير فاعترض عنها فلم يستطع ان يصيبها فطلقها ولم يمسها فاراد رفاعة ان ينكحها وهو زوجها الذى كان طلقها قبل عبد الرحمن فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنهاه عن تزويجها فقال لا تحل لك حتى تذوق العسيلة۔ عبد الرحمن بن زبیر سے روایت ہے کہ رفاعہ بن سموال نے اپنی بی بی تمیمہ بنت وہب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی تو انھوں نے (عبد الرحمن بن زبیر نے) اس سے نکاح کر لیا مگر عبد الرحمن اس پر قادر نہ ہوئے اور صحبت نہ کر سکے اس واسطے انھوں نے اس کو (بغیر جماع کرنے کے) طلاق دیدی رفاعہ جو اس کے وہ شوہر تھے جنھوں نے اس کو عبد الرحمن سے نکاح کرنے کے قبل طلاق دیدی تھی اس سے پھر نکاح کرنا چاہا اور جب انھوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے انکو نکاح کرنے سے منع فرمایا اور رفاعہ سے یہ کہا کہ تجھ کو وہ عورت (اسوقت تک حلال نہوگی جب تک کہ دوسرے شخص سے جماع نہ کرالے (جب کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دیدے تو اس عورت سے نکاح درست نہیں جب تک وہ عورت کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے اور صحبت نہ کرے اور جماع میں حشفہ کا غائب ہونا کافی ہے اور یہ مسئلہ

[حاشیہ:] رت س ق

[حاشیہ:] ف۱ اس حدیث سے حنفیہ کے مذہب کی تردید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ محرم سے نکاح کرنے میں حد واجب نہیں ہوتی اور شافعی احمد مالک اور سب کے نزدیک حد پڑیگی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تعزیر ہوگی اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شریعت میں مالی سزا بھی درست ہے کیونکہ آپ نے یہ حکم دیا کہ اسکو قتل کیا جائے اور اس کا مال اسباب ضبط ہو ۱۲۔

متفق علیہ ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ دوسرا خاوند جو نکاح کرے وہ حلالہ کی نیت سے نہ کرے نہ حلالہ کی شرط زبان سے کرے ورنہ نکاح جائز نہ ہوگا بہرحال حلالہ کا نکاح حرام ہے اور ایسا کرنے والا اور جس کے لئے کیا جائے دونوں ملعون ہیں)۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا ان امرأة رفاعة جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان رفاعة طلقنی طلاقا بنت منه و انی تزوجت عبد الرحمن بن الزبیر و انه علیه مثل هدابة الثوب فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی یذوق عسیلتك وتذوقی عسیلته۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رفاعہ کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ رفاعہ نے مجھ کو ۳ طلاق دی پھر میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کرلیا ان کے پاس تو ایسا ہے جیسے کپڑے کا سرا (یعنی ان کا ذکر نرم ہے وہ جماع نہیں کرسکتے) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دئے اور فرمایا کیا تو رفاعہ کے پاس پھر جانا چاہتی ہے یہ نہیں ہوسکتا جب تک عبد الرحمن تیرا مزہ نہ چکھے اور تو اس کا مزہ نہ چکھے (یعنی جماع کا ہونا ضروری ہے)۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله المحلل والمحلل له۔ ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس شخص پر جو حلالہ کرے اور جس کیلئے حلالہ کیا جائے۔ عن عامر قال ثنا ابوهریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن تنکح المرأة علی عمتها والعمة علی بنت اخیها او المرأة علی خالتها او الخالة علی بنت اختها لا تنکح الصغری علی الکبری ولا الکبری علی الصغری۔ عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ نکاح کیا جائے کسی عورت کا اس کی پھوپی پر اور پھوپی کا بھتیجی پر یا نکاح کیا جائے عورت اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بھانجی پر اور نہ نکاح کیا جائے چھوٹے ناتے والی بڑے ناتے والی پر اور نہ بڑی ناتے والی چھوٹے ناتے والی پر۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن

رخ م ت س ق

یہ حدیث تنگ حلالہ کو بھاتی ہے اور بھوپی اور بھتیجی اور ایک ساتھ دونوں بہنوں کے نکاح کی ممانعت جو ہوتی ہے وہ صرف اس سبب سے ہے کہ عداوت نہ ہوجائے یہ بات بہت خوب ہے اسلئے کہ جو عورتیں ایک ساتھ نکاح میں رہتی ہیں ان میں ایک شخص کے جمع کرنا سبب ہے عداوت

حم خ م د ت س

حم د ت

مولاہ و اھلہ فھو عاھر۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک اور اس کے گھر والوں کے حکم کے بغیر نکاح کرلے وہ زانی ہے۔ عن عمرۃ بنت عبدالرحمن عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ۔ عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے وہ روایت کرتی ہیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ حرم محترم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہے (یعنی نسب کے سبب سے جس جس سے نکاح کرنا درست نہیں ہے دودھ پینے کے جہت سے بھی اس اس سے نکاح جائز نہیں جیسے ماں بہن سے نکاح حرام ہے ویسے ہی دایہ اور اس کی بیٹی سے نکاح حرام ہے اسی طرح اور قیاس کرلینا چاہئے)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت نزل فی القرآن عشر رضعات معلومات وھی تریلما یحرم من الرضاعۃ ثم ذکرت عائشۃ قالت نزل بعد خمس۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا قرآن (مجید) میں یہ آیت اتری یعنی عَشْرُ رَضْعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ۔ یعنی "دس گھونٹ معلوم" اور اس سے وہ مراد لے تین جو محرم کر دیتا ہے دودھ پینے سے پھر حضرت عائشہ نے کہا کہ بعد میں "پانچ بار دودھ نچوڑنا" نازل ہوا (یعنی پہلے یہ آیت اتری تھی کہ دس گھونٹ دودھ پینے سے نکاح حرام ہوجاتا ہے یعنی رضاعت ثابت ہوتی ہے پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی اس آیت سے کہ خمس معلومات یعنی "۵ گھونٹ معلوم" یعنی ۵ گھونٹ دودھ پینے سے بھی نکاح حرام ہوجاتے ہیں مگر اب قرآن میں یہ آیت نہیں ہے شاید اس کی تلاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منسوخ ہوگئی ہو اور حضرت عائشہ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو اور حکم اس کا باقی رہا اور بعضوں کے نزدیک حکم بھی منسوخ ہوگیا اور شافعی کے نزدیک ۵ گھونٹ سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے یعنی اگر کوئی غلام بغیر مالک سے اجازت لئے بغیر کسی عورت سے نکاح کرلے تو وہ صحیح نہ ہوگا جب تک اس کو مالک نکاح کرنے کی اجازت نہ دے ۱۲

حم

م رشان ق

حم م د ت ن س ق

قال لا تحرم المصة والمصتان۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار یا دو بار دودھ چوسنا (چھاتی سے) نکاح کو حرام نہیں کرتا ہے (یعنی ایک دو بار پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جب تک ۵ بار نہ چوسے ابن مسعود۔ عائشہ۔ عبداللہ بن زبیر۔ عطا۔ طاؤس۔ سعید بن جبیر۔ عروہ۔ لیث۔ شافعی۔ احمد۔ اسحٰق۔ ابن حزم۔ اور اہلحدیث کا یہی قول ہے اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ابوحنیفہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے کہ مدت رضاعت میں قلیل اور کثیر سب سے حرمت ہو جاتی ہے جب دودھ پیٹ میں چلا جائے اور حنفیہ کا یہ کہنا کہ قرآن میں مطلق ہے ارضعنکم اور یہ شامل ہے قلیل اور کثیر سب کو اور ہم کہتے ہیں کہ حدیث صحیح اور مشہور ہے تو اس سے تخصیص ہوگئی قرآن کی)۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت اتت سھلة بنت سھیل بن عمرو وکانت تحت ابی حذیفة بن عتبة فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان سالما مولی ابی حذیفة یدخل علینا و انا فضل و انما کنا نراہ ولدا وکان ابو حذیفة تبناہ کما تبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدا فانزل اللہ عزوجل ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ فامرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلك ان ترضع سالما فارضعته خمس رضعات فکان بمنزلة ولدھا من الرضاعة فبذالك کانت عائشة رضی اللہ عنہا تامر اخواتھا و بنات اخوتھا ان یرضعن من احبت عائشة رضی اللہ عنہا ان یراھا ویدخل علیھا وان کان کبیرا خمس رضعات ثم یدخل علیھا وابت ام سلمة وسائر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل علیھن بتلك الرضاعة احد من الناس حتی یرضع فی المھد وقلن لعائشة رضی اللہ عنہا فواللہ ماندری لعلھا کانت رخصة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسالم دون الناس۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ کی بی بی سہلہ بنت سہیل بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ابو حذیفہ کا مولیٰ (آزاد غلام) ہمارے پاس آتا ہے اور میں ننگی کھلی ہوتی ہوں اور ہم اس کو (سالم کو) بیٹا سمجھتے تھے ابو حذیفہؓ نے اس کو متبنیٰ کیا تھا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنا لیا تھا۔ پس اللہ عز وجل نے یہ آیت اتاری ادعوھم لآبائھم الخ یعنی ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کرکے پکارو یہ بہتر ہے اللہ کے نزدیک" اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ کو حکم دیا کہ سالم کو دودھ پلا دے انھوں نے اس کو ۵ بار دودھ پلا دیا اور وہ رضاعت کی سبب سے اس کی اولاد کی مانند ہو گیا اور اسی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بہنوں اور بھانجیوں کو حکم کرتی تھیں کہ وہ اس شخص کو ۵ بار دودھ پلا دیں جس کو حضرت عائشہ دیکھنا چاہتیں اور اس کے سامنے ہونا چاہتیں اگرچہ کہ وہ شخص بڑا ہو اس کے بعد وہ حضرت عائشہ کے پاس آیا جایا کرتا اور ام سلمہ اور باقی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں اس کا انکار کرتیں کہ کوئی ان کے پاس ایسی رضاعت کی وجہ سے آیا جایا کرے جب تک بچپن میں رضاعت نہوا اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رخصت سالم کو دی تھی نہ اور لوگوں کو۔ عن عائشة رضی اللہ عنها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیها و عندها رجل فقال من هٰذا قالت اخی من الرضاعة فقال انظرن ما اخوانکن فانما الرضاعة من المجاعة۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور حضرت عائشہ کے پاس ایک آدمی (بیٹھا) تھا آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے آپ نے فرمایا تم نظر کر لیا کرو کون سے تمھارے بھائی ہیں کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار بھوک کے وقت ملا ہے (یعنی بچپن میں)۔ عن عائشة رضی اللہ عنها قالت جاء عمی بعد ما ضرب الحجاب یستأذن علی فلم آذن له فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالته فقال ایذنی له فانه عمك قلت انما ارضعتنی المرأة ولم یرضعنی الرجل قال تربت یمینك ایذنی له

فانہ علیٰ ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پردہ کا حکم ہونے کے بعد میرے (رضاعی) چچا (افلح نامی) میرے پاس آئے اور مجھ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی میں نے ان کو اجازت نہ دی اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا ان کو اندر آنے کی اجازت دیدو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں میں نے عرض کی مجھے تو عورت نے دودھ پلایا تھا نہ کہ مرد نے آپ نے فرمایا تمہارا سیدھا ہاتھ خاک آلود ہو ان کو اندر آنے کی اجازت دیدو وہ تمہارے چچا ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح دودھ پینے کی حرمت دودھ پلانے والی یعنی عورت کی طرف سے ثابت ہوتی ہے اسی طرح اس کے خاوند کی طرف سے بھی ہوتی ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بنت حمزۃ رضی اللہ عنہ قال انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حمزہ (آپ کے چچا) رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا ذکر ہوا (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صلاح دی تھی کہ آپ ان سے نکاح کا پیام دیں) آپ نے فرمایا (واہ) وہ تو میرے دودھ شریک بھائی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عم بزرگوار حضرت حمزہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا اس لئے وہ آپ کے دودھ شریک بھائی اور حقیقی چچا تھے) کی بیٹی ہیں (اس لئے وہ مجھ کو حلال نہیں ہیں کیونکہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر گذر چکا)۔ عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ اپنا نکاح کرے اور نہ دوسرے کا نکاح (وکالۃً یا اصالۃً) کرائے اور نہ نکاح کا پیام بھیجے۔ عن میمونۃ بنت الحارث رضی اللہ عنہا انہا قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حم غ م س ق

س

بسرف ونحن حلالان۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرف میں نکاح کیا اور ہم دونوں حلال تھے (یعنی احرام باندھے نہ تھے اور اس حدیث میں یزید بن اصم ہیں جو حضرت میمونہ کے بھانجے ہیں) عن ابی الشعثاء ان ابن عباس رضی اللہ عنہما قال تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ وھو محرم فذکرت ذلک للزھری فقال اخبرنی یزید بن الاصم وھی خالتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھو حلال وھی حلال۔ ابو الشعثاء سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ محرم تھے تو میں نے اس کی خبر زہری کو دی انھوں نے کہا کہ مجھ کو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے یزید بن اصم نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جب آپ بھی حلال تھے اور وہ بھی حلال تھیں (سعید بن مسیب نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے غلطی ہو گئی ہے جیسا کہ اوپر کی دو حدیثوں سے معلوم ہوا جو کتاب الحج میں بھی گذرچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے اور ابو رافع اس نکاح میں وکیل تھے اس سے ابن خزیمہ ابن حبان اور ترمذی نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ حلال تھے اب حنفیہ کا یہ کہنا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں وہ ان کے حال سے زیادہ واقف تھے کچھ مفید نہیں کیونکہ میمونہ رضی اللہ عنہا یزید بن اصم کی بھی تو خالہ تھیں جو اس حدیث کے راوی ہیں کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو آپ بھی حلال تھے اور وہ بھی حلال تھیں پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور خود حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اور یزید بن اصم کی روایات موجود ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا جن سے بقول سعید بن مسیب غلطی ہو گئی ہے پس حکم یہی رہا کہ حالت احرام میں نہ کوئی نکاح کر سکتا ہے نہ کرا سکتا ہے نہ نکاح کا پیام کر سکتا ہے)۔ حدثنا ابن المقری قال ثنا سفیان عن الزھری

حمم خ م ت س ق

[illegible] رضي الله عنهما قال وكان حسن اوثقهما عن ابيهما ان النبي صلى الله
عليه وسلم نهى عن نكاح المتعة وعن لحوم الحمر الاهلية زمن خيبر وكان
سفيان يقول كان الحسن خيرهما قال ابن المقرى وحدثنا به سفيان مرة اخرى
فذكره وقال عن ابيهما سمع عليا رضي الله عنه يقول لابن عباس نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن نكاح المتعة وعن لحوم الحمر الاهلية (مؤلف رحمہ اللہ
فرماتے ہیں) ہم سے حدیث بیان کی ابن مقری نے انھوں نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سفیان (بن عیینہ) نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے ان کو روایت ہے
حسن اور عبداللہ سے جو دونوں بیٹے ہیں محمد (بن علی بن ابی طالب کے) اور ان
دونوں میں حسن زیادہ ثقہ ہیں اور یہ دونوں اپنے باپ (محمد بن علی بن ابی طالب)
سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کے نکاح اور بستی کے
گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا جب خیبر فتح ہوا تھا اور سفیان (بن عیینہ) کہتے
تھے کہ حسن دونوں میں سے بہتر ہیں ابن مقری نے کہا اور ہم سے حدیث بیان کی
سفیان نے دوسری بار اور اس کا ذکر کیا اور انھوں نے یہ کہا کہ وہ دونوں (یعنی حسن
اور عبداللہ) اپنے باپ (محمد) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے علی رضی اللہ
عنہ کو ابن عباس سے یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کے نکاح
اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ عن سبرة الجهني ان النبي صلى الله
عليه وسلم نهى عن نكاح المتعة. سبرہ بن جہنی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے متعہ کے نکاح سے منع فرمایا۔ عن سبرة الجهني رضي الله عنه
قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضينا عمرتنا قال لنا استمتعوا
من هذه النساء والاستمتاع عندنا يومئذ التزويج قال فعرضنا ذلك على النساء
فابين الا ان نضرب بيننا وبينهن اجلا قال فذكرنا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم
فقال افعلوا قال فخرجت انا وابن عم لي معي بردة ومعه بردة وبردته اجود
من بردتي وانا اشب منه قال فاتينا امرأة فعرضنا ذلك عليها فاعجبها شبابي

واعجبها بردابن عمی فقالت برد کبرد فتزوجتها وکان الاجل بینی وبینها عشرا قال فبت عندها تلك الليلة ثم اصبحت غاديا الى المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الحجر والباب قائم يخطب وهو يقول يا ايها الناس الا اني قد كنت اذنت لكم في الاستمتاع من هذه النساء الا فان الله حرم ذلك الى يوم القيامة فمن كان عنده منهن شيئا فليخل سبيلها ولا تاخذوا مما آتيتموهن شيئا۔ سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (فتح مکہ میں) نکلے اور جب ہم عمرہ ادا کر چکے تو ہم سے آپؐ نے فرمایا ان عورتوں سے استمتاع (متعہ) کرلو اور اس زمانہ میں ہم لوگ استمتاع سے نکاح مراد لیتے تھے ہم نے عورتوں سے متعہ کا ذکر کیا انھوں نے نہ مانا اور یہ کہا کہ ہم سے ایک میعاد معینہ تک نکاح کرلو (یہ بھی مثل متعہ کے ہے صرف لفظ کا فرق ہے) ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا (اچھا) مدت مقرر کرلو (یعنی اتنی مدت کے لئے ہم تم سے نکاح کرتے ہیں) میں نکلا اور میرے ساتھ میرا چچا زاد بھائی بھی روانہ ہوا میرے پاس ایک چادر تھی اور اس کے پاس بھی ایک چادر تھی مگر اس کی چادر میری چادر سے عمدہ تھی اور میں اس کی نسبت زیادہ جوان تھا پھر ہم دونوں ایک عورت کے پاس آئے اور اس سے ہم نے متعہ کا ذکر کیا اس کو میری جوانی بھلی لگی اور میرے چچا زاد بھائی کی چادر پسند آئی تو اس نے یہ کہا کہ چادر چادر برابر ہے میں نے اس سے نکاح کرلیا[٭] اور میرے اور اس کے درمیان دس دن کی مدت مقرر ہوئی اور رات کو اس کے پاس رہا پھر دوسرے دن صبح کو مسجد کو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور باب کے درمیان کھڑے ہوئے خطبہ سنا رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے اے لوگو میں نے تم کو ان عورتوں سے متعہ کرنے کا اذن دیا تھا لیکن خبردار ہو کہ اللہ تعالٰے نے اس کو قیامت تک حرام کردیا اب جس کے پاس ان متعہ والی عورتوں میں سے کوئی عورت ہو تو اس کو چھوڑ دے اور جو کچھ اس کو دے چکا ہے وہ اس سے واپس نہ لے۔ عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة تزوجت بغير اذن وليها فنكاحها باطل

[٭] یعنی وہی نکاح موقت یا متعہ دس دن کیلئے ۱۲

تحرومت مرق

فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها وان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی له۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرلے تو اس کا نکاح باطل ہے پھر اگر مرد نے ایسی عورت سے صحبت کی تو عورت کو کامل مہر اس کے عوض میں ملے گا جو اس نے اس کے فرج کو حلال کیا (یعنی جماع کرنے کے بدلہ میں) اگر ولیوں میں جھگڑا ہو (یعنی دو ولی ایک درجہ کے ہوں جیسے دو بھائی اس عورت کے ہوں ایک ایک سے نکاح کردینا چاہے اور دوسرا دوسرے سے اور عورت بالغہ نہ ہو تو ایسی صورت میں) بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں ہے (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور ابوعوانہ۔ ابن خزیمہ ابن حبان۔ حاکم نے اس کو صحیح کہا اور حاکم نے یہ بھی کہا کہ یہ حدیث یعنی لانکاح الا بولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں سے صحیح ہوئی جیسے حضرت عائشہ ام سلمہ زینب بنت جحش اور ۲۰ صحابیوں اسے بھی اور جمہور کے نزدیک ولی وہ ہے جو عصبات میں سب سے زیادہ عورت سے قریب ہو امام شافعی نے کہا کہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا اگر ولی کی زبان سے اگر قریب کا ولی نہ ہو تو دور کا ہی سہی اگر کوئی ولی نہ ہو تو بادشاہ یا اس کا نائب نکاح کردے اگر کسی عورت نے اپنا نکاح آپ کرلیا اگرچہ کہ ولی کی اجازت سے ہی کیوں نہ ہو تب بھی نکاح باطل ہوگا اور اہلحدیث کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ اگر عورت آزاد عاقلہ بالغہ ہو تو اپنا نکاح آپ کرسکتی ہے خواہ کنواری ہو خواہ ثیبہ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ بے شرمی کی نشانی ہے بعض حنفیہ اسکو ضعیف کہتے ہیں واللہ اعلم اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث مختلف طریقوں سے مروی ہے۔ اور اس میں کلام نہیں کہ بہت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اسکی صحت فرمائی ہے اور جو حنفیہ دوسری حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ ثیبہ اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے اپنے ولی سے اس سے بھی حجت پوری نہیں ہوتی کیونکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ولی ایسی عورت کا نکاح جبراً نہیں کرسکتا اب وہ حدیث کہ ام سلمہ نے

اپنا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود کرلیا تھا اور کہا تھا کہ میرے اولیا میں سے کوئی حاضر نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اور دنیا کے بادشاہ تھے اور تمام مومنین اور مومنات کے ولی تھے اس لئے کہ آپ نے فرمایا انا ولی من لا ولی له تو نکاح بغیر ولی کے کہاں ہوا

حم دت ق
عن ابی موسی الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانکاح الا بولی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح ولی کے بغیر جائز نہیں ہے۔ عن ابی بردة عن ابیه رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانکاح الا بولی۔ ابو بردہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح ولی کے بغیر درست نہیں ہوتا۔ عن ابی موسی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانکاح الا بولی۔ ترجمہ گذرا۔ عن ابی بردة عن ابیه رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نکاح الا بولی۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ عن عائشة

حم د
رضی الله عنها قالت لما اصاب رسول الله صلی الله علیه وسلم سبایا بنی المصطلق وقعت جویریة بنت الحارث رضی الله عنها فی السهم لثابت بن قیس بن الشماس رضی الله عنه اولابن عم له قال فکاتبته علی نفسها و کانت امرأة حلوة ملاحة لا یکاد یراها احد الااخذت بنفسه فاتت رسول الله صلی الله علیه وسلم تستعینه علی کتابتها قالت فوالله ما هو الا ان رأیتها علی باب الحجرة فکرهتها وعرفت انه سیری منها ما رایت فقالت یا رسول الله انا جویریة ابنة الحارث بن ابی ضرار سید قومه وقد اصابنی من الامر مالم یخف علیك فوقعت فی السهم لثابت اولابن عم له فکاتبته علی نفسی فجئت رسول الله صلی الله علیه وسلم استعینه علی کتابتی قال فهل لك فی خیر من ذلك قالت ما هو یا رسول الله قال اقضی کتابتك و اتزوجك

فانت نعم قال قد فعلت وخرج الخبر فی الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج جویریۃ بنت الحارث فقال الناس صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسلوا ما فی ایدیہم من سبایا بنی المصطلق فلقد اعتق تزویجہ ایاھا مائۃ اھل بیت من بنی المصطلق فلا نعلم امراءۃ کانت اعظم برکۃ علی قومہا منہا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (غزوہ بنی مصطلق کے فتح کے بعد) بنی مصطلق (کے قبیلہ کے) قیدی مال غنیمت میں ہاتھ آئے (اور جب مال غنیمت تقسیم ہوا) تو جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچازاد بھائی کے حصہ میں آئیں جویریہ نے بدل کتابت دینا منظور کیا اور وہ (ایسی) خوبصورت نمکین (ملیح) عورت تھیں کہ جو ان کو دیکھتا فریفتہ ہو جاتا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بدل کتابت کے ادا کرنے میں مدد مانگنے کو آئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم میں نے ان کو حجرے کے دروازہ پر (کھڑا) دیکھا تو میں نے (ان کا آنا) برا سمجھا (کہیں ایسا نہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھکر ان سے نکاح کرنے کی رغبت فرمائیں) اور میں (دل میں) جان گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی وہی چیزیں (صورت تناسب اعضا) ملاحظہ فرمائیں گے جو میں نے دیکھی ہیں اتنے میں وہ بولیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جویریہ حارث بن ابی ضرار کی بیٹی ہوں جو اپنی قوم کا سردار ہے اور جس مصیبت میں میں مبتلا ہو گئی ہوں وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے اب میں ثابت یا اس کے چچیرے بھائی کے حصہ میں آئی ہوں تو میں نے اپنے تئیں مکاتب کیا ہے اور آپ کے پاس آئی ہوں تا کہ آپ سے اپنے زر کتابت میں مدد مانگوں آپ نے فرمایا میں تجھ سے ایک بہتر بات کہتا ہوں جویریہ رضی اللہ عنہا بولیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کیا ہے؟ میں تیرا زر کتابت ادا کر کے تجھ سے نکاح کر لیتا ہوں جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا جی ہاں میں کر چکی (یعنی مجھے منظور ہے میں آپ سے بخوشی نکاح کر چکی) اور جب لوگوں میں یہ خبر مشتہر ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ

عہ یعنی حضور آپ کچھ مدد اعانت فرمائیں تو جویریہ ثابت کا روپیہ ادا کر کے آزادی حاصل کریں ۱۲

علیہ وسلم نے جویریہ سے نکاح کر لیا ہے تو جتنے قیدی بنی مصطلق کے ان کے ہاتھوں
میں تھے ان سب کو انھوں نے اس خیال سے آزاد کر دیا کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سسرال والے ہو گئے اور آپ کے نکاح کے باعث قوم بنی مصطلق
کے ۱۰۰ قیدی آزاد ہو گئے تو ہم کسی ایسی عورت کو نہیں جانتے جس کی وجہ سے اپنی
قوم کو اتنا فائدہ پہنچا ہو جیسی جویریہ تھیں۔ عن ابن ام سلمة قال قالت ام سلمة
رضی اللہ عنہا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا وھو اعجب الی
من کذا لا یصاب احد بمصیبة فذکر بعض الحدیث قال ثم بعث الیھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فخطبھا فقالت مرحبا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی خلال ثلاث اما فمن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امرأة شدید
الغیرة وانا امرأة لیس من اولیائی احد زوجنی وانا امرأة مصبیة فسمع بذالک
عمر رضی اللہ عنہ فغضب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد ما غضب لنفسہ
حین قالت له یا ابن الخطاب فی کذا وکذا فبلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما قالت فاتاھا فقال اما ما ذکرت من غیرتک فادعو اللہ تعالی ان یذھب بھا
عنک واما ما ذکرت من صبیتک فان اللہ سیکفیھم واما ما ذکرت ان لیس
ھھنا احد من اولیائک یزوجک فانہ لم یکن احد من اولیائک شاھد ولا
غائب یکرھنی فقالت لابنھا زوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزوجھا۔
ام المؤمنین ام سلمہ کے بیٹے (عمر) سے روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات سنی جو مجھ کو اس (دنیا کے
مال و دولت سے) کہیں زیادہ پسند آئی (اور وہ یہ ہے کہ) کسی کو مصیبت نہیں آتی
پھر انھوں نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا اور پھر یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنا آدمی (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) کو نکاح
کا پیام دیکر بھیجا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ (تبارک وتعالے) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کشادگی عنایت فرمائے (مگر) مجھ میں (تو) تین باتیں ایسی ہیں جنکی وجہ سے

مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سے نکاح کرتے ہیں) اور معلوم ہوتا ہے اول یہ کہ میں نہایت جلنے والی عورت ہوں دوسرے میرے اولیاء میں سے کوئی ایسا نہیں جو میرا نکاح کردے تیسرے میں بچوں والی ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ کی یہ تقریر سنی اور جب ام سلمہ نے ان سے کہا اے خطاب کے بیٹے مجھ میں یہ یہ عذر ہیں تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ غصہ آگیا تھا اپنے لئے بھی نہ آیا تھا خیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ان عذرات کا تذکرہ کردیا جو ام سلمہ نے پیش کئے تھے۔ اس لئے آپ خود ام سلمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا جو تم اپنے جلن کے متعلق کہتی ہو (اسکا جواب یہ ہے کہ) میں اللہ تعالے سے دعا کروں گا وہ تمہاری جلن دور کردے گا اور بچوں کی نسبت جو تمہارا عذر ہے (اس کا یہ جواب ہے کہ) اللہ (جل جلالہ) انکے واسطے کفایت کرے گا اور تمہارا یہ کہنا کہ یہاں تمہارے اولیاء میں سے کوئی حاضر نہیں جو تمہارا نکاح کردے سو تمہارے اولیاء میں سے کوئی ایک بھی تو ایسا ولی حاضر یا غائب نہیں جو مجھ سے تمہارا نکاح ہونے کو برا جانتا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تقریر دلپذیر سنکر تھی کہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے (عمر) رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردے انھوں نے اپنی ماں کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردیا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قیل وما اذنھا یا رسول اللہ قال ان تسکت۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور نہ کنواری عورت کا نکاح کیا جائے جب تک اس کا اذن نہ لیا جائے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کنواری کا اذن کسطرح ہو (یعنی شرم سے وہ کیوں بتلائے گی) آپ نے فرمایا اس کا چپ رہنا ہی اذن ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی

حم نغ م ورت مرق

حم نغ م س

صلی اللہ علیہ وسلم قال استامروا النساء فی ابضاعھن قیل فان البکر تستحیی فتسکت قال سکاتھا اذنھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے ان کے پونجی کے باب میں ان کا حکم اور اجازت لیا کرو کسی نے کہا کنواری تو حیا کرتی ہے اور چپ ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا اس کا چپ رہنا ہی اذن ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایم اولی بنفسھا من ولیھا والبکر تستامر فی نفسھا وصماتھا اقرارھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ (یعنی ثیبہ) اپنے نفس پر زیادہ حق رکھتی ہے اپنے ولی سے اور کنواری عورت سے اس کے نفس کے بارہ میں اجازت لی جائے گی اور اسکا چپ رہنا اس کا اقرار اور اجازت ہے۔ عن خنساء بنت خدام الانصاریۃ رضی اللہ عنہا ان اباھا زوجھا وھی ثیب فکرھت ذلک فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد نکاحھا۔ خنسا بنت خدام انصاری رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح (ان کی اجازت لینے کے بغیر) کر دیا اور وہ ثیبہ تھیں وہ اس نکاح سے ناراض ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے ان کے نکاح کو فسخ کر دیا (اس سے معلوم ہوا کہ جو آدمی اپنی ثیبہ لڑکی کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کر دے تو وہ اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے اہلحدیث کے نزدیک لڑکی اگر کنواری ہو یا ثیبہ جوان ہو بالغہ ہو یا نابالغہ ہر صورت میں لڑکی اپنا باپ کا کرایا ہوا نکاح فسخ کرا سکتی ہے لیکن جب وہ نابالغہ کنواری ہو تو باپ اس کا نکاح جبراً کرا سکتا ہے مگر اس صورت میں بھی اگر نکاح غیر کف سے ہو تو دوسرے عزیز جیسے بھائی دادا چچا نکاح فسخ کرا سکتے ہیں اور ایک قول ہے کہ فسخ نہیں کرا سکتے)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست سنین و دخل بی وانا بنت تسع سنین۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا جب میں چھ سال کی تھی اور جب مجھ سے خلوت کی

طا حم م ت س ق

حم خ م د س ق

حم خ م س

تو میں نو سال کی تھیں (جب ان سے نکاح ہوا تو وہ نابالغ تھیں اس سے معلوم ہوا
کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے نکاح کر سکتا ہے)۔ عن ابی هریرة
رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ثلاث جدهن
جد و هزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جن کا
سچ مچ کہنا سچ موچ ہے اور ٹھٹھے سے کہنا بھی سچ موچ کہنا ہے ایک نکاح دوسرے
طلاق تیسرے رجعت (اس حدیث کو امام احمد ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ اور حاکم نے
نکالا اور ترمذی نے حسن اور حاکم نے اس کو صحیح کہا اور اس روایت کے راویوں
میں ایک راوی عبدالرحمن بن حبیب ہے اس میں اختلاف ہے اور طبرانی کی روایت
میں بجائے "رجعت" کے "عتق" ہے مگر اس کے اسناد میں بھی ابن لہیعہ ہے۔ اور
عبدالرزاق نے ابوذر اور حضرت عمر سے مرفوعاً اور حضرت علی سے موقوفاً نکالا
جس نے کھیل سے طلاق دی اس کی طلاق جائز ہے اور جس نے آزاد کیا کھیل سے
اس کا آزاد کرنا جائز ہے اور جس نے کھیل سے نکاح کیا اس کا نکاح جائز ہے
مگر اس کا اسناد بھی منقطع ہے یہ حدیثیں ایک دوسرے کو قوی کرتی ہیں امام ابن قیمؒ
نے فرمایا کہ ٹھٹھے کرنے والے کی طلاق پڑ جائے گی اور ایسا ہی نکاح بھی اس کا
صحیح ہو جائے گا اور صحابہ تابعین اور جمہور کا یہی مذہب ہے)۔ عن ام حبیبة
رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم تزوجها وهی بارض
الحبشة زوجها ایاه النجاشی وامهرها اربعة آلاف وجهزها من عنده و
بعث بها مع شرحبیل بن حسنة ولم یبعث الیها رسول الله صلی الله
علیه وسلم بشیء وکان مهر نسائه اربع مائة درهم۔ ام حبیبہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور وہ ملک حبش میں تھیں
(وہاں کے بادشاہ جس کا نام نجاشی (تھا) نے ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کر کے جہیز وغیرہ اپنی طرف سے دیا اور چار ہزار درہم مہر مقرر کیا اور

حم د ت ق

حم د س

شرجیل بن حسنہ کے ہمراہ دیکر بھجوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کو ایک حبہ نہیں بھیجا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ازواج مطہرات کا مہر چار سو درم تھے۔ عن انس بن مالك رضى الله عنه قال تزوج عبد الرحمن بن عوف رضى الله عنه امرأة من الانصار فقال له النبى صلى الله عليه وسلم كم اصدقتها قال نواة من ذهب۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ مہر کتنا باندھا انھوں نے کہا ایک نواۃ سونا۔ عن سهل بن سعد رضى الله عنه قال انا فى القوم اذ قالت امرأة انى قد وهبت نفسى لك يا رسول الله فرء فى رائك فقام رجل فقال زوجنيها قال اذهب فاطلب ولو خاتما من حديد قال فذهب ولم يجئ بشئ ولا بخاتم من حديد قال له النبى صلى الله عليه وسلم هل معك من سور القرآن شئ قال نعم قال فزوجها بما معه من سور القرآن۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ہم لوگ ایک جگہ میں تھے کہ یکایک ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے اپنی جان آپکو بخشی آپ میرے بارہ میں جو چاہیں کیجئے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ آپ مجھ سے اس عورت کا نکاح کرا دیں آپ نے فرمایا جا اور کوئی چیز لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی سہی وہ ڈھونڈھنے گیا مگر نہ لوہے کی انگوٹھی اور نہ کوئی چیز لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تجھے قرآن کی سورتوں میں سے کچھ یاد ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے اس کا نکاح اس عورت سے قرآن کی ان سورتوں کے معاوضہ میں کر دیا جو اس کو یاد تھیں (یعنی وہی سورتیں اس عورت کو سکھا دے یہی مہر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں ایک لوہے کی انگوٹھی بھی مہر ہو سکتی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو قرآن کا سکھا دینا بھی مہر ہو سکتا ہے۔ اہلحدیث امام شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے۔ سبحان اللہ اسلام نے کیسی کیسی سہولتیں اور آسانیاں ہمارے لئے کر دی ہیں جن سے دوسرے مذاہب والے محروم ہیں مگر ہم ہیں کہ آسانی

حم خ م د ت س ق

نواۃ کھجور کی گٹھلی یا پانچ درم برابر ہوتی ہے ۱۲

حم خ م د ت

اور سہولت اور رضا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی کوئی وقعت ہمارے
دلوں میں باقی نہیں رہی اور کفار اور مشرکین کے رسوم و رواج پر ہم سے چلا جاتا ہے
اور ان کی دیکھا دیکھی ان سہولتوں کو ہم نے بڑے بڑے مشکلات سے بدل ڈالا
کہاں یہ آسانی تھی کہ قرآن سکھا دینے سے بھی مہر کی ادائی ہو جائے گی کہاں اب
لاکھوں اور ہزاروں کے باندھے جاتے ہیں اور وہ بھی ایسے لوگوں کے جنہوں
نے کبھی لاکھ یا ہزار دیکھے تک نہیں اور صحیحین میں بھی ان ہی سہل بن سعد سے روایت
ہے کہ آپ نے ایک عورت کا نکاح تعلیم قرآن پر کرایا پس ان صحیح حدیثوں کے معارض
وہ روایت نہ ہوگی جو دارقطنی میں ہے کہ مہر دس درم سے کم نہیں کیونکہ اس کے اسناد
میں دو راوی (مبشر بن عبید اور حجاج بن ارطاۃ) ضعیف ہیں اور یہی دلیل امام ابو حنیفہ رحمہ
کی ہے)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان صداقنا اذا کان فینا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر اواق۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہمارا مہر دس اوقیہ ہوتا تھا۔ عن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی رجل تزوج امرأۃ فلم یفرض لھا و لم یمسھا حتی
مات قال فرددھم ثم قال اقول فیھا برایی فان کان صوابا فمن اللہ وان کان
خطاء فمنی ارٰی لھا صداق امرأۃ من نسائھا لا وکس ولا شطط وعلیھا العدۃ
و لھا المیراث قال فقام معقل بن سنان الاشجعی فقال اشھد لقضیت فیھا
بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بروع ابنۃ واشق امرأۃ من
بنی رواس و بنو رواس حی من بنی عامر بن صعصعۃ۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نہ اس کا مہر ٹھیرایا اور
نہ اس سے صحبت کی اور مر گیا تو لوگ اس بارہ میں متردد رہے (کہ کیا کرنا چاہیے
اور ابو داؤد اور نسائی کے روایتوں میں یہ ہے کہ ایک مہینہ تک اختلاف کرتے
رہے یعنی کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ) پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایسی عورت
کے باب میں اپنی رائے (عقل۔ قیاس) سے کہتا ہوں اور اگر وہ رائے ٹھیک

اور درست (یعنی شریعت کے موافق) ہو تو اللہ کی طرف سے ہے (اللہ کی عنایت ہے) اور اگر غلط ہو تو وہ میری طرف سے ہے (میرا قصور ہے) میری رائے میں تو اس عورت کو اس کے کنبہ کی دوسری عورتوں کے مثل مہر ملے گا اس میں نہ کمی ہوگی نہ زیادتی اور اسپر عدت کا پورا کرنا لازم آئے گا اور وہ خاوند کے مال میں سے ترکہ کی مستحق ہوگی (یہ سنکر) معقل بن سنان اشجعی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے اس عورت کی نسبت جو فیصلہ کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ کے موافق ہے جو آپ نے بروع واشق کی بیٹی کے متعلق صادر فرمایا تھا اور واشق بنو رواس کی ایک عورت تھی اور بنو رواس بنی عامر بن صعصعہ کا ایک قبیلہ تھا (امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اس فتوے کے معارض کوئی فتوی نہیں ہے تو اس فتوے پر عمل کرنا ضروری ہے)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا (شغار کی تفسیر آگے آتی ہے)۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ الآخر ابنتہ ولیس بینھما صداق۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا اور شغار یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی کا نکاح دوسرے شخص سے اس شرط پر کر دے کہ دوسرا آدمی بھی اپنی بیٹی کا نکاح پہلے شخص کے ساتھ کر دے اور دونوں عورتوں کا کچھ بھی مہر مقرر نہ کیا جائے۔ عن انس رضی اللہ عنہ قال اعتق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ واصدقھا عتقھا۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ (جو خیبر میں پکڑی گئی تھیں اور جو حضرت ہارون علیہ السلام کے اولاد میں تھیں اور یہودیوں کے بادشاہ کی بیوی تھیں اور اسلام کی فتح کے بعد دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئیں) کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو مہر قرار دیا (ثوری ابو یوسف
احمد اسحٰق اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی لونڈی کو آزاد کر دے
اور اس کی آزادی کو مہر قرار دے تو عقد صحیح ہو جائیگا مگر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک درست
نہ ہوگا)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان للرجل امرأتان فمال الی احداھما جاء یوم القیامۃ احد شقیہ ساقط۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کسی آدمی کی دو عورتیں (بیویاں) ہوں اور وہ ایک ہی عورت کی طرف جھکے (یعنی ایک
بی بی سے ہی محبت کرے اور دوسری کو نہ پوچھے) تو ایسا شخص قیامت کے دن
(اس حالت میں) آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا (مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی
دو بیویاں ہوں تو اس کو چاہیئے کہ دونوں میں عدل و انصاف کرے ہر عورت کے پاس
باری باری سے رہے کپڑا اور غذا لینے دینے وغیرہ میں برابری کرے اگر نہ کریگا
تو قیامت میں ایسا آئے گا جیسا کہ مفلوج ہے اور فالج سے اس کا آدھا دھڑ گر پڑا ہے
افسوس اس زمانہ میں اگر کسی کی دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوتی ہیں تو اکثر کیا بلکہ
۹۹ فیصدی ایسے ہوتے ہیں کہ صرف ایک ہی بی بی سے زیادہ محبت رکھتے ہیں دوسری
کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے ایسا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ برابری اور عدل ضروری ہے
اسی واسطے قران مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو تین تین
چار چار عورتوں سے نکاح کر لو پھر اگر ڈرو کہ عدل نہ کروگے تو ایک ہی عورت بس ہے
اس حدیث کو احمد اور اصحاب سنن دارمی ابن حبان اور حاکم نے بھی نکالا اور حاکم نے
کہا وہ بخاری اور مسلم کے شرط پر صحیح ہے اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر بی بی کے پاس باری باری سے رہتے اور آپ کا یہ کمال انصاف
تھا حالانکہ آپ پر قسمت (یعنی باری باری سے ہر بی بی کے پاس رہنا) واجب نہ
تھی اور اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے آپ کو اختیار دیدیا تھا کہ جس عورت کے پاس
چاہیں رہیں چنانچہ ارشاد باری تعالےٰ عز اسمہ ہے ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک

حم دس ق

خبر... (حاشیہ)

من تشاء یعنی ان میں جس کو تو چاہے اس کو پیچھے رکھدے اور جس کو تو چاہے اس کو اپنے پاس جگہ دے)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتھن خرج سھمھا خرج بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا محل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لیجانا چاہتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو آپ اپنے ساتھ سفر میں لیجاتے (اور باقیوں کو رہنے میں چھوڑ دیتے یہ آپ کا کمال انصاف تھا)۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال السنۃ اذا تزوج البکر اقام عندھا سبعا و اذا تزوج الثیب اقام عندھا ثلاثا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ سنت ہے کہ جب باکرہ (کنواری) سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات رات تک رہے اور جب ثیبہ (وہ عورت جو خاوند کر چکی ہو) سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین راتوں تک شب باشی کرے (یعنی کسی آدمی کے پاس پہلے سے بی بی ہو اور وہ اب ایک اور بی بی کرے تو اگر وہ کنواری ہو تو سات دن تک اس کے پاس رہے اور اگر ثیبہ ہو تو ۳ دن تک پھر دونوں بی بیوں کے پاس باری باری ایک ایک روز رہا کرے اہلحدیث اور شافعی کا یہی قول ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ نئی دلہن کا دل ملانا ضرور ہے اور چونکہ کنواری کا دل دیر میں ملتا ہے اس لئے اس کے واسطے سات دن رکھے اور ثیبہ کا دل جلد ملجاتا ہے اس لئے ۳ دن اس کے واسطے رکھے اور اس باب میں صحیح حدیثیں موجود ہیں اور حنفیہ نے ان کا خلاف کیا ہے اور عموم آیۃ فان خفتم ان لا تعدلوا سے دلیل لی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ عدل کے ہرگز مخالف اور منافی نہیں ہے اور قران شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی زیادہ نہیں جانتا اور اس باب کی احادیث مشہور اور بہت سے صحابہ سے مروی ہیں جس سے کتاب اللہ کی تخصیص جائز ہو جائے گی اور خود حنفیہ نے مسح ناصیہ کے باب میں اسی قسم کی

[illegible]

خ م د ت ق

د س

احادیث سے حجت پکڑی ہے)۔ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتھن خرج سھمھا خرج بھا معہ وکان یقسم لکل امرأۃ منھن یومھا ولیلتھا غیر ان سودۃ بنت زمعۃ وھبت یومھا ولیلتھا لعائشۃ رضی اللّٰہ عنہا تبتغی بذالک رضی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ حضرت عائشہ محل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے جانے کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈالتے تھے قرعہ میں جس کا حصہ نکلتا اس کو اپنے ساتھ لیجاتے اور ہر ایک عورت کے لئے ایک دن ایک رات مقرر فرماتے مگر سودہ بنت زمعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے واسطے اپنا دن اور رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشدیا تھا (تو آپ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہ رہتے اور ان کی باری میں بھی حضرت عائشہ کے پاس رہتے)۔ عن انس رضی اللّٰہ عنہ قال تزوج عبد الرحمن بن عوف رضی اللّٰہ عنہ فقال لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہی کا ہو۔ عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم تزوج حفصۃ او بعض ازواجہ فاولم علیھا تمرا وسویقا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ یا کسی اور بی بی سے نکاح کیا تو کھجور اور ستو کا ولیمہ کیا۔ عن خزیمۃ بن ثابت عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان اللّٰہ لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء فی ادبارھن۔ خزیمہ بن ثابت سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ (تبارک وتعالی) حق یعنی سچی بات سے شرم نہیں کرتا ہے عورتوں کی دبر (یا پاخانے کے مقام) میں صحبت مت کرو۔ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا ینظر اللّٰہ الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی الدبر۔ ابن

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ (جل جلالہٗ)
اس مرد کی طرف نظر نہ کرے گا جو کسی مرد یا عورت سے اس کی مقعد میں صحبت کرے گا
(اس حدیث کو امام احمد اور بزار اور سنن والوں نے نکالا اور یہ حدیث صحاح ستہ
اور مسند امام احمد اور مسند بزار میں بھی کئی طرق سے مروی ہے مگر قریب قریب سب
روایات ضعیف ہیں ان میں کوئی نہ کوئی راوی ضعیف ہے سوا ایک روایت کے جسکو
امام احمد ترمذی اور نسائی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے ان کی دبر میں جماع مت کرو اس کے سب
راوی ثقہ ہیں اور اس باب میں کئی حدیثیں ہیں جو ایک دوسرے کو قوی کرتی ہیں۔
اور ائمہ اربعہ اور جملہ علمائے حدیث نے وطی فی الدبر کے حرام ہونے پر اتفاق کیا
ہے)۔ عن عائشة رضی الله عنها قالت اختصم عبد بن زمعة وسعد فی ابن
امة زمعة فقال سعد اوصانی اخی اذا قدمت مكة ان آخذ ابن امة زمعة
فانه ابنی فقال عبد بن زمعة ابن امة ابی ولد علی فراش ابی فرأى النبی
صلی الله علیه وسلم شبها بینا بعتبة فقال هولك یا عبد بن زمعة الولد
للفراش و احتجبی منه یا سودة۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ عبد بن زمعہ اور سعد (بن ابی وقاص) نے زمعہ کی لونڈی کے
بارہ میں جھگڑا کیا سعد نے کہا میرے بھائی (عتبہ بن ابی وقاص) نے مجھکو وصیت
کی تھی کہ جب میں مکہ میں آؤں تو زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو لے لوں کیونکہ وہ میرا لڑکا
ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ وہ میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے میرے باپ کے
بچھونے پر پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو دیکھا تو اس کو عتبہ
کے ہو بہو مشابہ پایا اس لئے آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیرا ہے
لڑکا (ہمیشہ) صاحب فراش (یعنی خاوند) کا ہوتا ہے (اور زانی کو رجم کیا جاتا ہے)
اور اے سودہؓ اس سے پردہ کر۔ عن رویفع بن ثابت الانصاری عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لاحد یؤمن بالله والیوم الآخر او من كان یؤمن

حم خ م د س ق

ؑ سودہ ازواج مطہرات میں سے تھیں اور زمعہ کی بیٹی اور جس لڑکا کا جھگڑا تھا زمعہ کا جُرا تو سودہ کا بھائی ہوا لیکن چونکہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ سے تھی اسلئے آپ نے احتیاطاً اس سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا ۱۲

حم د ت

باللہ والیوم الآخر فلا یسقی ماءہ ولد غیرہ۔ رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اور آخری دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے اس کو جائز نہیں ہے کہ اپنا پانی کسی غیر کے لڑکے کو پلائے (یعنی جو عورت غیر کا حمل رکھتی ہو اس عورت سے مباشرت کرے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن لحوم الحمر وعن کل ذی ناب من السباع وان توطأ السبایا حتی تضعن۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن منع کیا گدھوں کے گوشت سے اور چیرنے والے درندوں کو کھانے سے اور یہ کہ وطی کی جائے خاوند والی عورتوں سے جو قید ہو کر آئیں یہاں تک کہ وہ جنیں۔

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

عن ابی الزبیر انہ سمع عبد الرحمن بن ایمن مولی عروۃ یسأل ابن عمر رضی اللہ عنہما و ابو الزبیر یسمع فقال کیف تری فی رجل طلق امرأتہ حائضا فقال طلق عبد اللہ امرأتہ حائضا علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عمر رضی اللہ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان عبد اللہ بن عمر طلق امرأتہ وھی حائض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیرجعہا فردھا علی وقال اذا طھرت فلیطلق او یمسک قال ابن عمر رضی اللہ عنہما وقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن۔ ابو الزبیر نے عبد الرحمن بن ایمن مولی عروہ سے سنا انھوں نے ابن عمر سے کہا اور ابو الزبیر

سن رہے تھے آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے انھوں نے کہا عبداللہ (بن عمر) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی تھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چاہئے کہ وہ اس کے ساتھ رجعت کرلیں اور آپ نے اس عورت کو مجھ پر پھیر دیا اور فرمایا جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے یا رکھے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اے نبی جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو عدت کے شروع میں ان کو طلاق دو (یعنی حیض سے پاک ہوتے ہی)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال طلقت امرأتی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی حائض فذکر ذلک عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعہا حتی تطہر ثم تحیض حیضۃ اخری فاذا طہرت فلیطلقہا ان شاء قبل ان یجامعہا او یمسکہا فانہا العدۃ التی امر اللہ ان یطلق لہا النساء۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض کی حالت میں طلاق دی عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو حکم کرو کہ وہ اپنی بی بی سے رجعت کرلیں یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو پھر دوسری بار حائضہ ہو کر پاک ہو جائے پھر اگر چاہیں اس کو جماع کرنے سے پہلے طلاق دیدیں اور اگر چاہیں اس کو رہنے دیں کیونکہ اللہ (جل جلالہ) نے عورتوں کو اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے (اور یہی سنت کے موافق طلاق ہے فطلقوہن لعدتہن یعنی طلاق دو عورتوں کو ان کی عدت کے لحاظ سے یعنی طہر (پاکی) کی حالت میں طلاق دو) اب راویوں کا اختلاف ہے کہ ابن عمرؓ نے جو طلاق اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں دیدی تھی اس کا حساب ہوا یا نہیں اور شمار نہ ہونے کی روایت زیادہ راجح ہے کیونکہ وہ بدعی طلاق تھی اور بدعی طلاق کا نہ پڑنا اسی کو ترجیح ہے اور

ف ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور اس طلاق کا کچھ اعتبار نہیں کیا یعنی رجعت سے مانع نہ سمجھا یا شمار نہ سمجھا خطابی نے کہا ابو الزبیر کی یہ روایت اہل حدیث کے نزدیک منکر ہے اور ابوداؤد نے کہا کہ ابو الزبیر کی اس روایت کے سب مخالف ہیں اور اس حدیث کو یونس بن جبیر اور انس بن سیرین اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابو الزبیر اور منصور وغیرہم نے ابن عمر سے نقل کیا ہے یہ ہے کہ آپ نے رجعت کا حکم کیا پاک ہونے تک اور بعد پاک ہونے کے چاہے طلاق دے چاہے رکھ لے ۱۲۔

عمرؓ

سعید بن منصور نے عبداللہ بن مالک کے طریق سے نکالا کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کچھ نہیں ہے اور ابوالزبیر راوی جس نے اس طلاق کا محسوب نہ ہونا نقل کیا ہے اس کی متابعت کی چار راویوں نے سلف کی ایک جماعت کا یہی مذہب ہے جیسے ابن علیہ وغیرہ اور ابن حزم بھی اسی کے قائل ہیں کہ حیض کی حالت میں طلاق نہ پڑیگی اور امام ہمام ابن تیمیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن جمہور فقہا اور ائمہ یہ کہتے ہیں کہ طلاق پڑجائے گی اور جو حق ہے اس کی پیروی سب پر مقدم ہے)۔ عن انس بن سيرين عن ابن عمر رضى الله عنهما انه طلق امرأته وهى حائض فذكر ذلك عمر رضى الله عنه فقال مره فليراجعها حتى تطهر فقلت لابن عمر رضى الله عنهما اعتدت بتلك التطليقة قال فمه۔ انس بن سیرین سے مروی ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی بی بی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کیا آپ نے فرمایا ان کو حکم کرو کہ اپنی جورو سے رجعت کرلیں یہاں تک کہ وہ (حیض سے) پاک ہوجائے میں (انس بن سیرین) نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اس طلاق کا شمار کیا انھوں نے کہا کیوں نہیں (یعنی ہاں) عن ابن عمر رضى الله عنهما انه طلق امرأته فى الحيض (وقال الزعفرانى وهى حائض) فذكر ذلك عمر رضى الله عنه للنبى صلى الله عليه وسلم فقال مره فليراجعها ثم يطلقها وهى طاهر او حامل۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا ان کو حکم کرو کہ وہ اپنی عورت سے رجعت کرلیں اور جب وہ حیض سے پاک ہو یا حاملہ ہوجائے پھر اس کو طلاق دیں (اگر طہر یعنی پاکی میں کوئی آدمی اپنی بی بی کو طلاق دے اور عورت حائضہ ہو تو ۳ طہر یا حیض کے بعد عدت گذر جائے گی اور اگر عورت حاملہ ہو تو وضع حمل کے ساتھ ہی عدت گذریگی اور عدت کی اصل غرض یہ ہے کہ حمل کی حالت میں وہ عورت کسی دوسرے آدمی سے صحبت نہ کرائے ورنہ بچہ میں دوسرے مرد کا

عم خ م

عم خ م د ت س ق

پانی بھی شامل ہوگا اور یہ معیوب ہے اور اس نقص اور وہم کو رفع کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار فرمایا کہ جس طہر میں جماع نہ کیا ہو اس میں طلاق دی جائے اور تین حیض تک انتظار اس غرض سے کرے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں بھی ایک آدہ مرتبہ تھوڑا سا خون حیض کا آجاتا ہے لیکن جب متواتر تین حیض آئیں تو یقین ہوجاتا ہے کہ وہ عورت حاملہ نہیں ہے اور اب دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے یا اگر حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد فوراً نکاح کرسکتی ہے اگرچیکہ طلاق یا شوہر کے وفات کے متصل ہی وضع حمل ہو) - عن ابن شهاب ان سهل بن سعد الساعدی رضی الله عنه اخبره ان عويمر العجلانی فذكر فی قصة اللعان قال فطلقها ثلاثا قبل ان يامره رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ابن شهاب فكانت تلك سنة المتلاعنين - ابن شہاب (یعنی امام زہری) سے روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی اور لعان کا قصہ بیان کرکے یہ کہا کہ عویمر عجلانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے پیشتر اپنی بیوی کو تین طلاق دیدیں ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ہوگیا (اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ تین طلاق ایک ہی بار دینے کی اجازت ہے بلکہ یہ فعل عویمر کا ہے جنہوں نے بے جانے بوجھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم حاصل کرنے کے بغیر ایسا کیا اور آپ نے ان کو ایسا کرنے کی اجازت صادر نہیں فرمائی تھی محققین علماء کا یہ قول ہے کہ اگر کوئی تین طلاق ایک ہی بار دے تو ایک ہی طلاق پڑیگی مگر اکثر کا یہی مذہب ہے کہ گو یہ فعل برا ہے اور خلاف سنت مگر تین طلاق پڑجائیں گی ایک جلسہ میں ۳ طلاق کا دینا اس طرح ہے کہ مثلاً کوئی کہے (۱) تجھ کو ۳ طلاق ہیں (۲) تجھ کو طلاق ہے (۳) تجھ کو طلاق ہے تجھکو طلاق ہے تین بار (۴) تجھ پر طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے (۵) یا تین بار تجھ پر طلاق ہے (۶) یا تین طلاق تجھ پر ہیں اور جمہور علما اور فقہا نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ "عامر شعبی سے روایت ہے میں نے فاطمہ بنت قیس سے کہا تم اپنی طلاق کی حدیث بیان کرو انھوں نے کہا میرے خاوند نے مجھ کو ۳ طلاق دیں اور وہ یمن کو جانیوالا

حم تمام ہوتی

نہ لعان کی تفسیر آگے آتی ہے... قصہ کہ کے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے لعان بیان میں ۱۲

یعنی لعان کے بعد ہمیشہ جدا جدا ہوجاتے ہیں ۱۲

تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا" اس مسئلہ میں ۳ اور مذاہب ہیں۔
اول یہ کہ ایسی صورت میں نہ ایک طلاق پڑیگی اور نہ تین کیونکہ ایسی طلاق دینی بدعت
اور حرام ہے اس مذہب کو ابن حزم نے امام احمد سے نقل کیا اور تابعین کا بھی یہی
مذہب ہے جیسے لیث نے نقل کیا اور ابن علیہ اور ہشام بن حکم کا یہی قول ہے
اور امام باقر اور امام صادق کا یہی مذہب ہے اور بعض ظاہریہ بھی اسی کے قائل
ہیں کیونکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ طلاق بدعی نہیں پڑتی اور یہ بھی بدعی ہے دوسرا مذہب
یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو تین طلاق پڑجائیں گی اور اگر مدخولہ نہیں ہے تو ایک
طلاق پڑے گی اور یہ مذہب ابن عباس اور اسحٰق بن راہویہ وغیرہ کا ہے۔ تیسرا
مذہب یہ ہے کہ طلاق رجعی پڑے گی خواہ عورت مدخولہ ہو یا نہ ہو اور ابن عباس کا
مذہب اصح یہی ہے اور ابن اسحٰق اور عطا اور عکرمہ اور اکثر اہل بیت اسی کے قائل
ہیں اور یہی مذہب سب مذہبوں میں صحیح ہے اور امام شوکانی نے اپنے رسالہ میں چاروں مذاہب
کے دلائل بیان کرکے اسی مذہب کو ترجیح دی ہے اور امام ابن قیم اور امام شوکانی
اور امام ابن تیمیہ کا بھی یہی مذہب ہے اور ان محققین محدثین رحمہم اللہ نے متعدد
صحابہ تابعین وغیرہ کے نام اپنے اپنے رسالوں میں درج کئے ہیں جو اس مذہب
کے قائل تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہے کہ تین طلاق ایک ہی
مرتبہ دینے سے ایک ہی طلاق پڑتی تھی آپؐ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکرؓ کے
عہد میں اور حضرت عمرؓ کے شروع خلافت میں نیز ہزاروں صحابہ ایسے ہیں جنہوں نے
اس مذہب کے موافق فتویٰ دیا)۔ عن الاوزاعی قال سالت الزهری ای ازواج غ س ق
رسول الله صلی الله علیه وسلم استعاذت منه فقال اخبرنی عروة بن الزبیر
عن عائشة رضی الله عنها ان ابنته الجون لما دخلت علی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فدنی منها فقالت اعوذ بالله منك فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم عذت بعظیم الحقی باهلك قال الزهری الحقی باهلك تطلیقة۔ اوزاعی
سے روایت ہے میں نے زہری سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی

بی بی نے آپ سے پناہ مانگی انھوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ (عمرہ) جون کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی (خلوت میں) آپ اس سے نزدیک ہوئے وہ بولی میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپ نے فرمایا تو نے بڑے کی پناہ مانگی اپنے لوگوں سے مل جا زہری نے کہا "اپنے لوگوں سے مل جا" یعنی الحقی باہلک طلاق کا کنایہ ہے (موٴلف علیہ الرحمہ کے اس لانے سے مطلب یہ ہے کہ کنایہ سے بھی طلاق پڑجاتی ہے پس جاننا چاہئے کہ کن لفظوں سے طلاق پڑجاتی ہے ایک تو صاف طلاق کا لفظ ہے جس سے طلاق پڑتی ہے دوسرے وہ الفاظ ہیں جن کو کنایات کہتے ہیں ان میں بعض الفاظ سے طلاق پڑتی ہے اور بعض سے نہیں اور جن الفاظ سے پڑتی ہے ان میں یہ شرط ہے کہ طلاق کی نیت سے کہے اور یہ کہنے سے کہ "تو مجھ پر حرام ہے" طلاق نہیں پڑتی تو اہلحدیث اور ایک جماعت صحابہ و من بعدہم اور تمام اہل ظاہر کے نزدیک طلاق نہیں پڑتی مگر یہ جب ہے کہ حرام سے اس کا ظاہری معنی مراد ہو لیکن اگر طلاق مراد رکھے تو طلاق پڑجائیگی)

عن عائشة رضي الله عنها قالت لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بتخيير ازواجه بدا بي فقال اني مخبرك خبرا ولا عليك الا تعجلي حتى تستامري ابويك ثم قال ان الله قال يا ايها النبي قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوٰة الدنيا حتى بلغ فان الله اعد للمحسنات منكن اجرا عظيما فقلت في اي هذا استامر ابوي فاني اريد الله ورسوله والدار الآخرة قالت ثم فعل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم مثل ما فعلت۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا جس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم ہوا کہ اپنی بی بیوں کو اختیار دیدیں تو آپ نے پہلے مجھ ہی سے شروع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میں تم کو ایک بات کی خبر دونگا تم کو اس میں جلدی کرنا ضروری نہیں ہے یہاں تک کہ تم اس بارے میں اپنے ماں باپ سے مشورہ نہ کرلو پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالٰے نے فرمایا اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی عورتوں سے کہدو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور رونق چاہتی ہو تو آؤ تمکو

سلہ حضرت کی ازواج مطہرات نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہو گئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہوں بعضوں نے بول چال کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک مہینہ گھر میں نہ جاؤں گا مہینہ کے بعد یہ آیت اتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے گئے اول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی اختیار کی پھر سبھی بیبیوں نے اسی طرح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت فقر و فاقہ تھا [illegible] ۱۲

کچھ فائدہ دوں اور اچھی طرح سے رخصت کردوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول
(صلی اللہ علیہ وسلم) اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ (جل جلالہٗ) نے رکھ چھوڑا
ہے ان کو جو تم میں نیکی پر ہیں بڑا اجر" (یہ سنکر) میں نے عرض کیا یہ کون سی ایسی بات ہے
جس میں میں اپنے والدین سے صلاح و مشورہ کروں (کیونکہ یہ تو ایک بدیہی بات ہے
کہ) میں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں
حضرت عائشہ کہتی ہیں جیسا میں نے کیا تھا ویسا ہی دیگر ازواج مطہرات نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا (یعنی سب بی بیوں نے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
اختیار کر لیا) اور حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات
سے پوچھنا اور ان کو اختیار دینا طلاق نہ تھا کیونکہ بی بیوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اختیار کیا اور کسی غیر کو اختیار نہیں کیا)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان طلاقا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا تو کیا (اختیار
دینے سے ہم پر) طلاق ہو گئی (یعنی طلاق نہیں ہوئی)۔ عن عکرمۃ ان ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال فی زوج بریرۃ ذاک مغیث عبد بنی فلان واللہ لکانی
اراہ الآن یتبعها فی سکک المدینۃ یبکی۔ عکرمہ سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے بریرہؓ کے خاوند کے بارے میں کہا کہ وہ مغیث غلام بنی فلاں کا تھا اللہ
کی قسم گویا میں اس کو اب دیکھ رہا ہوں کہ وہ بریرہؓ کے پیچھے پیچھے مدینہ کی گلیوں
میں روتا ہوا جا رہا ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان زوج بریرۃ کان عبدا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ کا خصم غلام تھا۔ عن عمرو
بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا طلاق فیما لا یملک ولا عتق فیما لا یملک۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی
جس عورت کا مالک نہ ہو (یعنی ابھی وہ عورت اس کے نکاح میں نہیں آئی ہے)

اس میں طلاق نہیں ہو سکتی (یعنی اگر کوئی نکاح سے پہلے یوں کہے کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس کو طلاق ہے اور اس کے بعد نکاح کرلے تو طلاق نہ ہوگی بقول ائمہ ثلثہ مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تعلیق کی صورت میں طلاق پڑجائے گی) اور نہ وہ اسکو آزاد کرسکتا ہے جس کا مالک نہیں ہے (یعنی مالک ہونے سے پہلے کسی غلام یا لونڈی کو آزاد نہیں کرسکتا ہے)۔

باب فی الظہار

ظہار کے بیان میں

عن سلمة بن صخر الانصاری قال کنت امرءا قد اوتیت من جماع النساء مالم یوت احد غیری فلما کان رمضان تظہرت من امرأتی حتی ینسلخ فرقا من ان اصیب من لیلی منہا شیئا فاتابع فی ذلك حتی یدارکنی النہار وانا لا استطیع ان انزع فبینما ھی تخدمنی ذات لیلة اذ انکشف لی منہا فوثبت علیہا فلما اصبحت غدوت علی قومی فاخبرتھم خبری فقلت لھم انطلقوا معی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بامری فقالوا لا واللہ لا نفعل نتخوف ان ینزل فینا قرآن او یقول فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقالة یبقی علینا عارھا ولکن اذھب فاصنع ما بدالك فخرجت حتی اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته خبری فقال لی انت بذاك فقلت انا بذاك قال انت بذاك قلت انا بذاك قال انت بذاك قلت انا بذاك فامض فی حکم اللہ فانی صابر محتسب قال اعتق رقبة قال فضربت صفحة عنقی فقلت والذی بعثك بالحق یا رسول اللہ ما اصبحت املك غیرھا قال فصم شہرین متتابعین قلت یا رسول اللہ وھل اصابنی ما اصابنی الا فی الصوم قال فاطعم ستین مسکینا قلت والذی بعثك

محرم وت ق

بالحق لقد بتنا ليلتنا وحشا مالنا عشآء قال اذهب الى صاحب صدقة بنی
زريق فقل له فليدفعها اليك فاطعم عنك منها وسقا من تمر ستين مسكينا
ثم استعن بسائره عليك وعلى عيالك قال فرجعت الى قومي فقلت وجدت
عندكم الضيق وسوء الرأي ووجدت عند النبي صلى الله عليه وسلم
السعة والبركة قد امرلی بصدقتكم فادفعوها الى قال فدفعوها لی۔

سلمہ بن صخر انصاری نے کہا میں ایک ایسا آدمی تھا جس کو عورتوں سے جماع
کرنے کی اسقدر قوت دی گئی تھی جتنی کسی اور کو نہیں دی گئی تھی خیر جب رمضان
کا مہینہ آیا تو میں نے اپنی بی بی سے رمضان کے گزرنے تک اس ڈر سے
ظہار کرلیا کہ کہیں رات میں مجھ کو اس سے کوئی صدمہ پہنچے اور میں کسی شر میں مبتلا
ہوجاؤں یہاں تک کہ دن نکل آئے اور مجھ کو اس شر کے دور کرنے کی قدرت
نہ ہو (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ بوجہ کثرت قوت باہ کے اپنی بیوی سے صحبت نہ کرلوں)
ایک رات وہ میری خدمت کررہی تھی کہ یکایک اس کا کچھ بدن کھل گیا میں اس پر
کود پڑا (یعنی اس سے جماع کرلیا) اور جب صبح ہوئی تو میں اپنے لوگوں کے پاس
گیا اور اپنے واقعہ کی اطلاع دی اور ان سے یہ کہا کہ تم لوگ میرے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اور آپ سے میرا حال عرض کرو انھوں
نے کہا اللہ کی قسم ہم تو ایسا نہ کریں گے ہم کو خوف ہے کہ کہیں ہماری شان میں قرآن
اترے (یعنی قرآن میں ہماری برائی اترے جو قیامت تک قائم رہے) یا ہمارے
بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کلمہ فرما دیں جس کی شرمندگی ہم کو باقی
رہے اس لئے (بھائی) تم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت (قدس)
میں جاؤ اور جو مناسب جانو کرو (سلمہ کہتے ہیں یہ جواب یا انکار سن کر) میں چل کھڑا ہوا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور آپ کو اپنا (سارا) حال کہہ (سنایا)
آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو نے یہ کام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں نے
یہ کام کیا ہے آپ نے (مکرر) مجھ سے پوچھا کیا تو نے یہ کام کیا ہے؟ میں نے

عرض کیا جی ہاں میں نے یہ کام کیا ہے آپ نے (تیسری مرتبہ) فرمایا کیا تو نے یہ کام
کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں میں نے یہ کام کیا ہے میرے حق میں اللہ (عزوجل)
کا جو حکم ہو جاری فرمائیں میں (انشاء اللہ) اس پر صابر و شاکر رہوں گا آپ نے فرمایا
اچھا ایک گردن (بردہ۔ غلام) آزاد کر سلمہ کہتے ہیں کہ (یہ سننا تھا کہ) میں نے اپنی گردن
پر ہاتھ مارا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس ذات پاک کی قسم ہے
جس نے آپ کو سچا پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) بنا کر بھیجا ہے میں اپنی گردن کے سوا
کسی کا مالک نہیں ہوں (پھر بھلا میں ایک غلام کہاں سے لاؤں جو آزاد کروں) آپ
نے فرمایا تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم) یہ (تمام) آفت تو مجھے روزے ہی کے سبب سے آئی ہے (یعنی رمضان
کے خیال سے میں نے ظہار کیا تھا اور پھر صحبت کر بیٹھا جب ایک مہینے کے روزے
پورے نہ کر سکا تو دو مہینے کے روزے کس طرح اور کیونکر مجھ سے پورے ہو سکیں گے)
آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا میں نے عرض کیا اس ذات وحدہ لاشریک
کی قسم ہے جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہم (ایسے محتاج ہیں کہ) رات کو
بھوکے تھے ہمارے پاس (رات کا) کھانا (تک) نہ تھا (تو پھر ساٹھ فقیروں کو کیونکر
اور کہاں سے کھانا کھلا سکتا ہوں) آپ نے فرمایا اچھا جو شخص بنی زریق کا صدقہ
وصول کرتا ہے اس کے پاس جا اور اس سے (اپنا حال) کہہ وہ تجھے کچھ مال دیگا
جس میں سے ۶۰ مسکینوں کو کھجور کا ایک وسق (۶۰ صاع) دیدینا اور جو بچ رہے اسمیں
سے تو کھانا اور اپنی بیوی کو کھلانا تو میں اپنے قوم کے پاس لوٹ کر آیا اور کہا میں نے
تمھارے پاس تنگی اور بری صلاح کو پایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وسعت
اور برکت کو پایا اور آپ نے میرے لئے صدقہ کا حکم فرمایا پس تم مجھ کو اپنے صدقہ
میں سے دو تو انھوں نے اپنے صدقہ میں سے مجھ کو صدقہ دیا۔ عن سلیمان بن یسار
ان رجلا من بنی زریق یقال لہ سلمۃ بن صخر فذکر الحدیث نحوہ علی اختصار وقال
فی آخرہ قال فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فاعطانی ایاہ وھو

قریب من خمسۃ عشر صاعا فقال تصدق بھٰذا قال یا رسول اللہ علی افقر منی ومن اھلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہ انت و اھلک۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ بنی زریق کے قبیلہ کا ایک آدمی جس کا نام سلمہ بن صخر تھا۔ پھر انھوں نے اسی کے مانند (یعنی اوپر والی حدیث کی قریب قریب) مختصر حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں آئیں آپ نے وہ سب کی سب کھجوریں مجھ کو مرحمت فرمائیں اور وہ کوئی ۱۵ صاع کے قریب ہوں گی اور یہ ارشاد ہوا کہ ان کھجوروں کو صدقہ میں دیدے اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو دوں جو مجھ سے اور میرے گھر کے لوگوں سے زیادہ محتاج ہوں (مگر مجھ سے اور میرے گھر والوں سے تو کوئی زیادہ محتاج نہیں ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو اور تیرے گھر والے ان کھجوروں کو کھالیں (یہ حکم اسی شخص کے لئے غالباً خاص ہوگا کیونکہ وہ خود سب سے زیادہ محتاج تھا مگر اور کسی کو ایسا کرنا درست اور جائز نہ ہوسکے گا)۔ عن خویلۃ بنت ثعلبۃ و کانت عند اوس بن صامت اخی عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہم قالت دخل علی ذات یوم فکلمنی بشئ وھو فیہ کالضجر فرددتہ فغضب فقال انت علی کظھر امی ثم خرج فجلس فی نادی قومہ ثم رجع فارادنی علی نفسی فامتنعت منہ فشاءدنی فشاددتہ فغلبتہ بما یغلب بہ المرءۃ الرجل الضعیف فقلت کلا والذی نفس خویلۃ بیدہ لا تصل الیما حتیٰ یحکم اللہ فی وفیک حکمہ ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشکو ما لقیت منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجک وابن عمک فاتقی اللہ واحسنی صحبتہ قالت فما برحت حتی نزل القرآن قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا حتی انتھی الی الکفارۃ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مریہ فلیعتق رقبۃ قلت واللہ یا نبی اللہ ما عندہ من رقبۃ یعتقھا قال مریہ فلیصم شھرین متتابعین فقلت یا رسول اللہ شیخ کبیر ما بہ من صیام قال فلیطعم ستین مسکینا قلت یا نبی اللہ ما عندہ ما یطعم قال بسنعینہ بعرق

من تمر والعرق مكتل يسع ثلاثين صاعا قلت و انا اعينه بعرق آخر قال قد احسنت فليتصدق به ۔ خویلہ ثعلبہ کی بیٹی سے روایت ہے جو عبادہ بن صامت کے بھائی اوس بن صامت رضی اللہ عنہم کی بیوی تھی کہ ایک دن میرے شوہر میرے پاس آئے اور مجھ سے ایک امر کے متعلق گفتگو کی اور وہ اس امر میں تنگ دل سے تھے میں نے ان کی بات کو رد کردیا (اب کیا تھا) ان کو غصہ آگیا اور وہ (غصہ میں) یہ کہہ بیٹھے کہ تو میرے لئے ایسی ہے جیسی کہ میری ماں کی پیٹھ یہ کہکر وہ باہر چلے گئے اور اپنے لوگوں کی مجلس میں بیٹھ بٹھا کر گھر کو واپس آئے اور مجھ سے صحبت کرنی چاہی اور جب میں نے ان کو اس کام سے روکا تو وہ مجھ پر سختی کرنے لگے میں نے بھی ان کا مقابلہ کیا اور ان پر اسطرح غالب آئی جیسے کہ کوئی عورت کسی ضعیف مرد پر غالب ہوجاتی ہے پھر میں نے کہا کہ اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں خویلہ کی جان ہے کہ تم اس سے نہ مل سکوگے تاوقتیکہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) میرے اور تمھارے حق میں کوئی حکم صادر نہ فرمائے اسکے بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ میں اپنے شوہر کے اس سلوک کی نسبت آپ سے شکایت کروں جو اس نے میرے ساتھ کیا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا وہ تیرا خاوند اور چچازاد بھائی ہے اللہ سے ڈر اور اس کے ساتھ اچھی طرح رہ یہاں تک کہ وحی اتری قد سمع اللہ قول التی تجادلك فی زوجها یعنی اللہ (جل جلالہٗ) نے اس عورت کی بات کو سنا جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی تھی (اور یہ وحی کفارہ تک ختم ہوئی) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خاوند سے کہہ کہ ایک بردہ آزاد کرے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے پاس بردہ نہیں ہے جو وہ آزاد کرسکے آپ نے فرمایا اچھا اس سے کہہ کہ دو مہینے کے روزے پے درپے رکھے میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ بہت بڈہا ہے روزہ کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے میں نے کہا اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے پاس اتنا کہاں ہے کہ وہ (۶۰ فقیروں کو) کھلائے آپ نے فرمایا اچھا ہم اس کو کھجوروں کا ایک

ظہار کی یہ سب سے پہلی نظیر ہے ۱۲

عرق (تھیلہ) دیں گے میں نے کہا کہ میں بھی اس کو ایک تھیلہ دونگی آپ نے فرمایا بہت اچھا وہ اس سے صدقہ دے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد ظاہر من امرأته فوقع علیہا فقال یا رسول اللہ انی ظاہرت من امرأتی فوقعت علیہا من قبل ان اکفر قال وما حملک علی ذلک یرحمک اللہ قال رایت خلخالہا فی ضوء القمر قال فلا تقربہا حتی تفعل ما امر اللہ تعالی به۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور اس سے صحبت کر بیٹھا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ سے پہلے اس سے صحبت کی آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے تو نے ایسا کیوں کیا (کس چیز نے تجھکو اس کام کے کرنے پر آمادہ کیا) اس نے کہا کہ میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی آپ نے فرمایا (اب) اس کے نزدیک مت جا (یعنی اس سے جماع نہ کرنا) جب تک تو وہ نہ کرے جو اللہ تعالے نے حکم فرمایا ہے (یعنی جب تک کہ کفارہ نہ دے لے)۔

باب فی الخلع

خلع کا بیان

عن ثوبان رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأة سألت زوجها الطلاق من غیر ما باس فحرام علیہا رائحة الجنة۔
ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے اپنے خاوند سے بلا ضرورت طلاق چاہی اسپر جنت کی بو سونگھنا حرام ہے۔ عن حبیبة بنت سہل الانصاریة انہا کانت تحت ثابت بن قیس بن شماس وان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبح فوجد حبیبۃ بنت سہل عند بابہ بالغلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذہ فقالت انا حبیبۃ بنت سہل فقال ما شانک قالت لا انا ولا ثابت بن قیس لزوجھا فلما جاء ثابت قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ حبیبۃ بنت سہل قد ذکرت ما شاء اللہ ان یذکر فقال حبیبۃ یا رسول اللہ کل ما اعطانی عندی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لثابت خذ منھا فاخذ منھا جلست فی اھلھا ۔ حبیبہ سہل انصاریہ کی بیٹی سے روایت ہے جو ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کی نماز کے لئے برآمد ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ سہل کی بیٹی حبیبہ اندھیرے میں دروازہ پر کھڑی ہے آپ نے فرمایا یہ کون ہے ؟ وہ بولی میں حبیبہ بنت سہل ہوں آپ نے پوچھا (کیوں) تیرا کیا حال ہے (جو ایسے سویرے تڑکے ہماری ڈیوڑھی مبارک پر حاضر ہوگئی ہے) وہ بولی یا میں نہیں یا ثابت بن قیس (اپنے شوہر کو کہا کہ) وہ نہیں (کیونکہ ثابت بن قیس غصہ دار آدمی تھے جنھوں نے اپنی بی بی حبیبہ کو مارا تھا) جب ثابت آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل ہے جس نے مجھ سے بیان کیا جو کچھ اللہ کو منظور تھا پھر حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ثابت نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے وہ (بجنسہٖ) میرے پاس موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت سے فرمایا کہ حبیبہ سے (اپنا دیا ہوا مال) لے لو ثابت نے لے لیا اور حبیبہ اپنے گھر والوں میں بیٹھ رہیں (کیونکہ خلع سے نکاح فسخ ہوگیا اور صحیح اور قوی مذہب یہ ہے کہ خلع سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے اور اس کی عدت ایک حیض ہے بعضوں کے نزدیک خلع سے ایک طلاق پڑتی ہے اور عورت پر لازمی ہے کہ خلع کی عدت مثل طلاق کے ۳ حیض گزارے مگر یہ مذہب قوی نہیں ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال جاءت امرأۃ ثابت بن قیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لہ ما انقم علی ثابت فی دین ولا خلق ولکن اخاف الکفر فی الاسلام فقال اتردین علیہ

حديقته قالت نعم فامرها النبي صلى الله عليه وسلم ان ترد عليه حديقته وفرق بينهما۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں (اپنے شوہر) ثابت کے دین اور خلق کو عیب نہیں لگاتی ہوں (ناپسند نہیں کرتی ہوں یعنی یہ نہیں کہتی ہوں کہ وہ دیندار نہیں ہے یا اس کا خلق اچھا نہیں ہے) لیکن میں ڈرتی ہوں کہ مسلمان ہو کر خاوند کی ناشکری کروں یہ سنکر آپ نے اس سے پوچھا کیا تو اس کا (دیا ہوا) باغ واپس کردیگی بولی جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم فرمایا کہ ثابت کو اس کا باغ پھیردے (اور جب جمیلہ نے باغ اپنے شوہر کو لوٹا دیا تو) آپ نے ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان جدائی کردی۔ عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال افضل الصدقة ما تصدق به عن ظهر غنى وابدأ بمن تعول قال ابوهريرة تقول امرأتك انفق علي او طلقني ويقول ولدك انفق علي الى من تكلني ويقول خادمك انفق علي او بعني۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہو (اپنی اور اپنے اہل وعیال کے ضروریات کے بعد جو زیادہ ہو وہ خیرات کرے یہ نہیں خیرات کرکے محتاج بن جائے دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلائے بعضوں نے اس کا ترجمہ یوں بھی کیا ہے کہ "افضل خیرات وہ ہے کہ جس کو دے اس کو بے پرواہ کردے یعنی اتنا دے کہ پھر اس کو سوال کی حاجت نہ رہے) اور پہلے اسکو دے جس کا نفقہ تجھ پر لازم ہے (جیسے بی بی اولاد اور خادم) ابوہریرہ نے کہا تیری بی بی تجھ سے کہے کہ مجھ پر خرچ کر یا مجھ کو طلاق دیدے اور تیری اولاد تجھ سے کہے کہ مجھ پر اس وقت تک خرچ کر کہ تو مجھ کو کسی پر سونپ دے اور تیرا خادم تجھ سے کہے کہ مجھ پر خرچ کر یا مجھ کو بیچ ڈال (یعنی ایسی نوبت نہ آنے دے کہ تیری اسقدر خیرات کی باعث تیرے اہل ایسا کہنے لگیں)۔

باب اللعان

لعان کا بیان

عن عبد الملک بن ابی سلیمان قال سمعت سعید بن جبیر یقول سئلت عن المتلاعنین ایفرق بینهما فی امارة بن الزبیر رضی الله عنهما فما دریت ما اقول فقمت مکانی الی منزل ابن عمر رضی الله عنهما فقلت ابا عبد الرحمن المتلاعنان ایفرق بینهما قال سبحان الله نعم ان اول من سأل عن ذلک فلان بن فلان قال یا رسول الله ارایت الرجل منا یری امرأته علی فاحشة ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی مثل ذلک قال فلم یجبه قال فلما کان من الغد اتاه فقال الذی سألت عنه قد ابتلیت به فانزل الله هذه الایة فی سورة النور والذین یرمون ازواجهم حتی بلغ والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین فبدأ بالرجل فوعظه وذکره واخبره ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقال والذی بعثک بالحق ما کذبت ثم ثنی بالمرأة فوعظها وذکرها واخبرها ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقالت والذی بعثک بالحق انه لکاذب قال فبدأ بالرجل فتشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین والخامسة ان لعنة الله علیه ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأة فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الکاذبین والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین ثم فرق بینهما۔ عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر کو یہ کہتے سنا مجھ سے کسی نے لعان کرنے والی عورت اور مرد کا مسئلہ پوچھا جب ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی سلطنت تھی کہ کیا لعان کرنے والے جورو خصم میں جدائی کرادی جائے مجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ میں کیا کہوں (جواب دوں) لہٰذا

میں اپنی جگہ سے اٹھکر ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان تک آیا اور میں نے کہا کہ اے
ابا عبد الرحمن کیا لعان کرنے والے مرد اور عورت جدا کر دئے جائیں انھوں نے کہا
سبحان اللہ ہاں (جدا کر دئے جائیں) اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا تھا وہ فلاں بن
فلاں تھا (وہ آپ کے پاس حاضر ہوا اور) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بھلا دیکھئے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو زنا میں دیکھے (تو کیا کرے) اگر بولے
تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے راوی نے کہا (رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے) اور اس کو کوئی جواب نہیں دیا پھر جب دوسرا دن ہوا تو
وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا میں ہی اس میں مبتلا ہوں
پس اللہ نے یہ آیت اتاری جو سورہ نور میں ہے والذین یرمون سے والخامسۃ
ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین تک پھر آپ نے آدمی سے شروع
کیا اس کو سمجھایا (نصیحت کی) اور آخرت کا عذاب یاد دلایا اور اس کو خبر دیدی کہ
دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے (اللھم احفظنا من عذاب الدنیا
و عذاب الآخرۃ آمین) مگر اس آدمی نے کہا کہ اس ذات پاک کی قسم ہے جس نے
آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے جھوٹ نہیں کہا (یعنی اس عورت پر زنا کی جھوٹ
تہمت نہیں لگائی) پھر دوہرائی (وہ آیتیں) عورت کے سامنے اور اس کو بھی سمجھایا
اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے مگر
اس عورت نے کہا اس ذات پاک کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا
کہ وہ (یعنی اس کا شوہر) جھوٹا ہے راوی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مرد سے شروع کیا اور اس نے چار مرتبہ گواہی دی ساتھ اللہ کے کہ وہ سچا ہے (یعنی
اس بارے میں اس عورت نے زنا کیا ہے) اور پانچویں مرتبہ یہ گواہی دی کہ اگر
وہ جھوٹوں میں ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہے پھر دوبارہ عورت سے شروع کیا تو اس
نے اللہ کے ساتھ چار گواہی دی کہ اس کا خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ گواہی
دی کہ اللہ کا اس پر غضب ہو اگر اس کا شوہر سچوں میں ہو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

یعنی عورت پر

خ م د — دونوں کو جدا کر دیا۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المتلاعنین وقال حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا قال یا رسول اللہ مالی قال لا مال لک علیہا ان کنت صادقا علیہا فھو بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت فذالک ابعد لک منہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنیوالے مرد اور عورت میں جدائی کر دی اور فرمایا تم دونوں کا حساب خدا پر ہے تم دونوں میں ایک (ضرور) جھوٹا ہے (مرد سے فرمایا) تجھ کو اس عورت پر قابو نہیں اس نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا مال آپ نے فرمایا اگر تو نے اس پر سچ کہا ہے تو وہ تیرا مال اس کے بدلے میں گیا کہ تو نے اس کی شرمگاہ کو اپنے پر حلال کیا اور اگر تو نے اس پر جھوٹ باندھا تو وہ مہر پھیر مانگنا تیری لیاقت سے بہت بعید ہے۔

ع — عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رجلا لاعن امرأتہ و انتفی من ولدھا ففرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہما والحق الولد بالمرأۃ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت سے لعان کیا اور اس کے لڑکے کے نسب کی نفی کی (یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور اس کی عورت کے درمیان جدائی کر دی۔ اور لڑکے کو عورت سے ملا دیا (اس کا نسب صرف ماں سے رہا)۔

حم د م — عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعن بین العجلانی وامرأتہ وکانت حبلی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی (عویمر عجلانی جس کا قصہ اوپر گزرا اور پھر نیچے بھی آتا ہے) اور اس کے بی بی کے درمیان لعان کرایا جو حاملہ تھی۔

حم خ م د س ق — عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہما ان عویمرا اتی عاصم بن عدی فذکر بعض الحدیث قال فلا عنہا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حبستہا فقد ظلمتہا قال فطلقہا فکان بعد سنۃ لمن کان بعدھما من المتلاعنین ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظر و افان جاءت

به اسحم ادعج العينين عظيم العليتين خدالج الساقين فلا احسب عويمرا الا و قد صدق و ان جاءت به احيمر كانه وحرة فلا احسب عويمرا الا و قد كذب قال فجاءت به على النعت الذي نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصديق عويمر قال وكان ينسب بعد الى امه۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی کے پاس آئے (پھر) انھوں نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ عویمر نے اپنی بیوی سے لعان کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم نے اپنی عورت کو روک رکھا تو بیشک تم نے اس پر ظلم کیا راوی نے کہا کہ عویمر نے اپنی جورو کو طلاق دے دی اور لعان کرنے والوں کا آئندہ یہی طریقہ ہوگیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر عویمر کی عورت کالا (کلوٹا) کالی آنکھوں والا بڑے سرین والا موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو میں عویمر کو سچا جانوں گا اور اگر سرخ رنگ کا بچہ جنے جیسے وحرہ تو میں سمجھوں گا کہ عویمر جھوٹا ہے راوی نے کہا پھر اس کا لڑکا اسی (بری) شکل کا پیدا ہوا جس سے آپ نے عویمر کا سچا ہونا بیان کیا تھا راوی نے کہا کہ اس لڑکے کا نسب بعد میں صرف ماں سے رہا۔

باب

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال اسلمت امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتزوجت فجاء زوجها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى قد اسلمت معها وعلمت باسلامي قال فنزعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من زوجها الاخر وردها الى زوجها الاول۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت

مسلمان ہوئی اور اس نے اپنا نکاح (کسی ایک مسلمان سے) کرلیا اس کے بعد اس کا خاوند
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
بھی اس کے (عورت) ساتھ اسلام لاچکا تھا اور اس کو میرے مسلمان ہونے کا علم تھا۔
(باوجود اس کے اس نے شرارت سے دوسرا نکاح کرلیا ہے) آپ نے اس عورت کو دوسرے
خاوند سے چھین کر پہلے شوہر کو دلادیا (جب عورت شوہر سے پہلے اسلام لائے تو بعض کے
نزدیک اسی وقت نکاح فسخ ہوگا بعضوں کے نزدیک عدت تک انتظار رہوگا اور بعضوں
کے نزدیک مرد سے مسلمان ہونے کیلئے کہا جائے گا اگر وہ مسلمان ہوگیا تو بہتر ورنہ نکاح فسخ
ہوجائے گا۔ اہلحدیث نے کہا کہ عورت مسلمان ہوکر دوسرے سے نکاح نہ کرے وہ پہلے خاوند
کے نکاح پر باقی رہے گی گو مدت بہت گزرے اور اگر دوسرے سے نکاح کرے تو پھر پہلے خاوند
کو نہ ملے گی مگر یہ جب ہے کہ عورت شوہر سے پہلے مسلمان ہوگئی اور اس حدیث میں جو صورت
مذکور ہے وہ اور تھی کہ خاوند جورو ایک ساتھ مسلمان ہوئے تھے اور اس صورت میں عورت
نے جو نکاح دوسرے سے کیا ناجائز تھا اسی وجہ سے آپ نے اس کو پہلے شوہر کو لوٹا دیا)۔

حم خ

عن ابی اسید رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی انطلقنا الی حائط یقال لہ الشوط حتی انتہینا الی حائطین فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجلسوا ھھنا فدخل وقد اتی بالجونیۃ فانزلت فی
بیت فی نخل فی بیت امیمۃ بنت النعمان بن شراحیل ومعہا دایۃ حاضنۃ لہا
فلما دخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھبی نفسک لی قالت
وھل تہب الملکۃ نفسہا لسوقۃ قال فاھوی بیدہ یضع یدہ علیہا لتسکن فقالت
اعوذ باللہ منک قال قد عذت بمعاذ ثم خرج علینا فقال یا ابا اسید اکسہا
رازقیتین والحقہا باھلہا۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم (ایک بار مدینہ
سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ایک احاطہ والے باغ تک
چلے جس کا نام شوط تھا حتی کہ ہم دو باغوں تک پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم لوگوں سے فرمایا یہاں بیٹھ جاؤ اور آپ باغ کے اندر تشریف لے گئے وہاں جون

قبیلہ کی ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اس کو کھجور کے باغ میں ایک گھر میں اتارا تھا اس عورت کا نام امیمہ بنت نعمان بن شراحیل تھا اس کے ساتھ اس کی انا کھلائی بھی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا اپنی جان مجھ کو بخشدے اس نے کہا کہیں بادشاہزادیاں بھی اپنی جان بازاریوں (رعیت) کو بخشا کرتی ہیں آپ نے (اس کم بخت بدنصیب کے گلے پر بھی پیار سے) اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑہایا تاکہ اس کے دل کو تشفی ہو وہ (کم بخت) بولی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں آپ نے فرمایا تونے ایسے کی پناہ لی جو پناہ لینے کے قابل ہے پھر آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا اے ابواسید اس کو ایک کپڑوں کا جوڑا (احسان کے طور پر) دیدو اور اس کے گھر والوں میں پہنچادو (یعنی طلاق ہے)۔

باب العدة

عدت کا بیان

عن الضريعة بنت مالك رضي الله عنها ان زوجها خرج في طلب اعلاج له فادركهم بالقدوم فوثبوا عليه فقتلوه و انها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت له و ذكرت انها في منزل شاسع عن اهلها و انها تريد التحول اليهم فاذن لها قالت فخرجت حتى اذا كنت في الحجرات او قالت جاوزت الحجرات دعاني او قالت ارسل الي فدعاني فقال لي اعتدي في بيت زوجك الذي جاءك فيه نعيه حتى يبلغ الكتاب اجله فلما كان زمن عثمان رضي الله عنه بعث الي فسألني فحدثته۔ مالک کی بیٹی فریعہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرا خاوند اپنے عجمی غلاموں کو ڈہونڈہنے کے لئے نکلا اور ان کو قدوم (مدینہ منورہ سے ۶ میل تک

فاصلہ پر ایک گاؤں ہے) میں پالیا مگر غلام اس پر کود پڑے اور اس کو مار ڈالا لہذا
میں (مسئلہ پوچھنے کے واسطے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوئی اور آپ کو تمام واقعہ کہہ سنایا اور پھر یہ عرض کیا کہ میں ایسے گھر میں ہوں
جو میرے کنبے والوں سے دور ہے اور میں نقل مکان کرکے اپنے کنبہ والوں کے
پاس اٹھ جانا چاہتی ہوں آپ نے ان کو اجازت دے دی اور میں (اجازت
حاصل کرکے خوشی خوشی) نکلی اور میں ابھی حجروں میں ہی تھی یا ان سے گذر چکی تھی
کہ آپ نے مجھ کو بلایا یا میرے پاس آدمی بھیجکر مجھ کو بلوایا اور ارشاد ہوا کہ تم
اپنے اسی خاوند کے گھر میں عدت کرو جس میں تم کو اس کی موت کی خبر آئی یہانتک
کہ لکھا اس کی مدت کو پہنچ جائے یعنی عدت پوری ہو جائے (یعنی چار مہینے دس دن)
جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو میرے پاس آدمی بھیجکر مجھ سے یہ مسئلہ
دریافت کیا میں نے اس سے یہ حدیث بیان کی (اہل حدیث کا بھی یہی مذہب
ہے کہ شوہر کے مرتے وقت یا موت کے خبر کے وقت جس جگہ عورت ہو اس حدیث
کی رو سے وہیں عدت کرے)۔ عن فاطمة بنت قيس رضى الله عنها ان ابا عمرو بن
حفص طلقها البتة وهو غائب فارسل اليها وكيله بشعير فسخطته فقال والله
مالك علينا من شئ فجاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك
له فقال لها ليس لك عليه نفقة وامرها ان تعتد فى بيت ام شريك
ثم قال تلك امرأة يغشاها اصحابى فاعتدى عند ابن ام مكتوم فانه رجل
اعمى تضعين ثيابك فاذا حللت فاذنينى قالت فلما حللت ذكرت له ان معاوية
بن ابى سفيان وابا جهم خطبانى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اما ابو جهم فلا يضع عصاه عن عاتقه واما معاوية فصعلوك لا مال له
انكحى اسامة بن زيد قالت فكرهته ثم قال انكحى اسامة بن زيد فنكحته
فجعل الله فيه خيرا واغتبطت به۔ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابو عمرو
بن حفص نے اس کو تین طلاق دیں اور وہ کہیں گئے ہوئے تھے اس کے وکیل نے

اس کو (کھانے کو) جو بھیجے فاطمہ نے اس کو ناپسند کیا اس نے کہا اللہ کی قسم تمہارا کچھ ہم کو دینا نہیں آتا فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تیرا خرچ اسپر نہیں ہے اور فاطمہ کو ام شریک کے گھر میں عدت کرنے کا حکم فرمایا پھر آپ نے فرمایا وہاں اکثر میرے اصحاب آیا جایا کرتے ہیں (عبداللہ) بن مکتوم کے پاس عدت کر وہ اندھا ہے اگر تو کپڑے اتارے گی (تو پردہ کی حاجت نہ ہوگی) جب تیری عدت پوری ہوجائے تو مجھ کو خبر کرنا پس جب میری عدت ختم ہوگئی میں نے آپ سے ذکر کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے (یہ سنکر) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا (یعنی بہت مارا کرتا ہے) اور معاویہ تو مفلس ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں تو اسامہ بن زید سے نکاح کرلے میں نے اسامہ کو ناپسند کیا پھر آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کر میں نے ان سے نکاح کرلیا۔ اللہ نے بہت بہتر کیا اور لوگ مجھ پر رشک کرنے لگے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس عورت کو ٣ طلاق دی گئی ہوں تو اس کو نفقہ نہیں ہے اور نہ سکنیٰ محدثین کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے)۔ عن فاطمة بنت قيس رضي الله عنها تقول ان زوجها طلقها ثلاثا فلم يجعل لها رسول الله صلى الله عليه وسلم سكنى ولا نفقة۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں کہ ان کے خاوند نے انکو ٣ طلاق دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سکنیٰ دلایا اور نہ نفقہ (اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو اس کے واسطے نفقہ (خرچ) اور سکنیٰ (رہنے کے لئے مکان) واجب ہے مگر جس کو طلاق بائنہ یعنی ٣ طلاق قطعی دی گئی ہوں اس کے لئے نہ نفقہ ہے نہ سکنیٰ اور امام احمد۔ اسحٰق۔ ابوثور۔ ابوداؤد اور ان کے اتباع کا بھی یہی مذہب ہے اور ابن عباس حسن بصری۔ عطا شعبی۔ ابن ابی لیلی اور اوزاعی کا بھی یہی قول ہے اور جمہور بھی اسی طرف گئے ہیں مگر حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ اس کے لئے عدت تک نفقہ اور سکنیٰ ہے اسی طرح وفات والی کے واسطے بھی اہلحدیث کے نزدیک عدت میں نہ نفقہ ہے نہ سکنیٰ البتہ اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک نفقہ اور سکنیٰ واجب ہے خواہ وفات والی ہو یا طلاق بائن والی کیونکہ

قرآن مجید میں حکم ہے کہ فان کن اولات حمل فانفقوا علیہن حتی یضعن حملہن۔ یعنی اگر پیٹ میں بچہ رکھتی ہوں تو ان پر خرچ کرو جب تک پیٹ کا بچہ جنیں۔ عن سلیمان بن یسار ان ابا سلمة اخبره انه اجتمع هو وابن عباس عند ابی هريرة رضی الله عنهم فذكروا الرجل يتوفى عن المرأة فتلد بعده بليال قلائل فقال ابن عباس رضی الله عنهما حلها آخر الاجلين وقال ابو سلمة اذا وضعت فقد حلت فتراجعا فی ذلك بينهما فقال ابو هريرة انا مع ابن اخی يعنی اباسلمة فبعثوا كريبا مولی ابن عباس الی ام سلمة رضی الله عنها فسألها فذكرت ام سلمة ان سبيعة بنت الحارث الاسلمية مات عنها زوجها فنفست بعده بليال وان رجلا من بنی عبد الدار يكنی ابا السنابل بن بعكك خطبها واخبرها انها قد حلت فارادت ان تزوج غيره فقال لها ابو السنابل فانك لم تحلی فذكرت ذلك سبيعة لرسول الله صلی الله عليه وسلم فامرها ان تتزوج۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو سلمہ نے ان کو خبر دی کہ ابو سلمہ اور ابن عباس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے پاس جمع ہوئے اور اس عورت کے بارے میں تذکرہ کیا جو اپنے شوہر کے مرنے کے چند راتوں کے بعد بچہ جنے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس عورت کی مدت اس وقت ختم ہوگی جب وہ دونوں مدتوں میں سے جو اخیر کی مدت ہو اس کو پورا نہ کرلے (جب تک وہ دونوں عدتوں میں سے اس عدت کو پورا نہ کرے جو دیر کر رہے) اور ابو سلمہ نے کہا کہ جس وقت وہ عورت جنے اس کی عدت اسی وقت پوری ہوگئی پھر اس مسئلہ میں دونوں کے درمیان خوب ردو قدح (بحث) ہوئی۔ ابو ہریرہ نے کہا میں اپنے بھتیجے ابو سلمہ کے ساتھ ہوں (یعنی مجھے ابو سلمہ سے اتفاق ہے وہ جو کہتے ہیں میرے نزدیک صحیح ہے) پھر ان سبھوں نے ابن عباس کے آزاد غلام کریب کو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جنھوں نے اس باب میں ان سے مسئلہ پوچھا ام سلمہ نے بیان کیا کہ سبیعہ حارث اسلمی کی بیٹی نے (بھی)، اپنے خاوند کے وفات کے چند راتوں کے بعد بچہ جنا تھا اور بنی عبد الدار کے قبیلے کے ایک آدمی نے (جس کی کنیت ابو سنابل بن بعکک تھی) وہیں سے نکاح کا پیام بھیجا تھا اور سبیعہ کو مطلع کیا تھا کہ اب وہ حلال ہوگئی ہیں

حم رغ م ت س

یعنی اگر چار مہینے دس دن گزر جائیں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک باقی رہے اور ... عدت ہی سمجھے اور اگر چار مہینے دس دن سے پہلے وضع حمل ہو جائے تو چار مہینے دس دن پورے کرے ۱۲

عدت کی مدت پوری ہوگئی) مگر (چونکہ یہ ادھیڑ تھا اس لئے اس) عورت نے دوسرے جوان آدمی سے نکاح کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لہذا ابو سنابل نے اس سے کہدیا کہ ابھی تو حلال نہیں ہوئی اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے اس کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے نہ ۴ ماہ ۱۰ یوم نیز یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک نہ پہنچی تھیں اور باوجود اس کے کہ حضرت ابن عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے مگر یہ مسئلہ ان سے پوشیدہ رہ گیا تھا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے ان کی علوشان میں کوئی فرق آیا نعوذ باللہ اسی طرح اگر امام عالی مقام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو بھی بیشتر حدیثیں نہیں ملیں یا نہیں پہنچیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اسی وجہ سے انھوں نے بہت سے مسائل میں قیاس سے کام لیا لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی فرمادیا کہ جب حدیث صحیح ہوجائے وہی میرا مذہب ہے لہذا ان پر کوئی حرف نہیں افسوس اور حیرت ان احناف پر ہے جو صحیح حدیث کے مل جانے پر بھی اپنے امام کے اقوال اور قیاسات پر عمل کئے جارہے ہیں اور احادیث صحیحہ پر عمل نہیں کرتے جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ ہوگا کہ احادیث صحیحہ پر اپنے امام کے اقوال کو غالب کرتے ہیں اور قیامت کے مواخذہ سے مطلق نہیں ڈرتے)۔ عن الربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا انہا اختلعت علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم او امرت ان تعتد بحیضۃ۔

معوذ کی بیٹی ربیع رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے شوہر سے خلع کیا تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یا وہ حکم کی گئیں کہ ایک حیض تک عدت میں رہیں (نسائی میں بھی دو احادیث ہیں جن میں مختلعہ کی عدت ایک حیض ہے اور ایک اور روایت ترمذی اور نسائی میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض عدت کرنے کا حکم فرمایا اور ابوداؤد اور ترمذی نے ابن عباس سے نکالا کہ ثابت بن قیس کی جورو نے اپنے شوہر سے خلع کیا تو آپ نے اس کو ایک حیض

کی عدت کرنے کا حکم فرمایا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی باسناد
صحیح ایسا ہی نقل کیا ہے اور ان تمام حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلع کرنے والی عورت
کی عدت ایک حیض ہے اور خلع نکاح کا فسخ ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کیونکہ اگر خلع
طلاق ہوتا تو اس کی عدت ۳ حیض ہوتی اور بعض روایتوں میں جو یہ ہے کہ ثابت نے اپنی
بی بی کو ایک طلاق دی تو اس کے کئی جواب امام شوکانی نے نیل الاوطار میں دئے ہیں
علامہ ابن القیم نے فرمایا کہ اسحق اور احمد کا صحیح روایت میں یہ قول ہے کہ مختلعہ کی عدت کی
مدت ایک حیض ہے اور عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عباس کا بھی یہی مذہب ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث سے بھی ایسا ہی ثابت ہے مگر حنفیہ نے خلع
کی مدت تین حیض رکھی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو یہ حدیث نہیں ملی اور ان کا یہ قول
حدیث کی رو سے مرجوح ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلعہ کی تین حیض تک
عدت کرنے کا حکم نہیں دیا اور ابوجعفر نحاس نے کتاب الناسخ والمنسوخ میں کہا کہ صحابہ کا
اس پر یعنی مختلعہ کی عدت ایک حیض ہونے پر اجماع ہے)۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا (حم م)
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأة تؤمن باللہ
والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ اور آخری دن پر ایمان
رکھتی ہے اس کو تین راتوں سے زیادہ کسی میت پر سوگ[1] کرنا درست نہیں ہے۔ عن
ام حبیبة رضی اللہ عنہا (حم خ م د ت س) مات نسیب لها او قریب لها فدعت بصفرة فمسحت
ذراعیها وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی
میت فوق ثلاث الا علی زوج فانها تحد علیه اربعة اشهر وعشرا۔ ام المؤمنین
ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کا کوئی قریبی رشتہ دار مر گیا تو انھوں نے
زردی منگا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر لگالی اور یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا یا یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ (جل جلالہ)

[1] زیب و زینت سے ترک کرنے کو سوگ کہتے ہیں ۱۲

اور آخری دن کو مانتی ہے اس کو کسی مردے کے غم میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں ہے مگر اپنے شوہر کی موت پر وہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ عن ام عطیۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلاثۃ الا علی زوج فانہا تحد علیہ اربعۃ اشہر وعشرا ولا تکتحل ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تمس طیبا الا عند ادنی طہرہا۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہے اس کو حلال نہیں ہے کہ کسی کے مرنے کے بعد تین دن سے زیادہ اس کا سوگ کرے مگر اپنے خاوند کے غم میں اس کو چار مہینے دس دن سوگ کرنا چاہئے اور (سوگ کے زمانہ میں) نہ اس کو سرمہ لگانا چاہئے اور نہ رنگے کپڑے پہننا چاہئے البتہ یمن کا سیا ہوا کپڑا پہن سکتی ہے اور خوشبو بھی نہ لگائے مگر جب حیض سے پاکی قریب ہو (تو فرج کی بدبو دور کرنے کے واسطے قسط یعنی عود ہندی اور اظفار جو ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے لگالے)۔ عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المتوفی عنہا زوجہا لا تلبس المعصفر من الثیاب ولا الممشقۃ ولا الحلی ولا تختضب ولا تکتحل۔ ام سلمہ محل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا شوہر مر جائے وہ نہ کسم کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائے اور نہ سرمہ لگائے (غرضکہ جتنے زینت کے کام ہیں جیسے سر میں تیل ڈالنا مانگ چوٹی نکالنا سرمہ لگانا مسی لگانا ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا زیور پہننا وغیرہ ان سے عدت میں پرہیز کرنا لازمی ہے)۔ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ان امرأۃ توفی عنہا زوجہا فاشتکت عینہا فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکروا الکحل فقالوا نخاف علی عینہا قال قد کانت احداکن تمکث فی بیتہا فی شر احلاسہا اوفی احلاسہا فی شر بیتہا حولا فاذا مر کلب رمت ببعرۃ فلا اربعۃ اشہر وعشرا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کا شوہر مر گیا اور اس عورت کی آنکھیں

حم خ م د س ق

لہ عصب یمن کی چادریں ہیں جن کا سوت باندھ کر رنگتے ہیں پھر بنتے ہیں اس لئے چتکبری ہوتی ہیں جب سے بوند وار ہوتا ہے ۱۲

حم د س

حم خ

دکھتی تھیں لوگوں نے اس کا حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور سرمہ کا بھی ذکر کیا
(کہ ہم عدت کے زمانہ میں اس کی آنکھوں میں سرمہ لگائیں یا نہیں) اور یہ بھی کہا کہ ہم کو
اس کی آنکھیں ضائع ہونے کا خوف ہے اس پر آپ نے فرمایا (کیا تم وہ مصیبت اور
تکلیف بھول گئے ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں عدت والی کو برداشت کرنی پڑتی تھی)
کہ تم میں سے ایک (عورت) کو سب سے برے (خراب اور تنگ اور تاریک) گھر میں
رہکر اور برے (پھٹے پرانے سڑے گلے) کپڑے پہن کر سال بھر تک عدت کا زمانہ گزارنا
پڑتا تھا اور جب (سال پورا ہو جاتا تو) کتا گزرتا تو وہ عورت اونٹ کی مینگنی (پیٹھ کے
پیچھے سے) پھینکتی (اور عدت سے باہر نکلتی اور اس کے مقابلہ میں) چار مہینے دس دن (عدت
کی مدت) کوئی چیز نہیں (پس اس مدت کے اندر اس کو سرمہ نہیں لگانا چاہئے مگر ایک
اور حدیث میں آیا ہے کہ رات کو لگائے اور دن کو پونچھ ڈالے اور امام شافعی کا یہی قول
ہے مگر امام احمد اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ سوگ والی عورت کو سرمہ کسی حالت میں
لگانا درست نہیں ہے اور ان کا عمل اسی حدیث پر ہے مگر حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ عذر کی
وجہ سے درست ہے اور بلا عذر درست نہیں مگر صحیح مذہب اہلحدیث کا ہے)۔ عن عمرو
بن العاص رضی اللہ عنہ قال لا تلبسوا علینا سنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
عدۃ ام الولد عدۃ المتوفی عنہا۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ہم سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مت چھپاؤ (اور وہ یہ ہے) کہ ام ولد
کی عدت اس عورت کی عدت ہے جس کا شوہر مرگیا ہو (یعنی لڑکے والی باندی کا جب
خاوند مر جائے تو اس کی عدت کی مدت بھی اسی قدر ہے جتنی کہ اس عورت کی جس کا شوہر
مرگیا ہو یعنی چار ماہ دس یوم کیونکہ وہ اپنے خصم کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے اور اس
حدیث سے اہلحدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ لونڈی عدت میں آزاد کے
مانند ہے اور حنفیہ کے نزدیک لونڈی کی عدت دو ماہ ۵ یوم ہیں اور انہوں نے اس حدیث
کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ جب ام ولد اور مولی دونوں مرجائیں اور
یہ معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا ہے تو احتیاطاً چار مہینے دس دن عدت کرلے۔ امام دارقطنی نے

اس حدیث میں یہ علت نکالی ہے کہ قبیعہ جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں ان کو عمرو بن عاص سے سماع نہیں ہے اور امام احمد نے کہا یہ حدیث منکر ہے مگر ٹھیک بات یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

باب فی الدیات

دیتوں کے بیان میں

عن ابی رمثۃ التیمی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و معی ابن لی فقال ابنك قلت اشھد بہ قال لا یجنی علیك و لا تجنی علیہ ۔ ابو رمثہ تیمی نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرا لڑکا بھی میرے ساتھ تھا آپ نے پوچھا کیا (یہ) تیرا لڑکا ہے میں نے کہا میں اس کی گواہی دیتا ہوں آپ نے فرمایا وہ تیرے گناہ میں نہیں پکڑا جائے گا اور نہ تو اس کے گناہ میں پکڑا جائے گا (یعنی کسی شخص پر اس کے باپ بیٹے بھائی وغیرہ کے جرم کا مواخذہ نہ کیا جائے گا چنانچہ قرآن مجید میں بھی یہی ارشاد ہے لا تزر وازرۃ وزر اخری کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اپنی کرنی اپنی بھرنی یہ نہیں کہ کرے ایک اور بھگتے دوسرا جو سراسر نا انصافی ہے)۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون تکافأ دماؤھم و یسعی بذمتھم ادناھم و ھم ید علی من سواھم۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا خون برابر ہے (ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا اور خون کے اعتبار سے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر کسی طرح کی فضیلت یا فوقیت نہیں ہے) اور ان کا ادنی شخص بھی (کسی کافر کو) امان دے سکتا ہے (اور جملہ مسلمانوں کو اسے قبول کرنا ہوگا) اور وہ اپنے مخالفوں (اپنے غیر) پر ایک ہاتھ کے مانند ہیں (یعنی کافروں کے مقابلہ میں سب مسلمان ایک ہیں

افسوس کہ اس حدیث پر مسلمانوں نے عمل نہیں کیا بلکہ ایک مسلمان سلطنت دوسری مذہب
کے سلطنت سے ملکر مسلمانوں سے ہی برسرپیکار رہی اور اس طرح خود اپنی قوت کو کم کیا
یہاں تک کہ آج مسلمان دوسرے مذہب والوں کی رعیت اور غلام بنے ہوئے ہیں اور اگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل کل مسلمان کرتے کہ وہ اپنے مخالف کے مقابلہ
میں سب ایک ہیں تو کوئی دیگر قوم ان پر ہرگز ہرگز مسلط نہ ہوتی اور نہ وہ آج ایسے تباہ و
برباد ہوتے کہ ان کی فلاکت کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی یہ سب اس لئے ہوا کہ انھوں نے
قرآن و حدیث کو پس پشت ڈالا خدا اور رسول کی احکام کی بے حرمتی اور توہین کی ان پر
کاربند نہ ہوئے شریعت کے احکام اور قوانین اپنے اپنے سلطنتوں میں جاری نہ کرکے بودے
غیر مستحکم اور ایسے قوانین نافذ کئے جو سراسر عدل کا خون کرتے ہیں پس جب انھوں نے خدا
کو چھوڑ دیا تو خدا نے بھی ان کو چھوڑ دیا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم
اور اب ایسے قعر ذلت میں پڑے ہیں اور دن بدن ان کی ذلت اور فلاکت میں ترقی ہوتی
جارہی ہے اور پھر بھی نہیں جاگتے کروٹ تک نہیں لیتے ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی
اصلی سبب کے معلوم کرنے سے قاصر ہیں سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ آپس کے باہمی اختلاف
کو بالائے طاق رکھکر سب کے سب ملکر قرآن و حدیث پر عمل کرکے سب ایک ہوجائیں اور
پھر ان کا مقابلہ دنیا کی کوئی قوم نہیں کرسکتی انشاء اللہ ہمارے دل آرزو کرتے ہیں اور ہماری
آنکھیں وہ زمانہ دیکھنے کو ترستی ہیں کہ کب وہ زمانہ آئے گا کہ سب مسلمان ایک دل ہوکر کفار
کے مقابلہ میں فتوحات عظیمہ حاصل کریں گے اور کب دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے
تک الحی القیوم وحدہ لاشریک کی توحید کے دلدادہ اسلام کو پھیلادیں گے اور ہر جگہ
ہر مقام پر قدوس کے نام پر اپنا جان و مال فدا کرنے والے نظر آئیں گے اور دنیا سے
کفر کا نام مٹ جائے گا اور ہر جگہ اسلام ہی اسلام کا جھنڈا اڑتا ہوا نظر آئے گا یا اللہ
امام مہدی علیہ السلام کو جلد بھیج ہم کو ان کے متبعین میں کردے تاکہ اسلام کی جو بد سے بدتر
حالت دن بدن ہوتی جارہی ہے وہ اس کو دور کرکے اسے ایسا فروغ دیں کہ کفار کی آنکھیں
خیرہ ہوجائیں اور اسلام کی وہ عظمت وہ شان وہ شوکت ہو کہ ساری دنیا دیکھ لے کہ ہاں

اسلام ہی سچا مذہب ہے اور اسلام ہی خدائی مذہب ہے اسلام ہی ایسا مذہب ہے کہ جو نجات دینے والا ہے اسلام میں ہی وہ اخوۃ ہے کہ جیسی دوسرے کسی مذہب میں نہیں ہے انما المؤمنون اخوۃ خدا کرے کہ ایسا زمانہ آنکھیں دیکھکر منور ہوں اور ہمارے دل مسرور ہو جائیں وما ذلک علی اللہ بعزیز)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کانت قریظۃ والنضیر وکان النضیر اشرف من قریظۃ فکان اذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ ودی مائۃ وسق تمر و اذا قتل رجل من قریظۃ رجلا من بنی النضیر قتل بہ فلما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ فقالوا ادفعوہ الینا نقتلہ فقالوا بیننا و بینکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتوہ فانزل اللہ عزوجل وان حکمت فاحکم بینہم بالقسط قال فالقسط النفس بالنفس ثم نزلت افحکم الجاھلیۃ یبغون ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قریظہ اور نضیر میں سے نضیر زیادہ اشراف تھے تو جب کوئی شخص نضیر میں سے قریظہ کے کسی شخص کو مار ڈالتا تو سو وسق کھجور فدیہ دیکر چھڑا لیا جاتا اور جب کوئی شخص قریظہ میں سے نضیر کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو اس کے بدلہ میں قتل کیا جاتا (ایسی نا انصافی یہودیوں میں جاری تھی) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو نضیر کے ایک شخص نے قریظہ کے ایک شخص کو مار ڈالا بنی قریظہ نے نضیر سے کہا ہم کو قاتل حوالہ کر دو تاکہ اس کو قتل کردیں (انھوں نے حسب دستور انکار کیا) پھر انھوں نے کہا اچھا چلو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کردیں اس کو مان لو پھر سب کے سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری وان حکمت فاحکم بینہم بالقسط یعنی اگر تو کافروں کا فیصلہ کرے تو انصاف سے کر انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلہ جان لیجئے پھر یہ آیت نازل ہوئی "کیا وہ لوگ جاہلیت کے حکم کو پسند کرتے ہیں۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان کل مأثرۃ کانت فی الجاھلیۃ تعلا و تدعی من دم او مال تحت قدمی الا ما کان من سقایۃ الحاج وسدانۃ البیت ثم قال الا ان دیۃ الخطأ ما کان بالسوط او العصا مائۃ من الابل منھا اربعون فی بطونھا اولادھا۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

(حاشیہ: یہ صرف یہودیوں کے دستور تھے) (حاشیہ: درمق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ جاہلیت (کے زمانہ) کی ہر رسم جس کا ذکر ہوا کرتا ہے اور جاہلیت کے جتنے دعوے ہیں خواہ خون کے ہوں یا مال کے وہ سب میرے پاؤں کے تلے ہیں (یعنی لغو باطل اور کالعدم ہیں) مگر حاجیوں کو پانی پلانا (جو بنی ہاشم کے سپرد تھا) اور بیت اللہ کی خدمت (جو بنی شیبہ کے تفویض تھی وہ اب بھی دونوں کے سپرد حسب دستور بحال رہیں گی) پھر آپ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ مقرر قتل خطاء کی دیت جب کوڑے اور لاٹھی سے ہو تو سو اونٹنیاں ہیں ان میں سے ۴۰ گابھن جن کے پیٹ میں بچے ہوں

عن ابی شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اصیب بدم او خبل والخبل الجرح فھو بالخیار بین احدی ثلاث فان اراد الرابعۃ فخذوا علی یدیہ بین ان یقتص او یعفوا یا خذ العقل فان اخذ من ذلک شیئا ثم عدا بعد ذلک فان لہ النار خالدا مخلدا فیھا۔ ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جس شخص کا خون کیا جائے یا اس کو زخمی کیا جائے تو اس کو (یا اس کے وارث کو) تین باتوں میں سے کسی ایک بات کے کرنے کا اختیار ہے اور اگر وہ چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کے ہاتھوں کو پکڑ لو (یعنی اس کو روکو نہ کرنے دو) (وہ تین باتیں یہ ہیں) یا تو قصاص لے یا معاف کردے یا دیت لے لے اور جب ان چیزوں میں سے کوئی ایک چیز لے لے پھر اس کے بعد کوئی زیادتی کی بات کرے تو اس کیلئے دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا (اس حدیث کی اسناد میں سفیان بن ابی العوجاء ہے جو متکلم فیہ ہے اور محمد بن اسحٰق بھی ہے اور اس نے عن سے روایت کی ہے)۔ عن مجاہد قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول کان القصاص فی بنی اسرائیل ولم یکن فیھم الدیۃ فقال اللہ لھذہ الامۃ یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثیٰ بالانثیٰ فمن عفی لہ من اخیہ شیئ قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فالعفو ان یقبل الدیۃ فی العمد فاتباع بالمعروف واداء الیہ باحسان قال علی ھذا ان یتبع بالمعروف وعلی ھذا ان یؤدی باحسان ذلک تخفیف من ربکم مما کان کتب علی الذین من قبلکم فمن اعتدیٰ بعد ذلک

فله عذاب الیم - مجاہد سے روایت ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ
بنی اسرائیل میں قصاص تھا اور دیت نہ تھی اللہ (عزوجل) نے اس امت کو (مخاطب کرکے)
یہ فرمایا "مومنو تم میں جو مار ڈالے جائیں ان کا (برابر کا) بدلہ تم پر فرض ہے آزاد کے بدلہ
آزاد غلام کے بدلہ غلام عورت کے بدلہ عورت پھر جس (خونی) کو اس کے بھائی (مقتول
کے وارث) کی طرف سے کچھ بھی معافی دی جائے" ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا معافی
(سے یہ مراد) ہے کہ قتل عمد میں (مقتول کا وارث) دیت کا لینا قبول کرے" تو معاف کرنے والا
دستور کے مطابق قاتل سے خون بہا وصول کرے اور قاتل اچھے طور سے وارث کو دیت
ادا کرے" ابن عباس نے فرمایا یعنی وارث کو لازم ہے کہ دستور کے موافق (قاتل کے) پیچھے
لگا رہے (قاتل سے دیت مانگنے میں زیادہ سختی اور تقاضہ نہ کرے) اور قاتل پر واجب ہے
کہ اچھی طرح سے احسان مان کر دیت ادا کرے (یعنی احسان مان کر خوشی کے ساتھ ادا کرنی
چاہئے") یہ عفو اور دیت کا حکم تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے" بمقابلہ
اس حکم کے جو تم سے پہلے امتوں پر فرض تھا پھر اس کے بعد جو کوئی زیادتی کرے تو اسکو تکلیف
کا عذاب ہوگا" عن ابی هريرة رضي الله عنه قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت
احداهما الاخرى بحجر فقتلتها وما في بطنها فاختصموا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دية جنينها غرة عبد او امة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها
ولدها ومن معهم فقال حمل بن النابغة الهذلي يا رسول الله كيف اغرم من
لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل فمثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما هذا من اخوان الكهان من اجل سجعه - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں باہم لڑیں ایک نے دوسری کو پتھر مارا اور اسکو
اس کے حمل کے ساتھ مار ڈالا اس کے ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (فریادی
بنکر) مقدمہ لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ) فیصلہ فرمایا کہ اس کے بچہ کی دیت
تو ایک غلام یا لونڈی ہے اور عورت (مقتولہ) کی دیت قاتلہ کے عاقلہ (باپ کے طرف کے
رشتہ داروں) پر ڈالی اور مقتولہ کی اولاد وغیرہم کو اس کا وارث کیا حمل بن نابغہ ہذلی نے

کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس بچہ کا جرمانہ کس طرح بھروں جس نے نہ کچھ پیا اور نہ کچھ کھایا نہ بولا نہ چیخا ایسے کا خون تو ہدر کیا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو کاہنوں کے بھائیوں سے ہے (اور) آپ نے (یہ) اس کے قافیہ بندی کی وجہ سے فرمایا۔ عن ابی حدرد الاسلمی رضی اللہ عنہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ و فی تلک السریۃ ابو قتادۃ الانصاری ومحلم بن جثامۃ بن قیس وانا فیہم فبینا نحن اذ مربنا عامر بن الاضبط الاشجعی فسلم علینا بتحیۃ الاسلام فامسکنا عنہ ثم حمل علیہ محلم بن جثامۃ فقتلہ وسلبہ بعیرالہ و وطبا من لبن کان معہ فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل فینا القرآن یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولاتقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذالک من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوا ان اللہ کان بما تعملون خبیرا۔ ابو حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج میں (کفار سے لڑنے کے واسطے) بھیجا اور اس فوج میں ابو قتادہ انصاری اور محلم بن جثامہ بن قیس بھی تھے اور میں بھی تھا اور جبکہ ہم فوج میں تھے کہ یکایک ہم پر عامر بن اضبط اشجعی کا گزر ہوا جنھوں نے ہم کو اسلامی طریق پر سلام کیا (یعنی سلام علیکم کہا) مگر ہم ان سے رک رہے (ان کے سلام کا جواب نہ دیا اور ہم سمجھے کہ وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے اپنی جان بچانے کو مسلمان ظاہر کرتا ہے اور اسی لئے اسلامی طریق پر ہم کو سلام کیا ہے) پھر محلم بن جثا نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مار ڈالا اور ان کا اونٹ اور لبن کے قسم کے کھجور جو ان کے پاس تھے لے لئے پس جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہمارے بارہ میں یہ آیت اتری یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ الخ یعنی مسلمانو جب تم اللہ کی راہ (جہاد) میں سفر کیا کرو تو تحقیق کیا کرو اور جو شخص تم کو سلام علیک کرے اس کو یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں تم دنیا کا ساز و سامان چاہتے ہو (کہ اس کو مار کر اس کا مال لیلوگے) تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں پہلے تم خود بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ تعا

نے تم پر احسان کیا تو تحقیق کر لیا کرو بیشک اللہ تعالے تمہارے کاموں سے خبردار رہتے۔ عن عروۃ بن زبیر قال ثنی ابی وجدای وکانا قد شہدا حنینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر ثم جلس الی ظل شجرۃ فقام الیہ الاقرع ابن حابس وعیینۃ بن بدر وعیینۃ یطلب بدم الاشجعی والاقرع یدفع عنہ فاختصما بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تقبلون الدیۃ خمسین فی سفرنا وخمسین اذا رجعنا فلم یزل بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قبلوا الدیۃ فلما قبلوا الدیۃ قالوا این صاحبکم فیستغفر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رجل طویل علیہ حلۃ قد تہیا فیہا للقتل حتی جلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال انا محلم بن جثامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم لا تغفر لمحلم بن جثامۃ فقام من بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یتلقی دمعہ بفضل ردائہ۔ عروہ بن زبیر نے روایت کیا کہ مجھ سے میرے باپ اور دادا نے حدیث بیان کی جو دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں موجود تھے ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے تو اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر آپ کے پاس گئے عیینہ (عامر بن اضبط) اشجعی کے خون کا دعوے کرتے تھے اور اقرع محلم بن جثامہ سے قصاص کو رد کرتے تھے اور وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دیر تک لڑتے جھگڑتے رہے خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دیت قبول کرتے ہو (یعنی دیت کے) پچاس (اونٹ) تو ہمارے (اسی) سفر میں (لے لو) اور (باقی) پچاس (جب لینا) جب ہم (مدینہ کو) پہونچیں اور آپ ان کو یہ فرماتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے دیت کا لینا قبول کر لیا اور جب انھوں نے دیت قبول کر لی تو انھوں نے کہا تمہارا ساتھی (دوست رفیق) کہاں ہے (اس کو لاؤ) تا کہ اس کی مغفرت کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں پس ایک لمبے قد کا آدمی کھڑا ہوا اور وہ جوڑا پہنے تھا

جس میں اس نے قتل کی تیاری کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
آ بیٹھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اس نے عرض کی میں
محلم بن جثامہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محلم بن جثامہ کو مت
بخش (یہ سنکر) محلم کھڑا ہوا اور وہ اپنے آنسو اپنی چادر کے کونہ سے پونچھتا تھا (اگر
ابو داؤد میں ہے کہ ابن اسحق نے کہا محلم کی قوم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کے بعد اس کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی)۔ عن شعبة ان امرأتين
كانتا ضرتين فرمت احداهما الاخرى بحجر او بعمود فسطاط فالقت جنينا فقضى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه غرة عبدا او امة وجعله على عصبة
المرأة۔ شعبہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں آپس میں سوتیں (سوکنیں) تھیں ایک نے
دوسری کو پتھر یا خیمہ کی میخ ماری جس سے اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا اس لئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا لونڈی
کا حکم فرمایا اور عورت کے عصبات (دوھیال والے) سے دلوادیا۔ عن جابر ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال على كل بطن عقوله۔ جابر رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قوم پر اس کی دیت ہے (اگر ان میں سے
کوئی ایسا قصور کرے گا جس کی دیت کنبے والوں پر ہو تو ان کو دیت دینی ہوگی)۔ عن
ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
دية الاصابع اليدين والرجلين سواء في كل اصبع عشر من الابل۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ہاتھ اور پیر کے انگلیوں کی دیت برابر ہے اور ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں۔
(اس حدیث کی تصحیح ابن قطان نے بھی کی ہے اور امام شافعی احمد اسحق اور سفیان
ثوری کا یہی مذہب ہے)۔ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاصابع عشر عشر۔ عمرو بن شعیب سے
مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذہ و ھٰذہ سواء وجمع بین ابھامہ وخنصرہ یعنی فی الدیۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت میں یہ اور یہ (دونوں) برابر ہیں اور جمع کیا آپ نے اپنے انگوٹھے اور چھنگلیا کو (مطلب یہ ہے کہ ایک انگلی کی دیت یکساں ہے نہ انگوٹھے کی دیت زیادہ اور نہ چھنگلیا کی کم یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو امام احمد بخاری ابوداؤد، ورنسائی نے بھی روایت کیا ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذہ و ھٰذہ سواء و ھٰذہ و ھٰذہ سواء الخنصر والابھام والضرس والثنیۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں اور یہ اور یہ برابر ہیں (دیت میں) یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا اور ڈاڑھیں اور سامنے کے دانت (یعنی انگوٹھے اور چھنگلیا کی دیت برابر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا یعنی دس اونٹ اور خواہ ڈاڑھ ہو یا سامنے کا کوئی دانت ہر دانت کی دیت ۵ اونٹ ہے)۔ عن عبداللہ بن ابی بکر عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب لھم کتابا فیہ والرجل خمسون والید خمسون وفی اصابع الیدین والرجلین فی کل اصبع مما ھنالک عشر من الابل وفی الانف اذا اوعی جدعا مائۃ من الابل وفی السن خمس من الابل۔ عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے وہ اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے واسطے ایک کتاب لکھدی تھی جس میں یہ (مرقوم) تھا کہ پیر کی دیت پچاس اونٹ ہیں اور اسی طرح ہاتھ کی دیت کے بھی ۵۰ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پیر کی ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اور جب ناک پوری کاٹی جائے تو اس کی دیت ۱۰۰ اونٹ ہیں اور دانت کی دیت ۵ اونٹ ہیں۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاصابع عشر عشر وفی المواضح خمس خمس۔ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیوں کی (دیت) دس دس

حم خ د س ت ق

د ق

ط مالک فی المراسیل

د س

اونٹ ہیں اور مواضحہ میں پانچ پانچ اونٹ ہیں (مواضحہ جمع ہے موضحہ کی اور موضحہ اس زخم کو کہتے ہیں جو ہڈی کو کھول دیتا ہے)۔ عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الموضحۃ بخمس من الابل و فی المامومۃ بثلث الدیۃ۔ عبد اللہ بن ابوبکر نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اور ماموسہ میں دیت کا تیسرا حصہ ہے (یعنی ۳۳⅓ اونٹ یعنی ۳۳ اونٹ)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان سعد بن عبادۃ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت ان وجدت مع امرأتی رجلا امھلہ حتی اتی باربعۃ شھداء قال نعم۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو چار گواہ لانے تک مہلت دوں آپ نے فرمایا ہاں۔ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال کانت لرجل من بنی مدلج جاریۃ فاصاب منہا ابنا فکان یستخدمہا فلما شب الغلام دعی بہا یوما فقال اصنعی کذا وکذا فقال الغلام لا تاتیک حتی متی تستامرامی قال فغضب ابوہ فخذفہ بسیفہ فاصاب رجلہ او غیرھا فقطعہا فنزف الغلام فمات فانطلق فی رھط من قومہ الی عمر رضی اللہ عنہ فقال یا عدو نفسہ انت الذی قتلت ابنک لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقاد الاب بابنہ لقتلتک ھلم دیتہ قال فاتاہ بعشرین اوثلاثین ومائۃ بعیر قال فتخیر منہا مائۃ فدفعہا الی ورثتہ وترک اباہ۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی مدلج کے قبیلہ کے ایک شخص ابو قتادہ نامی کے ایک لونڈی تھی جس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا اور وہ لونڈی اس کی خدمت کیا کرتی تھی جب لڑکا جوان ہوگیا تو اس کے باپ نے ایک دن اپنی لونڈی کو بلایا اور یہ کہا کہ یہ کام کردے یہ کام کردے اس پر غلام نے کہا کہ میری ماں آپ کے پاس نہ آئے گی جب تک کہ وہ مجھ سے اجازت حاصل نہ کرلے (یہ کہنا تھا کہ) باپ کو غصہ آگیا اور اس نے اس کو تلوار ماری جو اس کے پاؤں یا دوسرے عضو کو لگی اور

مامومہ یا آمہ وہ زخم ہے جو سر پر ہو اور بھیجے کی کھال تک پہنچے ۱۲

اس کو کاٹ ڈالا اور لڑکے کے بدن سے خون جاری ہوگیا جس کی وجہ سے وہ مرگیا اس لئے لڑکے کا باپ اپنے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا اے جان کے دشمن کیا تو ہی وہ شخص ہے جس نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ بیٹے کے قصاص میں باپ نہ مارا جائے تو میں تجھ کو ضرور قتل کرتا (مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مجبور ہوں خیر) اس کی دیت لا وہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک سو بیس یا ایک سو تیس اونٹ لایا جس میں سے آپ نے سو اونٹ چن لئے اور لڑکے (مقتول) کے وارثوں کو دیدئے اور لڑکے کے باپ کو چھوڑ دیا (اس کو میراث نہ دی کیونکہ قاتل کو میراث نہیں ملتی کیونکہ ابن ماجہ میں ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا" یہ اس کے جرم کی سزا ہے اکثر لوگ اپنے مورثوں کو ترکہ لینے کی غرض سے مار ڈالتے ہیں تو شریعت نے قاتل کو ترکہ ہی سے محروم کردیا تاکہ کوئی ایسے جرم کا ارتکاب نہ کرے سبحان اللہ ہماری شریعت میں کیسی کیسی خوبیاں ہیں جو کسی مذہب میں نہیں اور دنیاوی سلطنتیں جرموں کو کم کرنے کی بڑی کوشش کرتی ہیں مگر کامیاب نہیں ہوتیں اگر وہ اسلامی تعزیرات کو جاری کردیں تو انشاء اللہ جرائم کا قلع قمع ہو جائے)۔

عن سهل بن سعد رضی الله عنهما ان رجلا اطلع من جحر فی حجرة النبی صلی الله علیه وسلم و مع النبی صلی الله علیه وسلم مدری یحك بها راسه فقال لو اعلم انك تنتظر لطعنت به فی عینك انما جعل الا ستیذان من اجل النظر۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک سوراخ در سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں جھانکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پشت خار تھا جس سے آپ اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے آپ نے فرمایا اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں اسکو کونچ دیتا اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے (یعنی ہمارے شریعت میں) تو نظر کے سبب سے (یعنی سارا پردہ آنکھ کے لئے ہے جب آدمی نے جھانکا تو گویا وہ اندر گھر کے داخل ہوگیا اور پردہ نہیں رہا)۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اطلع فی بیت ناس بغیر اذنهم ففقئوا عینه فلا دیة له ولا قصاص۔ ابو ہریرہ رضی اللہ

حم خ م ت س

حم س

عنہ سے روایت ہے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے لوگوں کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکا اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی تو نہ اس کے لئے دیت ہے اور نہ قصاص (اس حدیث کو ابن حبان نے بھی روایت کیا اور اس کی صحت بھی کی اور بیہقی نے بھی اسکو نکالا) عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اطلع علیك رجل فی بيتك فرميته بحصاة ففقأت عينه لم يكن عليك جناح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تیرے گھر میں کوئی شخص جھانکے اور تو سنگریزہ مار کر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو تجھ پہ کوئی جرم نہیں ہے (امام شافعی کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور مالکیہ اور حنفیہ اس کو خلاف اصول بیان کرتے ہیں)۔ عن يعلی بن امية رضی الله عنه قال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة العسرة وكانت اوثق اعمالی فی نفسی وكان لی اجير فقاتل انسانا فعض احدهما صاحبه فانتزع اصبعه فسقطت ثنيته فجاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاهدر ثنيته قال عطاء وحسبت ان صفوان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ايدع يده فی فيك فيقضمها كقضم الفحل۔ یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تنگی کا جہاد کیا اور پھر غزوہ میرے دانست میں میرے بہترین عملوں سے تھا میرا ایک مزدور تھا جو ایک آدمی سے لڑ لیا اور ایک نے دوسرے کو دانتوں سے پکڑا اس نے اپنی انگلی کو زور سے کھینچا جس کے صدمہ سے اس کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا وہ (فریاد کرنے) آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کو اس کے دانت کی کچھ دیت نہ دلوائی اور عطا (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ صفوان نے یہ کہا عالیجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کیا تو یہ چاہتا ہے کہ) وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے پھر تو اسکو ایسا چبائے جیسے نر (اونٹ) چباتا ہے۔ عن ابی جحيفة قال قلت لعلی رضی الله عنه هل عندكم من رسول الله صلی الله علیه وسلم شیء سوی القرآن قال لا والذی فلق الحبة وبرأ النسمة الا ان يرزق الله عبدا فهما فی كتابه وما فی هذه الصحيفة قال

خ م م ر

م م غ م

م م خ ت

حاشیہ: تنگی کا جہاد (کذا) ... بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی جائے تو اس پر کچھ نہیں ... غزوۂ تبوک مراد ہے جس کو جیش العسرۃ کہتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ... (۹۰۰) گھوڑے اور ایک ہزار دینار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر کئے اور آپ نے فرمایا عثمان کو کچھ کام نہ ... اس کے بعد کچھ نقصان نہ ہوگا یعنی اب وہ جنتی ہو چکے اور اب اگر ان سے کوئی قصور یا خطا سرزد بھی ہو جائے تو وہ عفو اور رحم اسکو معاف فرما دیگا ۱۲

قلت وما فی ھذہ الصحیفۃ قال العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مسلم بکافر

ابو جحیفہ سے روایت ہے میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور باتیں ہیں قرآن کے سوا وہ بولے نہیں قسم اس کی جس نے دانہ کو چیرا اور جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ (جل جلالہ) اپنے کسی بندے کو سمجھ دے اپنی کتاب کی اور جو اس کاغذ میں ہے میں نے کہا اس میں کیا ہے انہوں نے کہا (اس میں) دیت کے احکام ہیں اور قیدی کو چھوڑنے کا بیان ہے اور یہ ذکر ہے کہ مسلمان کافر کے بدلہ نہ مارا جائے (جمہور کے نزدیک مسلمان نہ کافر حربی اور نہ کافر ذمی کے بدلہ میں مارا جائے گا اور اہلحدیث کا بھی یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ مسلمان ذمی کافر کے بدل قتل کیا جائے گا مگر ان کی دلیل ضعیف ہے)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال العجماء جرحھا جبار والمعدن جبار والبئر جبار وفی الرکاز الخمس۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے زبان جانور کا زخمی کرنا لغو ہے اور کان میں کوئی مر جائے تو لغو ہے اور کنوے میں کوئی مر جائے تو وہ لغو ہے اور کافروں کے گڑے خزانہ میں (زکوۃ کا) پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے (یہ حدیث کتاب الزکوۃ میں بھی گزر چکی ہے)۔ عن سعید بن المسیب وحرام بن سعد ان ناقۃ لبراء دخلت حائط قوم فافسدت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حفظ الاموال علی اھلھا بالنھار وعلی اھل المواشی ما اصابوا باللیل۔ سعید بن مسیب اور حرام بن سعد سے مروی ہے کہ براء (بن عازب رضی اللہ عنہ) کی اونٹنی لوگوں کے باغ میں گھسی اور باغ کو تباہ کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ (یوں) فرمایا کہ دن کو اموال کی حفاظت مال والوں کے ذمہ ہے (یعنی باغ والے اپنے باغ کی حفاظت دن میں خود کریں) اور رات میں جو نقصان کسی کے جانور کریں تو وہ جانوروں والے سے لیا جائے گا۔

باب فی القسامۃ

قسامت کا بیان

عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقر القسامۃ علی ما کانت علیہ فی الجاہلیۃ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو برقرار رکھا جیسی کہ وہ جاہلیت کے زمانہ میں تھی۔ عن سہل بن ابی حثمۃ قال وجد عبد اللہ بن سہل قتیلا وقال مرۃ میتا فی قلیب من قلب خیبر او فقیر من فقرھا فجاء عماہ واخوہ عبد الرحمن بن سہل وقد شہد بدرا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم اخوہ عبد الرحمن فقال صلی اللہ علیہ وسلم الکبر الکبر فتکلم عمہ محیصۃ فقال یا رسول اللہ انا وجدنا عبد اللہ قتیلا فی قلیب من قلب خیبر قال فیقسم منکم خمسون ان یہود قتلتہ قالوا فکیف نقسم علی ما لم نر قال فتبرئکم یہود بخمسین قالوا کیف نرضی بھم وھم مشرکون وقال ابن المقرئ وقال مرۃ اخری فقال تبرئکم یہود بخمسین یحلفون انھم لم یقتلوہ ولم یعلموا قاتلا فقالوا کیف نرضی بایمان قوم مشرکین قال فیقسم منکم خمسون انھم قتلوہ قالوا کیف نحلف ولم نر فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ فرکضتنی بکرۃ منھا۔ سہل بن ابی حثمہ نے کہا عبد اللہ بن سہل خیبر کے کنوؤں میں سے ایک کنویں یا گڑھے میں مقتول یا مرے ہوئے پائے گئے مقتول کے دونوں چچا (حویصہ اور محیصہ) اور بھائی عبد الرحمن بن سہل (جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اس کے بھائی عبد الرحمن نے بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کرو اس لئے اس کے چچا محیصہ نے بات سنائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم نے عبد اللہ کو خیبر کے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں مرا ہوا پایا آپ نے پوچھا کیا تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھاتے ہیں کہ یہودیوں نے اس کو مار ڈالا انھوں نے کہا کہ ہم اس بات پر کیونکر قسم کھائیں جس کو ہم نے (اپنی آنکھ سے) نہیں دیکھا آپ نے فرمایا ایسی صورت میں یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے (اور کہدیں گے کہ ہم نے اس کو نہیں مارا) انھوں نے کہا ہم ان کی قسموں پر کیسے راضی ہوں گے وہ تو مشرک ہیں اور ابن مقری (راوی) نے کہا کہ راوی نے ان سے دوسری مرتبہ یہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ

ہو جائیں گے اور یہ کہہ دیں گے کہ انھوں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ان کو قاتل معلوم ہے انھوں نے کہا ہم
مشرکوں کی قسم پر کیونکر (یقین) کریں گے اس پر آپ نے فرمایا اچھا کیا تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھاتے
ہیں کہ یہودیوں نے اس کو مار ڈالا انھوں نے کہا ہم کیونکر قسم اٹھا سکتے ہیں (جبکہ) ہم نے تو دیکھا نہیں
لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی اور ان میں سے (یعنی دیت کے اونٹو
ں میں سے) ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔ عن سهل بن ابی حثمة انه اخبره عن رجال من

حم خ م د س ق

كبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتى
محيصة فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح فى فقير او عين فاتى يهود فقال
انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه ثم اقبل حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك
ثم اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة
ليتكلم وهو الذى كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمحيصة كبر
كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا بحرب فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم
اليهم فى ذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن تحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين
فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بمائة ناقة حتى
ادخلت عليهم فى الدار قال سهل فلقد ركضتنى منها ناقة حمراء۔ سہل بن ابی حثمہ سے
روایت ہے انھوں نے اپنے قوم کے کئی بڑے شخصوں سے سنا کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ اس تکلیف
(محتاجی) کی وجہ سے جو ان کو تھی خیبر کی طرف نکلے پھر محیصہ کے پاس لوگ آئے اور خبر دی کہ عبد اللہ
بن سہل مارے گئے اور ایک گڑھے یا چشمہ میں (ان کی لاش) ڈال دی گئی (یہ حال سنکر) محیصہ
یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم تم نے اس کو قتل کیا ہے یہودیوں نے کہا خدا کی قسم
ہم نے اس کو نہیں مارا ہے پھر محیصہ اپنے قوم کے پاس (خیبر سے) آئے اور ان سے یہ واقعہ بیان
کیا پھر محیصہ اور ان کا بھائی حویصہ جو ان سے بڑا تھا اور عبد الرحمن بن سہل (آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم) کے خدمت میں حاضر ہوئے اور محیصہ نے بات کرنی چاہی جو خیبر میں (گئے) تھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا بڑے کا لحاظ کر بڑے کا لحاظ کر جس سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ حویصہ جو تجھ سے عمر میں بڑا ہے کو بات کرنے دے آخر حویصہ نے بات کی اسکے بعد محیصہ نے بات کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہودی تمھارے ساتھی (مقتول) کی دیت ادا کریں یا ان کو لڑائی کی اطلاع کر دینی چاہیے (یعنی ان کو جنگ کا نوٹس دیدیا جائے) پھر آپ نے یہودیوں کو اس باب میں لکھا انھوں نے (جواب میں) لکھا اللہ کی قسم ہم نے اس کو نہیں مارا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا تم حلف کرتے ہو (کہ اس کو یہودیوں نے قتل کیا) اور اپنے ساتھی کا خون حلف سے ان پر ثابت کر دیتے ہو انھوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا تو پھر یہودی حلف کریں گے انھوں نے عرض کیا وہ تو مسلمان نہیں ہیں آخر کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبداللہ بن سہل کی دیت) اپنے پاس (یعنی بیت المال) سے دی تو آپ نے عبداللہ کے وارثوں کے پاس سو اونٹنیاں بھیجیں وہ ان کے گھر میں پہنچا دی گئیں سہل نے کہا ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھ کو لات ماری (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب قاتل کا پتہ نہ چلے تو مقتول کی دیت بیت المال سے دی جائے)۔ عن سہل بن ابی حثمۃ و رافع بن خدیج انہما حدثاہ ان عبداللہ بن سہل و محیصۃ بن مسعود اتیا خیبر لحاجۃ فتفرقا فی نخلہا فقتل عبداللہ بن سہل فاتی اخوہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن بن سہل وابنا عمہ محیصۃ وحویصۃ ابنا مسعود فبدا عبدالرحمن یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر یقول یبدا بالکلام الاکبر وکان عبدالرحمن اصغر من صاحبیہ فتکلما فی قتل صاحبہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استحقوا قتیلکم و صاحبکم بایمان خمسین منکم فقالوا لم نشہد نکیف نحلف فقال تبرئکم یہود بایمان خمسین منہم فقالوا قوم کفار قال فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سہل فادرکت ناقۃ من تلک الابل رکضتنی رکضۃ من مربد لہم۔ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود کسی کام کے لئے خیبر میں آئے پھر کھجوروں کے درختوں میں جدا ہو گئے اور عبداللہ بن سہل مارے گئے تو ان (مقتول کے بھائی عبدالرحمن بن سہل اور ان کے دو چچازاد بھائی

تخریج م وت س

محیصہ اور حویصہ جو مسعود کے بیٹے تھے (سب کے سب یعنی تینوں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عبدالرحمٰن نے بات کرنی شروع کی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی رکھو جس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ بڑا بات شروع کرے اور عبدالرحمٰن اپنے دونوں ساتھیوں (محیصہ اور حویصہ) سے چھوٹے تھے اس لئے ان دونوں نے اپنے مقتول کے باب میں گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھا کر اپنے مقتول اور ساتھی کے خون کے مستحق ہو جاؤ انھوں نے کہا ہم کیونکر قسم کھائیں ہم تو (وہاں) موجود نہ تھے آپ نے فرمایا یہود کے پچاس آدمی قسم کھا کر اپنے آپ کو تم سے چھڑا لیں گے انھوں نے کہا یہ لوگ کافر ہیں راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے پاس سے) انھیں دیت دی سہل نے کہا ان اونٹوں میں سے میں نے ایک اونٹنی کو پایا جس نے مجھ کو ان کے تھان میں ایک لات ماری۔

باب فی الحدود

حدوں کے بیان میں

حم س ت ق — عن ابی هریرة رضی الله عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حد یعمل فی الارض خیر لاهله من ان یمطروا ثلاثین صباحا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حد زمین میں جاری کی جائے وہ زمین والوں کے لئے چالیس دن تک پانی برسنے سے بہتر ہے (جس طرح پانی برسنے سے ملک آباد ہوتا ہے رعایا کی زندگی ہوتی ہے اسی طرح حدیں قائم ہونے سے مجرمین کو سزا ملتی ہے گناہ کم ہوتے ہیں مفسدین اور بدمعاشوں کو ڈر لگا رہتا ہے ملک میں انتظام اور امن و امان قائم رہتا ہے لوگوں کے جان اور مال محفوظ رہتے ہیں اور خلق اللہ کو آرام و راحت نصیب ہوتے ہیں)۔ حم م د ق — عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والآخرة۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان

حم خ م ت س

کے عیب ڈھانکے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اس کا عیب دنیا اور آخرت میں ڈھانکے گا۔ عن عبادۃ رضی اللہ عنہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس فقال تبایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا قراء علیہم الآیۃ فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب بہ فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک شیئا فسترہ اللہ علیہ فھو الی اللہ ان شاء غفرلہ وان شاء عاقبہ۔ عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مجلس میں حاضر تھے آپ نے فرمایا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروگے چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے آپ نے ان پر آیت تلاوت فرمائی پھر تم میں سے جو اپنی بیعت کو پورا کرے تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو ان کاموں میں سے کوئی کام کرے پھر دنیا میں اس کی سزا اس کو مل جائے تو اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی اور اگر کوئی شخص ان خطاؤں میں سے کسی خطا کا مرتکب ہو اور اللہ اس کے گناہ کو چھپالے تو اب اللہ کو اختیار ہے چاہے معاف کردے چاہے عذاب کرے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کانت امرأۃ مخزومیۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا فاتی اھلھا اسامۃ فکلموہ فکلم اسامۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اسامۃ الا اراک تکلمنی فی حد من حدود اللہ ثم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فقال انما ھلک من کان قبلکم فانہ اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف قطعوہ والذی نفسی بیدہ لو کانت فاطمۃ بنت محمد لقطعت یدھا قال فقطع ید المخزومیۃ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت تھی جو اسباب عاریت لیکر مکر جاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا اس پر اس کے گھر والے اسامہ (بن زید جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے تھے) کے پاس آئے اور ان سے بات کی (یعنی اس کی سفارش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کردو) اسامہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارہ میں کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اسامہ آگاہ ہو جاؤ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم اللہ کے حدود میں سے ایک حد میں مجھ سے سفارش کرتے ہو پھر آپ خطبہ پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ جب ان میں کوئی عزت دار

ح

یہ وہ بیعت ہے جب یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین الخ اتری تھی ... بیعت ہے ... مسلمان عورتیں ... کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور چوری نہ کریں اور زنا نہ کریں الخ

چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے اس ذات پاک
کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صاحبزادی فاطمہ (رضی اللہ
عنہا) بھی ایسا کام کرتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی ضرور کاٹ دیتا (پھر اور کسکی ہستی اور مجال ہے کہ وہ
چھوڑا جائے سبحان اللہ انصاف عدل معدلت اسی کا نام ہے کہ جو اللہ کا حکم ہے وہ سب کے لئے
ہے یہ نہیں کہ غریب مسکین ناتوان بے سہارہ بے وسیلہ کے لئے ہو اور شریف ذی وجاہت مالدار
عزت والا صاحب رسوخ اس سے مستثنیٰ ہوں) راوی نے کہا کہ مخزومیہ کا ہاتھ کاٹا گیا۔ عن
عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم رضي الله عنها ان قريشا اهمهم شان ع
المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم
وذكر الحديث۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا محل مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کے کام سے رنج ہوا انھوں نے کہا اسکے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کون کہے اور (اوپر کی) حدیث بیان کی۔ عن عائشة رضي الله عنها ان قريشا
اهمهم شان المرءة التي سرقت۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قریش کے لوگوں کو اس عورت
کے کام سے رنج ہوا جس نے چوری کی تھی (امام احمد اور اسحٰق کا یہی مذہب ہے کہ ایسی صورت
میں ہاتھ کاٹا جائے گا مگر جمہور کہتے ہیں کہ ایسی صورت امانت میں خیانت کی تحت میں آتی ہے
اور خیانت میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا)۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت ما خير رسول الله خ م د
صلى الله عليه وسلم بين امرين الا اختار ايسرهما ولا انتقم من رجل مظلمة
الا شيئا من حد ود الله فليس يترك ذلك لاحد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار فرماتے جو آسان ہوتا
اور کسی شخص سے ظلم کا بدلہ نہ لیتے مگر اللہ کی حدوں میں سے کچھ بھی کسی کو معاف نہ کرتے۔ عن
عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة حم د س ق
عن النائم حتى يستيقظ وعن الصغير حتى يكبر وعن المجنون حتى يعقل۔ عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا
(یعنی ان کی بدی کچھ نہیں لکھی جاتی) ایک سونے والے سے جبتک وہ جاگے دوسرے چھوٹے

(نابالغ ہے جب تک کہ وہ بڑا (بالغ) ہو تیسرے دیوانہ سے جب تک وہ عاقل ہو (یعنی ان تینوں سے بھلے برے کاموں کا مواخذہ نہ ہوگا اس حدیث کو امام حاکم نے بھی نکالا اور کہا کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے موافق صحیح ہے)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فی القتال وانا ابن اربع عشرۃ فلم یجزنی فلما کان یوم الخندق عرضت وانا ابن خمس عشرۃ فاجازنی قال فقدمت علی عمر رضی اللہ عنہ وعمر یومئذ خلیفۃ فحدثتہ بھذا الحدیث فقال ان ھذا الحد بین الصغیر والکبیر فکتب الی عمالہ ان افرضوا لابن خمس عشرۃ وما کان دون ذلک فالحقوہ فی العیال

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں احد کے دن لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا اور میں چودہ برس کا تھا (مجاہدین میں شریک کرنے کے لئے) تو آپ نے مجھ کو قبول نہیں فرمایا پھر جب خندق کا دن ہوا مگر مجھ کو پیش کیا گیا اس وقت میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے مجھ کو منظور کر لیا نافع نے کہا میں خلیفۂ وقت عمر (بن عبد العزیز) کے پاس آیا اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے کہا بالغ اور نابالغ کی یہی حد ہے (یعنی پندرہ برس کا بالغ اور اس سے کم عمر والا نابالغ) اور اپنے عمال کو لکھا کہ پندرہ برس والوں کی تنخواہیں مقرر کر دی جائیں اور جو ان سے عمر میں کم ہوں ان کو ان کے عیال میں شریک کر دیا جائے (ان کے نام خاص تنخواہ مت جاری کرو)۔

خ م ت ق

ف بالغ ہونے کی ... ایک پندرہ برس کا ہو جانا دوسرے زیر ناف بالوں کا اگنا تیسرے احتلام ہونا۔ اور ان ہر تینوں کو علماء نے اعتبار کیا ہے۔ ۱۲ ... ۱۲

حد الزانی البکر والثیب

بکر اور ثیب کی حد کا بیان

عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لھن سبیلا الثیب بالثیب جلد مائۃ ثم الرجم والبکر بالبکر جلد مائۃ وینفیان عاما۔ عبادہ بن صامت

حم م د ت ہ ق

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دین کا حکم) مجھ سے لو (دین کا حکم) مجھ سے حاصل کرو اللہ تعالے نے عورتوں کے واسطے ایک راہ نکال دی (اور وہ یہ ہے کہ) ثیب ثیب کے ساتھ زنا کرے تو سو سو کوڑے مارے جائیں پھر رجم (سنگسار) کیا جائے اور اگر بکر بکر کے ساتھ منھ کالا کرے (یعنی بدکاری کرے) تو سو سو کوڑے مارے جائیں (اور سال بھر کے لئے دونوں جلاوطن کئے جائیں (اہلحدیث اور محققین علما کا یہ مذہب ہے کہ زانی غیر محصن کو کوڑے مارنا اور جلاوطن کرنا چاہئے مگر اہل کوفہ کہتے ہیں کہ جلاوطن کرنا ضروری نہیں اور امام شافعی اور امام مالک کا قول یہ ہے کہ عورت جلاوطن نہ کی جائے اور اگر زانی یا زانیہ محصن (یعنی شادی شدہ) ہوں تو سو سو کوڑے مار کر رجم کئے جائیں اور اگر کوڑے نہ ماریں اور صرف رجم ہی کریں تو بھی درست ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز اسلمی وغیرہ کو کوڑے نہ مارے بلکہ محض سنگسار ہی کیا غرض کہ امام کو اختیار ہے خواہ دونوں کام کرے یا صرف رجم پر ہی اکتفا کرے۔ کاش کہ یہ قانون ہر اسلامی ریاست یا سلطنت میں جاری ہو جائے تو یقین ہے کہ ان میں زنا کا قلع وقمع مطلقاً ہو جائے اور اس قسم کے جرائم نام کو باقی نہ رہیں مگر افسوس ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین اور احکام اور دستور العمل کی کوئی پرواہ یا لحاظ مسلمانوں کو نہ رہا اور عقل سے قانون بنایا جس میں ہر قسم کی کمی اور کجی ہے اسی وجہ سے ملک میں بجائے تخفیف جرائم کے توفیر ہوگئی اور اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک خداوند وحدہ لاشریک اور اس کے سچے رسول کے قوانین جاری نہ ہوں گے یہی خرابیاں باقی رہیں گی)۔ عن ابی هریرة و زید بن خالد و شبل قالوا کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فجاء رجل فقال انشدك بالله الا قضیت بیننا بکتاب الله فقام خصمه وکان افقه منه فقال صدق اقض بیننا بکتاب الله وائذن لی حتی اقول قال قل قال ان ابنی کان عسیفا علی هذا وانه زنی بامرأته فاخبرت ان علی ابنی الرجم فافتدیت منه بمائة شاة وخادم فسألت رجالا من اهل العلم فاخبرونی ان علی ابنی جلد مائة وتغریب عام وان علی امرأة هذا الرجم فقال لاقضین بینکما بکتاب الله المائة شاة والخادم رد علیك وعلی ابنك جلد مائة وتغریب عام واغد یا انیس الی امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها۔ ابوہریرہ و زید بن خالد اور شبل

حم ع

صحیح حدیث اسی طرح ہے ... اللہ تعالے نے ان کے لیے راستہ نکال دیا ... (حاشیہ، دستی تحریر، جزوی طور پر ناخواندہ)

رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ ہمارا فیصلہ اللہ (جل جلالہ) کی کتاب سے کر دیں اس کا دشمن (فریق ثانی) کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا اور کہنے لگا کہ اس نے ٹھیک کہا آپ ہمارے درمیان اللہ (تبارک وتعالٰے) کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے اور مجھے اجازت مرحمت فرمائیے تاکہ میں (اس مقدمہ کا حال) بیان کروں آپ نے فرمایا اچھا کہو اس نے بیان کیا کہ میرا لڑکا (بیٹا) اس کے گھر مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا اور مجھے یہ خبر ملی کہ میرے بیٹے پر رجم ہے تو میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک غلام فدیہ میں دیں لیکن میں نے کئی علماء سے پوچھا انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک برس کی جلا وطنی اور اس شخص کی عورت کو سنگسار کرنا چاہیے آپ نے فرمایا میں تمھارے درمیان اللہ (جل شانہ) کی کتاب کے بموجب فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور غلام تو واپس لے لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال تک جلا وطن ہوگا اور اے انیس تو صبح کو اس شخص کی عورت کے پاس جا اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر (راوی نے کہا صبح ہی انیس اس کے پاس گئے) اس نے اقرار کیا پس وہ سنگسار کی گئی (چونکہ یہ عورت نکاح والی تھی اس لئے اس کو رجم کیا گیا اور لڑکا کنوارا تھا اس لئے اس کو کوڑے اور جلا وطنی کا حکم دیا گیا یہ حدیث مسند امام احمد حنبل اور صحاح میں موجود ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال عمر رضی اللہ عنہ لقد خشیت ان یطول بالناس زمان حتی یقول القائل انا لا نجد الرجم فی کتاب اللہ فیضلوا بترک فریضۃ انزلہا اللہ الا وان الرجم حق علی من زنی اذا احصن وقامت البینۃ او کان الحمل او الاعتراف الا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد رجم ورجمنا معہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ زیادہ زمانہ گذر جائے اور کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم اللہ (سبحانہ وتعالٰے) کی کتاب میں رجم (سنگسار کرنا) نہیں پاتے ہیں پھر وہ اس فرض کے ترک کرنے سے گمراہ ہو جائیں جس کو اللہ (جل جلالہ) نے اتارا آگاہ ہو کہ نکاح والے (محصن) زنا کرنے والے کو سنگسار کرنا حق ہے جب کہ گواہ قائم ہو یا (زانیہ) حاملہ ہو یا زنا کا اقرار کرے (اے لوگو) خبردار ہو بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ

عمرؓ

تہ ہائیک ہے (رجم کرنے میں)۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان رجلا من اسلم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعترف عندہ بالزنا ثم اعترف فاعرض عنہ ثم اعترف فاعرض عنہ حتی شہد علی نفسہ اربع مرات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابک جنون قال لا قال احصنت قال نعم قال فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجم بالمصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم حتی مات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرا ولم یصل علیہ۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد اسلمی (ماعز بن مالک) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زنا کرنے کا اقرار کیا پھر (دوسری بار) اس نے زنا کا اقرار کیا آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر اس نے (تیسری بار) زنا کا اقرار کیا پھر آپ نے اس سے منہ پھیرا یہاں تک کہ اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے جنون ہے اس نے عرض کیا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں آپ نے فرمایا کیا تو بیاہا ہوا ہے اس نے کہا جی ہاں راوی نے کہا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو وہ عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا اور جب اس پر زور سے پتھر پڑنے لگے تو بھاگا مگر پکڑا اور سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خوبی بیان فرمائی مگر اس پر نماز نہیں پڑھی (ماعز اسلمی مشہور صحابی ہیں شیطان کے بہکانے سے ان سے زنا ہو گیا مگر انھوں نے توبہ کی اور زنا کا اقرار کیا اور دنیا کی سزا قبول کی اور آخرت کے عذاب کو پسند نہ کیا اللہ ان سے راضی ہو نیچے کی حدیث میں ہے کہ وہ اب جنت کے نہروں میں غوطہ لگا رہے ہیں اس حدیث سے حنفیہ نے دلیل لی ہے کہ مقر بالزنا سے چار بار اقرار لینا چاہئے مگر شافعی مالک اور اہلحدیث یہ کہتے ہیں کہ زنا کا اقرار حد کے لئے ایک بار کرنا کافی ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گزرا کہ انس اس عورت کے پاس صبح کو جا اور اگر وہ اقرار کرے تو رجم کر اور اس میں یہ نہیں کہ چار مرتبہ اقرار کرے اور غامدیہ نے بھی ایک بار اقرار کیا تھا اس کو بھی آپ نے رجم کیا (صحیح مسلم) اور ماعز سے جو چار مرتبہ آپ نے اقرار لیا اس کی وجہ صرف تحقیق اور مضبوطی تھی)۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول جاء الاسلمی الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشہد علی نفسہ انہ اصاب امرأۃ حراما اربع مرات کل ذلک یعرض عنہ فاقبل علیہ فی الخامسۃ فقال انکتہا قال نعم قال حتی غاب ذلک منک فی ذلک منہا قال نعم قال کما یغیب المرود فی المکحلۃ والرشاء فی البئر قال نعم قال فہل تدری ما الزنی قال نعم اتیت منہا حراما

حم رخ مرت ص

ما یأتی الرجل من امرأته حلالا قال فما ترید بهذا القول قال ارید ان تطهرنی قال فامر به النبی صلی الله علیه وسلم فرجم فسمع النبی صلی الله علیه وسلم رجلین من اصحابه یقول احدهما لصاحبه انظر الی هذا الذی ستر الله علیه فلم تدعه نفسه حتی رجم رجم الکلب فسکت النبی صلی الله علیه وسلم عنهما ثم سار ساعة حتی مر بجیفة حمار شائل برجله فقال این فلان وفلان فقالا نحن ذان وقال السلمی ذین یا رسول الله قال انزلا فکلا من جیفة هذا الحمار فقالا یا نبی الله غفر الله لک ومن یاکل من هذا قال فما نلتما من عرض اخیکما انفا اشد من اکل المیتة والذی نفسی بیده انه لا لان لفی انهار الجنة ینغمس فیها۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ماعز بن مالک اسلمی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور چار مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے ایک عورت سے حرام طور پر جماع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف سے ہر بار منہ پھیر لیتے تھے پانچویں دفعہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا تو نے اس سے مجامعت کی ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس طرح کہ ایک عضو دوسرے عضو میں غائب ہو گیا (یعنی ذکر کا فرج میں دخول ہوا) اس نے کہا جی ہاں پھر آپ نے دریافت فرمایا اس طرح دخول ہوا جیسے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنویں میں جاتی ہے عرض کی جی ہاں آپ نے اس سے پھر پوچھا تم جانتے ہو زنا کس کو کہتے ہیں ماعز نے کہا میں نے اس عورت سے حرام طور پر وہ کام کیا ہے جو مرد اپنی عورت سے حلال طریقہ پر کرتا ہے آپ نے فرمایا اچھا اس قول سے تمہارا کیا مطلب ہے اس نے عرض کیا کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک کیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ رجم کئے گئے پھر آپ نے ماعز کے ساتھیوں میں سے دو کو (یہ) کہتے سنا اس شخص کو دیکھو اللہ (عزوجل) نے تو اس کا گناہ چھپا دیا تھا مگر اس کے دل نے اس کو نہ چھوڑا حتی کہ پتھروں سے ایسا مارا گیا جیسا کتا مارا جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی بات کا جواب نہ دیا (آپ چپ ہو رہے) پھر تھوڑی دیر چلے یہاں تک کہ ایک ایسے مرے ہوئے گدھے پر آپ کا گزر ہوا جس کا پاؤں (پھول جانے کے سبب سے) اٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا فلاں شخص اور فلاں شخص کہاں ہیں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم حاضر ہیں آپ نے فرمایا اترو اور اس مردہ گدھے کا

گوشت کھاؤ انھوں نے عرض کیا یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ نے آپ کے (اگلے پچھلے خفی جلی غرضکہ) سب گناہ معاف فرمادئے ہیں بھلا اس کا گوشت کون کھائیگا آپ نے فرمایا تم نے جو ابھی اپنے بھائی کی عیب جوئی کی ہے (اس) مردار کے کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ماعز اس وقت جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے (انھوں نے توبہ کی اور دنیا کا عذاب قبول کیا اللہ جل جلالہ نے اپنی رحمت سے ان کا قصور معاف فرمایا اب وہ جنت میں ہیں)۔ عن عمران بن حصين رضي الله عنه ان امرأة من جهينة اعترفت عند النبي صلى الله عليه وسلم بالزنى فقالت انا حبلى فدعا النبي صلى الله عليه وسلم وليها فقال احسن اليها فاذا وضعت فاخبرني ففعل فامر بها النبي صلى الله عليه وسلم فشكت عليها ثيابها ثم امر برجمها فرجمت ثم صلى عليها فقال عمر رضي الله عنه يا رسول الله رجمتها ثم تصلي عليها فقال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت افضل من ان جادت لله تعالى بنفسها۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زنا کا اقرار کیا اور بولی کہ میں حاملہ ہوں آپ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ اور جب جنے تو مجھے اطلاع دینا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اس کے کپڑے باندھے گئے پھر وہ رجم کی گئی اور آپ نے اس پر نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اول آپ نے اس کو سنگسار کیا پھر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ آپ نے فرمایا اس عورت نے ایسی توبہ کی تھی اگر وہ مدینہ کے ستر آدمیوں میں تقسیم کی جائے تو کافی ہو اور کیا اس سے بھی کوئی بات افضل ہوگی کہ اس نے اپنی جان کو اللہ تعالی کے واسطے صرف کر دیا (سبحان اللہ مبارک گناہ یہی ہے کہ اس کی وجہ سے بہبودی اور مغفرت ہو)۔ عن ابي عبد الرحمن السلمي قال خطبنا علي رضي الله عنه فقال يا ايها الناس اقيموا الحدود على ارقائكم من احصن منهم ومن لم يحصن كانت امة لرسول الله صلى الله عليه وسلم زنت فامرني ان اجلدها فاتيتها فاذا هي قريب عهد بنفاس فخشيت ان انا جلدتها ان تموت او قال اقتلها فلقيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال احسنت

ابو عبدالرحمن سلمی نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو خطبہ سنایا جس میں آپ نے یہ فرمایا کہ اے
لوگو اپنے بیاہے اور بن بیاہے لونڈیوں اور غلاموں پر حدیں جاری کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے مجھ کو اسے کوڑے مارنے کا حکم فرمایا جب میں اس کے پاس
(کوڑے مارنے) آیا تو معلوم ہوا کہ وہ حال ہی میں جنی تھی اس لئے میں ڈرا کہ اگر میں اس کو کوڑے ماردوں تو
وہ مرجائے گی یا یہ کہ میں اس کو مار ڈالوں گا (راوی کو شک ہے کہ ان دونوں لفظوں میں سے کونسا لفظ
کہا) لہذا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور آپ سے اس کا ذکر کردیا آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا! جو
نفاس میں حد جاری نہ کی اس سے معلوم ہوا کہ نفساء اور بیمار اور حاملہ کو بعد صحت اور وضع حمل کے حد جاری
کرنا چاہئے، عن ابی امامة بن سهل بن حنيف انه اخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم من الانصار انه اشتكى رجل منهم حتى اضوى فعاد جلدة على عظم فدخلت
عليه جارية لبعضهم فهش لها فوقع عليها فلما دخل عليه رجال من قومه يعودونه اخبرهم
بذلك وقال استفتوا لى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانى قد وقعت على جارية دخلت
على فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله ما رأينا باحد من
الناس من الضر مثل الذى هو به لو حملناه اليك لتفسخت عظامه ما هو الا جلد على عظم
فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بمائة شمراخ فيضربونه ضربة واحدة ۔ ابو امامہ بن
سہیل بن حنیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب انصار سے روایت کی ہے کہ ان میں
ایک شخص بیمار ہوا یہاں تک کہ ضعیف ہو کر ہڈی چمڑہ رہ گیا اس کے پاس کسی کی ایک لونڈی گئی جسکو دیکھکر
اس کا دل بھر آیا اور اس نے اس لونڈی سے صحبت کرلی اور جب اس کے قوم کے لوگ اسکی عیادت
کو آئے تو اس نے ان سے یہ حال بیان کردیا اور کہا کہ میرے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مسئلہ پوچھو کیونکہ میں نے ایک لونڈی سے جماع کیا جو میرے پاس آئی تھی ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تو کسی کو ایسا بیمار ہوتا تو ان
نہیں دیکھا جیسا وہ ہے اگر ہم اس کو آپ کے پاس لے آئیں تو اس کی ہڈیاں جدا ہو جائیں اس میں کچھ
حال نہیں ہے فقط ہڈیوں پر چمڑہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درخت کی سو ٹہنیاں لیکے
اس کو ایکبار ماردیں (یہ ایک مرتبہ کا مارنا سو ماروں کے قائم مقام ہوگا)۔ عن جابر رضی اللہ عنہ

حرمت ق

ان رجلا زنی فامر به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجلد الحد ثم اخبر انہ قد کان احصن فامر به فرجم۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے زنا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کو کوڑے مارے گئے پھر آپ کو اطلاع دی گئی کہ وہ نکاح والا ہے آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم فرمایا پس وہ سنگسار کیا گیا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قد زنیت فاعرض عنہ حتی قال ذلک اربع مرات فقال اذھبوا بہ فارجموہ فذھب فلما رجم وجد مس الحجارۃ فر یشتد فمر برجل معہ لحی بعیر فضربہ فقتلہ فذکروا فرارہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حین وجد مس الحجارۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھل ترکتموہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے میں نے زنا کیا ہے آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا یہانتک کہ انھوں نے یہ بات چار مرتبہ کہی پھر آپ نے فرمایا اچھا ان کو لیجاؤ اور سنگسار کرو وہ لے گئے اور جب ان کو رجم کیا گیا اور انھوں نے پتھروں کے لگنے کی تکلیف پائی تو دوڑتے ہوئے بھاگے اور ایک شخص کے پاس پہنچے جس کے پاس اونٹ کی ڈاڑھ کی دو ہڈیاں تھیں جن سے اس نے ان کو مارا اور مار ڈالا لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ جب ان کو پتھروں کی چوٹ لگی تو وہ بھاگے تھے آپ نے فرمایا پھر تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو تم حضرت لوط علیہ السلام کی امت کا کام (لونڈے بازی) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو (اس حدیث کو امام احمد ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اپنی اپنی سنن میں نکالا اور حافظ ابن حجر نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں ایک اور روایت میں ہے کہ دونوں کو سنگسار کرو مگر اسکا اسناد ضعیف ہے اہلحدیث کا مذہب ہے کہ دونوں کو قتل کیا جائے بشرطیکہ مفعول بہ کے ساتھ جبر نہ ہوا ہو)۔ عن ابی ھریرۃ وزید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الامۃ اذا زنت ولم تحصن فقال ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فبیعوھا ولو بضفیر قال ابن شھاب لا ادری بعد الثالثۃ او الرابعۃ والضفیر الحبل۔

حکم دیت سرقہ

عقوبت ام ورقہ

ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
کہ جب کوئی ان بیاہی لونڈی زنا کرے (تو کیا کیا جائے) آپ نے فرمایا اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے
مارو اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے مارو اگر پھر زنا کرے تو پھر بھی کوڑے مارو اور اگر پھر زنا کرے تو اسکو
بیچ ڈالو اگرچہ بال کی رسی کے بدلہ ہی بیچو۔ امام زہری نے کہا میں نہیں جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی مرتبہ کے
بعد آپ نے (ایسی لونڈی کو) بیچنے کا حکم فرمایا اور ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجم یھودیا و یھودیۃ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کیا۔ عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ
ان امرأۃ وقع علیہا رجل فی سواد الصبح وھی تعمد الی المسجد عن کرہ قال ابن یحیی فتکابدہ
علی نفسہا فاستعانت برجل مر علیہا و فر صاحبہا ثم مر علیہا قوم ذوو عدد فاستعانت بھم
فادرکوا الذی استعانت بہ وسبقھم الاخر فذھب فجاؤا بہ یقودونہ الیہا فقال انما انا الذی
اعنتک وقد ذھب الآخر فاتوا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ انہ وقع علیہا وخبرہ
القوم انھم ادرکوہ یشتد فقال انما کنت اعینہا علی صاحبہا فادرکنی ھؤلاء فاخذونی فقالت
کذب ھو الذی وقع علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا بہ فارجموہ قال
فقام رجل من الناس فقال لا ترجموہ وارجمونی انا الذی فعلت بھا الفعل فاعترف فاجتمع
ثلاثۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی وقع علیہا والذی اعانہا والمرأۃ فقال
صلی اللہ علیہ وسلم اما انت فقد غفر اللہ لک وقال للذی اعانہا قولا حسنا قال عمر
رضی اللہ عنہ ارجم الذی اعترف بالزنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انہ قد
تاب الی اللہ فقال ابن عمیر زاد فیہا لو تابھا اھل المدینۃ او اھل یثرب لقبل منھم۔ وائل بن
حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت صبح کی تاریکی میں مسجد جا رہی تھی کہ ایک آدمی نے اس
سے زبردستی صحبت کر لی جس سے اس عورت کو رنج ہوا اس لئے اس نے (یعنی عورت نے) ایک (دوسرے)
آدمی سے مدد چاہی جو اس کے پاس سے گزر رہا تھا تو زنا کرنے والا بھاگ گیا پھر اس عورت پر کتنے
لوگوں کا گزر ہوا جن سے وہ مدد کی طالب ہوئی انھوں نے اس شخص کو پا لیا جس نے عورت کی اعانت
کی تھی اور دوسرا (زنا کرنے والا) ان سے آگے بڑھ گیا اور چلا گیا خیر وہ لوگ اس کو عورت کے پاس

حم شد ت س ق

حم د ت س

گھسیٹتے ہوئے لائے اس نے کہا نہیں تو وہ شخص ہوں جس نے تیری مدد کی تھی اور اصلی شخص تو چلا گیا ہے وہ لوگ اسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے عورت نے آپ سے کہا کہ یہی شخص ہے جس نے مجھ سے جبر کیا اور لوگوں نے بھی آپ کو خبر دی کہ انہوں نے بھی اس کو دوڑتے ہوئے پایا پھر اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے تو اس عورت کی اعانت اس سے صحبت کرنے والے کے خلاف کی مگر ان لوگوں نے مجھ ہی کو (الٹا) پکڑ لیا (یہ سنکر) عورت نے کہا کہ (اس نے) جھوٹ کہا اسی نے تو مجھ سے منہ کالا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لیجاؤ اور سنگسار کرو راوی نے کہا (یہ حکم سنکر) آدمیوں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اس کو رجم نہ کرو بلکہ مجھ کو رجم کرو میں نے ہی اس عورت سے فعل (بد) کیا ہے پس اس نے (زنا کا) اقرار کیا اس طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تین اشخاص جمع ہوئے ایک وہ شخص جس نے زنا کیا تھا دوسرا وہ جس نے عورت کی مدد کی تیسری عورت آپ نے عورت سے کہا کہ اللہ نے تجھ کو بخشدیا (اس لئے کہ تو مجبور تھی) اور جس آدمی نے عورت کی مدد کی تھی آپ نے اس سے کچھ بہتر قول فرمائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا میں اس آدمی کو سنگسار کروں جس نے زنا کا اعتراف کیا آپ نے فرمایا نہیں اس نے تو اللہ کی طرف رجوع کیا ابن عمیر نے اس میں اتنا زیادہ کیا اس نے ایسی توبہ کی اگر ایسی توبہ کل مدینہ یا یثرب والے کریں تو ان کی توبہ قبول کیجائے (ظاہر حدیث سے نکلتا ہے کہ آپ نے اس آدمی کو رجم نہیں کیا مگر ترمذی میں ہے "آپ نے اس شخص کو فرمایا جس نے زنا کیا تھا کہ اسکو پتھر مارو اور فرمایا بیشک اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ویسی توبہ تمام شہر والے کریں تو ان سے قبول کیجائے" اور یہی صحیح اور ٹھیک ہے جیسا کہ ان احادیث سے معلوم ہوا جو اس سے پہلے گزریں یعنی معترف بالزنا کو رجم کیا جائے)۔

چوری میں (ہاتھ) کاٹنے کا بیان

عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقطع في ربع دينار ح

فصاعداً۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں (چور کا ہاتھ) کاٹتے تھے (یعنی اسقدر مال قیمتی اگر چور چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس سے کم میں نہیں)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجن قیمتہ ثلاثۃ دراھم۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی ڈھال کی (چوری) میں (چور کا ہاتھ) کاٹا جس کی قیمت ۳ درم تھی (اس زمانہ میں ربع دینار تین درم کے مساوی تھا اور جمہور علمائے سلف وخلف اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ چوری کا نصاب ربع دینار یعنی تین درم ہیں اور ان کی دلیل یہی احادیث صحیحہ ہیں جو موطا امام مالک مسند امام احمد حنبل بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ میں موجود ہیں اور امام ابوحنیفہ نے ان صحیح احادیث کو چھوڑ کر ضعیف اور متروک روایات کو اختیار کیا ہے جن میں یہ ہے کہ چوری کا نصاب دس درم ہیں)۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر ولا کثر۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھل اور کھجور کے گابھے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (گابھ وہ ہے جو اندر سے سفید سفید نکلتا ہے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور اہلحدیث کا بھی یہی مذہب ہے کہ میوہ پھل اور کھجور کے گابھے میں قطع نہیں ہے جب تک یہ چیزیں محفوظ مقام میں سوکھنے کے لئے نہ رکھی جائیں مگر شرط یہ ہے کہ چور اس میوے کو صرف کھائے گود میں بھر کر نہ لیجائے اگر ایسا کریگا تو دوگنی قیمت لگ جائے گی اور سزا تھوڑی سی مار بھی پڑیگی)۔ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ان رجلا من مزینۃ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تری فی حریسۃ الجبل قال ھی ومثلھا والنکال ولیس فی شئی من الماشیۃ قطع الا فی ما آواہ المراح فبلغ ثمن المجن ففیہ قطع الید وما لم یبلغ ثمن المجن ففیہ غرامۃ مثلیہ وجلدات نکالا قال یا رسول اللہ کیف تری فی ثمر المعلق فقال ھو ومثلہ معہ والنکال ولیس فی شئی من الثمر قطع الا فیما آواہ الجرین فما اخذ من الجرین فبلغ ثمن المجن ففیہ القطع وما لم یبلغ ثمن المجن ففیہ غرامۃ مثلیہ وجلدات نکالا۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی قبیلہ مزینہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان جانوروں کے نسبت کیا فرماتے ہیں جو پہاڑ پر چرتے ہوں آپ نے فرمایا (جو ایسا جانور چوری کرے) وہ جانور پھیرے

اور اس کے مثل ایک جانور دے اور سزا الگ پائے اور جانور کے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر جو منڈے (جہاں رات کو جانور بند کئے جاتے ہیں) کے اندر ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو ڈھال کی قیمت سے کم ہو تو ویسے دو جانور دے اور سزا کے کوڑے کھائے اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو میوہ درخت پر لٹکا ہو (اس کے نسبت کیا ارشاد ہے) آپ نے فرمایا اسی قدر میوہ ادا کرے اور دوبھی پھیرے اور سزا پائے اور پھل کے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر جو جرین (کھریان) میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اگر اس کو کوئی اتنا چرائے کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جائے تو ہاتھ کاٹا جائے اور اگر کم چرائے تو دونا تاوان دے اور سزا کے کوڑے کھائے)۔ عن صفوان بن امية رضي الله عنه قال كنت نائما في المسجد وقال هرون بعا الساً في المسجد على خميصة ثمن ثلاثين درهما فجاء رجل فاختلسها مني فاخذ الرجل فاتي به رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر به ليقطع فاتيته فقلت اتقطعه من اجل ثلاثين درهما انا ابيعه وانسيه ثمنها قال فهلا كان هذا قبل ان تأتيني به ۔ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مسجد میں ایک چادر پر سو رہا تھا (ہارون نے کہا میں چادر پر مسجد میں بیٹھا تھا) جس کی قیمت تیس درم تھی ایک آدمی آیا اور چادر اچک لے گیا پھر وہ پکڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا میں آپ کے پاس آیا اور کہا تیس درم کیلئے آپ اس کا ہاتھ کاٹتے ہیں میں چادر کو اس کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہوں اور قیمت اس پر ادھار کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا پھر میرے پاس لانے سے پہلے تو نے ایسا کیوں نہیں کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد جنگل میں کوئی مال کا محافظ ہو تو وہ محرز ہے اس کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ قطع کے واسطے حرز (مال کا محفوظ ہونا) ضروری ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حرز کا مشروط ہونا ضروری نہیں ان میں سے ہیں امام احمد اور اسحٰق اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جب چور حاکم تک پہنچ جائے تو پھر اس کی سفارش کرنا نہیں چاہئے)۔

باب حد في الشارب

شرابی کی حد کا بیان

حم خ م د ت س

عن انس رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل قد شرب الخمر قال فضربہ بجریدتین معلہ نحوا من اربعین ثم صنع ابوبکر رضی اللہ عنہ مثل ذلک فلما کان عمر رضی اللہ عنہ استشار الناس فقال عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اخف الحد ثمانین۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اس کو کھجور کی دو چھڑیوں سے (جو آپ کے پاس تھیں) تقریباً چالیس ضرب کے مارا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی (اپنی خلافت میں) ایسا ہی کیا لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے لوگوں سے مشورہ لیا عبد الرحمن بن عوف نے کہا سب حدوں سے ہلکی حد اسی کوڑے ہیں (کسی حکمت محکمہ کی وجہ سے قرآن شریف میں شراب کی حد میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں فرمایا اور عالیجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی یقینی حد ثابت نہ تھی سوائے اس کے کہ چالیس چھڑی یا کبھی اس کے قریب جوتی کوڑے مارنے پر آپ نے اکتفا فرمایا جو اس بارے میں مقرر شدہ اطمینان بخش حد نہ تھی اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجتہاد کی ضرورت ہوئی اور انھوں نے اس کی حد اسی کوڑے مقرر کردی)۔

س

عن انس رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل قد شرب الخمر فضربہ بجریدتین اربعین وصنع ذلک ابوبکر رضی اللہ عنہ فلما کان عمر رضی اللہ عنہ استشار الناس فقال لہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اخف الحد ثمانین ففعلہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اس کو کھجور کی دو چھڑیوں سے چالیس ضرب لگائیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی (اپنی خلافت میں) اسی طرح کیا لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو لوگوں سے اس بارہ میں مشورہ لیا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ سب حدوں سے ہلکی حد اسی کوڑے ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا (یعنی شرابی کی حد اسی کوڑے مقرر کردی)۔

حم د ن ق

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سکر فاجلدوہ ثلاث مرات ثم قال فی الرابعۃ فاضربوا عنقہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب کوئی متوالا ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو یہ آپ نے تین بار فرمایا پھر چوتھی دفعہ میں یہ فرمایا تو اس کی گردن مار دو (یہ حدیث صحیح ہے لیکن باتفاق ائمہ اربعہ واہلحدیث نیچے کی حدیث سے منسوخ ہے) عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلٰثۃ النفس بالنفس والثیب الزانی والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کا خون کرنا حلال نہیں ہے جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا سچا معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں (یعنی توحید اور رسالت کا ماننے والا ہو) مگر تین باتوں میں ایک بات کی وجہ سے یا تو قصاص میں یعنی جان کے عوض یا ثیب ہو کر زنا کرے یا جو اپنا دین چھوڑ دے اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے (یعنی سوا ایسے تین اشخاص کے اور کسی مسلمان کا قتل کرنا حرام ہے کاش کہ دنیا کی جسقدر اسلامی سلطنتیں ہیں ان سب میں یہ شرعی حدود قائم ہوتے تو ان سنگین جرائم کا اسلامی ممالک میں کسی کو نام تک معلوم نہ ہوتا کیونکہ جب مجرم کو معلوم ہوتا کہ اگر میں کسی کو قتل کروں گا تو خود بھی قتل کیا جاؤں گا تو وہ ہرگز کسی کو مارنے کا خیال تک دل میں نہ لاتا اور جب ایسا ہوتا اور یقیناً ہوتا تو اللہ تعالٰی کا یہ ارشاد کیا سچا اور چسپاں ہوتا ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولی الالباب اور جب یہ معلوم ہوتا کہ زنا کرنے کی سزا سو کوڑے یا رجم ہوگی تو کوئی زنا نہ کرتا یا اگر شراب پیوں گا تو کوڑے جوتی مارے جائیں گی اور اگر چوری کروں گا تو ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن چونکہ ان شرعی تعزیرات کو اسلامی ریاستوں میں جاری نہیں کیا گیا ہے بلکہ نصاریٰ یا غیر مذہب والوں کے قوانین اسلامی ممالک میں جاری وساری ہیں اس وجہ سے ہمیشہ جرائم ترقی کناں ہیں اور مجرمین کی کثرت ہے اور یاد رکھنا چاہیے کہ جب تک اسلامی حدیں قائم نہ ہونگی جرائم میں تخفیف ہونا ممکن نہیں۔

عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يوم النحر فقال اى يوم هذا قلنا الله ورسوله اعلم قال فسكت حتى ظننا انه سيسميه
بغير اسمه ثم قال اليس يوم النحر قلنا بلى قال فاى شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم قال فسكت
حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه ثم قال اليس ذا الحجة قلنا بلى قال اى بلد هذا قلنا
الله ورسوله اعلم قال فسكت حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه ثم قال اليست
بالبلدة قلنا بلى قال فان الله حرم عليكم دماءكم واموالكم كحرمة يومكم هذا فى شهركم
هذا فى بلدكم هذا الى يوم تلقون ربكم الا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد ليبلغ
الشاهد الغائب فرب مبلغ اوعى من سامع الا لا ترجعن بعدى كفارا يضرب بعضكم
رقاب بعض - ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نحر کے
دن خطبہ سنایا تو آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ
علیہ وسلم) زیادہ جانتا ہے راوی نے کہا پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک ہم نے گمان کیا کہ آپ اسکا
نام کچھ اور رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ نحر کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کیا بیشک ہے آپ نے
فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ (تبارک وتعالےٰ) اور اس کا رسول (صلی اللہ
علیہ وسلم) زیادہ جاننے والا ہے راوی نے کہا آپ چپ ہو رہے یہاں تک ہم نے گمان کیا کہ آپ اسکے
نام کے سوا کوئی اور نام اس کا رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا ذیحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا (جی)
ہاں بیشک ذیحجہ ہے آپ نے فرمایا یہ کون شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ (سبحانہ وتعالےٰ) اور اسکا
رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ جانتا ہے راوی نے کہا آپ نے سکوت فرمایا حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ
اس کا نام اس کے بغیر نام کے ساتھ رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ بلدہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا مقرر بلدہ ہے
آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمھارے خون اور تمھارے مال تم پر اسی طرح قیامت تک حرام کر دئے
ہیں جیسے یہ دن اس مہینہ میں اس شہر میں حرام ہے خبردار ہو آیا میں نے پہنچا دیا؟ انھوں نے عرض کیا
جی ہاں پہنچا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا پس حاضر کو چاہیے کہ غائب
کو پہنچا دے کیونکہ بعض پہنچائے گئے سننے والے سے زیادہ یاد رکھتے ہیں خبردار میری (وفات کے)
بعد کفار ہو کر مت پھر جانا کہ تمھارا بعض بعض کی گردن مارے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک دوسرے
مسلمان کا مال وجان آپس میں حرام ہے یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو نہ مار ڈالے اور نہ اسکا مال

لیے)۔ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من قتل قتیلا من اہل الذمۃ لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحہا لتوجد من مسیرۃ
اربعین خریفا۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص کسی ذمی کو مار ڈالے (جس کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ دی ہو) تو وہ
جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور اس کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے (یعنی بہشت سے اسقدر
دور رہے گا کہ اس کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی بہشت میں جانا تو درکنار رہا)۔ عن ابی بکرۃ
رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل معاہدا فی غیر کنہہ حرم
اللہ علیہ الجنۃ ان یجد ریحہا۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص ذمی کافر کو (جس کو دار الاسلام میں امان دی گئی ہو) بلا وجہ یا غیر وقت میں قتل کرے گا
تو اللہ تعالےٰ اس کو بہشت کی خوشبو تک سونگھنا حرام کرے گا۔ عن ابی امامۃ بن سہل قال کنت
مع عثمان رضی اللہ عنہ وھو محصور فی الدار وکان فی الدار مدخل کان من دخلہ سمع
کلام من علی البلاط فدخل عثمان رضی اللہ عنہ ذلک المدخل فخرج وھو متغیر لونہ فقال انہم
لیتوعدونی بالقتل آنفا قلنا یکفیکھم اللہ یا امیر المومنین قال ولم یقتلوننی سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلاث رجل کفر بعد اسلامہ او زنی
بعد احصانہ او قتل نفسا فواللہ ما زنیت فی جاہلیۃ ولا اسلام قط ولا احببت ان لی بدینی
بدلا منذ ھدانی اللہ لہ ولا قتلت نفسا فبم یقتلوننی۔ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ جب
عثمان رضی اللہ عنہ (دشمنوں سے) اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا اور ان کے
گھر میں ایک ایسا حجرہ تھا کہ جو شخص اس میں داخل ہوتا اس کو اس آدمی کی بات سنائی دیتی جو بلاط پر ہوتا
حضرت عثمانؓ اس حجرہ کے بیچ داخل ہوئے اور پھر نکل گئے اور ان کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا تھا اور وہ کہہ
رہے تھے کہ البتہ وہ لوگ مجھ کو اب قتل کرنے کی دھمکی دیتے ہیں ہم نے کہا اے امیر المومنین اللہ تعالےٰ آپ کو
ان کے شر سے محفوظ رکھے گا پھر انھوں نے کہا وہ مجھ کو کس وجہ سے قتل کریں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا مسلمان شخص کی خونریزی حلال نہیں ہوتی مگر تین باتوں میں سے ایک کے سبب (حلال
ہوجاتی ہے) (پہلا وہ) شخص جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے (یعنی مرتد کو قتل کرنا چاہیے) (دوسرا وہ)

جو نکاح کے بعد زنا کرے (ثیب زانی کو رجم کرنا چاہئے) (تیسرا وہ) جو کسی کو قتل کرے سو اللہ کی قسم میں نے نہ زمانہ جاہلیت (حالت کفر) میں نہ اسلام میں کبھی زنا کیا اور نہ میں نے یہ بات (کبھی) پسند کی کہ میں اپنے (سچے) دین (اسلام) کو بدل لوں جب سے کہ اللہ (جل جلالہٗ) نے مجھ کو (دین) اسلام کی ہدایت کی اور نہ میں نے کسی کو مار ڈالا (پس جب میں نے ان تین باتوں میں سے کوئی کام نہیں کیا جن میں سے کسی ایک کے بھی ارتکاب کے سبب سے آدمی قتل کیا جاتا ہے) تو وہ مجھ کو کس لئے قتل کریں گے۔ عن انس بن مالك رضی الله عنه ان يهوديا رضخ راس جارية بحجر ثم اخذ اوضاحا كان عليها فوجدا وها وبها رمق فطافوا بها اهذا اهو اهذا اهو حتى دلت على اليهودی فاخذ وه فاعترف فامر به النبي صلی الله علیه وسلم فرضخ راسه بالحجارة۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر پتھر سے کچلکر اس کا چاندی کا زیور لے لیا پھر لوگوں نے اس لڑکی کو پایا اس لڑکی میں ذراسی جان باقی تھی لوگ اسے لئے لئے پھرے (اور اس سے پوچھتے تھے کہ) کیا یہی وہ شخص ہے کیا یہی وہ آدمی ہے (جس نے تجھ کو مارا ہے) یہاں تک کہ اس لڑکی نے ایک یہودی کو بتایا لوگوں نے اسے پکڑ لیا اس نے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کا سر پتھروں سے کچلا گیا۔ عن انس بن مالك رضي الله عنه ان يهوديا رض راس جارية بين حجرين فقيل لها من فعل بك هذا فلان ام فلان حتى سمي اليهودی فاومات براسها فاتی به النبي صلی الله علیه وسلم فاعترف به فامر به النبي صلی الله علیه وسلم فرض راسه بالحجارة۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک چھوکری کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا تو اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کام کس نے کیا کیا فلاں شخص نے کیا فلاں شخص نے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ کیا یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا گیا اس نے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اسکا سر پتھروں سے کچلا گیا۔ عن شداد بن اوس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم قتل کرو اچھی طرح قتل کیا کرو (یعنی اگر خون کے بدلہ خون کرو تو جلدی فراغت کرو ترسا ترسا کر مت مارو) اور جب (کسی جانور کو) ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو (یعنی چھری خوب تیز کر لیا کرو اور حلال کرنے والے جانور کو راحت پہنچاؤ)۔ عن عبدالله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

حم س

حم ع

حم د ت حب ق

حم و ق

ان اعف الناس قتلۃ اھل الایمان ۔ عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ اور پاک قتل کرنے والے ایمان والے ہیں (کیونکہ اہل ایمان ناحق قتل نہیں کرتے بلکہ واجبی طور سے حق پر قتل کرتے ہیں جیسے جہاد۔ حد۔ قصاص)۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بالاقتصاص من السن وقال کتاب اللہ القصاص۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص (بدلہ لینے کا حکم صادر فرمایا اور فرمایا کہ اللہ کی کتاب (دانت میں) قصاص کا حکم کرتی ہے (چنانچہ قرآن مجید میں ہے وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن یعنی ہم نے اس کتاب میں لکھ دیا ہے کہ ان پر جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی کسی کا دانت توڑے تو اس کے بدلے اس کا بھی دانت توڑا جائے گا لیکن اگر وہ دیت لینے پر راضی ہو جائے تو دیت دی جائے گی اور دیت کا حال پہلے گذر چکا کہ دانت میں کیا دیت ہے)۔ عن زاذان قال کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ عنہما فدعا بغلام لہ فاعتقہ ثم قال مالی من اجرہ ما یزن ھذا او ما یساوی ھذا واخذ شیئا من الارض بیدہ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ضرب عبدا لہ حدا لم یاتہ او لطمہ فان کفارتہ ان یعتقہ۔ زاذان سے مروی ہے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے اپنے غلام کو بلایا اور آزاد کر دیا پھر یہ فرمایا کہ مجھ کو اس کے آزاد کرنے میں کوئی ثواب نہیں ہے اور آپ نے اپنے ہاتھ میں زمین سے کچھ مٹی اوٹھائی (اور کہا) یہ (یعنی غلام کا آزاد کرنا) بقدر وزن نہیں ہے یا یہ اس کے برابر نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو شخص اپنے غلام کو حد لگائے جس کا وہ مرتکب نہیں ہوا یا اس کو طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسکو آزاد کر دے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من بدل دینہ فاقتلوہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے (یعنی اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کرے) اس کو قتل کرو۔ عن ابی فراس قال خطبنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال الا انی لم ابعث عمالی علیکم لیضربوا ابشارکم ولا لیاخذوا من اموالکم ولکنی انما ابعثھم لیعلموکم دینکم وسنتکم فمن فعل بہ غیر ذلک فلیرفعہ

ع

حم م

تحریج دستحس ق

د س

الی فوالذی نفس عمر بیدہ لاقصنہ منہ فقام عمرو بن العاص فقال یا امیر المومنین ان کان رجل من المسلمین علی رعیتہ فادب بعض رعیتہ لتقصنہ منہ قال عمر رضی اللہ عنہ انالاقصہ و قدرائیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقص عن نفسہ والذی نفس عمر بیدہ لاقصنہ منہ۔

ابو فراس سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا میں نے اپنے عاملوں کو اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ تمھارے جسموں کو ماریں یا تمھارے مال لے لیں لیکن میں نے ان کو اسواسطے بھیجا ہے کہ وہ تم کو تمھارے دین (کی باتیں) اور سنت سکھائیں اور اگر کوئی ایسا کرے تو میرے پاس مرافعہ (اپیل) کرنا میں اس سے اللہ کی قسم اس کا ضرور بدلہ لوں گا (یہ سن کر) عمرو بن العاص کھڑے ہوئے اور بولے اے امیر المومنین اگر کوئی مسلمان عامل اپنی رعیت کو کچھ سزا دے تو کیا آپ اس کا بدلہ اس سے لیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) کہا ہاں میں اس سے بدلہ لوں گا کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے اپنی ذات سے قصاص دلایا قسم اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے میں اس سے ضرور بدلہ لوں گا (اگر اس نے بلا قصور اور خلاف شرع کسی کو صدمہ پہنچایا ہوگا)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا جھم بن حذیفۃ مصدقا فلاجہ رجل فی صدقتہ فضربہ ابو جھم فشجہ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا القود یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکم کذا وکذا فلم یرضوا قال فلکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال فلکم کذا وکذا فرضوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی خاطب علی الناس و مخبرھم برضاکم قالوا نعم فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ھؤلاء اللیثیین اتونی یریدون القود فعرضت علیہم کذا وکذا فرضوا ارضیتم قالوا لا فھم المھاجرون بھم فامرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفوا فکفوا ثم دعاھم فزادھم وقال ارضیتم قالوا نعم قال فانی خاطب علی الناس ومخبرھم برضاکم قالوا نعم فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارضیتم قالوا نعم۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جھم بن حذیفہ کو مصدق (زکوۃ کا وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا ان سے ایک آدمی نے اپنے زکوۃ کے باب میں جھگڑا کیا ابو جھم نے اس کو مارا تو اس کا سر پھوٹ گیا اور اس کے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم قصاص چاہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسقدر

ح م د س ق

اسقدر مال قبول کرلو وہ راضی نہیں ہوئے آپ نے (دوبارہ) فرمایا اچھا اتنا اتنا مال لو پھر بھی وہ راضی نہیں ہوئے آپ نے (سہ بارہ) فرمایا اچھا اتنا اتنا مال لو تب وہ راضی ہوگئے آپ نے فرمایا میں لوگوں کو خطبہ سناؤں اور تمھاری رضامندی کی ان کو اطلاع کردوں انھوں نے کہا بہت اچھا پھر آپ نے خطبہ سنایا اور (خطبہ میں) فرمایا یہ لیث کے لوگ میرے پاس آئے اور قصاص چاہتے تھے میں نے کہا اتنا اتنا مال لیلو وہ راضی ہوگئے کیا تم راضی ہو؟ انھوں نے کہا ہم راضی نہیں ہیں (اس وقت اپنے اقرار سے اس خیال سے پھر گئے کہ آپ زیادہ دیں گے) اس پر مہاجرین نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خاموش رہنے کا حکم فرمایا وہ خاموش رہے پھر آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور کچھ زیادہ دینے کا اقرار کیا اور فرمایا کیا (اب) تم راضی ہو وہ بولے جی ہاں آپ نے فرمایا میں لوگوں کو خطبہ سناؤں اور ان کو تمھارے راضی ہونے کی خبر کردوں انھوں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے خطبہ سنایا اور کہا کیا تم راضی ہو انھوں نے کہا جی ہاں۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان نفرا من عکل او عرینۃ تکلموا بالاسلام فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبروہ انھم اھل ضرع ولم یکونوا اھل ریف وشکوا حمی المدینۃ فامر لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذود وامر براع وامرھم ان یخرجوا فیشربوا من البانھا وابوالھا فانطلقوا بناحیۃ الحرۃ فکفروا بعد اسلامھم وقتلوا راعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وساقوا الذود فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبعث الطلب فی آثارھم فاتی بھم فسمر اعینھم وقطع ایدیھم وارجلھم وترکوا بناحیۃ الحرۃ یقضمون حجارتھا حتی ماتوا قال قتادۃ فبلغنا ان ھذہ الآیۃ نزلت فیھم انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی کہ وہ تھن والے تھے (یعنی جانور رکھتے تھے جن کا وہ دودھ پیتے تھے) اور زمین والے (کھیتی والے) نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ (منورہ) کے بخار کی شکایت کی (جس کی وجہ سے ان کے رنگ زرد ہوگئے اور پیٹ پھول گئے تھے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کئی (دودھ والی) اونٹنیاں دیں اور اپنے چرواہے کے ساتھ (باہر) جانے (اور ہوا کھانے) اور اونٹنیوں کے دودھ اور موت پینے کا حکم فرمایا لہذا وہ حرہ (پتھریلی زمین جو مدینہ منورہ کے قریب ہے) کو چلے گئے اور وہاں

پہنچکر اسلام سے پھر گئے (مرتد ہوگئے) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹنیوں کو لے بھاگے
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے تلاش کرنے والے سواروں کو ان کے پیچھے بھیجا
وہ گرفتار ہوکر آئے ان کی آنکھیں گرم سلائی سے اندھی کی گئیں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کو
حرہ (پتھریلی زمین) کے گوشہ میں چھوڑ دیا گیا جس کے پتھروں کو وہ چباتے چباتے مرگئے قتادہ نے کہا کہ ہم کو
خبر ملی کہ یہ آیۃ انما جزآء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الخ (یعنی ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے
رسولؐ سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے پھرتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا پھانسی پر چڑھائے
جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے یعنی داہنے بائیں کاٹے جائیں یا جلاوطن یا (قید) کئے جائیں
انھیں (بدمعاشوں مفسدوں اور مرتدوں) کے باب میں نازل ہوئی (نسائی کی ایک روایت میں ہے
کہ عبدالملک نے انسؓ سے یہ حدیث بیان کرتے وقت پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
یہ سزا قصور کے بدلہ میں دی یا کفر کی وجہ سے انھوں نے کہا کفر کے سبب سے)۔ عن انس رضی اللہ
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما سمر اعینہم لانہم سمروا اعین الرعاۃ ۔ انس

م ت س

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھیں گرم سلائی سے اندھی کیں اس لئے
کہ انھوں نے بھی چرواہوں کی آنکھیں گرم سلائی سے اندھی کی تھیں (جیسا کیا ویسا بھرا بلکہ نیکی کا بدلہ بدی
سے کیا کیونکہ آپ نے ان کو اونٹ دئے کہ مزہ سے دودھ پیو چرواہے ساتھ کئے کہ جاؤ جنگل کی سیر کرو مگر
انھوں نے اس احسان کا یہ بدلہ کیا راعی کو قتل کیا اور اس کی آنکھیں گرم سلائی سے اندھی کیں اونٹ بھگا
لیگئے جس کے بدلہ میں ان کو جو سزا دی گئی وہ بہت ٹھیک اور مناسب تھی کیونکہ اسلام سے پھرے جسکی
وجہ سے وہ واجب القتل تھے چرواہے کو مار ڈالا جس کے بدلہ میں ان کا قتل کرنا فرض تھا اونٹ چوری کے
لے بھاگے جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں کا کاٹنا ضروری تھا انھوں نے چرواہوں کی آنکھیں گرم سلائیوں
سے اندھی کیں اس لئے لابدی تھا کہ ان کی آنکھیں بھی اسی طرح اندھی کی جائیں اور اگر ان کے ساتھ
ایسا سلوک کیا گیا تو کوئی زیادتی یا سختی ان کے حق میں نہیں ہوئی)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

م ر خ م د س

ان رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امراتی ولدت غلاما اسود قال
ھل لک من ابل قال نعم قال فما الوانھا قال حمرۃ قال ھل فیھا من اورق قال ان فیھا لورقا
قال فانی اتاھا ذلک قال عسی ان یکون نزعہ عرق قال وھذا عسی ان یکون نزعہ عرق

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا کہ میری عورت نے ایک سیاہ رنگ کا لڑکا جنا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں (ہیں) آپ نے پوچھا ان اونٹوں کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا سرخ ہے آپ نے پھر اس سے پوچھا کہ کیا ان میں کوئی اونٹ گندمی رنگ کا بھی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں ہے آپ نے فرمایا (اچھا یہ تو بتاؤ کہ) پھر یہ گندمی رنگ کا اونٹ کہاں سے آیا وہ بولا شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا آپ نے فرمایا شاید تیرے لڑکے کا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ لیا ہو (یعنی اسوقت کسی رگ میں سے جس میں سے سوداویت زیادہ تھی نطفہ میں سودا زیادہ مل گیا اور اس کے سبب سے لڑکا کالا ہوا تو ایسے اختلاف سے دل میں شبہ کرنا بے کار ہے)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال ابوالقاسم نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم من قذف مملوکا وکان ظالما اقیم علیہ الحد یوم القیامۃ الا ان یکون کما قال۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوالقاسم نبی توبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے اور ایسا کرنے میں ظلم کرے تو اس کو قیامت کے روز (زنا) کی حد لگائی جائے گی اور وہ ویسا ہو جائے گا جیسا کہ اس نے (دوسرے کو) کہا تھا۔ عن ابی بردۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ تعالیٰ۔ ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کسی تعزیر میں جو حد سے کم ہو) دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں مگر ان حدوں میں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رجلا من بنی بکر بن لیث اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقر انہ زنی بامرأۃ اربع مرات فجلدہ مائۃ وکان بکرا ثم سالہ البینۃ علی المرأۃ فقالت المرأۃ کذب واللہ یا رسول اللہ فجلدہ حد الفریۃ ثمانین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی بنی بکر بن لیث میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے کا چار بار اقرار کیا آپ نے اسکو سو کوڑے مارے (کیونکہ) وہ کنوارا تھا پھر اس سے عورت پر گواہی طلب کی عورت بولی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی قسم یہ شخص جھوٹا ہے تو اس شخص پر حد قذف کے اسی کوڑے مارے گئے (یعنی اس آدمی نے اس عورت پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا اور اپنے اوپر حد قبول کی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ طلب کئے اور چونکہ وہ گواہ نہ لاسکا اس لئے اس پر قذف کی حد صادر ہوئی تا کہ آئندہ

حم رغ حم دت س

حم ع

حم د س

لوگ ایسا نہ کریں)۔

باب ما جاء فی الاشربۃ

شرابوں کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال خطبنا عمر رضی اللہ عنہ علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر وقال اما بعد فان الخمر نزل تحریمها یوم نزل وهی من خمسة من العنب والتمر والحنطة والشعیر والعسل والخمر ما خامر العقل۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر (کھڑے ہو کر) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ (جل جلالہ) کی حمد وثنا اور لوگوں کو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی پھر آپ نے فرمایا کہ حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ جب شراب کی حرمت میں آیت نازل ہوئی تو پانچ چیزوں سے شراب بنتی تھی انگور اور کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد کی اور خمر (شراب) وہ ہے جو عقل کو زائل کرے (خمر مخامرت سے نکالا گیا ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں پس جس کے پینے سے عقل چھپ جائے یعنی نشہ ہو وہ خمر ہے خواہ وہ انگور سے بنے خواہ جو سے بنے خواہ گیہوں سے بنے خواہ شہد سے بنے خواہ کھجور سے بنے اور اکثر علما اور ائمہ کا یہی مذہب ہے مگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خمر کو انگور سے خاص کیا ہے)۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال لما احرمت الخمر قلنا یا رسول اللہ ان عندنا خمر الیتیم فامرنا فاهرقناها۔ ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب ہے (ہم اسکو فروخت کریں یا نہ کریں اور اس کو کیا کریں) آپ نے ہم کو حکم دیا تو ہم نے اس کو پھینک دیا (اس سے معلوم ہوا کہ شراب کا بیچنا بھی حرام ہے ابن ماجہ میں روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب دس سبب سے لعنت کی گئی ہے اس کی ذات پر لعنت ہے اس کے عاصر (نچوڑنے والا) پر اور معتصر (جس کے لئے نچوڑی جائے) پر اور بایع (بیچنے والا) پر اور مشتری (خریدنے والا) پر اور حامل (اٹھانے والا) پر اور

محمد غ م ر ت س
یعنی یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام۔ اور اسی سبب آیت نازل ہوئی فی الخمر والمیسر (غیر واضح)

ہ م ت

اور محمول الیہ (جس کے طرف لے جائیں) پر اور اس کے آکل ثمن (قیمت کا کھانے والا) پر پینے والے پر افسوس کہ شراب کا خریدنا فروخت کرنا پینا حرام خود شراب حرام مگر بہت سی اسلامی سلطنتیں اسوقت ایسی ہیں جن میں شراب کا محکمہ آبکاری بہت بڑے پیمانہ پر قائم ہے لاکھوں کیا کروڑوں روپیہ آبکاری کی آمدنی ہے لاکھوں کی شراب بکتی ہے لاکھوں مسلمان بیچتے خریدتے ہیں اور پیتے ہیں کاش کہ شرعی احکام کی ان میں تعمیل ہو تو شراب پینے کی وجہ سے جو جو گناہ مثلاً زنا وغیرہ شرابیوں سے سرزد ہوتے ہیں وہ سب یکقلم موقوف ہو جائیں اور ہزاروں برائیوں کا سدباب ہو جائے خدا تعالےٰ ہمارے اسلامی ریاستوں کے حکمرانوں کو اسلامی احساس عطا فرمائے تاکہ تاڑی شراب کی خرید و فروخت یک دم بند ہو جائے آمین ثم آمین)۔ عن انس بن مالك رضي الله عنه قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الخمر تجعل خلا فكرهه۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارہ میں مسئلہ پوچھا گیا جس کا سرکہ بنایا جاتا ہے تو آپ نے اس کو مکروہ (برا۔ ناپسند جانا (یعنی کسی نے آپ سے پوچھا کہ کیا شراب کا سرکہ بنایا جائے تو آپ نے اس کو برا جانا اور ناپسند کیا اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ کیا شراب کا سرکہ بنایا جائے تو آپ نے فرمایا نہیں اور ابوداؤد میں یہ ہے کہ کیا میں شراب کا سرکہ نہ بنالوں آپ نے فرمایا سرکہ مت بناؤ اور یہ احادیث جمہور اور شافعی کی دلائل ہیں کہ شراب کا سرکہ بنانا جائز نہیں)۔ عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كل شراب اسكر فهو حرام۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ کرے وہ حرام ہے۔ عن ابي موسى رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله ان عندنا اشربة اوشرابا من هذا البتع من العسل والمذر من الذرة والشعير فما تامرنا فيهما قال انها كم عن كل مسكر۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس شہد اور جوار اور جو کی شرابیں ہیں آپ ان کی نسبت ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم کو ہر نشہ لانے والی چیز سے منع کرتا ہوں۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لا اعلمه الا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل مسكر خمر وكل خمر حرام۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نہیں جانتا ہوں اس کو مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز خمر (شراب) ہے

حم م دت

حم ع

حم خ م د س

حم م

اور ہر شراب حرام ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذ فی المقیر والمزفت والدباء والحنتمۃ والنقیر قال وکل مسکر حرام۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتن میں لاکھی برتن میں اور کدو کے تونبے میں اور سبز روغنی برتن میں اور چوبی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (یہ حکم اوائل اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور یہی قول ہے شافعی جمہور علما اور اہلحدیث کا)۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر و کل مسکر حرام۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب ہے اور ہر نشہ لانے والا حرام ہے۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کثیر (یعنی بہت) نشہ کرے اس کا قلیل (یعنی تھوڑا۔ ایک گھونٹ یا ایک قطرہ) بھی حرام ہے (حنفیہ مالک اور امام شافعی اور امام احمد وغیرہم کا یہ قول ہے کہ جس شراب میں نشہ ہو وہ مطلقاً حرام ہے قلیل اور کثیر)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر منہ الفرق فملء الکف منہ حرام۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز فرق[1] بھر کر نشہ لاتی ہے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔ عن سعد رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھاکم عن قلیل ما اسکر کثیرہ۔ سعد (ابن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں تم کو اس شراب کے تھوڑے پینے سے منع کرتا ہوں جس کا بہت پینا نشہ لائے۔ عن بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فان محمدا اذن لہ فی زیارۃ امہ وانھا تذکر الآخرۃ ونھیتکم عن ان تمسکوا عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث اردت بذلک ان یتسع اھل السعۃ علی من لا سعۃ لہ فکلوا واذخروا ونھیتکم عن الظروف وان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمہ وکل مسکر حرام۔ بریدہ (ابن حصیب اسلمی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (کیونکہ شرک کا زمانہ قریب تھا) لیکن اب (جب کہ ایمان خوب دلوں میں جم گیا اور

[1] فرق ایک پیمانہ ہے صاع کا ۱۲

شرک کا خوف نہ رہا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں کی زیارت کرو (اور زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ یہ نہیں کہ زیارت کرنے جاؤ تو خوب روؤ پیٹو چلاؤ انکو سجدہ کرنے جو اللہ کے سوا کسی کو جائز نہیں ایسی زیارت کرنے سے نہ زیارت کرنا بہتر ہے) کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی والدہ (حضرت آمنہ) کی (قبر کی) زیارت کرنے کی اجازت (منجانب اللہ) دی گئی ہے اور اس سے (یعنی زیارت قبور سے یہ فائدہ ہے کہ آخرت یاد آتی ہے (اور دنیائے فانی سے نفرت ہوتی ہے اور اللہ سے لو لگتی ہے جس کی وجہ سے نیکیاں بڑھتی ہیں) اور میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے (اس لئے) منع کیا تھا (کہ اس زمانہ میں محتاج اور بھوکے تنگدست بہت تھے) اور اس سے میرا یہ مقصود تھا کہ مقدرت والا محتاج اور تنگدست تک گوشت پہنچادے (اور سب کو قربانی کے گوشت کا کھانا نصیب ہو) مگر اب قربانی کا گوشت کھاؤ اور رکھ چھوڑو (جب تک چاہو کیونکہ اب محتاجی خدا کے فضل سے نہیں رہی ہے اور اللہ نے سب کو وسعت دی ہے) اور میں نے تم کو (بعض) برتنوں (لاکھی تونبوں وغیرہ میں نبیذ بنانے) سے منع کیا تھا (کیونکہ ان میں پہلے شراب بنتی تھی) مگر (حقیقت حال یہ ہے کہ) برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتا ہے نہ حرام (البتہ بات یہ ہے کہ) ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے (اس سے دور ہو اور پرہیز کرو اور اس کو ہرگز ہرگز استعمال مت کرو)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البسر والتمر ان یخلطا جمیعا وعن الزبیب والتمر ان یخلطا جمیعا وکتب الی اھل جرش ان لا یخلطوا الزبیب والتمر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدرا اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور اسی طرح انگور و کھجور کو ملا کر بھگانے سے بھی منع فرمایا اور جرش (یمن کا ایک شہر ہے) والوں کو لکھ بھیجا کہ انگور اور کھجور کو نہ ملائیں (کیونکہ ایسا کرنے سے تیزی جوش اور نشہ پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے)۔ عن ابن ابی لیلی قال استسقی حذیفۃ رضی اللہ عنہ فاتاہ دھقان بماء فی اناء من فضۃ فحذفہ ثم اعتذر الیھم فیما صنع فقال انی قد نھیتہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تشربوا فی اناء الذھب والفضۃ ولا تلبسوا الدیباج ولا الحریر فانھا لھم فی الدنیا ولنا فی الآخرۃ۔ ابن ابی لیلی نے کہا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو گاؤں کا پٹیل (مقدم یا سردار) ایک چاندی کے برتن میں پانی لیکے آیا انہوں نے اس کو پھینکدیا اور لوگوں سے اپنے اس فعل کی معافی مانگی اور یہ کہا کہ میں نے پٹیل (یا زمیندار) کو اس سے منع کیا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ سونے چاندی کے برتن میں پانی مت پیو اور

دیباج (ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں) اور ریشم کے کپڑے مت پہنو
کیونکہ کافروں کے لئے یہ چیزیں دنیا میں ہیں (جو فانی اور چند روزہ ہے) اور ہم کو (یعنی مسلمانوں کو) یہ چیزیں
آخرت میں ملیں گی (جو دوامی اور پائدار ہے)۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نھی ان یشرب الرجل قائما۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے آدمی کو کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا (امام نووی نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر پانی پینے کی
نہی کراہت تنزیہی پر محمول ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہوکر پانی
پینے سے ثابت ہے کہ کھڑے ہوکر پانی پینا جائز ہے)۔ عن یزید ابن عطارد ابی البزری
قال سالت ابن عمر رضی اللہ عنہما عن الشرب قائما فقال کنا نشرب ونحن قیام ونا کل ونحن
نسعی علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یزید بن عطارد ابو البزری نے کہا میں نے ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے کھڑے ہوکر پانی پینے کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں کھڑے ہوکر پانی پیتے اور چلتے ہوئے کھانا کھاتے تھے (یعنی کھڑے ہوکر پانی پینا منع
نہیں ہے)۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان امہ تخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا و
قربۃ معلقۃ فشرب من فی السقاء قائما قالت فقمت الیہ فقطعتہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ان کی والدہ نے ان کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور (وہاں)
پانی کی ایک مشک لٹکی ہوئی تھی تو آپ نے مشک کے منہ سے کھڑے ہوکر پانی پیا میں (یعنی والدہ انس رض)
مشک کے منہ کی طرف کھڑی ہوئی اور اس کو (مشک کے منہ کو) کاٹ لیا (اور تبرک کے واسطے رکھ لیا
کیونکہ آپ کا منہ مبارک اس سے لگا تھا اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں اور مقدس لوگوں کی چیزوں سے
برکت لینا اور ان کو تبرک سمجھنا درست ہے دوسرے یہ کہ کھڑے ہوکر پانی پینا جائز ہے)۔

باب ما جاء فی الاطعمۃ

کھانوں کے بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل احدکم

بشماله ولا یشرب بشماله فان الشیطان یاکل بشماله ویشرب بشماله۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھانا کھائے اور نہ پانی پئے کیونکہ شیطان (لعین) بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الفارة تموت فی السمن قال ان کان جامدا فالقوها وما حولها وان کان مائعا فلا تقربوه۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کی نسبت سوال ہوا جو گھی میں گر جائے (یعنی ایسی صورت میں کیا کیا جائے) آپ نے فرمایا اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے اور اس کے (یعنی چوہے کے) ارد گرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر گھی پتلا ہو تو پھر اس کے پاس مت جاؤ (یعنی اس کو استعمال مت کرو اور نہ کسی کو بیچو اور تیل کا بھی یہی حکم ہے)۔ عن میمونة رضی الله عنها ان فارة وقعت فی سمن فماتت فسئل النبی صلی الله علیه وسلم عنها فقال القوها وما حولها وکلوه۔ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک کر (باقی) گھی کو کھاؤ۔ حدثنا محمد بن یحیی قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن عطآء ان النبی صلی الله علیه وسلم رای شاة میتة لبعض ازواجه فقال الا دبغتم اهابها فانتفعتم بها وعن عمرو بن دینار عن عطآء وکان قد سمعه قبله باربعین سنة عن ابن عباس عن میمونة رضی الله عنهم (مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں) حدیث بیان کی ہم سے محمد بن یحیی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے انکو روایت ہے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کی مردہ بکری کو دیکھا تو فرمایا اس کے چمڑے کو دباغت کرکے اس سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے اور ابن جریج نے عمرو بن دینار سے روایت کی اور وہ عطاء (مشہور تابعی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے چالیس برس پہلے سنا تھا اور ان کو روایت تھی حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے (تو یہ حدیث مرفوع متصل ہو گئی اور مرسل نہ رہی)۔ عن ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما اهاب دبغ فقد طهر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چمڑا دباغت کیا جاتا ہے پاک ہو جاتا ہے۔ عن ابی الملیح عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن جلود السباع ان یفترش۔ ابو الملیح اپنے باپ (اسامہ بن عمیر) سے روایت

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑوں کے بچھانے سے منع فرمایا۔ عن ابی واقد

حرمت — اللیثی قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یجبون اسنمۃ الابل والیات

الغنم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھو میت۔ ابو واقد

لیثی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ایسے زمانہ میں تشریف لائے کہ مدینہ والے اونٹوں

کے کوہان اور دنبوں کے چکتیاں کاٹ لیا کرتے تھے لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ جانور

کی جو چیز کاٹ لی جائے تو وہ چیز مردار ہے (نہ کھائی جائے یعنی زندہ جانور کا جو عضو کاٹ لیا جائے وہ

مردار ہے اس کا کھانا درست نہیں ہے)۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ

حرم دراہمات — صلی اللہ علیہ وسلم ذکر امرأۃ اتخذت خاتما وحشتہ اطیب الطیب المسک۔ ابو سعید

خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ذکر فرمایا جس نے

ایک انگوٹھی بنائی تھی اور اس میں مشک بھر دیا جو بہترین خوشبو ہے۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال

بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی عبیدۃ فی سریۃ فنفد ازوادنا فمررنا بحوت قذفہ

حرم سام درخ — البحر فاردنا ان ناکل منہ فنہانا ابو عبیدۃ ثم قال نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وفی سبیل اللہ فکلوا فاکلنا منہ ایاما فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرناہ

فقال ان کان بقی معکم شیء فابعثوا بہ الینا۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں ابو عبیدہ کے ساتھ بھیجا (اور ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر کر دیا تھا۔

اور ہمارے ساتھ ایک کھجور کا تھیلا بطور توشہ کے کر دیا) ہمارے توشے ختم ہو گئے تو ہمارا گذر ایک ایسی بڑی

مچھلی پر ہوا جس کو سمندر نے (خشکی پر) پھینکدیا تھا (اور چونکہ ہم بھوک سے مضطر ہو گئے تھے) ہم نے

اس کو کھانا چاہا ابو عبیدہ نے ہم کو کھانے سے منع کیا پھر یہ کہا نہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ (جل جلالہٗ) کے راستہ میں نکلے ہیں تو اس کو کھاؤ ہم اس کو بہت دنوں

تک (ابو داؤد میں ایک مہینہ تک ہے) کھاتے رہے (یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے) پھر جب ہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے اس کا بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تمہارے

پاس اس کا کچھ گوشت باقی ہو تو ہمارے پاس بھی بھیجدو (ہم نے آپ کے پاس بھیجدیا آپ نے

کھایا ابو داؤد) (امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک دریا کے تمام جانور حلال ہیں امام ابو حنیفہ کے

حم ق نزدیک سوا مچھلی کے سب جانور نادرست ہیں۔ عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن ماء البحر فقال ھو الطھور ماءہ الحلال میتتہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سمندر کے پانی کے بارے میں مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے (یہ حدیث اس کتاب کے باب "پانی کے طہارت" میں گذر چکی ہے)۔

حم خ م د ت س عن ابی یعفور قال جئت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فسالتہ عن الجراد فقال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات ناکل الجراد۔ ابو یعفور سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ٹڈی کے (گوشت کی) متعلق پوچھا انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں چھ لڑائیاں لڑے تو ٹیڑیوں کا گوشت کھایا کرتے

خ د س ق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اتی قوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا نوتی باللحم لا ندری یسمی اللہ علیہ او لم یسم فقال اذکروا اسم اللہ وکلوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے پاس گوشت لایا جاتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ (ذبح کرتے وقت) ان پر اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں آپ نے فرمایا تم اللہ کا نام لے لو اور کھاؤ (یعنی مسلمان سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ انھوں نے ذبح کرتے وقت ضرور اللہ کا نام لیا ہوگا گو تم اپنے رفع شبہ کے لئے کھاتے وقت اللہ کا نام لے لیا کرو مگر اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اگر چہ انھوں نے ذبح کرتے وقت اللہ سبحانہ وتعالے کا نام نہ لیا ہو تب بھی تمھارے بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جائے گا اسواسطے کہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ کا کہنا مشروط ہے البتہ وہم کا کوئی اعتبار نہیں حلت اور حرمت میں جب مسلمان نے کسی کو ذبح کیا تو وہ حلال ہی سمجھا جائے گا البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہیں جب تک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے کہ جانور کو مسلمان نے ذبح کیا ہے اور مشرک کے کہنے کا کوئی اعتبار نہیں)۔

حم خ م د عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن امر لم یحرم فحرم من اجل مسئلتہ۔ سعد سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں وہ مسلمان سب سے بڑا گنہ گار ہے جو ایسی چیز کے متعلق مسئلہ پوچھے جو حرام نہ ہوئی ہو اور جو اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام ہو جائے

حم خ م س عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل لحوم الحمر

الاھلیة - ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا - عن جابر رضی اللہ عنہ قال ذبحنا یوم خیبر الخیل والبغال والحمیر فنہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البغال والحمیر ولم ینہہ عن الخیل جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے روز ہم نے گھوڑے اور خچر اور گدہے ذبح کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خچر اور گدہے سے منع فرمایا اور گھوڑے سے ممانعت نہ فرمائی (اس سے معلوم ہوا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے اور امام شافعی احمد ابو یوسف اور محمد کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ اور اوزاعی اور امام مالک کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے) - عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی یوم خیبر عن لحوم الحمر واذن فی لحوم الخیل - جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدہے کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کے گوشت کھانے کی اجازت دی - عن اسماء رضی اللہ عنہا قالت اکلنا لحم فرس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم - اسما رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے گھوڑے کا گوشت کھایا - عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبن البقرة الجلالة وعن المجثمة وعن الشرب من فی السقاء - ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نجاست خوار گائے کے دودھ سے اور مجثمہ[ع] سے اور مشک کے دہانہ سے پانی پینے سے (تاکہ بچھو یا کوئی اور کیڑا وغیرہ نہ پی جائے) - عن زھدم الجرمی ان رجلا اعتزل الدجاج[ع] وقال رایتہا تاکل شیئا فقذرتہا فقال ابو موسی رضی اللہ عنہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ - زہدم جرمی سے روایت ہے کہ ایک آدمی مرغی (کا گوشت ابو موسیٰ کے دسترخوان پر دیکھکر) کنارہ ہوگیا اور بولا میں نے اس کو نجاست کھاتے دیکھا تو وہ مجھ کو پلید معلوم ہوئی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا (مرغی اگرچہ نجاست بھی کھاتی ہے مگر دوسری پاک چیزوں کو بھی کھاتی ہے اس لئے اس کا گوشت درست ہے) - عن ابی ثعلبة الخشنی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل ذی ناب من السباع - ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا (یعنی جو دانت سے

حم م د س

حم خ م د س ت

حم خ م س ق

حم د ت س

ع مجثمہ یعنی کیڑوں کے نشانہ کی کسی جانور کو مار کر اسکو ذبح کر کے کھانا ۱۲

ع دجاج مثلث ہے دجاجہ تینوں اعراب صحیح ہیں دجاجہ بفتح دال افصح ہے دجاجۃ مرغی اور دجاج کا ہی معنی مرغ یا مرغیاں ۱۲

شکار کرتا ہے جیسے شیر بھیڑیا چیتا بلی وغیرہ اس کا کھانا حرام ہے)۔ عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی عمار قال لقیت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا فقلت لہ خبرنی عن الضبع اٰکلہا قال نعم قلت اصید ھی قال نعم قلت اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی عمار نے کہا میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے کہا کہ مجھ کو بجو کے متعلق خبر دیجئے کیا میں اس کو کھاؤں انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا وہ شکار ہے؟ انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انھوں نے کہا ہاں (شافعی اور احمد کے نزدیک بجو حلال ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے)۔ عن ھشام بن زید بن انس قال سمعت انسا رضی اللہ عنہ قال انفجنا ارنبا بمر الظھران فسعی القوم فادرکتھا فاتیت بھا ابا طلحۃ فذبحھا فبعث بفخذیھا وورکیھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبلھا۔ ہشام بن زید بن انس سے مروی ہے میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ مر الظہران میں ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا پھر لوگ اس پر دوڑے اور میں نے اس کو پا لیا اور ابو طلحہ کے پاس لیکے آیا انھوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی رانیں اور سرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں آپ نے اس کو قبول فرمایا (خرگوش جمہور علما اور فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک حلال ہے مگر امامیہ کے نزدیک حرام)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے منع فرمایا (یعنی ہر ایسے چرندے کے کھانے سے آپ نے ممانعت فرمائی جو دانت سے شکار کرتا ہے جیسے شیر چیتا وغیرہ اور ہر ایسے پرندے کا کھانا بھی ممنوع قرار دیا جو پنجہ سے شکار کرے مثلاً باز شکرہ وغیرہ)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر۔ ترجمہ گذرا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ سئل عن اکل الضباب فقال اھدت خالتی ام حفید الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واقطا واضبا فاکل من السمن والاقط وترک الضباب تقذرا لھم ولو کان حراما ما اکلن

حم د ت س ق

حم ع

سه جو ایک منزل ہے مکہ سے قریب مدینہ کی راہ میں ۱۲

حم م د

حم د س ق

حم خ م د س

علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا امر باکلھن۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے گوہ (جس کو حیدر آباد دکن میں گوڑ پھوڑ کہتے ہیں) کے کھانے کے متعلق سوال ہوا تو انھوں نے کہا کہ میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی پنیر اور گوہ کا تحفہ (ہدیہ یا حصہ) بھیجا تو آپ نے گھی اور پنیر کھا لیا اور گھن (کراہت) کی وجہ سے گوہ کو نہ کھایا لیکن آپ کے دسترخوان پر دوسروں نے کھایا اور اگر گوہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا اور نہ آپ اس کو کھانے کا حکم فرماتے (جمہور کے نزدیک گوہ حلال ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ)۔

باب ما جاء فی الذبائح

ذبیحہ کے بیان میں

عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ من تہامۃ فاصاب القوم غنما وابلا فعجلوا بھا فاغلوا بھا القدور فانتھی الیھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بالقدور فاکفئت ثم قسم فعدل عشرا من الغنم بجزور فند منھا بعیر فرماہ رجل بسھم فحبسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لھذہ البھائم اوابد کاوابد الوحش فما غلبکم منھا فاصنعوا بھا ھکذا قال ثم ان رافع بن خدیج اتاہ فقال یا رسول اللہ انا نخاف او انا نرجوان نلقی العدو غدا ولیست معنا مدی افنذبح بالقصب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انھر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوہ لیس السن والظفر وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشۃ۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذوالحلیفہ تہامہ میں تھے کہ لوگوں کو (مال غنیمت میں سے) بکریاں اور اونٹ ملے جن کو جلدی سے انھوں نے ذبح کر دیا اور دیگوں کو چڑھا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جو پیچھے

تھے اتنے میں) ان تک آن پہنچے آپ نے ہانڈیوں (دیگوں) کے بارہ میں حکم فرمایا وہ لوٹ دی گئیں پھر
آپ نے (مال غنیمت کی) تقسیم شروع کی تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا ان اونٹوں میں
سے ایک اونٹ بھاگ نکلا ایک آدمی نے اس کے تیر مارا اللہ نے اس کو روک دیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی بھاگنے والے جانور ہوتے ہیں جیسے وحشی جانور ہوتے ہیں پس
جب ان میں سے کوئی جانور تم پر غالب آجائے تو تم اس کے ساتھ ایسا ہی کرو (رادی نے) کہا پھر
رافع بن خدیج آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم
ڈرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ کل ہم دشمنوں سے ملیں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں کیا ہم
بانس (نرکل) سے ذبح کریں آپ نے فرمایا جو چیز خون بہاوے اور اللہ (تبارک وتعالے) کا نام
اس پر لیا جائے اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح مت کرو اور اس کی وجہ بھی بیان کرتا
ہوں وہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے (حبشی ناخنوں سے کاٹتے ہیں) (اس
سے معلوم ہوا کہ دانت اور ناخن کے سوا ہر دہار دار تیز چیز سے ذبح کرنا درست ہے جیسے تلوار۔ چھری
نیزہ۔ دہار دار پتھر۔ لکڑی۔ نرکل۔ کانچ۔ آئینہ۔ ٹین وغیرہ غرض جو چیز اسقدر تیز ہو جس سے خون بہے اس
سے ذبح کرنا جائز ہے)۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کان لرجل من الانصار ناقۃ
ترعی فی قبل احد فعرض لہا فنحرھا بوتد فقلت لزید وتد من حدید او من خشب قال لا بل
من خشب قال ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عنہا فامرہ باکلہا۔ ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کی اونٹنی احد پہاڑ کی جانب چرا کرتی تھی اس کو کچھ عارضہ ہو گیا تو اس نے
اس کو کھونٹے سے نحر کر دیا ایوب (ایک راوی ہیں) کہتے ہیں میں نے زید (بن اسلم) سے پوچھا کہ کھونٹی لوہے
کی تھی یا لکڑی کی انھوں نے کہا لکڑی کی پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اس بارہ
میں مسئلہ پوچھا آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان امرأۃ کانت
ترعی علی لکعب بن مالک غنما لہم بسلع فخافت علی شاۃ ان تموت فاخذت حجرا فذبحتہا
بہ وان ذلک ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرھم باکلہا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ ایک عورت کعب بن مالک کی بکریاں (ریوڑ) سلع پر چراتی تھی ان بکریوں میں سے ایک
بکری کے مرنے کا اس کو خوف ہوا تو اس نے ایک پتھر لیا اور اس سے بکری کو ذبح کر دیا اور جب

س

حم

اس کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے اس کے کھانے کی اجازت دی۔ عن

حم خ م د س ق — ھشام بن زید قال سمعت انسا رضی اللہ عنہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصبر البھائم۔ ہشام بن زید نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپایوں کو نشانہ بنا کر مارنے سے منع فرمایا (اس کا مطلب یہ ہے کہ چوپایہ کو باندھ دیا جائے اور پھر [illegible] سے نشانہ بنا کر مار ڈالا جائے آپ نے اس کی اس لئے ممانعت فرمائی [illegible]۔ عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب الاحسان علی کل شئی فاحسنوا القتلۃ واحسنوا الذبحۃ ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ (سبحانہ وتعالی) نے ہر چیز میں احسان فرض کیا ہے (یعنی رحم اور انصاف پس جب تم قتل کرو) تو اچھی طرح قتل کرو (تاکہ مقتول کو تکلیف نہ ہو) اور ذبح اچھی طرح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام دے (یعنی ذبح کے بعد ذرا دیر ٹھہر جائے حتی کہ ذبیحہ ٹھنڈا ہو جائے اس وقت کھال نکالے اور کاٹے (یہ حدیث جرح التعدیل میں بھی

حم د ت ق — گزر چکی ہے)۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجنین فقال کلوہ ان شئتم فان ذکاتہ ذکاۃ امہ۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنین (پیٹ کے بچہ) کے متعلق مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس کو کھاؤ اس لئے کہ اس کی ذکاۃ اس کی ماں کی ذکاۃ ہے (یعنی اگر کسی جانور کو ذبح کیا اور اس کے پیٹ میں بچہ تھا اور وہ بچہ مردہ نکلا تو اس کا کھانا درست ہے اس واسطے کہ اس کی ماں کی ذکوۃ یعنی اس کا ذبح کرنا گویا اس کے بچہ کا ذبح کرنا ہے جمہور علما اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے مگر ابوحنیفہ صاحب کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ پیٹ کا بچہ حلال نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ زندہ نکلے اور علیحدہ ذبح کیا جائے اور امام صاحب کا یہ قول صحیح حدیث کے سراسر خلاف ہے اور امام محمد نے بھی اس مسئلہ

حم د ت س ق — میں اپنے استاد کے خلاف کیا ہے)۔ عن ابی العشراء عن ابیہ قلت یا رسول اللہ ماتکون الذکوۃ الا فی الحلق واللبۃ فقال لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک۔ ابوالعشراء (اسامہ بن مالک دارمی) سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ذکوۃ نہیں ہوتی مگر حلق اور کوڑی

کے بیچ میں آپ نے فرمایا اگر تو اس کی ران میں کونچ دے تو بھی کافی ہے (یہ حدیث ایسی ہے جس میں کئی راوی مجہول ہیں اور ابو العشراء خود بھی مجہول ہے مگر اس باب میں رافع بن خدیج کی روایت جو اوپر گزری صحیح ہے اور اس حدیث میں جو یہ ہے کہ اگر تو ران میں بھی کونچ دے تو بھی کافی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ جب کوئی ذبح پر قادر نہ ہو جیسے جنگلی جانور بھاگ رہا ہو یا گھر یلو جانور وحشی ہو جائے)۔

باب ما جاء فی الضحایا

باب قربانیوں کے بیان میں

حم خ م د ت ق — عن انس رضی اللہ عنہ قال ضحی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین اقرنین املحین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگ دار ابلق (سفید اور کالے ملوان) مینڈھوں کی قربانی کی۔ حم خ م س ق — عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضحی عن نسائہ البقر۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کرتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی متعدد مرتبہ کی ہے اور بعض لوگ اس زمانہ میں جبکہ ہندو اور مسلم کے اتحاد کی سعی بلیغ کی جا رہی ہے یہ کہدیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی نہیں کی وہ غلط ہے لہذا آپ ان کو ایسا نہ کرنا چاہئے اور وہ یہ بھی مصلحت وقت سے کہا کرتے ہیں کہ گائے کی قربانی کرنے سے ہندوؤں کا دل دکھتا ہے اس لئے گائے کی قربانی ترک کر دی جائے اور اگر ایسا کیا گیا تو اتفاق اور اتحاد میں اور زیادتی ہو گی ایسے لوگوں سے عرض ہے کہ بھائیو مسلمانوں کا دل بھی بیحد دکھتا ہے جب وہ ہندوؤں کو بتوں کو پوجتے دیکھتے ہیں لہذا ان کو بھی چاہئے کہ بتوں کی پرستش کو ترک کر کے اللہ جل جلالہ وحدہ لاشریک لہ ہی کی عبادت کریں جو کیا اچھا معبود ہے تاکہ ہمارا دل خوش اور کلیجہ ٹھنڈا ہو اور سچی اور دلی اخلاص دونوں اقوام میں پیدا ہو جو اسوقت فی الحقیقت واحد ہو جائیں گی)۔ حم م س ق — عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ

من الضان۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو مگر مسنہ مگر جب تم پر تنگی ہو تو بھیڑ کا جذعہ ذبح کرو۔ عن عقبة بن عامر الجهني قال ضحينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بجذاع من الضان۔ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کی جذعہ کی قربانی کی۔ عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نضحي بمقابلة او مدابرة او شرقاء او خرقاء او جدعاء۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا جس کا کان آگے سے کٹا ہو یا پیچھے سے یا اس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو یا اس کا کوئی عضو کٹا ہو یا سب اعضا کٹے ہوں۔ عن عبيد بن فيروز الشيباني قال سألت البراء بن عازب رضي الله عنهما ما ذا كره النبي صلى الله عليه وسلم من الاضاحي او ما نهى عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم هكذا بيده ويدي اقصر من يده اربع لا تجزي في الاضاحي العوراء البين عورها والعرجاء البين ظلعها والمريضة البين مرضها والكسيرة التي لا تنقي قلت فاني اكره ان يكون في السن نقص او في القرن او في الاذن نقص قال فما كرهت فدعه ولا تحرمه على احد۔ عبید بن فیروز شیبانی نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کن جانوروں کی قربانیوں کو مکروہ جانا یا ان سے منع فرمایا براء رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اور میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) اور فرمایا کہ قربانی میں چار طرح کے جانور درست نہیں (ایک تو) کانا جس کا کانا پن صاف معلوم ہو (دوسرا) لنگڑا جس کا لنگڑا پن کھلا ہو۔ (تیسرا) بیمار جس کی بیماری صاف روشن ہو (چوتھا) ناتوان (دبلا) جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو میں نے کہا مجھے تو وہ جانور بھی (قربانی کے واسطے) برا معلوم ہوتا ہے جس کے دانت ٹوٹے ہوں یا سینگ ٹوٹے ہوں یا کان ٹوٹے ہوں آپ نے فرمایا جو جانور تجھ کو برا معلوم ہو اس کو چھوڑ دے (اور جو پسند ہو اس کی قربانی کر) مگر دوسروں کو (اس کے لینے سے) منع نہ کر (یہ حدیث کتاب الحج میں بھی گزر چکی ہے)۔ عن البراء بن عازب رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يذبحن احد قبل ان يصلي قال فقام اليه خالي ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله هذا يوم اللحم فيه كثير واني ذبحت نسيكتي ليأكل منها اهلي وجيراني وعندي عناق خير من شاتي لحم فاذبحها قال نعم

مسنہ اونٹ میں پانچ سال کا، گائے بیل میں دو برس کا، بکری میں ایک سال کا۔ دوسرے برس میں لگا ہو۔ جذعہ اونٹ میں پانچویں برس میں لگا ہو، گائے میں تیسرے برس میں لگا ہو، بکری میں دوسرے برس میں لگا ہو۔ بھیڑ بعض نے کہا چھ ماہ کی جو جوان ہو۔ ۱۲۔

حرم خ مرت س

م

ق

لما

ولا تجزئ جذعة احد بعدك وهى خير نسيكتيك۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص نماز پڑھنے سے پہلے ہرگز قربانی نہ کرے (یہ سنکر) میرے ماموں
ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ایسا دن ہے کہ اس میں
گوشت کی کثرت ہوتی ہے اور میں نے اپنی قربانی ذبح کرلی تاکہ میں اپنے گھر والوں اور ہمسایہ کو قربانی
کا گوشت کھلاؤں (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری قربانی نہیں ہوئی تو دوسری قربانی کر میرے
ماموں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک سال سے کم کی بکری ہے جو
میرے نزدیک گوشت کھانے کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا میں اس کو ذبح کروں آپ نے فرمایا ہاں اور
پھر کسی کو تیرے بعد جذعہ کرنا درست نہیں اور یہ تیری دو قربانیوں سے بہتر ہے (گویا یہ حکم ان ہی کے لئے
خاص تھا اب کسی کے لئے بکری کا جذعہ کرنا جائز نہیں ہے)۔ عن قتادة قال سمعت انس بن مالك
رضی الله عنه يقول فقلت انت سمعته فقال نعم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحى
بكبشين املحين اقرنين ويسمى ويكبر ولقد رأيتها يذبحهما بيده واضعا على صفاحهما قدمه
قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا تو ان سے پوچھا کیا تم نے اسے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے دو مینڈھے
سیاہ اور سفید رنگ ملے ہوئے (ابلق) سینگ دار اور بسم اللہ کہتے اور اللہ اکبر (ذبح کرتے وقت) اور
میں نے دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے ان دونوں کو ذبح کرتے اپنا پاؤں ان کے پٹھے پر رکھکر۔

باب ما جاء فى العقيقة

عقیقہ کے بیان میں

عن سمرة بن جندب رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال كل غلام
مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع ويحلق راسه ويسمى۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلہ میں گرو ہے اس کی طرف سے

ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اور اسی دن اس کا سر مونڈا جائے اور اسی روز اس کا نام رکھا جائے (یعنی جس طرح بغیر روپیہ ادا کرنے کے گروی سے فائدہ اٹھایا نہیں جا سکتا اسی طرح لڑکے کی صحت اور سلامتی اور مبارکی بغیر عقیقہ کئے ہوئے حاصل نہیں ہوتی اس لئے ساتویں دن اس کا عقیقہ کرنا چاہئے اور اسی دن اس کا سر مونڈا جائے اور اسی دن اس کا نام رکھا جائے عقیقہ اکثر علما کے نزدیک سنت ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک سنت نہیں ہے (رفع العاجہ)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما کبشا کبشا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت (امام) حسن اور (امام) حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک دنبہ عقیقہ کیا (مگر ابن ماجہ اور امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان اور بیہقی نے نکالا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا لڑکے کی طرف سے دو بکریاں عقیقہ کرنے کا اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اکثر علما اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کرنی چاہئے اور یہ حدیث اوپر کی حدیث کے مخالف نہیں ہے کیونکہ اس میں زیادہ ہے اور قول فعل پر مقدم ہوتا ہے اور محلی نے کہا کہ اصل سنت ایک بکری سے ادا ہو جاتی ہے اور دو بکریاں کامل سنت ہیں اور شافعی نے کہا کہ عقیقہ کھانے اور تصدق کرنے میں مثل قربانی کے ہے اور اس کا گوشت پکانا مسنون ہے اور اس کی ہڈی نہ توڑیں گے (روضہ)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن کبشا و عن الحسین کبشا ترجمہ اوپر گزرا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ (فرع) یہ ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں جب ناقہ کا پہلوٹا بچہ پیدا ہوتا تو اس کو بتوں کے لئے مشرک کاٹتے تھے اسلام میں یہ لغو ہو گیا اور عتیرہ یہ ہے کہ مشرک زمانہ جاہلیت میں رجب کے اول دہے میں تقرب حاصل کرنے کے لئے قربانی کرتے تھے اور اسلام نے اس کو بھی لغو ٹھہرا دیا کیونکہ مسلمانوں کے لئے عید الضحی کے روز قربانی کرنی ہے اور چونکہ فرع اور عتیرہ میں کفار کی مشابہت تھی اس لئے جاہلیت کی دونوں رسموں کو اسلام نے باطل قرار دیا۔

باب ما جاء في الصيد

شکار کے بیان میں

عن عدی بن حاتم قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صید المعراض فقال ما اصاب بحده فکل وما اصاب بعرضه فهو وقید قال وسالته عن صید الکلب فقال ما امسك علیك فکل فان اخذ الکلب ذکاته وان وجدت مع کلبك کلبا او کلابا غیره فخشیت ان یکون قد اخذه معه وقد قتله فلا تاکل فانما ذکرت اسم الله علی کلبك ولم تذکره علی غیره۔ عدی بن حاتم (طائی) نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کی نسبت مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جو اس کے نوک سے مرے اس کو کھا اور جو اس کے عرض میں لگ کر مرے وہ مردار ہے راوی کہتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے سے شکار کرانے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا جس شکار کو وہ پکڑے اس کو کھا کیونکہ کتے کا (شکار کو) پکڑنا اس کا ذبح کرنا ہے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا یا کتے کو پائے اور اس بات سے ڈرے کہ تیرے کتے کے ساتھ اس کتے نے بھی شکار کو پکڑا اور مار ڈالا ہے تو اس کو مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا تھا نہ کہ دوسرے کتے پر (اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ جو جانور ہتھیار جیسے تلوار بندوق برچھہ وغیرہ سے شکار کیا جائے یا ان جانوروں کے ذریعہ شکار کرایا جائے جو زخمی کرتے ہیں تو وہ حلال ہے گو شکار کا جانور ذبح کرنے سے پہلے مر جائے بشرطیکہ مسلمان شکار کرے اور جانور یا ہتھیار کو شکار پر چلاتے وقت بسم اللہ کہے اور جمہور علما اور فقہا کا بھی یہی قول ہے)۔ عن عدی بن حاتم رضی الله عنه سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت یا رسول الله انا نرسل الکلاب المعلمة فتقتل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قتلن فکل الا ان یاکل منه او یشرکها کلب غیرها۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم سکھلائے ہوئے کتے چھوڑتے

معراض بے پر اور بے پیکان کے تیر کو کہتے ہیں ... مطلب ... شکار ... اگر ... اور جو ... تو اس کو بطور ... کھا نا جائز نہیں ۱۲۔

ہیں تو وہ شکار کو مار ڈالتے ہیں (تو کیا ہم ان کو کھائیں یا نہ کھائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ کتے شکار کو مار ڈالیں تو کھا لیکن جس صورت میں کہ کتے شکار میں سے کھالیں یا تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شریک ہو جائے تو تو اس کو مت کھا (کیونکہ دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں کہی تھی خواہ وہ کتا سکھایا ہوا ہو یا نہ ہو)۔ عن ابی ثعلبة الخشنی رضی اللہ عنه قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا بارض اهل کتاب فناکل فی آنیتهم وانا بارض صید افنرمی بقوسی واصید بکلبی المعلم وبکلبی الذی غیر معلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کنتم بارض اهل کتاب کما ذکرت فلا تاکلوا فی آنیتهم الا ان لا تجدوا منها بدا فان لم تجدوا منها بدا فاغسلوها ثم کلوا فیها وان کنتم بارض صید کما ذکرت فما صدت بقوسك فاذکر اسم اللہ وکل وما صدت بکلبك المعلم فاذکر اسم اللہ وکل وما صدت بکلبك الذی غیر معلم فادرکت ذکاته فکل۔ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھائیں اور ہم اس ملک میں رہتے ہیں جہاں شکار بہت ہے ہم اپنے کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے سے شکار کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم اہل کتاب کے ملک میں ہو جیسا تو نے بیان کیا تو تم ان کے برتنوں میں کھانا مت کھاؤ مگر جب ایسی ہی مجبوری ہو (مثلاً جب کوئی دوسرا برتن نہ ملے) تو ان کو دھو ڈالو پھر ان میں کھاؤ اور اگر تم ایسے ملک میں رہتے ہو جہاں شکار بہت ہے جیسا تو نے بیان کیا تو جو تو اپنے کمان سے شکار کرے اس پر اللہ کا نام لے (یعنی تیر مارتے وقت) اور اسے کھا اور جو سکھائے ہوئے کتے سے شکار کرے اس پر بھی اللہ کا نام لے (یعنی کتے کو چھوڑتے وقت) اور اس کو کھا اور جو ان سکھائے کتے سے شکار کرے پھر تو اس جانور کو پالے اور (اللہ کا نام لیکر) ذبح کرلے تو کھا (اور اگر ذبح کرنے سے پیشتر جانور مر گیا ہو تو اس کا کھانا درست نہیں)۔ عن الشعبی قال قال عدی بن حاتم رضی اللہ عنه سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا خزق فکل وان اصاب بعرضه فلا تاکل۔ شعبی نے کہا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پر کے تیر کے باب میں سوال کیا آپ نے فرمایا جب (وہ معراض اپنی نوک سے شکار کو پھاڑ دے

تو اس کو کھا اور اگر بنیڈا ہو کر (شکار) کو لگا (جس کے صدمہ سے وہ مر گیا) تو اسے مت کھا۔ عن سعید بن
جبیر قال قال عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ قلت یا رسول اللہ ارمی الصید فاطلب اثرہ
بعد لیلۃ فاجد فیہ سہمی قال ان وجدتہ وفیہ سہمک ولم یاکل منہ سبع فکل قال
فذکرتہ لابی بشر فقال عن سعید بن جبیر عن عدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا وجدت فیہ سہمک ولم تر فیہ اثر غیرہ تعلم انہ قتلہ فکل۔ سعید بن جبیر نے
کہا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
شکار کو تیر مارتا ہوں پھر ایک رات کے بعد اس کا نشان ڈھونڈھتا ہوں تو جانور میں اپنا تیر پاتا ہوں
آپ نے فرمایا جب تو اپنا شکار پائے اور اس میں تیرا تیر موجود ہو اور اس میں سے کسی درندے نے نہ
کھایا ہو تو اس کو کھا شعبہ نے کہا میں نے جب یہ حدیث ابو بشر سے بیان کی تو انھوں نے اس کو سعید
بن جبیر سے یوں روایت کیا کہ انھوں نے عدی سے روایت کی وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب تو اس کے (جانور کے) اندر اپنا تیر پائے اور اس کے سوا اور کوئی نشان
نہ پائے اور تجھ کو یقین ہو کہ تیرے سے مرا ہے تو اس کو کھا۔ عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ قال
قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت رمیتک فی ماء فغرق فلا تاکل۔ عدی بن حاتم
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا جب تو ایک جانور کو تیر مارے
اور وہ پانی میں گر کر ڈوب جائے تو اس کو نہ کھا۔ عن سعید بن جبیر عن عدی بن حاتم رضی اللہ
عنہ قال قلت یا رسول اللہ انی ارمی الصید فاطلب الاثر بعد لیلۃ فقال اذا وجدت سہمک
فیہ ولم یاکل منہ السبع فکل قال شعبۃ فذکرت لابی بشر فحدثنی عن سعید بن جبیر
عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وجدت سہمک
فیہ ولم تر فیہ اثرا غیرہ تعلم انہ قتلہ فکل۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے وہ روایت کرتے
ہیں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انھوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
شکار کو تیر مارتا ہوں پھر ایک رات بعد اس کا نشان ڈھونڈھتا ہوں آپ نے فرمایا جب تو اپنا تیر اس
کے اندر پائے اور اس میں سے کسی درندے نے نہ کھایا ہو تو اس کو کھا شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابو بشر
سے روایت کی تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی سعید بن جبیر سے انھوں نے عدی بن حاتم

رضی اللہ عنہ سے انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا تیر جانور میں پائے اور اس کے سوا اس میں کوئی اور نشان نہ دیکھے اور تجھ کو یقین ہو جائے کہ تیرے مارنے سے مرا ہے تو اس کو کھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاَیْمَان

قسموں کا بیان

عن سالم عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر رضی اللہ عنہ یقول وابی وابی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم قال فواللہ ما حلفت بہ بعد ذاکرا ولا آثرا۔ سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو "مجھ کو باپ کی قسم مجھ کو باپ کی قسم" کہتے سنا تو فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم اس کے بعد پھر میں نے باپ کی قسم نہیں کھائی نہ آپ نہ کسی اور سے نقل کر کے (اس سے معلوم ہوا کہ باپ کی قسم کھانی ممنوع ہے مگر افسوس ہم دیکھتے ہیں کہ ابتک بھائی مسلمان اپنے باپ دادوں کی قسمیں کھایا کرتے ہیں اس لئے ان کو آگاہ ہو جانا چاہئے کہ ان کا یہ فعل ممنوع ہے اور اس کو ایک دم چھوڑ دینا چاہئے خدا ان کو اور ہم کو ہر ممنوع فعل کے ترک کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین)۔ عن عبدالرحمن بن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحلفوا بآبائکم ولا بالطواغیت عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپوں اور جھوٹے معبودوں (بتوں) کی قسمیں مت کھایا کرو۔ عن ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ سوی الاسلام کاذبا فھو کما قال۔ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اسلام کے سوا اور دین میں چلے جانے کی جھوٹی قسم کھائے تو جیسا اس نے کہا ویسا ہی ہوگا (یعنی کافر ہو جائے گا مسلمان نہ رہے گا مثلاً کسی نے یہ کہا کہ میں فلاں کام نہ کروں تو عیسائی ہوں یا ہندو ہوں یا آریہ وغیرہ یا اسلام سے بیزار ہوں یا قرآن یا پیغمبر علیہ السلام سے

نعوذ باللہ اور وہ جھوٹا ہوگیا یعنی جس کام کے لئے اس نے قسم کھائی تھی اس کو پورا نہ کر سکا تو وہ اپنے قول کے
موافق ہوگیا)۔ عن عائشة رضی اللہ عنها فی قول اللہ تعالیٰ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم قالت
انزلت فی قول الرجل بلی واللہ ولا واللہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
کا یہ قول کہ "اللہ تم کو لغو قسموں پر نہیں پکڑے گا" اس آدمی کے شان میں اترا ہے جو ایسی باتیں کہتا ہے "ہاں
واللہ نہیں واللہ" (یعنی عادت کے طور پر تکیہ کلام ہوجاتا ہے تو اکثر منہ سے واللہ باللہ نکل جاتا ہے حالانکہ
قسم کھانے کا قصد یا نیت دل میں نہیں ہوتی اسی کو لغو قسم کہتے ہیں اس میں نہ کفارہ ہے نہ گناہ)۔ عن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین صبر
یقتطع بها مال امرئ مسلم وهو فیها فاجر لقی اللہ عز وجل وهو علیه غضبان فنزلت ان الذین
یشترون بعهد اللہ وایمانهم ثمنا قلیلا الآیة فدخل الاشعث بن قیس رضی اللہ عنه فقال ما
یحدثکم ابو عبد الرحمن قلنا کذا وکذا فقال صدق فی نزلت کان بینی وبین رجل من قومی خصومة
فی ارض لنا فخاصمته الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال بینتك فلم یکن لی بینة فقال له
احلف فقلت یا رسول اللہ اذا یحلف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من حلف علی
یمین صبر یقتطع بها مال امرئ مسلم وهو فیها فاجر لقی اللہ وهو علیه غضبان فنزلت ان الذین
یشترون بعهد اللہ وایمانهم ثمنا قلیلا الآیة۔ عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جھوٹی بات (اس لئے) قسم کھائے کہ اس سے مسلمان آدمی
کا مال مار لے تو وہ شخص اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ (اللہ تبارک وتعالیٰ) اس پر سخت
غصہ ہوگا پس یہ آیۃ اتری ان الذین یشترون الخ جو لوگ اللہ کے نام پر اقرار کرکے یا قسم کھا کے تھوڑا سا
مال کماتے ہیں ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے لوگوں سے آخرت میں نہ بات
کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا بلکہ ان کو دکھ کی مار دے گا اس کے بعد اشعثؓ بن قیس تشریف لائے تو ہم
سے پوچھا کہ (ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود کی کنیت ہے) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہم نے کہا
ایسی ایسی انہوں نے کہا عبد اللہؓ نے سچ کہا میرے ہی بارہ میں تو یہ آیۃ اتری (واقعہ یہ تھا) کہ ہماری ایک
زمین کے متعلق مجھ میں اور میرے قوم کے ایک آدمی میں جھگڑا تھا اور میں نے اس جھگڑے کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم (کی عدالت عالیہ میں) پیش کیا آپ نے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں میرے پاس گواہ نہ تھے لہذا

خ س

تم ع

آپ نے ... ... مجھ ... ... نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ... ... علامت کرنے گا (اور میرا مال ... ... اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بات پر حلف کرے اور وہ اس میں جھوٹا ہو تاکہ کسی مسلمان آدمی کا مال اڑالے تو اللہ سے غصہ کی حالت میں ملیگا یعنی پروردگار بسبب غصہ ہوگا یہ آیۃ (اس وقت) اتری یعنی ان الذین یشترون بعہد اللہ الخ جس کا ترجمہ گزرا۔ عن جابر بن

م س ق

عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلف رجل علی یمین آثمۃ عند منبری ھذا ولو علی سواک اخضر الا تبوأ مقعدہ من النار۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے اگرچہ ایک تازی مسواک کے واسطے ہو مگر اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا (اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم کھانا باعث دخول جہنم ہے خدا ہم کو اور سب مسلمان بھائیوں کو اس سے بچائے آمین)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی

حم د ت ق

یمین ثم قال ان شآء اللہ فقد استثنی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کام پر قسم کھائی پھر کہا اگر اللہ نے چاہا تو اس نے استثنا کیا (یعنی اگر قسم کے خلاف بھی کرے تو کفارہ لازم نہ ہوگا اور جھوٹا بھی نہ ہوگا کیونکہ اس کی قسم اللہ جل جلالہ کی مشیت پر معلق تھی اول تو آدمی قسم ہی نہ کھائے اور اگر قسم کھانے کی سخت ضرورت ہی پیش آجائے تو اس کے ساتھ انشاء اللہ ضرور کہہ لیا کرے تاکہ کفارہ سے بچا رہے اور جھوٹا بھی نہ ٹھیرے تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جب قسم میں انشاء اللہ لگادی جائے تو وہ اب منعقد نہ ہوگی یعنی توڑنے میں کفارہ واجب نہ ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ انشاء اللہ قسم کے ساتھ ہی کہے)۔ عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حم خ م

وسلم لی اذا حلفت علی یمین ورأیت غیرھا خیرا منھا فأت الذی ھو خیر وکفر عن یمینک۔ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب تو کسی چیز پر قسم کھائے اور اس کے خلاف میں اپنی بہتری دیکھے تو اس کام کو کر جس میں تیری بہتری ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اذا

حم خ م

استلج احدکم فی الیمین فانہ اثم لہ عند اللہ من الکفارۃ التی امر بھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے قسم پر اصرار کرے تو

[illegible]

وہ اللہ کے پاس اس کفارہ سے زیادہ گنہ گار ہوگا جس کا حکم دیا گیا ہے (جب بری بات پر قسم کھائے تو اس قسم کا توڑ ڈالنا اور کفارہ دینا بہتر ہے اور قسم پہ اصرار کرنا اور اس پر اڑے رہنا اس میں زیادہ گنہ ہے بہ نسبت قسم توڑنے کے جس کے لئے کفارہ کا حکم ہوا ہے)۔ عن رجل من الانصار انه جاء بامة سوداء فقال یا رسول اللہ ان علی رقبة مومنة فان کنت تری ھذہ مومنة اعتقہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتشھدین ان لا الہ الا اللہ قالت نعم قال اتشھدین انی رسول اللہ قالت نعم قال اتومنین بالبعث بعد الموت قالت نعم قال فاعتقھا۔ ایک انصاری آدمی سے روایت ہے کہ وہ ایک کالی لونڈی لیکے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر ایک مسلمان کی گردن کا کفارہ میں آزاد کرنا ہے اور اگر آپ اس کو مومنہ تصور فرماتے ہیں تو میں اس کو آزاد کردوں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (لونڈی سے پوچھا) کیا تو اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اس نے کہا ہاں (پھر) آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے کہا (جی) ہاں آپ نے فرمایا کیا تو حیات بعد الممات پر ایمان رکھتی ہے اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا (یہ مومنہ ہے) اس کو آزاد کردے۔

باب ما جاء فی النذور

نذروں کا بیان

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یاتی النذر ابن آدم النذر بشیء لم یکن قدر لہ ولکن یلقیہ النذر الی القدر قد قدر لہ فیستخرج اللہ بہ من البخیل فیؤتی علیہ مالم یکن یؤتی علیہ من قبل۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر (ماننے سے) انسان کو کوئی فائدہ نہیں ملتا جو اس کی تقدیر میں نہیں ہے بلکہ نذر آدمی کو اسی طرف لے جاتی ہے جو اس کی تقدیر میں ہے اور اللہ تعالیٰ نذر کی وجہ سے بخیل کا مال نکالتا ہے اللہ فرماتا ہے آدمی نذر کرکے مجھ کو وہ دیتا ہے جو نذر سے پہلے نہیں دیتا۔ عن عمران بن

حصین رضی اللہ عنہ قال کانت ثقیف حلفآء بنی عقیل فاسرت ثقیف رجلین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من بنی عقیل واصابوا معہ العضبآء فاتی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الوثاق فقال یا محمد یا محمد فاتاہ فقال ما شانک فقال بم اخذتنی وبم اخذت سابقۃ الحاج قال اخذتک بجریرۃ حلفآئک ثقیف ثم انصرف عنہ فناداہ فقال یا محمد یا محمد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحیما رفیقا فرجع الیہ فقال ما شانک فقال انی مسلم قال لو قلتھا وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح ثم انصرف عنہ فناداہ فقال یا محمد یا محمد فاتاہ فقال ما شانک فقال انی جائع فاطعمنی وظمآن فاسقنی قال ھذہ حاجتک قال ففدی بالرجلین واسرت امرأۃ من الانصار واصیبت العضبآء فکانت المرأۃ فی الوثاق وکان القوم یریحون نعمھم بین یدی بیوتھم فانفلتت ذات لیلۃ من الوثاق فاتت الابل فجعلت اذا دنت من البعیر رغا فترکتہ حتی تنتھی الی العضبآء فلم ترغ وھی ناقۃ منوقۃ فقعدت فی عجزھا ثم زجرتھا فانطلقت ونذروا بھا فطلبوھا فاعجزتھم قال ونذرت ان اللہ انجاھا لتنحرنھا فلما قدمت المدینۃ رآھا الناس فقالوا العضبآء ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انھا نذرت ان اللہ نجاھا لتنحرنھا فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ذلک فقال سبحان اللہ بئس ما جزتھا ان اللہ نجاھا لتنحرنھا لا وفآء فی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک العبد۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثقیف (ایک قبیلہ کا نام ہے جو طائف کے قریب رہتا تھا) بنی عقیل کا دوست تھا ثقیف کے قبیلہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو قید کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بھی بنی عقیل کے ایک شخص کو گرفتار کیا اور اس کو اور عضباء (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام ہے) کو ساتھ لیکر آئے آپ اونٹنی پر تشریف لائے اور وہ آدمی بندھا ہوا تھا وہ بولا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا کیا کہتا ہے اس نے کہا آپ نے مجھ کو اور اس جانور کو کس واسطے پکڑا ہے جو (انتظام کے لئے) حاجیوں کے آگے رہتا ہے آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو تیرے حلیف ثقیف کے جرم میں پکڑا ہے پھر آپ لوٹ گئے مگر اس نے آپ کو (پھر) آواز دی اور بولا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا محمد (صلی اللہ

علیہ وسلم) عمران نے کہا (چونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحیم و کریم تھے (اس کی آواز سنکر) لوٹ آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے اس نے کہا میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا اگر تو پہلے سے کہتا جب تو اپنے اختیار میں تھا (یعنی گرفتار نہ ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا پھر آپ لوٹ گئے اس نے آپ کو بلایا اور بولا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا کہتا ہے اس نے عرض کیا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلاؤ اور میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلاؤ آپ نے فرمایا یہی اس کا مقصد ہے عمران نے کہا پھر وہ شخص دو آدمیوں کے بدلے میں فدیہ دیا گیا (جو ثقیف کے پاس قید تھے) اس کے بعد مشرکین نے انصار کی ایک (مسلمان) عورت کو قید کر لیا اور عضباء کو پکڑ لیا اور وہ عورت بندھی ہوئی تھی لوگ اونٹوں کو اپنے گھروں کے سامنے چراتے تھے ایک رات کو وہ عورت بندی خانہ سے نکل بھاگی اور اونٹوں کے پاس آئی (تاکہ سوار ہو کر چلی جائے اور مشرک سوتے کے سوتے رہ جائیں) اور جب وہ کسی اونٹ کے قریب جاتی وہ شور کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتی یہاں تک کہ عضباء پاس آئی عضباء نے آواز نہ کی وہ ایک رام اونٹنی تھی وہ اس کے سرین پر بیٹھی ڈانٹ بتائی اور چل کھڑی ہوئی (ادھر) لوگوں نے اس کی نذر مانی اسے ڈھونڈھا (مگر ڈھونڈنے سے) عاجز ہو گئے عمران نے کہا اس عورت نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ اس کو نجات دے گا تو وہ اس اونٹنی کو نحر کریگی جب وہ عورت مدینہ میں پہنچی لوگوں نے اسے دیکھا اور بولے کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء ہے عورت بولی میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ مجھ کو نجات دے گا تو میں اس اونٹنی کو نحر کروں گی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس عورت نے اونٹنی کو برا بدلہ دینا چاہا (اور وہ یہ کہ) اگر اللہ اس کو نجات دے گا تو وہ اس کو نحر کریگی جو نذر گناہ کے لئے ہو یا اس چیز میں ہو جس کا بندہ مالک نہیں ہے تو وہ نذر پوری نہیں کی جائیگی (اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز کا آدمی مالک نہیں اسکی نذر نہ کرنی چاہئے اور اگر کر لی ہے تو پوری کرنا ضرور نہیں۔ اسی طرح گناہ کی نذر بھی پوری نہیں کی جائے گی)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصیہ۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر کرے تو اس کو چاہئے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور جو آدمی گناہ کے لئے اللہ کی نذر مانے تو وہ گناہ نہ کرے (اور ایسی نذر کو لغو سمجھے کیونکہ اللہ جل جلالہ گناہ سے خوش نہیں ہوتا)۔ عن ابن عباس

حرمت نذرت من

رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النذر نذران فما کان للہ فکفارتہ الوفاء بہ وما کان للشیطان فلا وفاء فیہ وعلیہ کفارۃ یمین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذریں دو قسم کی ہوتی ہیں (ایک اللہ کی دوسری شیطان کی) پس جو نذر اللہ کے لئے مانی جائے اس کا کفارہ اسے پورا کرنا ہے اور جو نذر شیطان کے واسطے کی جائے اس کا پورا کرنا جائز نہیں اور ایسے نذر ماننے والے پر وہی کفارہ ہوگا جو قسم کا ہے۔ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اختہ نذرت ان تمشی الی الکعبۃ فقال ان اللہ لغنی عن نذر اختک لترکب ولتھد بدنۃ۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے متعلق مسئلہ پوچھا جس نے کعبہ تک (پیادہ پا) چلنے کی نذر مانی تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ تیری بہن کی نذر سے بے پرواہ ہے اس کو چاہیئے کہ سوار ہو جائے اور ہدی ذبح کرے (جو اس کی نذر کا کفارہ

حم رخ م د س | ہے)۔ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ ان اختہ نذرت ان تمشی الی البیت فاستفتی لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرھا فلترکب۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انکی بہن نے بیت اللہ تک (پیادہ) چلنے کی منت مانی تو انھوں نے اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس کو حکم کرکہ وہ سوار ہو (یعنی جب تھک جائے تو سوار بھی ہو جایا کرے)۔

خ رق | عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذھو برجل قائم فی الشمس فسال عنہ فقالوا ھذا ابو اسرائیل نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم فقال مروہ فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں خطبہ فرما رہے تھے کہ یکایک ایک آدمی دھوپ میں کھڑا نظر پڑا تو آپ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا یہ ابو اسرائیل ہے اور اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے نہ بیٹھے نہ سایہ میں آئے نہ بات کرے (مطلقاً) اور روزہ رکھے آپ نے فرمایا اس سے کہو کہ بات کرے (چپکا نہ رہے) اور سایہ میں آئے اور بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے (روزہ چونکہ عبادت تھا آپ نے اس کی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت نہ تھی اس لئے آپ نے ان سے منع فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نہیں چاہیئے نہ اس کے پورا کرنے میں کچھ ثواب ہے)

حم رخ م د ت | عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یھادی بین ابنیہ فقال ما ھذا

قالو نذر ان یمشی الی البیت فقال ان اللہ لغنی عن تعذیب ھذا نفسہ فامرہ فرکب۔ انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان میں
چلتا ہے (یعنی ضعف کی وجہ سے ان پر تکیہ کئے ہوئے ہے) آپ نے فرمایا یہ کون شخص ہے لوگوں نے
عرض کیا اس نے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اس سے بے پروا
ہے کہ اپنی جان پر عذاب کرے اور آپ نے اس کو حکم فرمایا تو وہ سوار ہو گیا۔ عن سعد رضی اللہ

حم س وحم ع

عنہ انہ قال ماتت امی وعلیھا نذر فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرنی ان اقضیہ
عنھا۔ سعد (بن عبادہ) رضی اللہ عنہ نے کہا میری ماں مر گئی اور اس پر ایک نذر تھی (جو اس نے ادا
نہیں کی تھی) لہذا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا تو اس
(ماں) کی طرف سے نذر ادا کر دے (اس سے معلوم ہوا کہ میت پر کسی قسم کی نذر ہو جو غیر مشروع نہ ہو تو
اس کا ولی اس کو ادا کر دے)۔ عن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال یا رسول اللہ انی نذرت فی

حم ع

الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام فقال لہ اوف بنذرک۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے جاہلیت میں (کفر کے زمانہ میں) نذر مانی
تھی کہ مسجد حرام میں رات بھر معتکف رہوں آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی نذر پوری کرو (گویہ نذر جاہلیت
کی تھی مگر چونکہ یہ عبادت اور اچھا کام ہے اس لئے آپ نے اس کے پورا کرنے کا حکم فرمایا)۔ عن ابن

حم خ م د ت ق

عباس رضی اللہ عنھما قال جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ
ان اختی ماتت وعلیھا صیام شھرین متتابعین قال أرأیت لو کان علی اختک دین اکنت تقضیہ
قالت نعم قال فحق اللہ احق۔ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بہن مر گئی ہے اور اس پر (نذر
کے) دو مہینے کے پے در پے روزے تھے آپ نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اس نے کہا بیشک
آپ نے فرمایا تو اللہ کا حق ادا کرنا زیادہ مقدم ہے (اس سے معلوم ہوا کہ اگر میت پر نذر کے روزے
رہ گئے ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے امام احمد اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے
اور اس حدیث سے انھوں نے دلیل لی ہے اور امام شافعی کا بھی ایک قول ایسا ہی ہے جس کو امام نووی
نے صحیح کہا)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات و

خ م د س

علیہ فلیابعہ صام عنہ ولیہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرجائے اور اس پر (نذر کے) روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانھا ماتت فقال لوکان علیھا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقضوا اللہ فھو احق بالوفاء۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی (اور نذر ادا کرنے سے پہلے) مرگئی آپ نے فرمایا اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو تو ادا کرتا یا نہیں اس نے کہا جی ہاں ادا کرتا آپ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو اس کا پورا کرنا تو اور زیادہ ہے (اس سے معلوم ہوا کہ اگر میت پر حج کی نذر باقی رہ گئی ہو تو اس کا ولی اس کو پورا کرے)۔ عن جابر رضی اللہ عنہ ان رجلا نذر ان یصلی فی بیت المقدس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل ھاھنا یعنی فی المسجد الحرام فقال یا رسول اللہ انی نذرت ان اصلی فی بیت المقدس فقال صل ھاھنا۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے (مکہ معظمہ کے فتح کے دن) بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی آپ نے فرمایا اسی جگہ یعنی مسجد حرام میں (دو رکعت نماز) پڑھ لے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے نذر کی تھی کہ بیت المقدس میں (دو رکعت) نماز ادا کروں گا آپ نے فرمایا اسی جگہ نماز ادا کرلے (کیونکہ یہ جگہ یعنی مسجد الحرام اس سے افضل اور بہتر ہے اور سہل تر بھی ہے)۔

باب ما جاء فی الوصایا

وصیتوں کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم یبیت لیلتین ولہ شئ یوصی فیہ الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد کو لائق نہیں ہے کہ جب اس کے پاس کوئی

حج/ عمرہ ... (حاشیہ: ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریریں)

ایسی چیز ہو جو وصیت کرنے کے قابل ہو تو وہ دو راتیں (بھی) اس طرح گذارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس
لکھی ہوئی نہ ہو (یعنی اگر کسی کے پاس مال ہو جس میں وصیت کی ضرورت ہو تو اس کو فوری طور پر وصیت
کردینا واجب ہے کیونکہ موت کا کچھ ٹھیک نہیں کہ کب آجائے اور وصیت کرنے کی مہلت نہ دے تو لوگوں
کے حقوق اس کے ذمہ رہ جائیں)۔ عن عامر بن سعد عن ابیه رضی الله عنه قال مرضت بمکة مرضا
اشفیت منه علی الموت فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم یعودنی فقلت یا رسول الله
حم ع
ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت
فالثلث قال الثلث والثلث کثیر او کبیر انک ان تترک ورثتک اغنیاء خیر من ان تترکهم
عالة۔ عامر بن سعد اپنے باپ (سعد بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں کہ (معظمہ)
میں ایسا (سخت) بیمار ہو گیا کہ موت کے قریب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میرے پاس تشریف
لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس بہت مال ہے اور میری ایک بیٹی
کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں
نے عرض کیا کیا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا تہائی مال کی آپ نے فرمایا کہ خیر تہائی مال
کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو
محتاج چھوڑ جائے (وہ لوگوں کے سامنے) ہاتھ پھیلاتے پھریں (اس سے معلوم ہوا کہ تہائی مال سے
زیادہ وصیت درست نہیں ہے اور اس سے زیادہ میں کی جائے تو تہائی سے زیادہ میں نافذ نہ ہوگی
جمہور کا یہی مذہب ہے)۔ عن عمران بن حصین رضی الله عنه ان رجلا اعتق ستة مملوکین له
حم م دت مسق
عند موته لم یکن له مال غیرهم فدعاهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فجزاهم اثلاثا ثلاثة اجزاء
ثم اقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة قال وقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم قولا
شدیدا۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے چھ غلام
لونڈیوں کو آزاد کیا اور اس کے پاس ان کے سوا اور کچھ مال نہیں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
غلام لونڈیوں کو بلایا ان کے تین حصے کئے پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا پھر دو (تہائی) آزاد فرمایا اور (باقی)
چار کو غلام ہی رکھا اور آزاد کرنے والے کو آپ نے سخت سست کہا (یعنی اگر میں اس جنازہ کے دفنانے کے
پہلے موجود تھا تو یہ مسلمانوں کے قبروں میں نہ دفنایا جاتا یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ اس نے خلاف حکم

عمل کیا کیونکہ اس نے سب کے سب غلام لونڈیوں کو آزاد کر دیا حالانکہ وہ کو کر سکتا تھا جیسا کہ آپ نے بعد میں
کیا یعنی آپ نے ایک ثلث کو آزاد کر دیا جتنا کہ مالک کو اختیار رہے اور باقیوں کو آپ نے غلامی میں رہنے دیا)

حم د ت ق

عن ابی امامة وغیرہ رضی اللہ عنہم ممن شہد خطبة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ
فکان فیما تکلم بہ الا ان اللہ قد اعطی کل ذی حق الا لا وصیة لوارث ۔ ابو امامہ وغیرہ رضی اللہ عنہم
(ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع میں اس دن حاضر تھے) سے
روایت ہے کہ آپ نے جس امر پر گفتگو فرمائی وہ یہ تھی کہ آگاہ ہو جاؤ اللہ نے ہر مستحق کو اس کا حق دلوا دیا (آیت
میراث میں حصہ مقرر کر دیا) تو اب وارث کے لئے وصیت کرنی جائز نہیں ۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال قضی

حم ت ق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدین قبل الوصیة وانتم تقرؤنها من بعد وصیة یوصی بها او دین قال
وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمیراث لبنی الام والاب دون بنی العلات ۔ علی رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کے اجراء کے پہلے قرض ادا کرنے کا حکم فرمایا اور
تم قرآن میں (یوں) پڑھتے ہو من بعد وصیة یوصی بها او دین (قرآن میں وصیت کا لفظ پہلے ہے مگر یہ حدیث کے
منافی نہیں ہے اس لئے کہ پہلے ذکر کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا حکم بھی پہلے ہوا) اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے (یہ بھی) حکم فرمایا کہ ماں اور باپ کے بیٹے (یعنی حقیقی بھائی) وارث ہوں گے اور علاتی (سوتیلے
بھائی) وارث نہ ہوں گے (یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس میں حارث اعور ہے جس کو شعبی نے کذاب کہا ہے
اور اس مسئلہ کی تفصیل انشاء اللہ علم الفرائض میں آئے گی) ۔ عن عائشة رضی اللہ عنها فی قولہ ومن

خ م

کان فقیرا فلیأکل بالمعروف قالت انزلت فی والی الیتیم الذی یصلحه ویقوم علیه اذا کان
محتاجا ان یاکل منه ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت "ومن کان فقیرا فلیأکل
بالمعروف" (یعنی اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھالے) یتیم کے ایسے ولی کے بارہ میں اتری ہے
جو اس کی بہتری چاہتا ہے اور اس کا متولی ہے پس جب وہ (ایسا ولی) محتاج ہو تو اس (یتیم) کے مال

حم د س ق

میں سے (اپنی خدمت کے موافق) کھالے ۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللہ عنه
ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال انی فقیر ولیس لی شئی ولی یتیم فقال کل من مال
یتیمك غیر مسرف ولا مبذرا ومبادر ولا متاثل ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا میں محتاج ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے

البتہ ایک یتیم میرے پاس (پرورش) میں ہے آپ نے فرمایا اپنے یتیم کے مال میں سے کھا بغیر اسراف اور فضول خرچی کے یا اس کے بڑے ہوجانے کے بلا ڈر کے اور بغیر پونجی بنانے کے اس کے مال سے (یعنی اپنی ضرورت کے لئے سے کھا اور فضول اور بیہودہ خرچ مت کر یا یہ خیال کرے کہ یتیم بڑا ہوجائے گا تو پھر مال نہ ملے گا جلدی خرچ ڈال یا اس میں سے کچھ جمع کرلے۔

باب ما جاء في المواريث

میراثوں کا بیان

خ دس

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم قال کان المھاجرون حین قدموا المدینۃ یرث ثم الانصار دون ذوی رحمہ بالاخوۃ التی آخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھم فلما نزلت ھذہ الآیۃ ولکل جعلنا موالی نسخت والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم من النصرۃ والنصیحۃ والرفادۃ ویوصی لہ وقد ذھب المیراث۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ جو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم یعنی جن لوگوں سے تم نے قسم کھائی ان کا حصہ دیدو (اس آیۃ کا قصہ یہ ہے کہ) جب مہاجرین (مکہ سے) مدینہ کو (ہجرت کرکے) آئے تو وہ انصار کے وارث ہوتے تھے (اور انصار ان کے وارث ہوتے تھے) اور عزیز و اقربا وارث نہ ہوتے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ (اسی کا نام عہد مواخاۃ ہے) کردیا تھا پس جب یہ آیۃ اتری ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون یعنی ہم نے ہر ایک کے وارث بنادئے اس مالوں کے جو ماں باپ اور کنبے والے چھوڑ جائیں تو والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم منسوخ ہوگئی اور یہ حصہ ان لوگوں کا مدد کرنے اور نصیحت کرنے اور اعانت اور رفاقت کرنے کے سبب سے مقرر تھا وہ جاتا رہا اب ان کے لئے وصیت (تہائی مال تک) کرسکتا ہے لیکن میراث جاتی رہی (وہ عزیز اقربا کے واسطے ہے)۔ عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ

حم ع

صلی اللہ علیہ وسلم لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا (اس پر سب
کا اتفاق ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحقوا الفرائض
باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ذوی الفروض کو ان کا مقررہ حصہ دیدو جو مال (ان کا حصہ دیکر) بچ رہے وہ قریب کے مرد رشتہ دار
(یعنی عصبہ) کا ہے۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وابوبکر رضی اللہ عنہ فی بنی سلمۃ فوجدانی لا اعقل فدعا بماء فتوضاء ثم رش علی منہ
فافقت فقلت کیف اصنع فی مالی یا رسول اللہ فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل
حظ الانثیین۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے دیکھنے کو محلہ بنی سلمہ میں تشریف لائے تو مجھ کو آپ نے بے ہوش پایا
اور پانی منگوا کر وضو فرمایا اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آگیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ
علیہ وسلم) میں اپنے مال کا کیا کروں (آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا) اسوقت یوصیکم اللہ فی اولادکم
للذکر مثل حظ الانثیین اتری یعنی تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ یہ حکم فرماتا ہے کہ مرد بچے کو دوہرا حصہ اور
بیٹی کو اکہرا ملے گا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک مالا
فھو للعصبۃ ومن ترک کلا او ضیاعا فالی فانا ولیہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو (مومن مرجائے اور) مال اسباب چھوڑ جائے تو وہ اس کے عصبہ وارثوں کو
ملیگا اور جو شخص قرض یا عیال واطفال چھوڑ جائے تو (قرض کا ادا کرنا یا اس کے عیال واطفال کی خبر گیری
کرنا) میرے ذمہ ہے (یعنی اس کے قرض اور اہل وعیال کا میں بندوبست کردوں گا) اور میں اس کا ولی
ہوں۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول اشتکیت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی
ہو وابوبکر وھما ماشیان قد اغمی علی فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب علی وضوءہ
فافقت فقلت یا رسول اللہ کیف اقضی فی مالی کیف اصنع فی مالی فلم یجبنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی نزلت آیۃ المیراث یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ۔ جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر پیدل میری عیادت کو

مع
خم
م ع

تشریف لائے میں اسوقت بے ہوش تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے
اوپر ڈالا مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں
میں اپنے مال کا کیا کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیۃ اتری یعنی یستفتونک الخ
یعنی تجھ سے کلالہ کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں تو کہدے اللہ کا حکم کلالہ میں یہ ہے کہ اگر کوئی مرجائے
اس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو آدھا مال لے لیں دو ہوں تو دو ثلث (یعنی دو تہائی ⅔) لے لیں
اگر بہنیں بھائی ہوں تو بھائی کو دو حصہ اور بہن کو ایک حصہ ملیگا)۔ عن قبیصة بن ذویب قال جاءت
الجدة الی ابی بکر رضی الله عنه تسئاله میراثها فقال مالك فی كتاب الله شئ وما علمت
لك فی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا فارجعی حتی اسئال الناس فسئال الناس
فقال المغیرة بن شعبة حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطاها السدس
فقال ابوبکر رضی الله عنه هل معك غیرك فقام محمد بن سلمة الانصاری فقال مثل
ما قال المغیرة فانفذه لها ابوبکر رضی الله عنه ثم جاءت الجدة الاخری الی عمر بن الخطاب
رضی الله عنه تسئاله میراثها فقال مالك فی كتاب الله شئ وما كان القضاء الذی قضی
به الا لغیرك وما انا بزائد فی الفرائض شیئا ولكن هو ذلك السدس فان اجتمعتا فیه فهو
بینكما وایتكما خلت به فهو لها۔ قبیصہ بن ذویب نے کہا کہ میت کی نانی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس
میراث مانگنے آئی ابوبکرؓ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں تیرا حصہ کوئی مذکور نہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث میں مجھ کو تیرا حصہ کچھ معلوم ہوتا ہے تو واپس جا یہانتک کہ میں لوگوں سے (اس بارہ
میں) پوچھوں پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں اسوقت موجود تھا میرے سامنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ابوبکر نے فرمایا تمھارے ساتھ کوئی اور بھی ہے
(جو اس معاملہ کو جانتا ہو) محمد بن سلمہ کھڑے ہوئے اور جیسا مغیرہ نے کہا تھا ویسا ہی بیان کیا ابوبکر
نے اس کو چھٹا حصہ دلادیا پھر حضرت عمرؓ کے وقت میں دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمرؓ نے کہا
قرآن میں تیرا کوئی حصہ مذکور نہیں اور پہلے جو حکم ہو چکا ہے وہ نانی کے باب میں ہوا تھا اور میں اپنی طرف
سے فرائض میں کچھ بڑھا نہیں سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونوں سدس
(چھٹویں) حصہ کو تقسیم کر لو اور جو تم دونوں میں سے اکیلی ہو (یعنی صرف دادی ہو یا صرف نانی) تو وہ چھٹا

لیلے (اس سے معلوم ہوا کہ دادی کو چھٹا حصہ ہے اور نانی کو بھی چھٹا حصہ ہے اور اگر دادی اور نانی دونوں ہوں تو دونوں میں چھٹواں حصہ ہے یعنی ہر ایک کو ۱/۱۲ حصہ ترکہ کا ملے گا)۔ عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال اطعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للجدۃ السدس اذا لم تکن امہ۔ عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کے لئے چھٹا حصہ (خوراک یعنی تحفہ) مقرر فرمایا ہے اگر اس کو (میت کی) ماں حاجب نہ ہو (یعنی اگر میت کی ماں جیتی ہو گی تو وہ حاجب ہو گی یعنی نانی کو حصہ سے محروم کردیگی)۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فمالی من میراثہ فقال لک السدس فلما ادبر دعاہ فقال لک سدس آخر فلما ادبر دعاہ فقال ان السدس الآخر طعمۃ قال قتادۃ فاقل شیٔ ورث الجد السدس لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورثہ السدس ولا ندری مع من ورثہ۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا میرا پوتا مرگیا ہے تو مجھے اس کے میراث سے کیا ملنا چاہئے آپ نے فرمایا تیرے واسطے چھٹا حصہ ہے جب وہ لوٹ کر چلا آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا تیرے لئے دوسرا چھٹا حصہ بھی ہے پس جب وہ لوٹ کر چلا آپ نے اس کو پھر بلایا اور فرمایا یہ دوسرا سدس تمھاری خوراک ہے (یعنی حصہ مفروضیت سے زائد ہے اور بہ سبیل عصبیت تم کو ملا ہے) قتادہ نے کہا کہ دادا کم سے کم چھٹویں حصہ کا وارث ہوتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھٹویں حصہ کا وارث کیا اور ہم (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) نہیں جانتے کہ دادا کو کب چھٹا حصہ ملتا ہے (اور کب ثلث)۔ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی رجل ترک ابنتہ و ابنۃ ابنہ واختہ فجعل لابنتہ النصف ولابنتہ الابن السدس وما بقی فللاخت۔ عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارہ میں حکم فرمایا جس نے (اپنے بعد) ایک لڑکی ایک پوتی اور ایک بہن چھوڑی تو آپ نے بیٹی کا نصف پوتی کا سدس حصہ مقرر فرمایا اور جو بچ رہا وہ بہن کو ملے گا (جب ایک بیٹی کے ساتھ پوتیاں ہوں یا ایک ہی پوتی ہو تو نصف بیٹی کو ملکر دو ثلث کا تکملہ پوتیوں پر برابر تقسیم ہوگا اور بہنیں بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں یعنی لڑکیوں کے حصے سے جو بچ رہے وہ بہنوں کو ملجاتا ہے)۔ عن ابراہیم قال قال الاسود قضی فینا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ

(حاشیہ) مثلاً ایک مرد مرا اور اس نے دو لڑکیاں اور ایک بہن چھوڑی ... دو ثلث لڑکیوں کو ... اور ایک ثلث بچا بہن کو ... چھٹا حصہ دادا کو ... الفرض ... حصہ ... عصبیت ...

علیه وسلم فی رجل ترك ابنته واخته قال قضی لابنته النصف وللاخت النصف۔
ابراہیم (نخعی) سے روایت ہے کہ اسود (بن یزید) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد (ہمایوں) میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہم (یمن والوں) میں اس شخص کے باب میں یہ حکم دیا جس نے ایک لڑکی اور ایک بہن چھوڑی تھی کہ لڑکی کو نصف اور بہن کو نصف ترکہ ملے گا (جب بیٹی کے ساتھ بہن ہو تو بہن عصبہ ہو جاتی ہے اور جب ایک ہی بیٹی ہو تو اس کو نصف ملتا ہے اور باقی جو آدھا بچ رہتا ہے وہ عصبہ ہونے کی وجہ سے بہن کو مل جاتا ہے)۔ عن ابی امامة بن سهل بن حنیف قال کتب عمر بن الخطاب رضی الله عنه الی ابی عبیدة بن الجراح ان علموا غلمانکم العوام ومقاتلتکم الرمی قال فکانوا یختلفون فی الاغراض قال فجاء سهم غرب فقتل غلاما فی حجر خال له لا یعلم له اصل قال فکتب ابو عبیدة الی عمر رضی الله عنه الی من ادفع عقله فکتب عمر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول الله ورسوله ولی من لا مولی له والخال وارث من لا وارث له۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن جراح (جو لشکر کے امیر تھے) کو لکھا کہ عام لڑکوں اور لڑنے والوں کو تیراندازی سکھاؤ چنانچہ وہ لشکروں میں آنے جانے لگے (ایک دفعہ) ایک تیر آیا جس کا چلانے والا معلوم نہ ہوا کہ کون تھا جس کی صدمہ سے ایک ایسا لڑکا مرگیا جو اپنے ماموں کی زیر پرورش تھا اور جس کا اصل (وارث) معلوم نہ ہوا پس ابوعبیدہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میں اس کی دیت کس کو دوں (جس کے جواب میں حضرت) عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ اور اس کا رسول اس شخص کا مولی (دوست۔ حمایتی۔ مددگار۔ کارساز) ہے جس کا کوئی مولی نہیں اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی اور وارث نہیں (ماموں خالہ نانا وغیرہم کو ذوی الارحام کہتے ہیں اور ذوی الارحام وہ ملنے والے ہیں جو نہ ذوی الفروض ہیں اور نہ عصبہ اور نہ ان کا حصہ اللہ کی کتاب میں معین ہے اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ اگر ذوی الفروض اور عصبات نہ ہوں تو ذوی الارحام وارث ہوں گے
عن المقدام الکندی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اولی بکل مؤمن من نفسه من ترك دینا او ضیعة وقال الهیثم او کلا فالی ومن ترك مالا فلورثته وانا مولی من لا مولی له ارث ماله وافك عانه والخال مولی من لا مولی له یرث ماله و

یفک عانہ مقدام کندی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر مومن پر خود اس کے نفس سے زیادہ تصرف کا حق رکھتا ہوں (یا اپنے نفس سے زیادہ اس کو محبوب ہوں) جو کوئی اپنے ذمہ کچھ قرض یا عیال چھوڑ جائے تو اس کے قرض کا ادا کرنا یا اس کے عیال کی پرورش کرنا میرے طرف (ذمہ) ہے اور جو کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے واسطے ہے اور جس کا کوئی والی اور کارساز نہیں اس کا میں والی اور کارساز ہوتا ہوں اور اس کے مال کا وارث ہوتا ہوں (یعنی اس کو بیت المال میں رکھتا ہوں ورنہ انبیا کسی کے وارث نہیں ہوتے اور نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے) اور میں اس کے قیدیوں کو چھڑاتا ہوں اور جس کا کوئی مولیٰ نہیں اس کا ماموں اس کا کارساز ہے وہ اس کے مال کا وارث ہوتا ہے اس کے قیدیوں کو چھڑاتا ہے (یعنی جو اس پر خون بہا دینا لازم تھا اس کو وہ ادا کرتا ہے)۔ عن سعید قال قال عمر رضی اللہ عنہ الدیۃ للعاقلۃ ولا ترث المرأۃ من دیۃ زوجہا حتی اخبرہ الضحاک الکلابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان یورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیۃ زوجہا سعید (بن مسیب) سے روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت عاقلہ پر ہے اور جورو اپنی خاوند کی دیت میں سے حصہ نہ پائے گی یہاں تک کہ ضحاک (بن سفیان) کلابی نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی عورت کو اس کے شوہر کی دیت میں سے وارث کروں (اس سے معلوم ہوا کہ دیت میں ترکہ ہوتا ہے)۔ عن عمرو بن شعیب قال اخبرنی ابی عن جدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم فتح مکۃ لا یتوارث اہل ملتین والمرأۃ ترث من دیۃ زوجہا ومالہ وھو یرث من دیتہا ومالہا ما لم یقتل احدہما صاحبہ فان قتل احدہما صاحبہ لم یرث من دیتہ ومالہ شیئا وان قتل احدہما صاحبہ خطأ ورث من مالہ ولم یرث من دیتہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مذہب والے (جیسے مسلمان اور کافر) ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اور عورت اپنے شوہر کے دیت اور مال میں سے وارث ہوگی (اسی طرح) خاوند اپنے بیوی کے دیت اور مال دونوں کا وارث ہوگا بشرطیکہ ایک دوسرے کو قتل نہ کرے اور اگر قتل کرے تو نہ دیت کا وارث ہوگا اور نہ مال کا کسی چیز کا نہ ہوگا اور اگر خطاءً قتل کرے تو مال کا وارث

حرمت سقف

ق

ہوگا دیت کا وارث نہ ہوگا۔

باب ما جاء في العتاقة

بردہ آزاد کرنے کا بیان

ترمذی مرقاۃ* عن سعيد بن مرجانة قال سمعت ابا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق رقبة مؤمنة اعتق الله بكل ارب منه اربا من النار حتى انه ليعتق باليد اليد وبالرجل الرجل وبالفرج الفرج۔ سعید بن مرجانہ نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک مسلمان کی گردن آزاد کی تو اللہ غلام لونڈی کے ہر عضو کے بدلہ آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ وہ اس کے ہاتھ کو اس کے ہاتھ کے بدلہ اور اس کے پاؤں کو اس کے پاؤں کے عوض اور اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے بدل آزاد کرے گا (لونڈی غلام کا آزاد کرنا اسقدر ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوجاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لونڈی غلام لنگڑا لولا اندھا وغیرہ نہ ہونا چاہئے بلکہ صحیح وسالم ہوتا کہ اس کے ہر عضو کے بدل آزاد کرنے والا کا عضو دوزخ سے آزاد ہوجائے)۔ عن ابي ذر انه قال يا رسول الله اي العمل افضل قال ايمان بالله وجهاد في سبيله قال فاي الرقاب افضل قال اعلاها ثمنا وانفسها عند اهلها ترمذی مرقاۃ قال قلت ارايت ان لم افعل قال تعين صانعا او تصنع لاخرق قال ارايت ان ضعفت عن ذلك قال تمسك عن الشر فانها صدقة تصدق بها على نفسك۔ ابوذر سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کون عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا میں نے کہا کہ کون بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالک کو بہت پسند ہو میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ کو اس کی مقدرت نہ ہو آپ نے فرمایا تو کسی (مسلمان) کاریگر کی مدد کر یا بے ہنر کی (جو روٹی کما نہ سکے) میں نے معروضہ کیا کہ اگر یہ بھی نہ کرسکوں آپ نے فرمایا برائی سے بچ کیونکہ یہ ایک صدقہ ہے جو تو اپنے اوپر کرتا ہے۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما عن النبي

صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما عبد کان بین شرکاء فاعتق احدھم نصیبہ فعلیہ ان یعتق ما بقی منہ اذا کان لہ من المال ما یبلغ ذلک والا عتق منہ ما عتق ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو غلام کئی آدمیوں کے ساجھے میں ہوا اور ان میں سے کوئی اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو اس پر لازم ہے کہ (غلام کا) جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس کو بھی آزاد کراوے بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جس سے وہ (سارا) غلام آزاد ہو سکے ورنہ جتنا حصہ آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہیں اتار سکتا ہے مگر اس طرح کہ اس کو غلام پائے اور اس کو خرید لے پھر اس کو آزاد کر دے ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک ذا رحم محرم فھو عتیق ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرابت والے محرم کا مالک ہوا وہ آزاد ہے (ذو رحم جیسے باپ بیٹا چچا اور محرم وہ جس سے نکاح حرام ہے)۔ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر ۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرابت والے محرم کا مالک ہوا سو وہ آزاد ہے (یعنی مالک ہوتے ہی آزاد ہو جائے گا)۔ عن ابی زرعۃ قال قال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ لا ازال احب بنی تمیم بعد ثلاث سمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ یقول ھم اشد امتی علی الدجال وجاءت صدقاتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ صدقات قومنا وکانت عند عائشۃ رضی اللہ عنہا سبیۃ منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقیھا فانھا من ولد اسمعیل ۔ ابو زرعہ سے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بنی تمیم سے برابر محبت کرتا رہتا ہوں بعد اس کے میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں سنی ہیں آپ فرماتے تھے میری ساری امت میں بنی تمیم دجال کے بہت سخت مخالف ہوں گے (ایک بات) (اور ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ) بنی تمیم کی زکوٰۃ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے (دوسری بات) اور ان میں کی ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی کے پاس قید تھی آپ نے فرمایا

م خ م د س ق

خ م م د س

ت س ق

خ م د ت ق

علماء حنفی کی اولا بعضہم کا قول ہے یہی مسلک امام بخاری کا ہے کہ اختلافات بھی جائز ہیں

خ م

اس کو آزاد کر دے کیونکہ وہ حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہے (تیسری بات)۔ عن سفینۃ بن ابی عبد الرحمن قال اعتقتنی ام سلمۃ رضی اللہ عنہا واشترطت علی ان اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما عاش۔ سفینہ بن ابی عبد الرحمن سے مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ کو آزاد کیا اور مجھ سے یہ شرط لگائی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک آپ کی خدمت کیا کروں (اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ اگر کسی غلام کو کوئی آزاد کرے اور اس سے خدمت کی شرط لگائے تو جائز ہے اس حدیث کی اسناد میں سعید بن جمہان ہے جس کو ابن معین نے ثقہ کہا اور ابو حاتم نے کہا اس سے حجت نہیں لی جائیگی)۔

حم س ق

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بریرۃ واشترط اھلہا الولاء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما الولاء لمن اعتق۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے بریرہ (ایک لونڈی تھیں جن کو حضرت عائشہؓ نے خرید ا تھا) کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جن کے مالک نے ولاء (حق میراث) لینے کی شرط لگائی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ عن عبد اللہ بن دینار مولی ابن عمر قال سمعت ابن عمر رضی اللہ عنہما یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء وعن ھبتہ۔ عبد اللہ بن دینار مولی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا (اسواسطے کہ ولاء ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اس بردہ پر حاصل ہوتا ہے جس کو وہ آزاد کرتا ہے اور ایسے حقوق کی بیع اسوجہ سے نہیں ہوسکتی کہ معلوم نہیں مرتے وقت اس کے پاس مال رہے یا نہ رہے)۔

حم خ م س

حم خ م ت س ق

باب المکاتب والمدبر

مکاتب اور مدبر کا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ کلھم حق علی اللہ عونہ المجاھد فی سبیل اللہ والناکح الذی یرید ان یستعفف والمکاتب الذی یرید الاداء

حم ت س ق

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی مدد کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ضروری ہے (ایک تو وہ) جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں (کافروں سے) جہاد کرتا ہو (دین کی ترقی کے لئے نہ دنیا کی واسطے) (دوسرا وہ) جو زنا سے بچنے کے لئے نکاح کرنا چاہتا ہو (اور تیسرا وہ) مکاتب جو بدل کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ عن عائشة رضی الله عنها قالت اتتنی بریرة فقالت ان اهلی کاتبونی علی تسع اواق فی تسع سنین فی کل سنة اوقیة فاعینینی قالت فقلت ان احب اهلك ان اعدها لهم عدة واحدة واعتقك فعلت ویکون لی ولاؤك فذهبت الی اهلها فکلمتهم فی ذلك فابوا الا ان یکون لهم الولاء فاتت عائشة رضی الله عنها فاخبرتها بالذی قال لها اهلها فقالت عائشة رضی الله عنها فلا اذا فسالها رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلك فاخبرته بالذی قالوا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعائشة اشتریها فاعتقها واشترطی لهم الولاء فانما الولاء لمن اعتق ثم قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فخطب الناس فحمد الله واثنی علیه ثم قال ما بال رجال منکم یشترطون شروطا لیست فی کتاب الله ما کان من شرط لیس فی کتاب الله فانه باطل وان کان مائة شرط قضاء الله احق وشرط الله اوثق ما بال رجال منکم یقول احدهم اعتق یا فلان ولی الولاء انما الولاء لمن اعتق

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میرے پاس بریرہ آئی اور کہنے لگی کہ میرے مالکوں نے مجھے نو اوقیہ چاندی پر نو سال کے لئے کتابت کی تھی اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا تھا پس (اے ام المومنین) میری مدد فرمائیے میں نے کہا اچھا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں نو اوقیے ان کو یکمشت دیدیتی ہوں اور تجھ کو آزاد کردیتی ہوں اور تیری ولاء (حق میراث) میں لونگی وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے نہ مانا اور کہا کہ ولاء ہم لیں گے بریرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس کے مالکوں نے جو کچھ اس سے کہا تھا اس کی اطلاع حضرت عائشہ کو کردی حضرت عائشہ نے کہا ایسا ہے تو میں بدل کتابت ادا نہیں کرتی (یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی) تو آپ نے حضرت عائشہ سے دریافت حال فرمایا میں نے آپ کو بریرہ کے مالکوں کے جواب سے مطلع کردیا آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا تو اس کو (مول لیکر) آزاد کردے اور ولاء ان ہی کو دینا قبول کر ولاء تو اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے پھر آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثنا کی

پھر فرمایا تم میں بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (جو) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں وجود ہی نہیں ہے جو شرطیں اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ محض لغو ہیں اگرچہ سو شرطیں لگائی جائیں اللہ کا جو حکم ہے اسی پر چلنا چاہئے اور اللہ ہی کی شرط کا اعتبار ہے تم میں بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہتے ہیں اے فلانے آزاد کر ولاء ہم لیں گے ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے (اس سے معلوم ہوا کہ جو مکاتب اپنے بدل کتابت کے ادا کرنے سے عاجز ہو اس کی بیع جائز ہے)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی المکاتب اذا قتل ان یودی بقدر ما عتق منہ دیۃ الحر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکاتب کے بارہ میں یہ حکم فرمایا کہ جب وہ مارا جائے تو بقدر اس کے اس حصہ کے جتنا کہ وہ آزاد ہو گیا ہے حر کی دیت ادا کی جائے۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال دبر رجل من الانصار غلاما لہ فباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیچ ڈالا (اس سے معلوم ہوا کہ مدبر کی بیع جائز ہے اور امام شافعی اور احمد کا مشہور مذہب یہی ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مدبر کی بیع مطلقاً جائز نہیں اور انہوں نے ضعیف حدیثوں سے استدلال کیا ہے اور صحیح حدیثوں سے مدبر کی بیع کا جواز ثابت ہے یعنی مولی کی حیات میں)۔ عن عمرو بن دینار انہ سمع جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول اعتق رجل علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لہ لیس لہ مال غیرہ عن دبر منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یبتاعہ منی فقال نعیم بن عبد اللہ انا ابتاعہ فابتاعہ قال عمرو وقال جابر رضی اللہ عنہ غلاما قبطیا مات عام الاول قال ابن جریج وزاد فیہ ابو الزبیر یقال لہ یعقوب۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ ایک (انصاری) مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے مدبر غلام کو آزاد کیا اور اس کے پاس اس غلام کے سوا کوئی اور مال نہ تھا (آپ نے اس غلام کو بلا بھیجا اور) فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے نعیم بن عبد اللہ نے کہا میں اس کو خریدتا ہوں تو انہوں نے اس کو خرید لیا عمرو (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ قبطی غلام تھا اور پہلے سال ہی مر گیا ابن جریج نے کہا کہ ابو الزبیر نے اس میں یہ زیادہ کیا کہ اس غلام کا نام یعقوب تھا۔

حم غ م ت ق

حم غ م د س ق

باب ماجاء فی العمری والرقبی

عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال العمریٰ میراث لاهلها او جائز لاهلها۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ (وہ چیز جو عمر بھر کے لئے دی گئی ہو) عمریٰ والوں کے لئے میراث ہوگی یا عمریٰ اس کے لوگوں کا ہو جاتا ہے جس کو دیا گیا (عمریٰ دینے سے وہ شئے دینے والے کی ملک سے ہمیشہ کے لئے نکل جاتی ہے اور اسکی ہو جاتی ہے جس کو عمریٰ دیا گیا اس کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی اہلحدیث جمہور اور علما کا یہی مذہب ہے)۔

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل اعمر عمریٰ له ولعقبه فانه للذی یعطاها لا ترجع الی الذی اعطاها لانه اعطی عطاءً وقعت فیه المواریث۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جس کے لئے عمریٰ کیا یعنی عمر بھر کے لئے کوئی چیز دی اور یہ کہہ دیا کہ اس کو اور اس کے وارثوں کو عمریٰ دیا تو وہ عمریٰ اس کے اور اس کے اولاد کے لئے ہے اور وہ اس کی ایسی ملک ہے کہ دینے والے کو نہ پھیرے گا اس لئے کہ اس نے ایسا دینا دیا ہے جس میں میراثیں ٹھیرگئیں (ایسا عمریٰ بالاتفاق دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا کیونکہ یہ ہبہ ہوا جب معمر لہ نے اس پر قبضہ کر لیا تو اس کی ملک ثابت ہو گئی)۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال انما العمریٰ التی اجاز رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقول هی لك ولعقبك فاما اذا قال هی لك ما عشت فانها ترجع الی صاحبها۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جس عمریٰ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی وہ یہ ہے کہ (یعنی دینے والا اس کو جسے دیتا ہے یوں کہے کہ) یہ تیرے لئے ہے اور تیری اولاد کے لئے بھی اور جو یوں کہا یہ تیرے لئے ہے جب تک تو زندہ رہے تو عمریٰ اپنے مالک کی طرف پھر جائے گا (مرفع الحاجہ میں ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ابو سلمہ راوی کا کلام ہے اور اس حدیث سے حجت صحیح نہیں ہے)۔ عن جابر

حم م د ت س ق

بن عبدالله رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرقبی لمن ارقبہا والعمری لمن اعمرھا ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقبی اسی کا ہے جس کے لئے رقبی کیا گیا اور عمری بھی اسی کا ہے جس کے لیے عمری کیا گیا ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رقبی ولا عمری فمن اعمر شیئا او ارقبہ فہو لہ حیاتہ ومماتہ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ رقبی کرنا اچھا ہے اور نہ عمری کرنا اچھا ہے پھر جس کسی نے عمری یا رقبی کیا تو وہ شئی اس کی ہوگئی جس کو رقبی یا عمری دیا گیا اسکی زندگی اور موت دونوں حالت میں ۔

م س ق

باب ما جاء فی النحل والهبات

بخشش اور ہبہ کا بیان

حم خ م د ت س ق

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما قال ذھب بی ابی بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیشہدہ علی نحل نحلنیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکل بنیک نحلت مثل ھذا قال لا قال فارجعہا ۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے باپ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تاکہ آپ کو اس چیز پر گواہ کریں جو انہوں نے مجھ کو بخشش (عطیہ) کے طور پر دی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اپنے ہر ایک لڑکے کو اسی قدر دیا ہے میرے باپ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو اس کو پھیر لے (مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا میں گواہ نہیں ہوتا مگر حق پر امام احمد نے نکالا کہ آپ نے فرمایا مجھ کو ظلم پر گواہ مت کرو اور تیرے بیٹوں کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو ان کو دینے میں برابری کرے غرضکہ ان سب احادیث سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کو کم اور زیادہ دینا ظلم ہے اور جس نے ایسا کیا وہ واپس لے لے اور ان سے یہ بھی نکلا کہ جو اپنی اولاد کو کم و بیش دے وہ پھیر لے اور لوگوں کو رجوع کرنا ہبہ میں جائز نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہبہ میں رجوع کرنے والا ایسا ہے جیسا اپنی قے کو پھر کھانے والا امام شافعی کا بھی یہی قول ہے مگر

ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ والد کو بھی رجوع جائز نہیں جو ان احادیث کے سراسر خلاف ہے)۔ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما قال انطلق بی ابی یحملنی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحلنی نحلا لیشہدہ علی ذلک فقال یا رسول اللہ انی قد نحلت النعمان ھذا الغلام نحلا فاشہد علیہ قال اکل ولدک نحلت مثل ھذا قال لا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسرک ان یکونوا الیک فی البر سواء قال بلی قال فاشہد علی ھذا غیری۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ مجھ کو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے انھوں نے مجھ کو بخشش کے طور پر کچھ دیا تھا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ کرنا چاہتے تھے اس لئے انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے نعمان کو یہ غلام بخشش کے طور پر دیا ہے آپ اس پر گواہ رہیں آپ نے فرمایا کیا تو نے اپنے ہر ایک بیٹے کو اسیقدر دیا ہے انھوں نے کہا (جی) نہیں آپ نے فرمایا کیا تجھ کو یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ تیرے سب بیٹے تیرے ساتھ نیک سلوک کرنے میں برابر ہوں؟ پس تو میرے سوا اور کسی کو اس پر گواہ کر لے (میں ایسے ظلم پر گواہ نہیں ہوتا)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العائد فی ھبتہ کالعائد فی قیئہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی ہوئی چیز کا پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو آپ کھانے والا (علماء کے نزدیک ہبہ کا رجوع حرام ہے مگر باپ کو رجوع جائز ہے)۔ عن ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل ان یعطی عطیۃ فیرجع فیہا الا الوالد فیما یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی العطیۃ فیرجع فیہا کالکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم رجع فی قیئہ۔ ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مرد کو حلال نہیں ہے کہ کوئی چیز دیکر لوٹا لے مگر باپ (اس چیز کو) پھیر سکتا ہے جو وہ اپنے بیٹے کو دیتا ہے اور اس شخص کی ایسی مثال ہے جو دیکر پھیر لیتا ہے جیسے اس کتے کی مثال ہے جس نے پیٹ بھر کر کھایا پھر قے کر دی اور اس قے کو لوٹ کر کھا لیا۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال اتی اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان والدی یجتاح مالی قال انت ومالک لوالدک ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اموال اولادکم من کسبکم فکلوہ ھنیئا۔ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے

حم م د س ق

حم خ م د س ق

حم د ت س ق

حم د ق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور عرض کیا کہ میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے آپ نے
فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ ہی کے ہیں تمھاری بہت پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تمھاری کسب سے
ہو اور تمھارے اولاد کا مال تمھارے ہی کسب سے ہے تو چین سے اس کو کھاؤ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا تو یہ ارشاد ہے کہ اولاد کا مال تمھارا مال ہے اس کو چین سے کھاؤ پیو مگر افسوس اس زمانہ پر آشوب کی
اولاد ایسی ناخلف پیدا ہوئی ہے کہ آپ اور بیوی بچوں سمیت مزے اڑاتے ہیں خوب رچتا پچتا کھاتے پیتے
ہیں اور بیچارے بڈھے ماں باپ کو پوچھتے تک نہیں ان پر فاقے گزرتے ہیں تو نہ انھیں پرواہ ہے نہ غم
بقول شخصے آپ بھلے تو جگ بھلا)۔

باب ما جاء فی الاحکام

حکومت اور قضا کے بیان میں

حم خ م د ت س ق

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اجتهد
الحاكم فاصاب فله اجران اثنان واذا اجتهد فاخطأ فله اجر واحد۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم اجتہاد کرے (یعنی عقل سے خوب سوچ سمجھ کر حکم دے)
اور اس کا اجتہاد ٹھیک ہو تو اس کو دوہرا اجر ملے گا اور جب وہ اجتہاد کرے اور اپنے اجتہاد میں خطا کرے
تو اس کو اکہرا ثواب ہوگا (مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا حاکم نے کسی قضیہ کے فیصلہ کرنے میں اچھی طرح
غور کیا اور قرآن و حدیث اور اجماع امت سے اس کا حکم نکالا اور اگر ایسا کرنے میں وہ ٹھیک ہوا تو اوسکو
دونا ثواب ہوگا اور اگر وہ چوک گیا تو اس کو ایک اجر ملے گا اور کوشش کرنے کے بعد اس کو چوک پر پکڑ نہیں
عن ابی بكرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقضى القاضى

حم ع

بين اثنين وهو غضبان۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
قاضی غصہ میں ہو تو دو آدمیوں کا فیصلہ نہ کرے (یہ ممانعت تحریمی ہے اور آپ نے حضرت زبیر اور ایک
انصاری کا فیصلہ غصہ کی حالت میں فرمایا تو یہ آپکی خصوصیت تھی اور جمہور علما کہتے ہیں کہ اگر غصہ کی حالت

کا فیصلہ ٹھیک ہوگا تو صحیح ہوگا ورنہ نہیں)۔ عن عبد الرحمن بن سمرة رضی الله عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لا تسأل الامارة فانك ان اعطیتها عن غیر مسئلة اعنت علیها
وان اعطیتها عن مسئلة وكلت الیها ۔ عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عبد الرحمن) حکومت مت مانگ کیونکہ اگر تجھ کو حکومت بے مانگے ملے گی
تو اللہ کی طرف سے تیری مدد ہوگی اور اگر مانگے ملے گی تو وہ تیری نفس کی طرف سونپ دی جائے گی (اللہ تعالیٰ
اس کی انجام دہی میں تیری مدد نہ کرے گا)۔ عن ام سلمة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم انكم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضكم ان یكون الحن بحجة من بعض فان
قضیت لاحد منكم بشیٔ من حق اخیه فانما اقطع له قطعة من النار فلا یاخذ منه شیئا ۔
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مقدمات کو میرے
پاس لاتے ہو اور میں بھی آدمی ہی ہوں (ظاہری حالت اور روئداد پر فیصلہ کرتا ہوں اندرونی حالت
مجھ کو معلوم نہیں ہوتی) اور شاید تم دونوں (مدعی اور مدعا علیہ) میں سے ایک شخص دوسرے شخص سے اپنے
دعوے کے ثابت کرنے میں خوش تقریر اور تیز زبان ہو اور اگر میں (اس کی خوش بیانی اور تیز زبانی کو سنکر)
اس کے مرضی کے موافق فیصلہ کردوں اور اس کے بھائی کے حق سے کسی چیز کا حکم کردوں تو میں اس کو آگ کا
ٹکڑا دیتا ہوں جس کو اسے نہ لینا چاہئے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب نہ تھا نیز
یہ کہ جب حاکم کسی شخص کی مدلل تقریر سے دھوکہ میں آکر ظاہری روئداد پر اس کے موافق فیصلہ کرے اور حقیقت
میں حق اس کے خلاف میں ہو تو وہ مال اس کے لئے دوزخ کا ٹکڑا ہوگا جسے وہ نہ لے افسوس اس زمانہ میں
بہت لوگ دوسروں کا مال جھوٹی گواہی اور عمدہ وکیل بارسٹر کے خوش بیانی اور گواہوں کے سکھلانے سے
حاصل کر کے بڑے فرحاں وشاداں پھرا کرتے ہیں اور اپنے بے ایمانی اور دھوکہ دہی کو تفاخر کے طور پر ہر کس و
ناکس سے بیان کرتے ہیں ان کو معلوم ہوجانا چاہئے کہ ایسا کرنے سے وہ دوزخ کے ایک ٹکڑے کو لیتے
ہیں ان کو چاہئے کہ ہرگز ایسا نہ کریں)۔ عن ام سلمة رضی الله عنها قالت جاء رجلان من الانصار
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یختصمان فی مواریث واشیاء قد درست لیس بینهما بینة
فقال النبی صلی الله علیه وسلم انكم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضكم ان یكون الحن
بحجة من بعض وانما اقضی بینكم علی نحو ما اسمع منكم فمن قضیت له من اخیه شیئا فلا یاخذ

ترمذی م د ت حب

صحیح م د

فانما اقطع له قطعة من النار یاتی به اسطاما فی عنقه یوم القیامة قال فبکی الرجلان وقال کل واحد منهما حقی لاخی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لهما اما اذا فعلتما هذا فاذهبا فاقتسما وتوخیا الحق ثم استهما ثم یتحلل کل واحد منکما صاحبه۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو انصاری مرد ترکہ میں لڑتے اور پرانی دہرانی چیزوں میں جھگڑتے ہوئے آئے ان دونوں میں سے کسی کا بھی گواہ نہیں تھا اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے پاس مقدمات لیکر آتے ہو اور میں بھی انسان ہی ہوں (غیب نہیں جانتا محض روئداد پر فیصلہ کرتا ہوں) اور شاید کہ تم دونوں (مدعی اور مدعی علیہ) میں سے ایک شخص دوسرے شخص سے اظہار مدعا میں خوش تقریر اور تیز زبان ہو اور میں تمھارا حال سنکر اس کے موافق فیصلہ کردوں پس جس کے لئے میں نے اس کے بھائی کی کسی چیز پر حکم کیا تو اس کو نہ لینا چاہئے کیونکہ میں اس کے واسطے آگ کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں جس کا جمٹا وہ گردن میں ڈالے ہوئے قیامت کے دن آئے گا (راوی نے کہا (یہ سنکر) دونوں آدمی روئے اور بولے میں نے اپنا حصہ اپنے بھائی کو دیدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایسا کرتے ہو تو جاؤ اور مال کو آپس میں تقسیم کرلو اور حق کو ڈھونڈھ کر اس پر عمل کرو اور قرعہ ڈالکر حصہ لے لو اور ایک دوسرے کو معاف کردو۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المسلمون علی شروطهم ما وافق الحق منها وان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی ان شرطوں پر عمل کریں جو حق کے موافق ہوں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کے درمیان صلح درست ہے (یہ حدیث ابواب القضاء فی البیوع میں گزرچکی ہے)۔ عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احدث فی امرنا هذا ما لیس فیه فهو رد۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہمارے اس کام (دین) میں نئی بات (بدعت) نکالے وہ مردود ہے (احداث یعنی نئی بات سے وہ چیز مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور تابعین کے زمانہ میں نہ حقیقۃً موجود تہا نہ حکماً یعنی بدعت وہ نیا کام ہے جو تینوں زمانوں میں خود بھی موجود نہ تھا نہ اس کا نظیر اور اس کام کو لوگوں نے دین میں داخل کرلیا یعنی یہ سمجھا کہ اس کے بجا لانے سے آخرت میں ثواب ہوگا یا موجب حصول رضائے الٰہی ہے وغیرہ وغیرہ غرض جو ایسے کام دین میں نکالے آپ نے

اس کو مردود فرمایا اور "فھو رد" جو حدیث کے الفاظ ہیں اس کے دو معنی نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ جو شخص نئی بات نکالے وہ خود مردود ہے یا وہ کام مردود ہے اور ان الفاظ کے کوئی بھی معنی لئے جائیں تب بھی تمام بدعات کی جڑ کٹ جائے گی)۔ عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم حبس رجلا في تهمة ساعة ثم خلى عنه۔ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت میں تھوڑی دیر قید کیا پھر اس کو چھوڑ دیا (یعنی ثبوت کامل نہ تھا محض گمان پر قید کیا تاکہ آئندہ حقیقت معلوم ہو)۔ عن وائل بن حجر رضی اللہ عنه قال كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتاه رجلان يختصمان في ارض قال احدهما ان هذا انتزى على ارضي يا رسول الله في الجاهلية وهو امرؤ القيس بن عابس الكندي و خصمه ربيعة بن عبدان فقال له بينتك قال ليس لي قال فلك يمينه قال اذا يذهب بها قال ليس لك الا ذلك قال فلما قام يحلف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتطع ارضا ظلما لقي الله يوم القيامة وهو عليه غضبان۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ دو آدمی (ایک حضرمی یعنی ربیعہ بن عبدان اور دوسرا کندی یعنی امراء القیس بن عابس مشہور شاعر) ایک زمین کے مقدمہ میں آپ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک (یعنی حضرمی) نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے (یعنی کندی) جاہلیت کے زمانہ میں میری زمین چھین لی اور وہ امراء القیس بن عابس کندی تھا اور اس کا خصم ربیعہ بن عبدان آپ نے حضرمی (مدعی) سے کہا تیرا کوئی گواہ بھی ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تجھے اس کی قسم ملے گی وہ بولا جب ایسا ہے تو وہ زمین لے لیگا (کیونکہ وہ بدکار شخص ہے قسم کی پرواہ نہیں کرتا) آپ نے اس سے فرمایا قسم کے سوا تیرا اس پر کچھ حق اور دعوے نہیں (یعنی جب تیرے پاس گواہ نہیں ہے تو اس کے سوا کچھ تدارک نہیں ہو سکتا کہ مدعی علیہ کو قسم کھلائی جائے) پس جب وہ قسم کھانے کے لئے کھڑا ہونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کسی غیر کی) زمین ظلم سے لے گا تو وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حالت میں ملیگا کہ وہ اس پر غصہ میں بھرا ہوگا۔ عن الاشعث بن قيس الكندي رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رجلا من كندة ورجلا من حضرموت اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ارض باليمن فقال الحضرمي يا رسول الله ارضي اغتصبنيها ابو هذا

ت س

حم م ت س

حم د س

فقال الکندی ما تقول قال اقول انها ارض فی یدی ورثتها من ابی فقال الحضرمی هل لک من بینة قال لا ولکن یحلف یا رسول اللّٰہ باللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو ما یعلم انھا ارضی اغتصبنیھا ابوہ فتھیا الکندی للیمین فقال لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ لا یقتطع رجل مالا بیمینہ الا لقی اللّٰہ یوم یلقاہ وھو اجذم فردھا الکندی۔ اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص ایک کندی دوسرا حضرمی یمن کے ایک زمین کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے حضرمی نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کے باپ نے میری زمین کو غصب سے لیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کندی سے فرمایا تم کیا کہتے ہو اس نے عرض کیا وہ زمین میرے قبضہ میں ہے اور باپ کے ترکہ میں مجھ کو ملی ہے آپ نے حضرمی سے فرمایا بھلا تیرا کوئی گواہ بھی ہے؟ اس نے کہا نہیں لیکن یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ اس بات پر اس اللہ تبارک وتعالےٰ کی قسم کھائے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ میری زمین ہے اور اس کے باپ نے اسے مجھ سے بذریعہ غصب لیا ہے اس پر کندی قسم کھانے کو تیار ہی ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کوئی آدمی مال قسم کے بدلہ نہیں لیتا مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اسکا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا (یہ سنا تھا کہ) کندی نے زمین حضرمی کو پھیر دی۔ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما قال قضی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بشاھد ویمین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ فرمایا (یعنی مدعی کے پاس ایک ہی گواہ تھا حالانکہ دو گواہ ہونے چاہئے دوسرے گواہ کے بدلہ آپ نے مدعی سے قسم لے لی جو ایک گواہ کے قائم مقام ہوئی اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے مگر امام ابوحنیفہؒ اوزاعی ثوری کہتے ہیں کہ ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہیں ہوسکتا جب تک دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ نہوں)۔ عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاھد الواحد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر مقدمہ فیصلہ فرمایا۔ عن جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنھما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاھد۔ ترجمہ گزرا

حم دی

حم م دق

دت ق

حم ت ق

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز شہادۃ بدوی
علی صاحب قریۃ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ آپ نے فرمایا شہر والے پر دیہاتی کی گواہی درست نہیں (کیونکہ دیہاتی اکثر بے وقوف اجڈ ہوتے
ہیں)۔ عن ابن ابی ملیکۃ قال ثنی عقبۃ بن الحارث ثم قال لم یحدثنی ولکن سمعتہ یحدث قال
تزوجت بنت ابی اھاب فجاءت امرأۃ سوداء فقالت انی قد ارضعتکما فاتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسألتہ فاعرض عنی ثم سألتہ فاعرض عنی فقال فی الرابعۃ او الثالثۃ کیف بک وقد
قیل قال فنہاہ عنہا۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے عقبہ بن حارث نے حدیث بیان کی پھر یہ کہا کہ اس نے
مجھ سے حدیث بیان نہیں کی بلکہ میں نے اس کو حدیث بیان کرتے سنا کہ میں نے بنت ابواہاب سے نکاح کیا
ایک مرتبہ ایک کالی عورت (ہمارے پاس) آئی اور بولی میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے
یہ سنکر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اس بارہ میں مسئلہ پوچھا آپ نے میری طرف سے
منھ پھیر لیا پھر میں نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا آپ نے پھر منھ پھیر لیا (میری طرف مخاطب نہ ہوئے اور
کچھ توجہ نہ فرمائی) چوتھی یا تیسری بار میں آپ نے فرمایا جب ایسا کہا گیا ہے تو وہ عورت تیرے ساتھ کیونکر
رہ سکتی ہے راوی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس عورت کے نکاح میں رکھنے سے منع فرمایا
(اور اس نے دوسری عورت سے نکاح کرلیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ صرف دودھ پلانے والی عورت کی
گواہی ثبوت رضاعت کے لئے کافی ہے)۔ عن ابن ابی ملیکۃ عن عبید بن ابی مریم عن عقبۃ
بن الحارث رضی اللہ عنہ قال وقال ابن ابی ملیکۃ وقد سمعتہ من عقبۃ ایضا قال تزوجت
امرأۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجاءت امرأۃ سوداء فزعمت انہا ارضعتہما
قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ ذلک فقلت انہا کاذبۃ قال فاعرض عنی
ثم تحولت من الجانب الآخر فقلت یا رسول اللہ انہا کاذبۃ قال فکیف یصنع بقول ھذہ دعہا
عنک۔ ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں عبید بن ابی مریم سے ان کو روایت ہے عقبہ بن حارث رضی اللہ
عنہ سے اور ابن ابی ملیکہ نے کہا میں نے عقبہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں ایک عورت سے نکاح کیا اتنے میں ایک کالی عورت آئی اور بولی میں نے تم دونوں (جورو مرد) کو
دودھ پلایا ہے یہ سنکر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور بولا

کہ وہ عورت جھوٹی ہے، راوی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے منھ پھیر لیا پھر میں دوسری طرف سے (آپ کے سامنے) آیا اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ جھوٹی ہے آپ نے فرمایا کیا کیا جائے جب یہ عورت ایسا کہتی ہے تو تو اپنی بی بی کو چھوڑ دے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی قوم الیمین فاسرع الفریقان جمیعا فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسھم بینھم فی الیمین ایھم یحلف۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند (ایسے) لوگوں کو قسم کھانے کو فرمایا (جو ایک چیز میں جھگڑتے تھے مگر کسی کے پاس گواہ نہ تھا) دونوں فریق نے جلدی کی تو آپ نے اس بات پر قرعہ ڈالنے کا حکم فرمایا کہ کون فریق قسم کھائے گا (مطلب یہ ہے کہ ایسی صورت میں قسم کھانے پر پہلے قرعہ ڈالا جائے اور جس کا نام نکلے وہ قسم کھائے اور وہ چیز لے لے)۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار لیقطع لھم بالبحرین فقالوا لاحتی یقطع لاخواننا من المھاجرین فقال انکم سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اس لئے کہ ان کو بحرین میں جاگیریں سرفراز فرمائیں، انصار نے عرض کیا ہم اسوقت تک جاگیر مقطعی نہیں لینے کے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی ویسے ہی جاگیریں عنایت نہ فرمائی جائیں گی آپ نے فرمایا تم میرے بعد دیکھوگے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے جائیں گے تو تم مجھ سے ملنے تک صبر کئے رہنا (ان کو خلافت حکومت ملے گی اور تم محروم رہوگے تو صبر کئے رہنا لڑنا جھگڑنا نہیں چنانچہ انصار رضوان اللہ علیہم نے اسی حدیث پر عمل فرمایا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کی)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر ارضا لیست لاحد فھو احق بھا قال عروۃ وقضی بذالک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی خلافتہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسی غیر آباد زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملک نہ ہو تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے عروہ (اس حدیث کے ایک راوی) نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خلافت میں یہی فیصلہ کیا۔ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احاط حائطا علی ارض فھی لہ۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بنجر زمین پر احاطے کی دیوار کھینچ لے تو وہی اس کا حقدار ہوگا (جب اس کو

حم خ د س
حم خ
خ س
حم د

آباد کرے یا رہنے کے لئے کھینچے)۔ عن الصعب بن جثامة رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا حمی الا للہ ورسولہ۔ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا حمی نہیں ہے مگر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطے (اللہ اور رسول کے واسطے گھاس پانی روکنا درست ہے اگر ضرورت ہو اور کسی کا حق نہیں ہے کہ ایسا کرے شافعیہ اور اہلحدیث اس میں متفق ہیں)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اختلفتم فی طریق فحرضہ سبع اذرع۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم راستہ میں اختلاف کرو تو اس کا عرض سات ہاتھ ہے (کیونکہ اسقدر راستہ چلنے والوں جانوروں بگھیوں اور سواریوں کے آنے جانے کے لیئے بہت کافی ہے)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا الطریق سبع اذرع۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستہ سات ہاتھ رکھو (جب ایک ہی زمین میں بہت سے لوگ رہتے بستے ہوں اور راستہ کی مقدار پہلے سے معلوم نہ ہو اور بعد میں جھگڑا پیدا ہو تو سات ہاتھ راستہ چھوڑنا چاہیئے اور اگر راستہ کی مقدار اور حدود معلوم ہوں تو ایسی صورت میں کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کو تنگ کردے یا اس میں کوئی عمارت بنائے یا کسی اور طرح سے تصرف کرے)۔ عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرق من الارض شیئا طوقہ من سبع ارضین۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کچھ زمین چوری کرے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گلہ میں ڈالا جائے گا (افسوس اس زمانہ میں ایک دوسرے کی زمین چھینتا چلا جاتا ہے اور اللہ سے نہیں ڈرتا خدا تعالےٰ ان پر اور ہم پر رحم کرے اور ہم کو قرآن و حدیث پر چلنے کی توفیق ہر بات میں دے اور جو خلاف کام ہم سے سرزد ہوئے ہوں ان کو معاف فرمائے آمین)۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استاذن احدکم جارہ ان یغرز خشبة فی حائطہ فلا یمنعہ فلما قضی ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ حدیثہ طاطؤا رؤسھم قال مالی اراکم عنھا معرضین واللہ لارمینھا بین اکتافکم۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا ہمسایہ اس کی دیوار پر لکڑیاں رکھنے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے (بلکہ اجازت

دیدے کیونکہ اس میں اس کا کسی طرح کا نقصان نہیں ہے بلکہ الٹا فائدہ ہی ہے اسواسطے کہ جب دیوار اور مضبوط
بنایا جائے گا تو اس کی دیوار محفوظ ہو کر خوب مضبوط ہو جائے گی) جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ
حدیث سنا دی تو انھوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تم اس
حدیث سے منھ موڑتے ہو (اس کو سننا نہیں چاہتے) خدا کی قسم میں تو اس حدیث کو تمھارے مونڈھوں پر ماروں گا
(یعنی تم کو خوب سناؤں گا بار بار ہر وقت ہر گھڑی یہ حکم امام احمد اور اسحٰق اور اہلحدیث کے نزدیک وجوباً ہے
اور امام ابوحنیفہ رحم اور امام مالک کے نزدیک استحباباً مگر پہلا مذہب صحیح ہے)۔ عن عبد اللہ بن زبیر عن الزبیر
بن العوام رضی اللہ عنہ انہ خاصم رجلا من الانصار قد شھد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شراج من الحرۃ کانا یسقیان بہ کلاھما النخل فقال
الانصاری سرح الماء تمر فابی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل
الی جارک فغضب الانصاری فقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قال اسق یا زبیر ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدار واستوعی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر حقہ فالا وربک فقال الزبیر ما احسب ھذہ الآیۃ الا نزلت فی ذلک فلا وربک
لا یؤمنون حتی یحکموک فی ما شجر بینھم۔ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عوام رضی اللہ
عنہ سے کہ انھوں نے ایک انصاری مرد سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شریک تھا ایک
نہر کے پانی کے بارہ میں جو حرہ (مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) میں تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جھگڑا کیا جس سے وہ دونوں اپنے اپنے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے انصاری نے (حضرت زبیر سے)
کہا پانی کو چھوڑ دو تاکہ وہ بہتا رہے حضرت زبیر نے نہ مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر تم
اپنے درختوں کو (پانی روک کر) سینچ لو پھر اپنے ہمسایہ کی طرف پانی چھوڑ دو یہ سنکر انصاری غصہ ہوا اور بولا یا رسول
اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہاں زبیر تو آپ کے پھوپی کے بیٹے تھے (اس وجہ سے آپ نے ایسا حکم کیا جس میں
زبیر کی رعایت ہے) آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا پھر آپ نے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو
سینچ لو پھر پانی کو روک لو یہاں تک کہ مینڈوں تک بھر جائے اور زبیر کا جو واجبی حق تھا وہ آپ نے ان کو
دیا (پہلے آپ نے رحم و کرم سے انصاری پر مہربانی کرنے کا حکم فرمایا لیکن جب اس نے ناشکری کی اور
حضور کے ساتھ بے ادبی کر بیٹھا تو آپ نے شفقت کو ترک فرما کے انصاف کا حکم صادر فرمایا جو اس کی

سزا تھی) زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیۃ فلا وربک الخ اسی مقدمہ میں اتری ہے (آیۃ کا معنی یہ ہے تیرے رب کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حاکم نہ بنائیں اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کردے اس سے دل نہ چرائیں اور مان لیں اس انصاری کا نام حاطب تھا اس آیۃ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور فیصلہ سے جو تنگ دل اور ناراض ہوتے ہیں وہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتے پس ان مقلدوں کا کیا حال ہوگا جو اپنے اپنے مجتہدوں اور اماموں کے اقوال کے خلاف کوئی حدیث سنتے ہیں تو ان سے تنگ دل اور ناراض ہوتے ہیں اور ان کتابوں کو پسند نہیں کرتے جن میں ایسی حدیثیں ہوتی ہیں اور ان پر عمل نہیں کرتے اور اپنے اماموں کے اقوال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں پر مقدم رکھتے ہیں ان کا فوٹو کسی نے کیا خوب کھینچا ہے شعر

کیسی امت ہے کہ ارشاد نبی سن کے کہے
میں تو حنفی ہوں نہ مانوں گا یہ فرمان حدیث

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کل حدیثیں ہمارے سر اور آنکھوں پر ہیں اور آپ کے ہر صحیح حدیث پر چلنا خصوصاً اس زمانہ میں سو شہیدوں کے اجر کے مستحق ہونا ہے اور عین خوش نصیبی اور سعادت کی نشانی اور دلیل ہے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جن جن کو آخرت میں درجے ملنے والے ہیں اس کا سبب محض قرآن و حدیث کی پیروی ہے

حم رخ دس ق — عن انس بن مالك رضي الله عنه قال اهدت بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم للنبي صلى الله عليه وسلم طعاما في قصعة فضربت عائشة رضي الله عنها القصعة بيدها فالقتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم طعام كطعام واناء كاناء۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بیوی (صفیہؓ) نے آپ کو ایک پیالہ میں کھانا بھیجا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (رشک اور غیرت کی وجہ سے) پیالہ کو ہاتھ مار کر توڑ ڈالا اور پھینک دیا (پھر اس کا کفارہ پوچھا تو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے کے بدلہ اسی طرح کا دوسرا کھانا اور برتن کے عوض ویسا ہی دوسرا برتن (واقعہ یہ تھا کہ آپ حضرت عائشہ کے گھر مقیم تھے تو جب دوسری بی بی نے آپ کو کھانا بھیجا تو ان کو رشک آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تو میرے گھر میں ہیں اور کھانا دوسری جگہ سے آئے)۔ عن شرحبيل بن مسلم

حم د ت ق — الخولاني قال سمعت ابا امامة الباهلي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في حجة الوداع العارية مؤداة والمنحة مردودة والداين مقضي والزعيم غارم۔ شرحبیل بن مسلم

خولانی نے کہا میں نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع
میں یہ فرماتے سنا ہے مانگی ہوئی چیز ادا کی جائے اور جو جانور دودھ پینے کے واسطے دیا جائے پھیر دینا چاہئے
اور قرض کو ادا کرنا چاہئے اور ضامن جوابدار ہے (جو شخص کسی کے مال کا ضامن ہو تو اس کو طلب کے وقت
مال ادا کرنا چاہئے اور جس کا ضامن ہے اس سے وصول کرے اگر اس کے حکم سے ضامن ہوا تھا)۔ عن

حم د ت ن ق

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الید ما اخذت
حتی یؤدیہ۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ پر
واجب ہے کہ وہ جو لے اسے پھیر دے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستعیر پر عاریت کا ضمان واجب ہے)۔

حم خ م د ن ق

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ھند بنت عتبۃ قالت یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل شحیح ولا
یعطینی وولدی ما یکفینا الا ما اخذت من مالہ وھو لا یعلم قال خذی ما یکفیک وولدک
بالمعروف۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہند بنت عتبہ (والدہ حضرت معاویہ رضی اور ابوسفیان کی
بی بی) نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابوسفیان تو ایک بخیل آدمی ہے اور وہ مجھ کو
اتنا نفقہ نہیں دیتا جو مجھے اور میری اولاد کے لئے کافی ہو مگر جو کچھ میں اس کے مال سے لے لیتی ہوں اور اسکو
اس کی خبر نہیں ہوتی (جب کہیں خرچ چلتا ہے اور کیا مجھ پر ایسا کرنے پر گناہ ہے) آپ نے فرمایا اس قدر
لیلے جو تجھ کو اور تیرے بیٹوں کے لئے کفایت کرے (موافق دستور کے لے زیادہ نہ لے)۔ عن سمرۃ رضی اللہ

حم د س

عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من وجد عین مالہ عند رجل فھو احق بہ ویتبع البیع
من باعہ۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا مال بجنسہ کسی کے
پاس پایا تو اس مال کا وہی زیادہ حقدار ہے اور جس نے اس مال کو خریدا ہے وہ بائع کو پکڑے (اسپر

حم م د ت ن ق

اپنے دام کا دعوے کرے)۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال اصیب رجل فی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعھا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا
علیہ فتصدق علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا
ما وجدتم لیس لکم الا ذلک۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے پھلوں پر
جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خریدے تھے آفت آئی جس کی وجہ سے وہ بہت قرضدار
ہوگیا آپ نے فرمایا اس کو صدقہ دو لوگوں نے اس کو صدقہ دیا جب بھی اس کا قرضہ پورا نہیں ہوا آپ نے

اس کے قرضخواہوں سے فرمایا جو موجود ہے وہ لے لو اور کچھ تم کو نہیں ملے گا۔ عن عبد الحمید قال قال لی العداء بن خالد بن ھوذۃ الا اقرئك کتابا کتبه لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقلت بلی فاخرج لی کتابا فاذا فیه ھذا ما اشتری العداء بن خالد بن ھوذۃ من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اشتری منه عبدا او امة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بیع المسلم للمسلم۔ عبد الحمید سے روایت ہے عدا ابن خالد بن ہوذہ نے کہا کہ میں تجھ کو وہ کتاب پڑھکر نہ سناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے لکھی تھی میں نے کہا کیوں نہیں ضرور سنائے انہوں نے ایک کتاب نکالی میں نے جو دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ یہ وہ ہے جو عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید اعداء نے ان سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ وہ چوری کا مال ہے نہ وہ حرام کا مال ہے مسلمان کی خرید مسلمان سے ہے۔

ت مسا ق

باب الھجرۃ

ہجرت کا بیان

خم بخ م د س

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنه قال جآء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فساله عن الھجرۃ فقال ویحك ان الھجرۃ شانھا شدید ھل لك من الابل قال نعم قال فتعطی صدقتھا قال نعم قال تمنح منھا قال نعم قال فتحلبھا یوم وردھا قال نعم قال فاعمل من ورآء البحار فان اللہ لن یترك من عملك شیئا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور آپ سے ہجرت کو پوچھا (کہ میں ہجرت کرکے مدینہ میں رہ پڑوں) آپ نے فرمایا ارے ہجرت بڑی کٹھن ہے کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہاں (ہیں) آپ نے فرمایا کیا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے بولا جی ہاں آپ نے فرمایا تو ان سے بخشش کیا کرتا ہے اس نے عرض کی بہت اچھا آپ نے فرمایا جب وہ پانی پینے آئیں تو ان کا دودھ دوہ اور پلا اس نے کہا بہت بہتر آپ نے فرمایا پھر کیا ہے سمندروں کے اس پار (جہاں تو رہتا ہے وہیں رہکر) عمل کیا کر اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہ کرے گا۔

حم خ د ت س عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ھجرۃ بعد الفتح و اذا استنفرتم فانفروا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ کے فتح کے دن) فرمایا اس فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے (لیکن جہاد ہے اور نیت) اور جب تم جہاد کے لئے طلب کئے جاؤ تو کوچ کرو (مطلب یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد مکہ دار الحرب نہیں رہا بلکہ دار الاسلام ہوگیا اور اس لئے - اب وہاں سے ہجرت کرنی فرض نہیں ہے جیسے پہلی تھی اور دار الحرب سے ہجرت واجب ہے جب آدمی اپنے دین پر امن نہ ہو ورنہ مستحب ہے قیامت تک تاکہ کفار سے دور رہے اور جہاد کرے اور نیک صحبت میں رہے اور علم دین حاصل کرے)

باب دوام الجهاد الى يوم القيامة

باب جہاد ہمیشہ قیامت کے دن تک باقی رہیگا

حم م عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة قال فينزل عيسى ابن مريم فيقول اميرهم تعال صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امير لتكرمة الله هذه الامة۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی درحالیکہ وہ قیامت تک غالب رہے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس (قیامت کے قریب) عیسیٰ ابن مریم (آسمان سے) اتریں گے تو ان سے امت کا امیر کہے گا آئیے اور ہم کو نماز پڑھائیے وہ (اس امیر سے) کہیں گے کہ میں امامت نہیں کرتا تحقیق تم میں سے ایک دوسرے پر امیر اور امام ہے بسبب خدا تعالےٰ کے اس امت کو بزرگ رکھنے کے

باب فی ما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدعاء الی توحید اللہ عزوجل والقتال علیها

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے بیان میں (پہلے مشرکوں کو) اللہ عزوجل کی توحید (یعنی اسلام) کی طرف بلانا چاہئے اور اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان سے لڑائی کیجائے

مم خ م د ت س

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی يقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله فقد عصم منی نفسه وماله الا بحقها وحسابه علی الله عز وجل۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ حکم کیا گیا ہوں کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پس جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا (یعنے دل سے اقرار کر لیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) تو اس نے مجھ سے اپنا جان و مال بچا لیا مگر بسبب حق کے (یعنی جب اس نے توحید کا اقرار کر لیا تو اس نے اپنے جان و مال کی حفاظت کر لی البتہ وہ کسی کا مال لے یا خون کرے تو اس کا مال اور خون بھی بدلہ میں لیا جائے گا) اور اس کا حساب اللہ عز وجل پر ہوگا۔

فرض الجهاد علی الكفاية

جہاد فرض کفایہ ہے

مم خ م س

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لولا ان اشق علی امتی او قال علی الناس لاحببت ان لا اتخلف خلف سرية تغزوا وتخرج فی سبيل الله ولكن لا اجد سعة فاحملهم ولا يجدون سعة فيتبعوا ويشق عليهم ان يتخلفوا بعدی فلوددت انی اقاتل فی سبيل الله فاقتل ثم احيی فاقتل ثم احيی فاقتل

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت (یا فرمایا کہ) لوگوں پر شاق نہ ہوتا تو مجھے یہ بات ضرور پسند ہوتی کہ میں اللہ کے راستہ میں کسی لڑنے یا کوچ کرنے والے لشکر (ٹکڑی) کا ساتھ نہ چھوڑوں لیکن میں اتنی کشایش نہیں پاتا ہوں کہ ان سب کو سوار کروں اور نہ ان میں (بار برداری) کی گنجائش ہے کہ وہ (میرے ساتھ لڑنے کے لئے) چل پڑیں اور ان پر یہ بات بھی شاق ہے کہ ان سے میرا ساتھ چھوٹ جائے اور میں چاہتا ہوں کہ اللہ (جل جلالہ) کی راہ میں لڑوں تو مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں (سبحان اللہ اللہ کی راہ میں مارا جانا وہ نعمت ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمنا فرماتے ہیں کہ اگر ایک دفعہ شہید ہو جاؤں تو پھر دوسری بار شہید کیا جاؤں پھر تیسری بار شہید کیا جاؤں اللہ ہم کو بھی اپنی راہ میں شہادت دینا

باب من له عذر في التخلف

باب اس شخص کے بیان میں جو کسی عذر کے سبب سے جہاد میں شریک نہ ہوسکے

عن ابن شہاب قال ثنی سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ قال رأیت مروان بن الحکم جالسا فی المسجد فاقبلت حتی جلست الیہ فاخبرنا ان زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املاء علیہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ قال فجاءہ ابن ام مکتوم وھو یملھا علی فقال یا رسول اللہ واللہ لو استطیع الجہاد لجاہدت وکان رجلا اعمی فانزل اللہ عزوجل علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وفخذہ علی فخذی فثقلت علی حتی خفت ان ترض فخذی ثم سری عنہ فانزل اللہ عزوجل غیر اولی الضرر ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھا دیکھا تو میں اس کے بازو (پہلو میں) بیٹھ گیا اس نے کہا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (سورہ نساء کی) یہ آیت لکھوائی لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ (مسلمانوں میں سے جو جہاد سے بیٹھ رہیں وہ اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہوسکتے) راوی نے کہا کہ آپ مجھ کو یہ آیت لکھوا رہے تھے کہ اتنے میں (عبداللہ) ابن ام مکتوم آپکے پاس آئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (میں معذور ہوں) اللہ کی قسم اگر مجھ کو جہاد کی طاقت ہوتی تو میں ضرور جہاد کرتا اور وہ اندھے آدمی تھے اس پر اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتارنا شروع کی اسوقت آپ کی ران میرے ران پر رکھی ہوئی تھی آپ کی ران (وحی کے اثر سے) ایسی بوجھل ہوگئی میں ڈرا کہاں میری ران ٹوٹ جاتی ہے پھر وحی موقوف ہوئی اللہ عزوجل نے یہ لفظ اتارا "غیر اولی الضرر" یعنی جو لوگ معذور نہیں۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رجلا ھاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیمن فقال یا رسول اللہ انی ھاجرت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ہجرت الشرک ولکنہ الجہاد فی سبیل اللہ فہل لک من احد بالیمن قال ابوای قال اذن لک

قال لا قال فارجع اليهما فاستاذنهما فان اذنالك فجاهد والا فبرهما۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے ہجرت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے شرک (کفر) سے ہجرت کی مگر (اسلام میں) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی فرض ہے کیا یمن میں تیرا کوئی (عزیز) بھی ہے؟ اس نے کہا (جی ہاں) میرے ماں باپ ہیں آپ نے فرمایا کیا انھوں نے تجھ کو اذن (اجازت) دیا ہے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس لوٹ جا اور ان سے اجازت طلب کر اور اگر وہ اذن دیدیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ نیکی یعنی خدمت کر۔

باب ماجاء فی التغلیظ علی تارک الغزو

باب جہاد نہ کرنے والے پر سختی کے بیان میں

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من مات ولم يغز ولم يحدث نفسه بالغزو مات على شعبة من النفاق۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو (ایسی حالت میں) مر گیا کہ اس نے نہ کبھی جہاد کیا اور نہ کبھی اپنے دل میں اللہ کی راہ میں لڑنے کی نیت کی تو وہ منافق کے وتیرہ پر مرا (مطلب یہ ہے کہ جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین اسلام کی ترقی اور غلبہ چاہے گا اور اس کے حصول کے لئے اللہ کے راہ میں کافروں سے لڑے گا اور اگر اس کے پاس سامان یعنی سواری ہتھیار وغیرہ نہ ہوگا تو دل میں تو ضرور قصد رکھے گا اور اگر دل میں بھی کبھی جہاد کا خیال نہ کرے گا تو سمجھا جائے گا کہ اس کا ایمان منافقوں کی طرح زبانی ہی زبانی تھا۔)

باب ما یجزی من الغزو من جهز غازیا

باب اس کا بیان کہ مجاہدین کی خدمت بھی جہاد ہے اور جو لڑنیوالے کا سامان درست کردے

عن زيد بن خالد الجهنی ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من جهز غازيا فی سبيل الله فقد غزا ومن خلف غازيا فی اهله بخير فقد غزا۔ زید بن خالد جہنی

(رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں لڑنیوالے کا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی (لڑنے والے۔ جہاد کرنے والے) کے پیچھے اس کے گھر کی خبر اچھی طرح لیا کرے تو وہ بھی مقرر غازی ہوا (یعنی غازی کے برابر ثواب پائے گا)۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جندا الی بنی لحیان قال لینبعث من کل رجلین احدھما والاجر بینھما۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ ہر دو شخصوں میں سے ایک نکلے اور ثواب دونوں کو ملے گا (یعنی ہر قبیلہ میں سے آدھے نکلیں اور آدھے رہ جائیں تاکہ نکلنے والوں کے گھر بار کی خبر گیری کریں تو دونوں کو ثواب ملے)۔

باب الجعل علی الغزو

مزدوری پر جہاد کرنا

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ کغزوۃ وقال للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد سے (گھر بار کی طرف) لوٹنا جہاد کا ثواب رکھتا ہے نیز یہ کہ غازی (جہاد کرنے والے) کا ثواب اس کا ہے اور (جہاد کرنے کیلئے مال دینے والے کو اس کا اجر اور جہاد کرنے والے کا بھی اجر ہے (یعنی اس کو دوہرا اجر ملتا ہے ایک خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کا دوسرا ثواب غازی کے جہاد کرنے کا)۔

باب ما یجب من طاعۃ الامراء وترکہا اذا امروا بمعصیۃ

باب امراء (حکام) کی اطاعت فرض ہے اور جب وہ گناہ کا حکم دیں تو اسکو نہ ماننا چاہیئے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم نزلت فی عبد اللہ بن حذافۃ بن قیس بن عدی السہمی اذ بعثہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (یہ آیت) یا ایھا الذین

حم م د

لحاکم

حم خ م د س

[illegible]

آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (یعنی اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تم میں جو صاحب حکومت ہو ان کی تابعداری کرو) عبد اللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی کی شان میں اتری ہے جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی کا سردار کر کے بھیجا۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السمع والطاعۃ علی المرء المسلم الا ان یومر بمعصیۃ اللہ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد پر سننا اور ماننا واجب ہے مگر یہ کہ حکم کیا جائے اللہ کی نافرمانی کا (تو اس وقت حاکم یا کسی کی اطاعت واجب نہ ہوگی) پس اگر گناہ کا حکم کیا جائے تو نہ سننا چاہیے اور نہ ماننا چاہیے۔

حم خ م د ت س ق

باب وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجیوش والامراء

لشکروں اور امیروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصیت کرنے کا بیان

عن سلیمن بن بریدۃ الاسلمی حدثہ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی جیش او سریۃ دعاہ فاوصاہ فی خاصۃ نفسہ بتقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرا فقال اغزوا بسم اللہ وفی سبیل اللہ تقاتلون من کفر باللہ اغزوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوک من المشرکین فادعہم الی احدی ثلاث خصال او قال خلال فان هم اجابوک الیها فاقبل منهم وکف عنهم ادعهم الی الاسلام فان فعلوا فاخبرهم ان لهم ما للمسلمین وعلیهم ما علی المسلمین ثم ادعهم الی التحول من دارهم الی دار المهاجرین فان فعلوا فاخبرهم ان لهم ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان هم ابوا واختاروا دارهم فاخبرهم انهم کاعراب المؤمنین یجری علیهم حکم اللہ الذی یجری علی المؤمنین او قال المسلمین وان لیس لهم فی الغنیمۃ والفیء شیء فان هم ابوا فادعهم الی اعطاء الجزیۃ فان هم فعلوا فاقبل منهم وکف عنهم فانهم ابوا فاستعن باللہ وقاتلهم واذا حاصرت حصنا فارادوک ان تجعل لهم ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تجعل لهم ذمۃ اللہ ولا ذمۃ رسولہ واجعل لهم ذمتک وذمۃ آبائک

حم م د ت س ق

وذمم اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمم آبائكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرتم اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله فانك لا تدري اتصيب حكم الله فيهم ولكن انزلهم على حكمك۔ سلیمان بن بریدہ اسلمی اپنے باپ (بریدہؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کرکے بھیجتے تو اس کو بلاتے اور اس کو اپنے ذات کے لئے اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے اور جو اور مسلمان اس کے ساتھ ہوتے ان سے نیک سلوک کرنے کی آپ (ان سے یہ) فرماتے اللہ کا نام لیکر اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جو اللہ کو نہ مانے اس سے لڑو جہاد کرو اور عہد مت توڑو اور چوری مت کرو اور بچہ کو مت مارو اور جب تو دشمن سے ملے یعنی مشرک لوگوں سے تو ان کو تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلا پس اگر وہ راضی ہوجائیں تو اس کو مان لے اور ان کو ستانے سے باز رہ (وہ تین باتیں یہ ہیں اول) ان کو اسلام کی دعوت دے اگر وہ قبول کرلیں تو ان سے کہہ کہ مسلمانوں کو جو فائدے ملتے ہیں وہی فائدے ان کو ملیں گے اور جو سزائیں ان کو (قصور کے بدلے) دیجاتی ہیں وہ ان کو دیجائیں گی پھر ان سے کہہ کہ اپنے ملک سے مسلمانوں کے ملک میں چلے آئیں اور اگر وہ اس کو قبول کرلیں تو ان سے کہدے کہ جو فائدے مہاجرین کو ملتے ہیں وہ ان کو ملینگے اور جو سزائیں مہاجرین کو (قصور اور خطا کے بدلے میں) دی جاتی ہیں وہی ان کو دی جائیں گی پس اگر اسلام لے آئیں اور اپنے ملک میں رہیں تو ان سے بیان کردے کہ وہ گنوار مسلمانوں کے مانند ہوں گے ان پر اللہ کا وہ حکم جاری کیا جائے گا جو سب مسلمانوں پر کیا جاتا ہے اور ان کو لوٹ کے مال اور اس مال میں جو بلا جنگ کافروں سے ہاتھ آئے کچھ حصہ نہ ہوگا اور اگر وہ اسلام لانے سے انکار کردیں تو ان سے جزیہ دینے کے لئے کہہ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو قبول کرلے اور ان کے قتل یا مال لینے سے باز رہ اور اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کریں تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ ان پر اور ان سے لڑ اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو پھر قلعہ والے تجھ سے کہیں کہ تو ان کو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذمہ دے تو ان کو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذمہ مت دے بلکہ اپنا اپنے باپ دادا کا اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے کیونکہ اگر تم اپنا ذمہ یا اپنے باپ داداؤں کا ذمہ توڑ دوگے تو یہ تم پر اس سے آسان ہے کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذمہ توڑو اور اگر تم کسی قلعہ والوں کو گھیر لو (محاصرہ کرو) پھر قلعہ والے یہ چاہیں کہ اللہ کے حکم پر وہ قلعہ سے نکل آئیں گے تو اس شرط پر ان کو نہ نکال اس لئے کہ تو نہیں جان سکتا کہ اللہ کے حکم پر

چلیگا یا نہیں بلکہ تو ان کو اپنے حکم پر نکال۔

باب النھی عن قتل النسآء والولدان

بچوں اور عورتوں کے قتل کرنیکی ممانعت

عن ابن عمرؓ ان امرأة وجدت فی بعض مغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولۃ فانکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل النسآء والصبیان۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی لڑائی میں دیکھا کہ ایک عورت قتل کیگئی تھی تو آپ نے عورتوں اور لڑکوں کے مارنے سے منع فرمایا۔

حم خ م د ت س

باب سقوط الماثم عن من اصابھم فی البیات

باب اس شخص پر کچھہ گناہ نہیں ہے جو شبخون میں عورتوں اور بچوں کو (بے قصد) قتل کر ڈالے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن الصعب بن جثامۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مربہ وھو بالابواء او دوان قال وسمعتہ یسئال عن الدار من المشرکین یبیتون فیصاب من نسائھم وذراریھم قال ھم منھم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوا یا ودان میں ان کے سامنے سے گزرے تو میں نے سنا کہ آپ سے پوچھا گیا کہ جن مشرکوں سے لڑائی ہے اگر شبخون (چھاپہ مارنا) میں انکے عورتیں اور بچے (بلا قصد) مارے جائیں (تو کیسا ہے) آپ نے فرمایا عورتیں اور بچے بھی تو آخر ان ہی میں سے ہیں (یعنی وہ بھی تو مشرکین ہی میں سے ہیں اگر بلا قصد مارے جائیں تو گناہ نہیں البتہ گناہ اسوقت ہوگا جب قصداً ان کو ماریں۔ جیسا کہ اس سے پہلے کی حدیث سے معلوم ہوا جو صحیح ہے)۔

حم ع

باب الحد الذی اذا بلغہ الغلام خرج من حد الذریۃ

اس حد کا بیان جسکو جب لڑکا پہونچ جائے تو ذریۃ (نابالغی) کے حد سے خارج ہوجاتا ہے

عن عطیۃ القرظی قال کانوا یوم بنی قریظۃ ینظرون الی شعرۃ الرجل فان کانت

حم د ت س ق

قد اخرجت قتلوه وان لم تکن خرجت ترکوه فنظروا الی شعری قالم تکن خرجت فترکونی عطیہ قرظی
سے روایت ہے کہ بنی قریظہ (وہ دن ہے جس دن سب یہودی مارے گئے) کے دن لوگوں نے آدمی کے
زیر ناف کے، بالوں کا دیکھنا شروع کیا جس کے بال نکل آئے تھے اس کو قتل کرتے تھے اور جس کے بال
نہیں نکلے تھے اس کو چھوڑ دیتے تھے میرے بھی (زیر ناف کے) بال دیکھے گئے تو میرے بال نہیں نکلے تھے اسلئے
انھوں نے مجھ کو چھوڑ دیا (قتل نہیں کیا کیونکہ میرے زیر ناف کے بال نہیں اُگے تھے جو بالغ ہونے کی
علامت ہے)۔

باب النهی عن قتل الرسل

باب ایلچیوں کے قتل کرنے کی ممانعت

عن عبد الله رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لرجل یعنی رسول
مسیلمة لولا انك رسول لقتلتك۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسیلمہ (کذاب جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبوت کا دعوے کیا تھا) کے ایلچی
سے فرمایا اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تجھ کو مار ڈالتا (اس ایلچی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
یہ کہا تھا کہ معاذ اللہ مسیلمہ کذاب اللہ کا رسول ہے اس پر آپ غصہ ہوئے اور فرمایا اگر ایلچیوں کا
قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تجھ کو قتل کرتا)۔

باب ماجاء فی ترك دعاء المشركين قبل القتال

جنگ سے پہلے مشرکین کو اسلام کی دعوت نہ دینے کا بیان

عن ابن عون قال کتبت الی نافع اسأله هل کانت الدعوة قبل القتال فکتب
الی انما کان ذلك اول الاسلام وان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اغار علی
بنی المصطلق وهم غارون وانعامهم تسقی علی الماء فقتلهم وسبی سبیهم فاصاب
یومئذ جویرية بنت الحارث رضی الله عنها حدثنی بهذا عبد الله بن عمر رضی الله عنهما
وکان فی ذلك الجیش۔ ابن عون سے روایت ہے کہ میں نے نافع کو لکھکر پوچھا کہ کیا مشرکین کو

جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے انھوں نے مجھ کو (جواباً) لکھا کہ یہ شروع اسلام میں تھا (بعد اس کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کو غارت کیا اور وہ غافل تھے ان کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے (لڑنے والوں کو) قتل کیا اور باقی ماندہ کو قید کر لیا اور جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اسی دن آپ کے ہاتھ آئیں (جن سے بعد میں آپ نے نکاح کیا اور جو ۵۰ھ ہجری میں فوت ہوئیں) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے یہ بیان کیا جو اس لشکر میں شریک تھے۔

باب ترك الاستعانة بالمشركين

جنگ میں مشرکوں سے مدد لینے کا بیان

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یریل بدرا اخرج معك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نستعین بمشرك۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کو جا رہے تھے تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں (یعنی آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتا ہوں) آپ نے فرمایا ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے (اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ مشرک سے جہاد میں مدد لینا جائز نہیں ہے مگر ضرورت کے وقت جیسی کہ شافعی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کئی یہودیوں سے مدد لی اور اس حدیث کو ابوداؤد نے مراسیل میں اور ترمذی نے مرسلاً نکالا ہے)۔

باب العدد الذی لا یخرج المرء بالفرار منهم

اس عدد کا بیان جس کے لحاظ سے (مسلمان) مرد کو کافروں کے مقابلہ سے بھاگ نکلنا سزاوار نہیں ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال كتب علیھم الا یفر رجل من عشرة وان لا یفر عشرون من مائتین فخفف عنھم فقال الآن خفف اللہ عنكم وكتب علیھم ان لا یفر مائة من مائتین ولا عشرة من عشرین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ جل جلالہ نے ان (یعنی مسلمانوں) پر فرض کیا تھا کہ ایک (مسلمان) مرد دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے

اور بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگیں لیکن بعد میں ان پر تخفیف فرما دی چنانچہ اللہ (سبحانہ وتعالٰے) نے فرمایا الآن خفف الله عنكم (یعنی اب اللہ نے تم کو ہلکا کردیا) اور ان پر یہ فرض کیا ہے کہ سو مسلمان دو سو کافروں اور دس مسلمان بیس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگیں (پہلے ایک مسلمان کو دس کافروں کا مقابلہ کرنے کا حکم تھا بعد میں اللہ تبارک وتعالٰے نے اپنے فضل وکرم سے ایک مسلمان کو دو کافروں کے مقابلہ کرنے کا حکم صادر فرمایا سورہ انفال)۔

باب الفار من الزحف الی فئة

کافروں کے مقابلہ سے پناہ کی جگہ کی طرف بھاگنا

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال بعثنا النبی صلی الله علیه وسلم فی سریة فحاص الناس حیصة فدخلنا المدینة فتخبانا فی البیوت ثم ظهرنا للنبی صلی الله علیه وسلم فقلنا هلكنا یا رسول الله نحن الفرارون فقال بل انتم العكارون انا فئتكم۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا تو لوگ (کفار کے مقابلہ سے شکست کھا کر) بھاگ نکلے (اور بھاگ کر) ہم لوگ مدینہ میں آگئے اور اپنے آپ کو گھروں میں چھپایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تو تباہ ہو گئے (کیونکہ) ہم بھگوڑے ہیں آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تم پیچھے ہٹ کر مارنے والے ہو اور میں تمہاری پشت پناہ ہوں (میرے سوا مسلمان کہاں جائیں گے خواہ قصور کریں اس اخلاق کریمانہ اور شفقت بزرگانہ کے قربان جائیے اور خلوص دل سے آپ پر درود بھیجئے اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد كما صليت علی ابراهيم وعلی آل ابراهيم انك حميد مجيد)۔

حم رت ق

باب الرخصة فی تحريف الكلام فی الحرب

لڑائی میں کلام کے پھیرنے (یعنی کسی معنی کے مشتمل الفاظ بولنے) کی اجازت کا بیان

ت س

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الحرب خدعة جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی (مکر گھات اور) داؤ گھات

(یعنی شمشیر زنی سے محض کام نہیں چلتا بلکہ لڑائی میں تدبیر اور فریب کی بھی ضرورت ہے)۔

باب من يجوز امانه ورد السرية على العسكر

کس کا امن دینا جائز ہے اور لشکر کی ایک ٹکڑی کا (پورے) لشکر کو اس مال میں سے حصہ دینا جو وہ علیحدہ نکلکر کمائے

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله عنه قال لما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح مكة قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فقال ايها الناس انه ما كان من حلف في الجاهلية فان الاسلام لم يزده الا شدة ولا حلف في الاسلام والمسلمون يد على من سواهم يجير عليهم ادناهم ويرد عليهم اقصاهم وترد سراياهم على قعدهم ولا يقتل مؤمن بكافر دية الكافر نصف دية المؤمن لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتهم الا في دورهم۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو ہم کو آپ نے کھڑے ہوکر (یہ) خطبہ سنایا کہ اے لوگو (نصرت مظلوم اور صلہ رحمی کے متعلق) جاہلیت کے زمانہ میں جس قدر عہد و پیمان آپس میں ہوئے تھے ان کو اسلام نے اور مضبوط کر دیا ہے اور اسلام میں (وہ) معاہدہ نہیں ہے (جو کفر کے زمانہ میں ہوا کرتا تھا کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کو لوٹنے اور غارت کرنے کے واسطے تیسرے قبیلہ سے دوستی اور عہد کرتا اسلام میں ایسی دوستی اور عہد کی ممانعت ہوئی) اور مسلمان اپنے غیر پر ایک ہاتھ (اور ایک دل) ہیں (یعنی آپس میں ایک ہاتھ اور ایک دل یعنی خوب اتفاق اور اتحاد خوب مل جلکر رہیں اور آپس میں لڑائی نہ کریں بلکہ سب ملکر دوسروں سے لڑیں) ان (یعنی مسلمان) کا ادنی شخص پناہ دے سکتا ہے اور اسی طرح سب سے دور کے مقام کا مسلمان دوسرے مسلمانوں کی طرف سے امان دے سکتا ہے اور جب لشکر میں سے کوئی ٹکڑی نکل کر مال کمائے تو باقی لوگوں کو اس میں شریک کرلے اور کافر کے بدلہ میں مسلمان نہ قتل کیا جائے اور کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے نہ جلب ہے اور نہ جنب ہے اور زکوٰۃ نہ لی جائے مگر اپنے مکانوں میں۔

باب ما جاء في التغليظ على الغادر

عہد شکنی پر سختی کے بیان میں

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والآخرین یوم القیامۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ھذہ غدرۃ فلان۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کے روز اللہ (جل جلالہ) اگلے اور پچھلے لوگوں کو جمع کرے گا تو ہر ایک عہد توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا اور کہا جائے گا کہ یہ فلانے کی عہد شکنی ہے (یعنی عہد شکن کی سب کے سامنے ایسی رسوائی کی جائے گی شعر حشر کے دن کہتی ہے وہ آنکھ شرمائی ہوئی۔ اس بھری محفل میں ہائے کیسی رسوائی ہوئی)

باب تحریق النخل

(دشمن کے) کھجور کے درختوں کو جلا دینا

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق النخل بنی النضیر۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو جلا دیا۔

باب ما جاء فی امان النساء

عورتوں کا (کافروں کو) امان دینا

عن ابی مرۃ ان ام ھانئ اجارت حموین لھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجرنا من اجرت وامنا من امنت۔ ابو مرہ سے روایت ہے کہ ام ہانی نے اپنے خاوند کے دو رشتہ داروں (مثلاً جیٹھ دیور وغیرہ) کو پناہ دی تو آپ نے فرمایا ہم نے پناہ دی جس کو تو نے پناہ دی اور ہم نے امن دیا جس کو تو نے امن دیا (فتح مکہ کے دن حضرت ام ہانی نے اپنے شوہر کے دو عزیزوں کو پناہ دی تو ان کے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ام ہانی نے حضرت ؐ کے پاس آکر اپنے بھائی کا شکوہ کیا اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی)۔

باب النهی عن المثلة

باب ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹنے کی ممانعت

عن الهياج ان غلاما لعله قال لابيه ابق فجعل لله عليه نذرا لئن قدر عليه ليقطعن منه طائفا فلما قدر عليه ارسلني الى عمران بن حصين فسالته فقال عمران رضي الله عنه من اراد ان يعتق غلامه اويكفر عن يمينه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحثنا على الصدقة وينهى عن المثلة قال فاتيت سمرة فقال مثل مقال عمران ہیاج (ابن عمران) سے روایت ہے کہتا ہے انھوں نے کہا کہ انکے باپ کا ایک غلام بھاگ گیا تو انھوں نے اللہ سے یہ نذر کی کہ اگر میں اس کو پاؤں گا تو اس کے بدن کا ایک ٹکڑا کاٹ ڈالوں گا پس جب غلام ان کے پاس آیا تو انھوں نے مجھ کو عمران بن حصین کے پاس بھیجا میں نے ان سے مسئلہ پوچھا وہ بولے کون ہے کہ اپنے غلام کو آزاد کرنا اور اپنے قسم کا کفارہ دینا چاہتا ہے (یعنی تمھارے باپ کو چاہیئے کہ غلام کو آزاد کر دیں اور قسم کا کفارہ دیں) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ دینے کی رغبت دلاتے تھے اور ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹنے سے منع فرماتے تھے ہیاج نے کہا اس کے بعد میں سمرہؓ (بن جندب) کے پاس آیا انھوں نے بھی ویسا ہی کہا جیسا کہ عمران نے کہا تھا (بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے کیونکہ آپ نے عرنیین کا مثلہ کیا بعضوں نے کہا تحریمی ہے اور عرنیین کے ساتھ مثلہ قصاصاً ہوا تھا کیونکہ انھوں نے بھی اونٹ والوں کے ساتھ مثلہ کر کے انکو مار ڈالا تھا۔)

باب النهی عن تحریق ذوات الروح

ذی روح یعنی جاندار کو (آگ میں) جلانے کی ممانعت

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث وقال ان وجدتم فلانا وفلانا لرجلين من قريش فاحرقوهما بالنار ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اردنا الخروج اني كنت امرتكم ان تحرقوا فلانا وفلانا بالنار وان النار لا يعذب بها الا الله فان وجدتموهما فاقتلوهما۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حم د

حم خ د ت س

(صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا اگر تم قریش کے فلاں دو شخصوں کو پانا تو آگ سے جلا دینا جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو پھر آپ نے فرمایا میں نے تم کو فلاں فلاں کو آگ میں جلانے کا حکم کیا تھا اور آگ ایسی ہے کہ اس سے سوا اللہ (سبحانہ وتعالی) کے کوئی عذاب نہیں کرتا لہذا اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر دینا (جلانا نہیں)۔

باب ما جاء فی الجاسوس علیہ فیسلم

باب اس جاسوس کے بیان میں جو گرفتار ہونیکے بعد مسلمان ہو

عن فرات بن حیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتلہ وکان عینا لابی سفیان وحلیفا لرجل من الانصار فمر علی حلقۃ من الانصار فقال انی مسلم فقال رجل منہم یا رسول اللہ یقول انی مسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان منکم رجالا نکلہم الی ایمانہم منہم فرات بن حیان۔ فرات بن حیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فرمایا کیونکہ وہ ابوسفیان کا جاسوس تھا اور وہ ایک (مسلمان) انصاری کا حلیف تھا (یعنی اس کی پناہ میں تھا) پس جب وہ انصار کی ایک جماعت پر گزرا تو بولا میں مسلمان ہوں ایک انصاری آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اس پر آپ نے فرمایا تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ ہم ان کو ان کے ایمان کے سپرد کرتے ہیں ان میں سے فرات بن حیان ہے۔

باب ارتباط الخیل

باب (اللہ کی راہ میں) جہاد کرنے کیلئے گھوڑے رکھنا

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیہا الخیر الی یوم القیامۃ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی سے برکت بندھی ہے (کیونکہ گھوڑا جہاد کا اچھا آلہ ہے اور اسکا رکھنا برکت کا موجب ہے اور اگر جہاد کی نیت سے رکھے تو باعث اجر ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الدِّرْعِ

باب زرہ پہننے کا بیان

محرم سن ۲ق
عن السائب بن يزيد ان شاء الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان عليه يوم احد درعان - سائب بن یزید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو زرہیں پہنے تھے

محرم س
عن جابر رضی الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انه ليس للنبي اذا لبس لامته ان يضعها حتى يقاتل - جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کے لئے یہ بات سزاوار نہیں ہے کہ جب وہ زرہ پہنے تو بغیر لڑائی (جہاد کئے) اسے اتار دے

لامہ یا ہتھیار ہو

بَابُ تَادِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَفَضِيلَةِ الرَّمْيِ

باب آدمی کو اپنے گھوڑے کو ادب سکھانے اور تیر مارنے کی فضیلت کا بیان

محرم دس
عن خالد هو ابن يزيد قال كنت رجلا راميا وكان عقبة الجهني رضي الله عنه يدعوني فيقول اخرج بنا يا خالد نرمي فلما كان ذات يوم ابطأت عنه فقال تعال اخبرك ما حدثني به رسول الله صلى الله عليه وسلم واقول لك ما قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله ليدخل بالسهم الواحد ثلاثة نفر الجنة صانعه يحتسب في صنعه الخير والرامي به ومنبله وارموا واركبوا وان ترموا احب الي من ان تركبوا وليس من اللهو الا ثلاثة تاديب الرجل فرسه وملاعبته امرأته ورميه بقوسه ونبله ومن ترك الرمي بعد ما علمه رغبة عنه فانها نعمة كفرها - خالد یعنی ابن یزید نے کہا میں تیر مارنے والا آدمی تھا مجھ کو عقبہ جہنی رضی اللہ عنہ بلایا کرتے تھے اور کہتے اے خالد ہمارے ساتھ چلو تیر اندازی کریں ایک دن کا اتفاق ہے کہ مجھے دیر ہوگئی تو (وہ خود میرے پاس آئے) اور بولے آؤ میں تم کو اس حدیث کی خبر دیتا ہوں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا اور میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اللہ (عز وجل) ایک تیر کے سبب سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے اول اس کے بنانے والے کو جو نیک نیتی اور ثواب حاصل

سن ۱۴۰۵

کرنے کو اسے بناتا ہے (یعنی اس نیت سے بناتا ہے کہ وہ جہاد میں کام آئے) دوسرے اس کے پھینکنے والے کو (جہاد میں) تیسرے تیر انداز کے ہاتھ میں تیر دینے والے کو اور تیر اندازی کیا کرو اور گھوڑوں پر سواری لیکن مجھے گھوڑے کی سواری سے تیر اندازی محبوب تر ہے اور ہمارے دین میں کوئی کھیل نہیں مگر تین آدمی کا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا اور اپنی عورت (بی بی) سے کھیلنا اور اپنے کمان اور تیر سے تیر اندازی کرنا اور جو تیر اندازی سیکھ کر اس سے بیزار ہو کر چھوڑ دے تو بیشک تیر اندازی ایک نعمت تھی جس کا اس نے کفر (ناشکری) کیا۔

باب ما جاء في الشعار في الحرب

باب جنگ میں پرول کا بیان

حم رت س

عن المهلب بن ابي صفرة عن من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان بيتكم العدو فان شعاركم حم لا ينصرون. مہلب بن ابی صفرہ نے صحابی سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا اگر دشمن تم پر شبخون کریں (رات کو چھاپہ ماریں) تو تمہاری علامت حم لا ینصرون ہو (اے حم کے اتارنے والے کافر مدد نہ دئے جائیں) (فوج میں ایک قاعدہ مقرر ہوتا ہے کہ ہر روز رات کے وقت اپنے لوگوں کے پہچان کے لئے ایک لفظ مقرر کر لیتے ہیں خصوصاً شبخون کے وقت تاکہ وہ علامت ہو اور شبہ نہ رہے کہ آنے والی فوج کس جانب کی ہے حاصل یہ کہ اپنے لوگوں کو کہہ دیتے ہیں کہ جب ہم پوچھیں کون؟ تو تم یہ بولی بولنا اور اسی روزانہ مقررہ بولی یا اصطلاح کو پرول یا علامت کہتے ہیں جو آپس میں سپاہی مقرر کر لیتے ہیں)۔

باب كراهية ادخال المصاحف ارض العدو

کلام اللہ کو دشمن کے ملک (دار الحرب) میں لیجانے کی کراہت کے بیان

خ م د س

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يسافر بالقرآن الى ارض العدو خشية ان يناله العدو۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو دشمن کے ملک میں اس ڈر سے لیجانے سے

منع فرمایا کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اس کی توہین کرے (تمام فقہانے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ چھوٹی فوج کے ساتھ جس کی شکست پانے کا خوف ہے قرآن شریف نہ لیجائیں اور بڑی فوج کے ساتھ لیجانا مختلف فیہ ہے امام مالکؒ کے نزدیک ممنوع اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے)۔

باب ما فی الدعاء عند القتال

باب جنگ (شروع ہوتے) وقت دعا کا بیان

عن سهل بن سعد رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثنتان لا یردان او قال ما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضه بعضا۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں رد نہیں کی جاتی ہیں (ہمیشہ یا اکثر قبول ہوتی ہیں) یعنی (ایک دعا) اذان کے بعد دوسری دعا لڑائی کے وقت جب ایک دوسرے سے بھڑ جاتا ہے۔

باب ما جاء فی الصف للقتال والترحل

باب لڑائی اور کوچ کے وقت صف بندی کا بیان

عن ابی اسحٰق قال سمعت البراء رضی الله عنه قال فنزل واستنصر یعنی النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ثم صف اصحابه۔ ابو اسحٰق نے کہا میں نے (مشہور صحابی) براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خچر سے) اترے اور اللہ سے مدد مانگی پھر (یہ شعر) فرمایا۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ

ہوں میں پیغمبر بلا شک و خطر

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اور عبد المطلب کا ہوں پسر

پھر آپ نے اپنے اصحاب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی صف بندھوائی۔

باب اقامة الامام بعرصة العدو بعد الظهر

باب دشمن پر غلبہ پانے کے بعد اسکے ملک (مقام) میں امام کا ٹھیرنا

عن ابی طلحة رضی اللہ عنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا غلب قوما احب ان یقیم بعرصتهم ثلاثا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر غالب ہوتے تو اس کے مقام میں تین دن رہنا پسند فرماتے۔

باب المال یصیبه العدو ثم یقع بید المسلمین

باب دشمن (جنگ میں کسی مسلمان کا) مال لیجائیں پھر وہ مال مسلمانوں کے ہاتھ (غنیمت میں) آجائے

عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال ذهبت فرس لابن عمر فاخذها العدو فظهر علیهم المسلمون فرد علیه فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وابق عبد له فلحق بارض الروم فظهر علیهم المسلمون فرده علیه خالد ابن الولید بعد النبی صلی اللہ علیه وسلم۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا تو دشمن (یعنی کافروں) نے اس کو پکڑ لیا پھر کافروں پر مسلمان غالب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ گھوڑا ان کو پھیر دیا گیا (اور مال غنیمت میں داخل نہیں کیا گیا) اور عبداللہ (ابن عمرؓ) کا ایک غلام بھاگ گیا اور روم کے کافروں سے مل گیا تو جب مسلمان رومیوں پر غالب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خالد بن ولید نے وہی غلام عبداللہ بن عمر کو پھیر دیا۔

باب کراهیة السیر فی بلاد العدو قبل انقضاء مدة العهد

باب عہد کی مدت ختم ہونے سے پیشتر دشمن کے شہروں میں جانا مکروہ ہے

عن سلیم بن عامر قال کان بین معاویة وبین الروم عهد قال فکان یسیر حتی یکون قریبا من ارضهم فاذا انقضت المدة غزاهم قال فجاءه رجل یقال له عمرو بن عبسة علی فرس له فجعل یقول اللہ اکبر وفاء لا غدر اللہ اکبر وفاء لا غدر سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عهد فلا یشد عقدۃ ولا یحلھا حتی ینقضی
امدھا او ینبذ الیھم علی سواء قال فرجع معاویۃ رضی اللہ عنہ بالجیوش. سلیم بن عامر نے کہا
کہ معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان عہد (یعنی عارضی صلح) تھا (اس بات کا عہد تھا کہ ہم تم مدت معلوم تک
نہ لڑیں گے) معاویہؓ سیر کرتے پھرتے یہاں تک کہ ان کے ملک کے قریب تک چلے جاتے (انتظار یہ تھا کہ
مدت عہد کی ختم ہوتے ہی ان کو لوٹ لیں) جب (عہد کی) مدت گزر گئی معاویہؓ رومیوں سے لڑے تو
ان کے پاس ایک آدمی عمرو بن عبسہ نامی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے اللہ اکبر (آپ کو)
وفا ضروری ہے نہ عہد شکنی اللہ اکبر آپ کو وفا ضروری ہے نہ عہد شکنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص میں اور کسی قوم میں عہد ہو تو جب تک عہد کی مدت گزر نہ جائے اس عہد کو
نہ توڑے اور نہ نیا باندھے (پہلے عہد میں کوئی رد و بدل نہ کرے) یا عہد کو ان کی طرف برابر پھینک دے (یعنی
ان سے صاف کہدے کہ ہم میں تم میں اب تک صلح تھی اب نہیں ہی تاکہ علم صلح میں دونوں فریق برابر ہو جائیں)
یہ سنکر معاویہؓ اپنے لشکروں کو لیکر لوٹ گئے۔

باب تحریم دماء المعاھدین

باب ذمی کافروں کا قتل کرنا حرام ہے

عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل
معاھدا فی غیر کنھہ حرم اللہ علیہ الجنۃ ان یجد ریحھا۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عہد والے (یعنی اس کافر کو جو دار الاسلام میں جزیہ
دیکر رہتا ہو) کو بلا کسی وجہ کے مار ڈالے گا تو اللہ تعالے اس کو جنت کی خوشبو تک سونگھنا حرام کر دے گا
(یہ حدیث باب جراح العمد میں گزر چکی ہے)۔

باب بدء احلال الغنائم

باب لوٹ کے مال کی حلال ہونیکی ابتدا (آغاز شروع)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل

الغنائم لقوم سود الرؤس قبلكم كانت تنزل نار من السماء فتأكلها قال فلما كان يوم بدر اسرع الناس في الغنائم فانزل الله عز وجل لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب اليم۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کالے سر والے تم سے پہلے تھے ان کو لوٹ کے مال حلال نہیں تھے آسمان سے آگ آتی اور غنیمت کے مال کو کھا جاتی راوی نے کہا جب بدر کا دن ہوا تو لوگوں نے لوٹ کے مالوں میں جلدی کی اس پر اللہ عز وجل نے یہ آیت اتاری لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب الیم۔ یعنی اگر اللہ آگے سے ایک بات نہ لکھ چکا ہوتا تو تم نے جو (مال قیدیوں سے) لیا اس (قصور) میں تم پر بڑا عذاب اترتا۔

باب اباحة اطعمات العدو من غير قسم

باب دشمن کے غلوں کا بلا تقسیم مباح ہونا

عن محمد بن ابی المجالد قال بعثنی اهل المسجد الی عبد الله بن ابی اوفی فسألته عن طعام خيبر اخمسه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا كان ايسر من ذلك كان احدنا يأخذ منه حاجته۔ محمد بن ابی المجالد نے کہا مجھ کو مسجد والوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی (مشہور صحابی رضی اللہ عنہ) کے پاس بھیجا تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے غلہ میں سے خمس (پانچواں حصہ) نکالا تھا انھوں نے کہا نہیں وہ اس سے کم تھا (یعنی اس قدر غلہ نہ تھا کہ اس میں سے خمس نکالا جاتا) ہم میں سے کوئی اپنے ضرورت کے موافق غلہ لیتا تھا۔

باب ما جاء في رد السرايا على اهل العسكر

باب فوج کی ایک ٹکڑی کا لشکر والوں کو اس مال میں سے حصہ دینا جو وہ علیحدہ نکلکر کمائے

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمون تتكافأ دماؤهم ويسعى بذمتهم ادناهم ويجير عليهم اقصاهم وهم يد على من سواهم يرد مشدهم على مضعفهم ومتسريهم على قاعدهم لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في عهده۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہیں (یعنی سزا میں وضیع اور شریف سب برابر ہیں) ادنی مسلمان امن دے سکتا ہے اور (اسی طرح) دور کا مسلمان پناہ دے سکتا ہے اور ایک مسلمان دوسرے کی مدد مخالفین کے مقابلہ میں کرے اور جس کی سواریاں زورآور اور تیز رو ہوں وہ اس کے ساتھ رہے جس کی سواریاں کمزور اور ضعیف ہوں اور جب لشکر میں سے کوئی ٹکڑی نکل کر مال کمائے تو باقی لوگوں کو اس میں شریک کرے کافر کے بدلہ مسلمان نہ قتل کیا جائے اور نہ ذمی جس سے عہد ہوگیا ہو۔

باب تنفیل السریۃ یخرج من العسکر من الخمس

لشکر کی کسی ٹکڑی کو خمس میں سے کچھ زیادہ انعام کے طور پر دینا

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا قبل نجد انبعث من ذلک البعث سریۃ وفیھا ابن عمر فحدث ابن عمر ان سھمان البعث بلغت اثنی عشر بعیرا انفل اصحاب السریۃ التی فیھا ابن عمر سوی ذلک بعیرا بعیرا وکان لاصحاب السریۃ ثلاثۃ عشر ثلاثۃ عشر ولاصحاب البعث اثنی عشر اثنی عشر۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا اور اسی لشکر میں سے ایک ٹکڑی کو (دشمن کے مقابلہ کے لئے) روانہ کیا جس میں ابن عمر تھے جنھوں نے بیان کیا کہ لشکر کے شخص کو حصہ رسد بارہ بارہ اونٹ پہونچے اور ٹکڑی کے لوگوں کو جس میں ابن عمر تھے بارہ بارہ اونٹوں کے علاوہ ایک ایک اونٹ انعام کے طور پر زیادہ ملا اس حساب سے ٹکڑی کے ہر شخص کو تیرہ تیرہ اونٹ ملے اور لشکر کے ہر آدمی کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے۔

وجہ آخر فی التفضیل

دوسری روایت فضیلت کے بیان میں

عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر فرساننا الیوم ابو قتادۃ وخیر رجالتنا سلمۃ ثم اعطانی سھمین سھم الفارس والراجل جمیعا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن ہمارے سب سواروں میں بہتر ابو قتادہ ہے

اور ہمارے سب پیادوں میں بہتر سلمہ بن اکوع ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دو حصے دئے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ کو دوسرا حصہ بطور انعام کے دیا کیونکہ وہ انعام کے لائق تھے ان سے لڑائی میں بڑی دلاوری کا اظہار ہوا تھا باوجود اکیلے اور پیادہ پا ہونے کے اتنے مسلح لشکر کو انھوں نے شکست دی اور ان کا سب اسباب چھین لیا نووی)۔

باب نفل القاتل سلب المقتول

باب جب مسلمان کسی کافر کو قتل کرے تو (اسی مسلمان) قاتل کو اس (کافر) مقتول کے سارا اسباب (مثلاً کپڑے ہتھیار۔ سواری کا جانور وغیرہ) دینے کا بیان۔

طاہر رخ مرد ت ق

عن ابی قتادة رضی الله عنه قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولة قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین قال فاستدرت له حتی اتیته من ورائه فضربته علی حبل عاتقه واقبل علی فضمنی ضمة وجدت منها ریح الموت ثم ادرکه الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب رضی الله عنه فقلت ما بال الناس قال امر الله ثم ان الناس رجعوا وجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال ابو قتادة فقمت فقلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت فقلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثة فقمت فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لک یا ابا قتادة قال فقصصت علیه القصة فقال رجل من القوم صدق یا رسول الله وسلب ذلک القتیل عندی فارضه من حقه فقال ابوبکر الصدیق رضی الله عنه لاها الله اذا لا یعمد الی اسد من اسد الله یقاتل عن الله ورسوله فیعطیک سلبه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدق اعطه ایاه فاعطانی فقال فبعت الدرع فابتعت به مخرفا فی بنی سلمة فانه لاول مال تاثلته فی الاسلام۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جنگ) حنین کے دن نکلے (یعنی جہاد کرنے کے لئے روانہ ہوئے) اور جب ہم کافروں سے ملے تو مسلمانوں میں گڑبڑ مچ گئی (مسلمان گو زیادہ تھے مگر بوجہ تعلی ان کو شکست ہوئی اور بھاگڑ مچ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع چند اصحاب کے رہ گئے اور گڑبڑ کا یہی مطلب ہے امیں نے

ایک کافر کو دیکھا کہ اس نے ایک مسلمان کو مغلوب کیا ہے تو میں گھوما اور پیچھے سے آکر اس کی گردن میں ایک تلوار ماری وہ میری طرف لپکا اور مجھے ایسا دبایا گویا کہ میں نے موت کا مزہ چکھ لیا پھر موت نے اس کو آدبوچا اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا اور بولا کہ لوگوں (مسلمانوں) کو کیا ہو گیا ہے (کہ بھاگ پڑے ہیں) انھوں نے جواب دیا (وہ کیا کریں) اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پھر مسلمان لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور (آپ نے) فرمایا جو کسی کو مارے (یعنی قتل کرے) تو اس کا سامان اسی کو ملے گا بشرطیکہ اس کا کوئی گواہ ہو ابو قتادہ نے کہا (جب میں نے یہ سنا تو) اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے کہا کہ میرا کون گواہ ہے پھر میں بیٹھ گیا پھر آپ نے (وہی) فرمایا جو کسی کافر کو قتل کرے گا اس کا اسباب اسی کو ملے گا بشرطیکہ وہ گواہ رکھتا ہو ابو قتادہ کہتے ہیں پھر میں اٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ میرا گواہ کہاں ہے پھر تیسری مرتبہ آپ نے یہی فرمایا میں اٹھ کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو قتادہ تم کو کیا ہوا ہے (جو بار بار کھڑے ہوتے ہو پھر بیٹھ جاتے ہو اور کچھ کہتے نہیں ہو کہو تو سہی کہ تمھارا کیا حال ہے آپ کا یہ ارشاد سنکر) میں نے اپنا سارا قصہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کہہ سنایا ایک آدمی بول اٹھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابو قتادہ نے سچ کہا اور اس (کافر مقتول) کا سارا سامان میرے پاس ہے تو وہ اسباب اس کے حق سے مجھے دیجئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کبھی قصد نہ فرمائیں گے کہ خدا کے شیروں میں سے ایک شیر تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے لڑے اور سامان تجھے ملے (کیا خوب) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا وہ سامان ابو قتادہ کو دیدے اس نے مجھے اسباب دیا میں نے زرہ بیچ کر بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جو میں نے اسلام میں حاصل کیا۔ عن عوف بن مالك الاشجعي وخالد ابن الوليد رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يخمس السلب۔ عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کافر مقتول کے) سامان میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا (بلکہ وہ سب کا سب اس کے قاتل کو دیدیا اور دوسرے مال غنیمت کی طرح اس میں سے خمس نہیں نکالا)۔

حم م د

باب نفل السرايا بعد الخمس بعد ما اصابوا

کل غنیمت کے مال کا خمس نکال لینے کے بعد لشکر کی ٹکڑیوں کو انعام دیا جائے گا۔

عن حبیب بن مسلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نفل الربع بعد الخمس. حم دق

حبیب بن مسلمہ فہری روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اول غنیمت کا پانچواں حصہ نکالا پھر (جو کچھ بچا اس کا) چوتھائی حصہ انعام کے طور پر دیا۔ عن حبیب بن مسلمة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نفل الربع فی البداٰة والثلث فی الرجعة۔ حم د

حبیب بن مسلمہ (فہری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد شروع ہوتے وقت غنیمت کا چوتھائی حصہ مال نفل (انعام) دیا اور لوٹتے وقت مال کا او رتہائی (خمس نکالنے کے بعد مطلب یہ ہے کہ جب لڑائی شروع ہونے لگی تو کسی ایک خاص ٹکڑی کو جو بہادری کا کام کرتی مال غنیمت کی چوتھائی تک مقرر فرماتے اور جنگ سے لوٹنے کے بعد اگر کوئی جماعت دشمن سے لڑتی تو اس کو ایک چوتھائی انعام دیتے اس لئے کہ اس نے دوبارہ محنت و مشقت کو برداشت کیا)۔

باب ما جاء فی التغلیظ علی الغال وفی این یوضع الخمس

باب مال غنیمت کے چور پر سختی اور پانچواں حصہ کہاں خرچ کیا جائے اسکا بیان

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ردوا ردائی ردوا ردائی فوالله لو کان عندی عدد شجر تهامة نعما لقسمته بینکم وما الفیتمونی بخیلا ولا جبانا ولا کذابا ثم قام الی جنب بعیر فاخذ من سنامه وبرة فقال ایها الناس انه لیس لی من فیئکم مثل هذه الا الخمس والخمس مردود علیکم فادوا الخیاط والمخیط فان الغلول یکون علی صاحبه عارا ونارا وشنارا یوم القیامة فجاء رجل من الانصار بکبة من خیوط شعر فقال یا رسول الله انی اخذت هذه لاخیط بها برذعة بعیر لی دبر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ما کان لی فهو لك قال اما اذا بلغت هذه فلا حاجة لی فیه. عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری چادر پھیر دو میری چادر لوٹا دو اللہ کی قسم اگر میرے پاس تہامہ (مکہ اور حجاز کی شمالی بستیاں) کے درختوں کے عدد (شمار) کے برابر اونٹ ہوتے تو میں ان کو تم میں تقسیم کر دیتا اور تم نے مجھ کو بخیل اور بزدل اور دروغ گو نہیں پایا پھر آپ

ایک اونٹ کے بازو کھڑے ہوئے اور اس کے کوہان میں سے ایک بال لیکر فرمایا اے لوگو میرے لئے تمہاری غنیمت میں سے اس بال کے برابر بھی (لینا درست) نہیں ہے مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تم ہی لوگوں کو پھیر دیا جاتا ہے (تاکہ اس سے یتیموں مسکینوں اور مسافروں کی پرورش ہو اور جو امور مسلمانوں کے واسطے مفید ہوں ان پر بھی پانچواں حصہ خرچ کیا جائے) پس (جو مال غنیمت ہاتھ لگے وہ کل کا کل حتی کہ تاگا اور سوئی کو (بھی امام کے پاس) حاضر کردو اس واسطے کہ مال غنیمت میں خیانت (چوری) کرنا خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن بے عزتی (بے آبروئی۔ رسوائی) اور آگ (دوزخ) اور سخت عیب (کا باعث) ہوگا (اتنا سنا تھا) کہ ایک انصاری مرد تاگوں کی رسی کا ٹکڑا لیکے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اس کو اپنے پالان کے نیچے کی کملی (جھول) کو درست کرنے کے لئے لیا تھا اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز میرے واسطے ہو وہ تیری ہے (میں نے اپنا حصہ معاف کر دیا اور جو چیز مجاہدین کے حصہ کی ہو وہ ان سے بخشوانا چاہئے) اس نے کہا جب یہ رسی اس حد کو پہنچی ہے تو مجھے اس کی حاجت نہیں۔ عن زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه ان رجلا من المسلمين توفي بخيبر وانهم ذكروه لرسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه فقال صلوا على صاحبكم فتغيرت وجوه الناس فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بهم قال ان صاحبكم غل في سبيل الله قال ففتشنا متاعه فوجدنا خرزا من خرز يهود والله ما تساوي درهمين زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان خیبر میں فوت ہوگیا تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کی تاکہ آپ اس کے جنازہ کی نماز پڑھائیں آپ نے فرمایا اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا) اس کے سبب سے لوگوں کے چہرے متغیر ہوگئے پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ایسی غم کی حالت دیکھی تو فرمایا تمہارے یار نے اللہ کی راہ میں خیانت کی (یعنی مال غنیمت چرایا) راوی نے کہا یہ سنکر ہم نے اس کا اسباب ڈھونڈا تو ہم نے یہود کی (عورتوں کی) پوتھوں میں سے ایک قسم کی پوتھیں پائیں جو اللہ کی قسم دو دو درہم کے برابر بھی نہیں تھیں (یعنی جنکی قیمت دو درہم سے بھی کم تھی)۔

باب ما جاء في تحريق متاع الغال وعقوبته

باب مال غنیمت کے چور کا مال جلانے اور اسکی سزا کے بیان میں

ف: تی۔ ود مال غنیمت ... بعد ہاتھ آئے (حاشیہ میں دستی تحریر، ناخواندہ)

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله

عليه وسلم وابابكر وعمر رضي الله عنهما ضربوا الغال بالسوط وحرقوا متاعه ومنعوا سهمه۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے غنیمت کے مال میں خیانت کرنے والے کو کوڑے سے مارا اور اس کا اسباب جلا دیا اور اس کو حصہ نہیں دیا (یعنی خود چور کا مال جلایا جائے گا نہ کہ وہ مال جو اس نے چرایا تھا کیونکہ وہ تو مجاہدین کا حق ہوگا)۔

باب ما جاء في تعجيل قسم الغنائم بقرب العدو

دشمن کے قریب ہوتے وقت غنیمت کے مال کو جلد تقسیم کرنا

عن جابر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقسم الغنائم بالجعرانة فقام رجل فقال اعدل فانك لم تعدل فقال ويحك ومن يعدل اذا لم اعدل قال عمر رضي الله عنه دعني اضرب عنق هذا المنافق فقال دعه فان هذا مع اصحاب له او في اصحاب له يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں مال غنیمت بانٹ رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا (یا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عدل کیجیے آپ نے (نعوذ باللہ) عدل نہیں کیا آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو جب میں نے ہی عدل نہیں کیا تو پھر (میرے بعد) کون عدل کرے گا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے کیونکہ اس کے اور بھی اصحاب (ساتھی) ہیں جو قرآن پڑھیں گے تو ان کے گلوں سے نہ اترے گا اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (اس مردود کا نام جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخی کی ذوالخویصرہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل نہیں فرمایا تا کہ لوگوں کو اسلام سے نفرت ہو یا کفار کو اعتراض نہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں)۔

حم مرس ق

یہ وہ ملک وہاں کہتے ہیں یتیماں شفقت اور رحم کرتے کسی فعل پر انکار کرتے ہیں اور دیکھیں جہاں غصہ اور نارضی کے ساتھ انکار کیا جاتا ہے

باب سهم الفارس والراجل

باب سوار اور پیادہ کے حصہ کا بیان

عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اسهم للرجل ولفرسه ثلاثة اسهم سهما له وسهمین لفرسه۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو ۳ حصے دلائے ایک حصہ اس کا اور دو حصے گھوڑے کے (سوار کو پیادہ کی نسبت تگنا ملے گا اکثر علماء کا یہی مذہب ہے مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سوار کو پیادہ سے دوہرا حصہ ملیگا)

باب الرضخ للمرأة والمملوك يحضرون القتال

باب عورت اور مملوک (غلام لونڈی) جو لڑائی میں شریک ہوں انکو مال غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دینا

عن یزید بن هرمز ان نجدة کتب الی عبد الله بن عباس رضی الله عنهما فکتب الیه ابن عباس کتبت تسألنی هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغزو بالنساء وقد کان یغزو بهن فیداوین المرضی ویحذین من الغنیمة واما سهم فلم یضرب لهن رسول الله صلی الله علیه وسلم بسهم۔ یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ (خارجیوں کا رئیس) نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا تو عبد اللہ بن عباس نے اس کو جواب لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں لڑائی میں جاتی تھیں (لہذا معلوم ہو کہ) بیشک عورتیں آپ کے زمانہ میں جنگ میں جاتیں اور مریضوں کی دوا کرتیں (یعنی زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور ان کو پانی پلاتیں) اور آپ ان کو بطور انعام کچھ دیتے لیکن آپ نے ان کا کوئی حصہ مقرر نہیں فرمایا۔ عن یزید بن هرمز قال کتب نجدة الی ابن عباس رضی الله عنهما یسأله عن اشیاء قال فشهدت ابن عباس حین قرأ کتابه وحین کتب الیه قال وسألت عن المرأة والعبد هل کان لهما سهم معلوم اذا حضروا البأس فانه لم یکن لهما سهم معلوم الا ان یحذیان من غنائم القوم۔ یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھکر بہت سی باتیں پوچھیں راوی نے کہا کہ جب ابن عباس نے اس کا خط پڑھا اور اس کا جواب دیا تو میں ان کے پاس موجود تھا۔

ابن عباس نے اس کے جواب میں لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ جب عورت اور غلام لونڈی جنگ میں
شریک ہوتے تھے تو کیا ان کو کوئی حصہ مقرر تھا (جو یا معلوم ہو کہ) ان کا کوئی حصہ مقرر نہیں تھا مگر ان کو
مال غنیمت میں سے انعام کے طور پر کچھ دیا جاتا تھا۔ عن عمیر مولی ابی اللحم رضی اللہ عنہما قال
شہدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر وانا مملوک فقلت یا رسول اللہ اسہم لی قال
فاعطانی سیفا قال تقلد ھذا واعطانی من خرثی المتاع۔ عمیر مولی (آزاد غلام) ابو اللحم رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے کہ میں خیبر کی جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا اور میں غلام تھا میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو حصہ دیجئے تو آپ نے مجھ کو ایک تلوار عنایت فرمائی اور
یہ فرمایا کہ اس کو (اپنی کمر میں) لٹکالے اور مجھ کو (یہ تلوار مال غنیمت میں سے نہیں بلکہ) خانگی اسباب میں سے
مرحمت فرمائی۔

باب الدلیل علی ان الغنیمۃ لمن شہد الوقیعۃ

باب اس امر کی دلیل کہ جو لوگ لڑائی میں حاضر ہوں ان ہی کو لوٹ کا مال ملے گا۔

عن سعید بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابان بن سعید بن
العاص علی سریۃ من المدینۃ قبل نجد فقدم ابان واصحابہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بخیبر بعد ان فتحہا وان حزم خیلہم لیف فقال ابان اقسم لنا یا رسول اللہ قال ابو ہریرۃ
فقلت لا تقسم لہم یا رسول اللہ فقال ابان انت بہا یا وبر تحدر من راس ضأن فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس یا ابان ولم یقسم لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقد روی انہ اعطی من خیبر جعفرا واصحابہ۔ سعید بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابان بن سعید بن عاص کو ایک چھوٹے لشکر (ٹکڑی) کا سردار کرکے مدینہ سے نجد کی طرف بھیجا
پھر ابان اور ان کے ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر (ایسے وقت) آئے جب آپ
خیبر کو فتح کر چکے تھے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کے چھال کے تھے ابان نے عرض کیا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کو بھی غنیمت کا مال تقسیم کیجئے ابو ہریرہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ان کو تقسیم نہ فرمائیے (کیونکہ لوٹ کا مال تقسیم ہو چکا ہے اور یہ لوگ اس لڑائی میں شریک بھی نہیں تھے) ابان

نے کہا اے وبر (وبر بلی کے مشابہ ایک جانور ہوتا ہے یہ لفظ بنظر حقارت کہا) تو ایسی باتیں کرتا ہے تو ابھی ضان (دوس میں ایک پہاڑ ہے جہاں ابوہریرہ رہا کرتے تھے) کی چوٹی سے اتر کر ہمارے پاس آیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابان بیٹھو اور آپ نے ابان اور اس کے ہمراہیوں کو حصہ نہیں دیا (مترجم علیہ الرحمہ نے) کہا مقرر روایت کی گئی ہے کہ آپ نے خیبر کے لوٹ کے مال میں سے جعفر اور انکے ہمراہیوں کو حصہ دیا۔ عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قدمنا فوافقنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح خیبر فاسھم لنا او قال فاعطانا منھا وما قسم لاحد غاب من فتح خیبر منھا شیئا الا من شھد معہ الا اصحاب سفینتنا مع جعفر واصحابہ قسم لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو موسی (اشعری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم (حبشہ سے) آئے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا جسوقت کہ آپ نے خیبر فتح کیا آپ نے خیبر کی غنیمت میں سے ہمیں بھی حصہ دیا۔ یا راوی نے یہ کہا کہ ہم کو دیا (حصہ کا نام نہیں لیا) اور اس میں سے کسی غائب کا کچھ حصہ نہیں دیا سوائے اس کے جو آپ کے ساتھ حاضر اور جنگ میں شریک تھا مگر ہماری کشتی والوں یعنی جعفر (بن ابی طالب) اور ان کے ساتھیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دیا (اسوجہ سے کہ اسوقت تک غنیمت کا مال تقسیم نہیں ہوا تھا بعضوں نے کہا کہ اس خمس میں سے ان کو دیا جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نکالا جاتا ہے بعضوں کا قول ہے کہ وہ حبشہ سے بڑی مصیبتیں اور تکالیف جھیل کر آئے تھے اس لئے ان کو خوش کرنے کو رعایتاً حصہ دیا واللہ اعلم بالصواب)۔

باب ما جاء فی اخذ الفداء من الاساری

باب قیدیوں سے مال لینے کے بیان میں

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لما بعث اھل مکۃ فی فداء اسراھم بعثت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فداء ابی العاص وبعثت فیہ بقلادۃ لھا کانت عند خدیجۃ رضی اللہ عنہا ادخلتھا بھا علی ابی العاص حین بنی بھا فلما راھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رق لھا رقۃ شدیدۃ وقال ان رایتم ان تطلقوا لھا اسیرھا وتردوا علیھا الذی لھا فافعلوا قالوا نعم یا رسول اللہ

فاطلقوہ و ردوا علیہا الذی لہا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ محل مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کے بدلے (روپیہ پیسہ مال زیور وغیرہ) بھیجے تو زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص کے بدلہ میں کچھ مال بھیجا اور اس مال میں اپنا ایک ہار بھیجا اور یہ وہ ہار تھا جو پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جب زینب کا نکاح ابوالعاص سے ہوا تو وہ خدیجہ رضؓ کے یہاں سے زینب کے ساتھ بطور جہیز کے دیا گیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو زینب کی غربت پر آپ کو بڑی رقت ہوئی (حضرت کا دل بھر آیا) اور آپ نے صحابہ سے فرمایا اگر تم مناسب جانو تو زینب کی خاطر اسکے قیدی (ابوالعاص) کو چھوڑ دو اور جو مال اس کا ہے (یعنی جو مال زینب نے ابوالعاص کے فدیہ کے طور پر بھیجا ہے) اسے ان کو پھیر دو صحابہ نے عرض کیا جی ہاں (بہت خوب بہت اچھا) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پس صحابہ نے ابوالعاص کو چھوڑ دیا اور جو مال حضرت زینب کا تھا وہ ان کو پھیر دیا۔

باب اطلاق الاساری بغیر فداء

باب قیدیوں کو بغیر فدیہ (بدلہ) لئے چھوڑ دینا (یعنی احسان رکھکر مفت)

عن جبیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان مطعم بن عدی ابو جبیر حیا یکلمنی فی ھؤلاء الانتان یعنی اساری بدر لاطلقتھم لہ۔ جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم بن عدی ابو جبیر (راوی کا باپ) زندہ ہوتا تو ان ناپاک لوگوں یعنی بدر کے قیدیوں کے حق میں مجھ سے سفارش کرتا تو میں اسکی خاطر سے انکو چھوڑ دیتا۔

باب قسم ارض العنوۃ

باب مفتوحہ ملک کا بانٹ دینا۔

عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر رضی اللہ عنہ لولا اخر المسلمین ما فتحت علیھم قریۃ الا قسمتھا کما قسم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خیبر۔ زید بن اسلم سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جو بستی فتح کرتا فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا تھا (اس سے

واضح ہوتا ہے کہ مسلمان جس ملک کو فتح کریں وہ فتح کرنے والوں میں تقسیم کر دیا جائے شافعیہ کا یہی مذہب ہے
مگر امام احمد اور ابو حنیفہ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام کو اختیار ہے کہ خواہ تقسیم کر دے یا اس کو خراجی ملک کی
حیثیت سے رہنے دے لیکن اسلامی قاعدہ کے بموجب یہ خراج مسلمانوں ہی پر خرچ کیا جائے یعنی محتاجوں
یتیموں کی خبرگیری جہاد کے سامان کی تیاری میں غرض ملک کا محاصل بادشاہ کی ملک ہرگز نہیں ہے بلکہ عام
مسلمانوں اور غازیوں کا مال ہے بادشاہ بھی ایک سپاہی کی طرح اس میں سے اپنا خرچ لے سکتا ہے نہ کہ
سارے ملک کا مال اپنے تصرف میں لاکر اپنے عیش و آسایش میں صرف کرے عیاشی میں پھونک دے اور
اس درجہ اسراف کرے کہ الاماں والحفیظ جس سے آج مسلمانوں کی وہ گت بنی ہوئی ہے کہ دیکھی نہیں جاتی
اگر مسلمان اسلامی احکام کے تابع رہتے تو کاہے کو یہ روز بد انکو دیکھنا نصیب ہوتا خدائے تعالےٰ ہم پر اب
اپنا فضل فرمائے اور ہر کام میں ہم کو اسلامی طریق کا پورا پورا اتبع کرے تاکہ دین اور دنیا دونوں میں ہمارا
بھلا ہو آمین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین)۔

باب عتق من اسلم من عبید المشرکین

باب کفار کے غلام جو مسلمان ہو جائیں انکی آزادی کا بیان

عن علی رضی اللہ عنہ قال خرج عبدان من اھل مکۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوم الحدیبیۃ قبل الصلح فاسلموا فکتب الیہم موالیہم من اھل مکۃ فقالوا واللہ یا محمد
ما خرجوا الیک رغبۃ فی دینک ولکنہم انما خرجوا ھربا من الرق فقال رجال من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقوا یا رسول اللہ فردھم الیہم فغضب ثم قال ما اراکم
یا معشر قریش تنتھون حتی یبعث اللہ علیکم من یضرب رقابکم علی ھذا اللذین فابی ان یردھم
وقال ھم عتقاء اللہ۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے مکہ والوں کے
کئی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکل آئے اور مسلمان ہوگئے ان کے مالکوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لکھ بھیجا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی قسم جو غلام آپ کی طرف نکل بھاگے
ہیں ان کو آپ کے دین سے کچھ رغبت نہیں ہے بلکہ وہ غلامی سے بھاگے ہیں (اس کو سنکر) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی آدمیوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے مالکوں نے سچ کہا

آپ ان غلاموں کو انھیں پھیر دیں اس پر آپ کو غصہ آگیا تو آپ نے یہ فرمایا اے قریش کی جماعت میں نہیں سمجھتا ہوں کہ تم باز رہوگے یہاں تک کہ اللہ (جل جلالہ) تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس دین پر تمھاری گردنیں ماریگا اور آپ نے غلاموں کو پھیر دینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کے آزاد کئے ہوئے ہیں (اب مسلمان ہو کر کفار کے غلام نہیں رہ سکتے)۔

باب ما یجب علی الائمۃ من العدل

باب امام پر عدل کرنا واجب ہے

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامیر الذی علی الناس راع علیھم وھو مسئول عنہم الا وان الرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عنہم الا وان المرءۃ راعیۃ علی اھل بیت زوجھا وھی مسئولۃ عنہم الا والعبد راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

حم خ م د ت

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ تم میں سے ہر شخص حکومت رکھتا ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق (قیامت کے روز) باز پرس ہوگی بادشاہ تو بڑا حاکم ہے تو اس سے اس کی رعایا کی نسبت پوچھ ہوگی سن لو لوگ بھی اپنے گھر والوں کے حاکم ہیں اور ان کی باز پرس اس سے ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں کی نگہبان ہے اس سے ان کی پوچھ ہوگی اسی طرح غلام اپنے مالک کی چیز وغیرہ کا نگہبان ہے اس سے اس کی باز پرس ہوگی (کہ اس نے کوئی چیز چرائی یا تلف تو نہیں کی) غرض ہر شخص تم میں سے حکومت رکھتا ہے اور اس سے اس کی رعیت کی پرسش ہوگی۔

باب ما یجب فی تعقیب الجیوش

باب لشکروں کی تبدیلی کے واجب ہونے کا بیان

عن عبد اللہ بن کعب الانصاری ان جیشا من الانصار من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا عمر انک غفلت عنا وترکت فینا الذی امر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعقاب بعض الغزیۃ بعضا۔ عبد اللہ بن کعب (بن مالک) انصاری سے روایت ہے

د

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انصار لوگوں کے ایک لشکر نے حضرت عمرؓ سے کہا آپ ہم کو بھول گئے اور ہمارے باب میں وہ قاعدہ چھوڑ دیا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ایک لشکر کے بعد دوسرے لشکر کو بھیجنا (یہ انصار لوگ فارس کے ملک میں تھے اور حضرت عمر ہر سال لشکروں کو تبدیل کیا کرتے تھے یعنی جو دشمن کے ملک میں ہوتا اس کو واپس بلا لیتے اور اس کے معاوضہ میں دوسرا روانہ کر دیتے تاکہ وہ پریشان نہ ہو جائیں ایک دفعہ حضرت عمرؓ کسی دوسرے کام میں مصروف ہو گئے لشکر کا بھیجنا بھول گئے اور جب ایک سال کی مدت ختم ہوئی تو یہ لشکر لوٹ آیا یہ آپ پر ناگوار گزرا اسوقت صحابیوں نے کہا کہ آپ ہم کو بھول گئے اور ہمارے بارے میں آپ نے اس قاعدہ کو ترک کیا جس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کے بعد دوسرے لشکر کو بھیجنا)۔

باب ما جاء فی البیعۃ

باب بیعت کے بیان میں

عن عبد اللہ بن دینار سمع ابن عمر رضی اللہ عنہما یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبایع احدنا علی السمع والطاعۃ ثم یقول لہ فیما استطعت۔ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایک سے سننے اور ماننے پر بیعت لیتے پھر اس سے فرماتے جہاں تک تجھ سے ہو سکے (یعنی اطاعت بقدر استطاعت کر)۔

باب ذکر ما یوجف علیہ والخمس والصفایا

باب خمس صفایا اور اس مال غنیمت کا بیان جو بغیر لڑے ملے

عن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفق علی اهلہ قوت سنۃ من اموال بنی النضیر وکانت مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف المسلمون علیہ بخیل ولا رکاب وما بقی جعلہ فی الکراع والسلاح عدۃ فی سبیل اللہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا صرفہ اپنے گھر والوں پر بنی نضیر کے اموال میں سے خرچ کرتے تھے اور یہ اموال اس قسم کے تھے جن کو اللہ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا اور مسلمانوں نے اس پر

گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے (بغیر لڑے بھڑے ملا تھا) اور مابقی کو جانوروں اور ہتھیاروں اور جہاد کے سامان لینے میں صرف فرماتے۔ عن عائشة رضي الله عنها ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلت الى ابي بكر رضي الله عنه تسئاله ميراثها من رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما افاء الله على رسوله و فاطمة رضي الله عنها حينئذ تطلب صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي بالمدينة وفدك ومابقي من خمس خيبر قالت عائشة رضي الله عنها قال ابوبكر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة انما يأكل آل محمد من هذا المال يعني مال الله ليس لهم ان يزيدوا على المأكل واني والله لا اغير شيئا من صدقات رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حالها التي كانت عليها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاعملن فيها بمثل ما عمل فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اپنی میراث مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا فرمایا تھا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو مانگتی تھیں جو مدینہ اور فدک میں تھا اور جو خیبر کے پانچویں حصہ سے بچ رہا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابوبکر رضی اللہ نے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اس مال میں سے اپنے کھانے کی مقدار لے گی یعنی اللہ کے مال میں سے ان کو نہیں چاہئے کہ اس مال میں سے کھانے سے زیادہ لیں اور خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صدقہ کو اس حال سے نہ بدلونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا اور ان میں وہی کام کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ عن ابي العلاء يزيد بن عبد الله بن الشخير قال كنا جلوسا في المربد بالبصرة قال فجاء اعرابي ومعه اديم او قطعة جراب فقال هذا كتاب كتبه لي النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو العلاء فاخذته فقرأته على القوم فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لبني زهير بن اقيش انكم ان اقمتم الصلاة وآتيتم الزكوة واعطيتم من المغانم الخمس وسهم النبي صلى الله عليه وسلم والصفي فانتم آمنون بامان الله وامان رسول الله صلى الله

عم ن خ م د ق س

خ م د س

علیہ وسلم قال قلنا لہ ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول شیئا قال سمعتہ
یقول صوم شھر الصبر وصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر یذھبن وحر الصدر قال قلت
انت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اترونی اکذب علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ثم اخذ الکتاب فانصاع مدبرا۔ ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے
کہ ہم بصرہ میں جانوروں کے ایک تھان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک گنوار آیا جس کے پاس ایک
چمڑا یا تھیلہ کا ایک ٹکڑا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کتاب میرے لئے لکھدی ابو العلاء نے کہا میں نے
اس سے وہ کتاب لی اور لوگوں کو پڑھ کر سنائی اس میں یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط محمد کی طرف
سے ہے جو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں بنی زہیر بن اقیش کو معلوم ہو کہ اگر تم نماز قائم کروگے
اور زکوۃ ادا کروگے اور غنیمت کے مالوں میں سے پانچواں حصہ دوگے (جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا حق ہے) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور صفی (یعنی وہ چیز جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال
غنیمت سے پسند فرمائیں) ادا کروگے تو تم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امان میں رہوگے راوی
نے کہا ہم نے اس سے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ (اور بھی) سنا ہے اس نے کہا (ہاں)
میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ رمضان اور ہر مہینہ کے تین روزے سینہ کی جلن سوزش حسد اور غصہ کو دور کرتے
ہیں میں نے کہا کیا تو نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ بولا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہوں یہ کہکر اس نے مجھ سے کتاب لے لی اور چلتا بنا۔

باب اجلاء الیھود

باب یہودیوں کو شہر بدر کرنے کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان یھود النضیر وقریظۃ حاربوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاجلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی النضیر واقر قریظۃ ومن علیھم حتی حاربت
قریظۃ بعد ذلک فقتل رجالھم وقسم نساءھم واولادھم واموالھم بین المسلمین الا بعضھم
لحقوا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامنھم واسلموا واجلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یھود المدینۃ کلھم بنی قینقاع دھم قوم عبد اللہ بن سلام ویھود بنی حارثۃ وکل یھودی

حم رخ م د

كان بالمدينة ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ کے یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو آپ نے بنی نضیر کو نکال باہر کیا اور بنی قریظہ کو برقرار رکھا اور آپ نے اس طرح ان پر احسان فرمایا یہاں تک کہ بنی قریظہ آپ سے پھر لڑے تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں تقسیم کیا مگر ان میں سے بعض کو (آپ نے قتل نہیں کیا) جو آپ سے مل گئے تھے ان کو آپ نے امان دی اور وہ مسلمان (بھی) ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے کل یہودیوں کو نکال دیا یعنی بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور جو یہودی مدینہ میں تھے (ان سب کو مدینہ سے نکال باہر کر دیا خس کم جہاں پاک)۔

باب ذکر خیبر
باب خیبر کا بیان

حم خ م د ت ق عن عبدالله رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم عامل خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع ۔ عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے آدھوں آدھ پیداوار پر بٹائی کر لی جو پیداوار ہو میوہ ہو یا اناج ۔ عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهما قال

م ز لما فتحت خیبر سالت یهود رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقرهم فیها علی ان یعملوا علی نصف ما یخرج منها من الثمر والزرع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نقركم فیها علی ذلك ما شئنا وكانوا فیها كذلك علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بكر رضی الله عنه وطائفة من امارة عمر رضی الله عنه وكان الثمر یقسم علی السهمان من نصف خیبر فیاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمس ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہم کو آپ خیبر میں اس شرط پر رہنے دیں کہ ہم محنت کریں گے اور اس میں کھجور اور اناج پیدا ہو اس کا آدھا ہم لیں گے اور آدھا آپ کو دیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم تم کو اس شرط پر رکھیں گے جب تک ہم چاہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے تھوڑے زمانہ تک اسی شرط پر خیبر میں رہے اور خیبر کے کھجور کے کئی حصے ہوتے اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچواں حصہ لیتے۔

باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب

باب یہودیوں کو عرب کے جزیرہ (ملک) سے نکالنے کا بیان

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب حتی لا ادع الا مسلما۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرہ سے ضرور نکال دونگا یہاں تک کہ مسلمانوں کے سوا کسی کو نہ چھوڑونگا (یعنی عرب میں مسلمان کے سوا اور کوئی نہ رہے)

باب الجزیۃ

باب جزیہ کا بیان

عن معاذ رضی اللہ عنہ قال بعثہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فامرہ ان یاخذ من ثلاثین من البقر تبیعا او تبیعۃ ومن کل حالم دینارا او عدلہ معافری۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف (حاکم یا قاضی مقرر کرکے) بھیجا تو ان کو یہ حکم فرمایا کہ ہر تیس گائے بیلوں میں سے ایک برس کا جانور (بطور زکوۃ کے) لیں اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافری (یمن کا ایک قسم کا کپڑا) لیں۔ عن عمرو سمع بجالۃ یقول کنت کاتبا لجزء بن معاویۃ فاتانا کتاب عمر رضی اللہ عنہ قبل موتہ بسنۃ اقتلوا کل ساحر وفرقوا بین کل ذی محرم من المجوس وبین حریمتہ فی کتاب اللہ وصنع طعاما وعرض السیف علی فخذہ فاکلوا بغیر زمزمۃ والقوا وقر بغل او بغلین من فضۃ ولم یکن عمر رضی اللہ عنہ اخذ الجزیۃ من المجوس حتی شہد عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذہا من مجوس ہجر۔ عمرو (ابن دینار) نے بجالہ کو یہ کہتے سنا کہ میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا کہ ایک مرتبہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا نامہ ان کی وفات سے ایک سال پیشتر آیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ ہر جادوگر کو مار ڈالو اور مجوسیوں کے محارم کی آپس میں جدائی کر دو (یعنی جو یا رہی اپنی بہن خالہ یا کسی اور محرم سے شادی کر لیں تو ان کے درمیان جدائی کر دو (اس کے بعد ابوداؤد میں یہ عبارت ہے) اور ان کو گنگنانے سے منع کر دو تو ہم نے ایک دن میں تین جادوگروں کو قتل کیا اور جس مجوسی کی

نکاح میں کوئی اس کی محرم عورت تھی اس کو جدا کر دیا اور احنف بن قیس نے بہت سا کھانا پکوایا (پھر پارسیوں
کو بلا بھیجا) اور تلوار کو اپنی ران پر رکھا تو انھوں نے کھانا کھا لیا لیکن گنگنایا نہیں اور ایک خچر یا دو خچر
کے بوجھ کے برابر چاندی ڈالدی (یعنی جزیہ کی)، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پارسیوں سے جزیہ نہیں
لیا یہاں تک کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہجر کے پارسیوں سے جزیہ لیا۔ عن عروة قال دخل هشام بن حكيم رضي الله تعالى عنه على عمير
الانصاري بالشام وكان عاملا لعمر رضي الله عنه فدخل عليه فوجد عنده قوما من الانباط
مشمسين فقال ما بال هؤلاء قال حبستهم في الجزية فقال هشام سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان الذي يعذب الناس في الدنيا يعذبه الله في الآخرة فخلا عنهم عمير
وتركهم۔ عروہ (ابن زبیر) سے روایت ہے کہ ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ عمیر انصاری کے پاس ملک شام
میں آئے جو (فلسطین میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل (گورنر) تھے تو انھوں نے عمیر کے پاس
نبطیوں میں سے چند لوگ کو دھوپ میں کھڑا پایا انھوں نے کہا ان لوگوں کا کیا حال ہے عمیر بولے میں
نے ان کو جزیہ کے باب میں یہ سزا دی ہے ہشام نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
سنا بیشک اللہ تعالیٰ اس شخص کو آخرت میں عذاب کرے گا جو دنیا میں لوگوں پر عذاب کرتا ہے
یہ سنکر عمیر نے ان کو چھوڑ دیا (مطلب یہ ہے کہ جو قصور سے زیادہ یا بلا قصور لوگوں پر ظلم کریگا یا ان کو
ستائے گا تو اسپر اللہ تعالیٰ قیامت میں عذاب فرمائے گا)۔ عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلح ملتان وقال ابن الطباع قبلتان في قرية
وليس على المسلم جزية ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک بستی میں دو ملتوں (ابن طباع نے کہا یا) دو قبلوں کا ہونا ٹھیک نہیں (اس میں یہود
و نصاری کو ملک عرب سے جلا وطن کرنے کی طرف اشارہ ہے جن کا قبلہ بیت المقدس ہے اور
اہل اسلام کا قبلہ کعبہ ہے) اور مسلمان پر جزیہ نہیں ہے (یعنی اگر کوئی ذمی کافر جزیہ دینے والا سال
کے اندر اندر مسلمان ہو جائے تو جتنے دن سال میں گزرے ہیں اس کا جزیہ نہیں لیا جائے گا)۔

باب الدليل على وضع الخراج على ارض العنوة

باب جو زمین کافروں کے ملک میں جنگ سے ہاتھ آئے اسمیں خراج کے معاف ہونے کی دلیل کا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعت العراق قفیزھا ودرھمھا ومنعت الشام مدیھا ودینارھا ومنعت مصر اردبھا ودینارھا ثم عدتم من حیث بدأتم ثم قال زھیر ثلاث مرات شھد علی ذلك لحم ابی ھریرۃ ودمه۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن ایسا وقت آئے گا کہ عراق اپنے پیمانے اور درم (روپیوں) کو روک لیگا (وہاں کے لوگ محروم ہوں گے اور تم اس پر قابض ہو گے) اور شام اپنے مدوں اور اشرفیوں کو روک دیگا اور مصر اپنے اردبوں اور اشرفیوں کو روک دیگا (یعنی ان سب ملکوں کی مال و دولت تم کو ہاتھ لگے گی) پھر تم ایسے ہو جاؤ گے جیسے شروع میں تھے (یعنی تم سے یہ سب ملک کفار پھر چھین لیں گے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہو گیا ہے کہ ان ملکوں پہ کفار قابض ہیں) زہیر نے کہا کہ اس حدیث پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

باب ما جاء فی ھدایا المشرکین

باب مشرکوں کے ہدیوں کا بیان

عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام تبوك حتی قدمنا تبوك ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملك ایلة فاھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغلة بیضاء فکساہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردا وکتب له ببحرھم۔ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم جنگ تبوک کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ آپ تبوک پہنچ گئے تو آپ کے پاس ایلہ کا حاکم آیا اور آپ کو ایک سفید خچر تحفہ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک چادر عنایت فرمائی اور اس کے ملک کی سند اس کو لکھدی۔ عن عیاض بن حمار المجاشعی

رضی اللہ عنہ قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقۃ او قال ھدیۃ فقال لہ اسلمت قال لا قال انی نھیت عن زبد المشرکین۔ عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی یا ایک تحفہ (راوی کو شک ہے کہ اونٹنی کہا یا ہدیہ) ہدیہ دی گئی (ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ میں آپ کے لئے ایک اونٹنی تحفہ لایا) آپ نے فرمایا تو مسلمان ہوگیا؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا مجھے مشرکین کے میل کچیل (تحفہ ہدیہ) لینے کی ممانعت ہے (ابن جوزی نے ناسخ منسوخ میں فرمایا ان احادیث کی ۳ وجوہ ہیں اول یہ کہ ہدیہ قبول کرنیوالی احادیث زیادہ ثابت ہیں اور عیاض کی حدیث میں ارسال ہے دوسرے یہ کہ عیاض کی حدیث مقدم اور ردو کی حدیث مؤخر ہے پس ایک ناسخ اور دوسری منسوخ ہوگئی تیسرے یہ کہ آپ نے اہل کتاب کا ہدیہ قبول فرمایا اور اہل شرک کا قبول نہ فرمایا اور عیاض اہل کتاب سے نہ تھا پس ہم پر اس سوال کا جواب دینا باقی رہ گیا کہ آپ نے کسریٰ کا ہدیہ کیوں قبول فرمایا؟ اس کے دو جواب ہیں اولاً یہ کہ اس حدیث کا راوی ثویر بن ابی فاختہ ہے اور وہ ثقہ نہیں ثانیاً یہ کہ ہدیہ کے قبول کرنے کا حکم اس شخص کے حق میں منسوخ ہوگیا جو اہل کتاب سے نہ ہو)۔

بَابُ الْوُجُوْهِ الَّتِیْ یُخْرَجُ فِیْهَا مَالُ الْفَیْءِ

باب کہاں کہاں مال غنیمت صرف کیا جائے

عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی علی رجل علیہ دین فاتی بمیت فسأل ھل علیہ دین قالوا نعم دیناران قال صلوا علی صاحبکم فقال ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ ھما علی یا رسول اللہ قال فصلی علیہ قال فلما فتح اللہ علی رسولہ قال انا اولی بکل مؤمن من نفسہ من ترک دینا فعلی ومن ترک مالا فلورثتہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھتے جس پر قرض ہوتا ایک مرتبہ ایک جنازہ لایا گیا آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں اس پر دو دینار قرض ہیں آپ نے فرمایا تم اپنے ہمراہی (رفیق۔ساتھی) پر نماز پڑھ لو ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ دونوں دینار میرے ذمہ ہیں (یعنی میں ان کو ادا کردوں گا) پھر آپ نے اس

حم دس ن مہ حق

شخص پر نماز پڑھی جب اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسعت اور کشائش دی (یعنی مال غنیمت ملا اور تکلیف جاتی رہی) تو آپ نے فرمایا میں ہر ایک مومن پر اس کے نفس سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں جو شخص قرضدار مر جائے اس کی ادائی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ مرے وہ اس کے وارثوں کا ہے ۔ عن عوف بن مالك رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاءه شيئ قسمه في يومه فاعطى الآهل حظين واعطى العزب حظا واحدا قال فدعيت فاعطاني حظين وكان لي اهل ثم دعي بعدي عمار بن ياسر فاعطاه حظا واحدا ۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز آتی (ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ جب آپ کے پاس مال غنیمت آتا) تو آپ اس کو اسی روز بانٹ دیتے اور متاہل (شادی شدہ یا بال بچے والے) کو دو حصے عنایت فرماتے اور مجرد کو ایک حصہ مرحمت ہوتا (راوی کہتے ہیں کہ) ہم بلائے گئے اور میں عمار بن یاسر کے پہلے بلایا جاتا تھا تو مجھے بلا کر دو حصے دئیے کیونکہ میرے گھر والے بھی تھے پھر میرے بعد عمار بلائے گئے ان کو ایک ہی حصہ عطا فرمایا ۔ عن عبد الله بن عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب انه اخبره عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب اخبره انه اجتمع ربيعة بن الحارث والعباس بن عبد المطلب فقالا والله لو بعثنا هذين الغلامين لي وللفضل بن عباس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرهما على هذه الصدقات فذكر بعض الحديث قال فكلمناه فقلنا يا رسول الله جئناك لتؤمرنا على هذه الصدقات فقال الا ان الصدقة لا ينبغي لمحمد ولا لآل محمد انما هي اوساخ الناس ادع لي محمية بن الجزء وكان على العشور وابا سفيان بن الحارث فاتياه فقال لمحمية انكح هذا الغلام ابنتك للفضل فانكحه وقال لابي سفيان انكح هذا الغلام ابنتك فانكحه ثم قال لمحمية اصدق عنهما من الخمس ۔ عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ اس کو عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے خبر دی کہ (اس کے باپ) ربیعہ بن حارث (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی) اور عباس بن عبد المطلب (رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عم بزرگوار) مجتمع ہوئے اور بولے اللہ کی قسم اگر ہم ان دونوں لڑکوں

یعنی مجھ کو (عبد المطلب) اور فضل بن عباس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے تو آپ ان کو صدقات کے وصول کرنے پر عامل (امیر) مقرر فرما دیتے اس کے بعد عبد اللہ نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا (جو یہاں متروک ہے) ہم نے آپ سے یہ معروضہ کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات کا امیر بنا دیں یہ سنکر آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ صدقہ نہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور نہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد (بنی ہاشم) کو درست ہے کیونکہ وہ لوگوں کے (مالوں کا) میل کچیل ہے خیر میرے پاس محمیہ بن جزء عامل صدقات اور ابو سفیان بن حارث کو بلاؤ اور جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے محمیہ سے فرمایا کہ اپنی بیٹی سے اس لڑکے فضل کا نکاح کر دے اس نے فضل کا نکاح کر دیا ابو سفیان کو آپ نے فرمایا کہ اس لڑکے یعنے میرا (عبد المطلب) کو اپنی بیٹی سے بیاہ دے اس نے بھی اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا پھر آپ نے محمیہ (عامل صدقات) سے فرمایا کہ ان دونوں کی طرف سے مہر کی رقم خمس میں سے ادا کر دے۔ عن اسلم ان معاویة رضي الله عنه لما قدم المدينة حاجا جاء عبد الله بن عمر رضي الله عنهما فقال له معاوية حاجتك يا ابا عبد الرحمن فقال له حاجتي عطاء المحررين فاني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جاءه شئي لم يبدأ اه باول منهم۔ اسلم سے روایت ہے کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ حج کرنے کو آئے تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو عبد الرحمن (کہو) کیا حاجت ہے انھوں نے کہا کہ آزاد کئے ہوئے غلاموں کا حصہ دو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ جب آپ کے پاس کوئی چیز (مال غنیمت) آتی تو اس میں سے اول آزاد غلاموں کا حصہ دینا شروع کرتے (کیونکہ آزاد غلاموں کا نام حاکم کے دفتر میں لکھا نہیں ہوتا اس لئے وہ بیچارے خالی رہ جاتے ہیں) فقط

اللہ جل جلالہ کا بیحد شکر ہے کہ منتقی ابن جارود علیہ الرحمۃ کا ترجمہ آج بتاریخ ۱۶ شوال ۱۳۴۲ھ یوم شنبہ کو بمقام حیدرآباد دکن ختم ہو گیا خدائے برتر اس کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور مجھ فقیر کی سعی کو دین و دنیا میں مشکور کرے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم۔ فقط

تمت